علامہ حکیم محمد اکبر ارزانی کی بے مثل ابتدائی درسی کتاب

ترجمہ میزان الطب (اردو)

مع

جدید اضافات

اعوان پبلی کیشنز

(کتب خانہ لطفِ زندگی)

۲۲- لارنس روڈ لاہور

علامہ حکیم محمد اکبر ارزانی کی بیمثل وابتدائی کتاب

ترجمہ

میزان الطب اردو

مترجمہ

حکیم خواجہ رضوان احمد پرنسپل طبیہ کالج سلہٹ

مصنف کتاب السموم۔ طب قانونی۔ برطبی بیاض وغیرہ

ناشر

اعوان پبلیکیشنز اکتب خانہ لطف زندگی لاہور

قیمت بلا جلد مبلغ آٹھ روپے
مجلد مبلغ نو روپے

نجم احسن اعوان نے علمی پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

(طبع اوّل)

دیباچہ

حکیم محمد اکبر ارزانی مصنّف میزانُ الطِّب کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک طبیب نے اُن کو کوئی نسخہ بتلانے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمارے صدری مجربات ہیں۔ ان کو بتلایا نہیں جاسکتا۔ ارزانی صاحب کو ناگوار ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھ کو یہ علم آجائے تو میں تمہاری طِب کو ارزاں کردوں گا۔

بات دل میں گھر کر چکی تھی اور طبیعت میں شوق تھا کہ فن طب حاصل کیا جائے آدمی ذہین و فطین ہونے کے علاوہ اہل علم بھی تھے۔ چنانچہ انہوں نے بہت تھوڑی مدت میں اس فن پر عبور حاصل کر لیا اور فارسی میں طب اکبر۔ مفرح القلوب۔ میزان الطب وقرابادین قادری جیسی مستند کتابیں تحریر کیں۔ جن سے اس زمانہ کے لوگ کافی مستفید ہوئے اور اس اعتبار سے فنِ طِب ارزاں ہو گیا۔ اِن ہی خصوصیات کے باعث حکیم محمد اکبر صاحب ارزانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

میزان الطب کے متعلق میں خیال کرتا تھا کہ اس مختصر کتاب میں کیا طبّی مسائل ہوں گے، لیکن میرے اُستاد محترم جناب حکیم امتیاز حسین صاحب نے اس کی بہت تعریف کی اور اس کا بہت سا حصّہ ترجمہ کر کے میرے پاس بھیجا اور زور دیا کہ اس کو شائع کیا جائے۔ ابھی ترجمہ ختم نہ ہوا تھا کہ وہ بیمار ہو گئے اور اُن کا یہ کام مجھے مکمل کرنا پڑا۔ ترجمہ کا کام اگرچہ اپریل میں ختم ہو گیا تھا۔ لیکن میری شدید علالت کے باعث طباعت کا انتظام نہ ہو سکا۔ اب میں کام کے لائق ہوا ہوں تو دوسری کتابوں کے ساتھ اس مفید کتاب کو بھی شائع کر رہا ہوں۔ خدائے بزرگ و برتر اس کو مقبولیت عطائے فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کا خادم۔ خواجہ

۱۰ اگست ۱۹۴۶ء

دیباچہ (طبع ثانی)

مصنف میزان الطب حکیم محمد اکبر صاحب ارزانی کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ کسی طبیب نے اُن کو کوئی نسخہ بتلانے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمارے صدری مجربات ہیں جن کو بتلایا نہیں جا سکتا۔ ارزانی صاحب کو یہ جواب بہت ناگوار محسوس ہوا۔ اور فرمایا۔ کہ انشاءاللہ میں تمہاری طِب کو ارزاں کروں گا۔

خاندانی طبیب کی بات ارزانی صاحب کے دل میں گھر کر گئی اور وہ طِب حاصل کرنے کی طرف پورے منہمک ہو گئے۔ آدمی ذی علم ہونے کے علاوہ فطین و ذہین بھی تھے چنانچہ چند ہی روز میں فن طِب کے اندر وہ ید طولیٰ حاصل کیا۔ کہ طب اکبر مفرح القلوب قرابادین قادری اور میزانُ الطِّب جیسی مفید و کارآمد کتابیں تحریر فرمائیں۔ یہ کتابیں فی زمانہ ایسی مقبول عام ہوئیں کہ فارسی دان حضرات تھوڑے ہی عرصہ میں طب سے واقف ہونے لگے۔ اور اس لحاظ سے فن طب اس وقت ارزاں اور عام ہو گیا۔ نیز محمد اکبر صاحب بھی لفظ ارزانی کے ساتھ مشہور ہو گئے۔

میزانُ الطِّب ابتدائی طلباء طب کے لیے لکھی گئی ہے۔ جیسا کہ خود مصنّف دیباچہ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں، لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر میزان الطِّب کے مضامین کو بخوبی ذہن نشین کر لیا جائے۔ تو منتہی طلباء کے لیے بھی کم مفید نہیں۔ اس لیے کہ صاحب کتاب نے سر سے لے کر پاؤں تک کے جملہ معروف وغیر معروف امراض کی توضیح اسباب و علامات اور علاج پر ایسی نوعیت اور خوش اسلوبی سے قلم اُٹھایا ہے کہ معمولی قابلیت رکھنے والا آدمی بھی پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کی تشریح سے واقف ہو جاتا۔ اور علاج معالجہ میں کوئی اُلجھن محسوس نہیں کرتا۔ پھر اکثر امراض کے متعلق آج سے صدیوں پیشتر جو حقیقت تحریر فرما گئے ہیں۔ موجودہ سائنس کے دور میں اُن کے اندر ایک حرف کے اضافہ کی گنجائش بھی محسوس نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں معالجات کے سلسلہ میں قدما

کے مجربات اور ذاتی تیر بہدف نسخہ جات کے تحریر کرنے میں بھی اُنہوں نے پس و پیش سے کام نہیں لیا:

۱۹۴۶ء میں پہلی بار ترجمہ میزانُ الطب مرحوم دار التالیفات دہلی کی جانب سے شائع ہوا اور بے حد مقبولِ عام ہوا۔ لیکن ۴۷ء کے ہنگامہ میں اس کی بقیہ جلدیں نا اہلوں کے ہاتھوں نذرِ آتش ہو گئیں۔ گذشتہ سال قیام لاہور کے دوران میں محبّی حکیم مظفر حسین اڈیٹر حافظِ صحت نے زور دیا۔ کہ ترجمہ میزان الطب پر نظرِ ثانی کی جائے اور امراض کے اسباب و علامات اور علاج کے سلسلہ میں جدید معلومات کا بھی اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ موصوف کی خواہش پر مصنف کتاب کے نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے جن امراض پر مختصر نوٹ اور اضافہ کی ضرورت تھی اس اشاعت میں اضافہ کئے گئے اور جن امراض کی تشریح و تفصیل کے متعلق قدیم و جدید نظریہ میں کوئی اختلاف رونما نہیں ہوتا تھا اُن کو ویسے ہی چھوڑ دیا گیا۔ کہیں کہیں پہ میں نے ذاتی اور خاندانی مجربات بھی درج کر دیئے تاکہ کتاب زیادہ سے زیادہ مفید و کارآمد ہو سکے:

فنِ طب پر حکیم مظفر حسین اعوان صاحب کا یہ مزید احسان ہے کہ اُن کے توسط سے ایک مفید و کارآمد طبّی مجموعہ منصّۂ شہود پہ آ رہا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ خداوند عالم ان کو سلامت رکھے اور اُن کے دست و بازو میں مزید قوت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ فنِ طب اور اطبا کی علمی اور ذہنی ترقی میں ممد و معاون ہو سکیں

آپ کا خادم۔ خواجہ

۱۱ مئی ۵۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِیزَانُ الطِّب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ طَیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْد :- بندۂ گنہگار محمد ارزانی جو اکبر کے نام سے موسوم ہے۔ عرض کرتا ہے کہ فقیر کے بچے و دیگر اعزہ چونکہ علم طب پڑھنے کا ذوق رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ مختصر رسالہ نہایت سادہ عبارت میں اکثر فوائد پر مشتمل تحریر کیا اور میزانُ الطّب نام رکھا۔ حکیم و قادر مطلق اس مجموعہ کو اپنے احسان و کرم سے تمام طلباء کے لیے مفید اور مبارک بنائے۔ آمین ثم آمین۔

یہ مختصر مجموعہ تین مقالوں پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ

اس مقالہ میں (جسم انسانی کے اندر) چاروں کیفیات یعنی گرمی و سردی و تری و خشکی کی علامات بیان کی گئی ہیں۔

علاماتِ حرارت[1]

طلباء کو جاننا چاہیے کہ لفظ حرارت عربی ہے۔ جس کو فارسی میں گرمی کہتے ہیں۔ انسانی بدن میں غیر معمولی گرمی کی علامات حسب ذیل ہیں۔

پیاس زیادہ ہونا۔ اعضاء میں سوزش و جلن۔ اعضاء کا رنگ زرد یا سرخ ہونا

[1] حرارت خواہ کثرتِ خون یا کثرتِ صفرا کی بنا پر ہو۔ ہر دو صورت میں یہی علامات پائی جائیں گی۔

ٹھنڈی چیزوں سے آرام وسکون حاصل ہونا۔ لیکن اگر گرمی کا باعث خون کا غلبہ ہے۔ تو غلبہ خون کی علامات یہ ہیں۔ سر میں گرانی۔ انگڑائیاں اور جماہیاں بار بار آنا۔ غنودگی۔ حواس کا سست ہونا۔ منہ کا مزہ قدرے شیریں ہونا۔ بدن و زبان کا سرخ ہونا۔ پھوڑے و پھنسیوں کا نکلنا۔ مسوڑھوں اور ناک سے خون بہنا۔ طبیعت کا سست اور کسلمند رہنا۔ اعضاء میں درد رہنا۔

غلبہ صفراء کی علامات

اگر موجودہ گرمی کا سبب صفراء کی زیادتی ہو تو اس کی علامات حسب ذیل ہیں۔

جسم و زبان اور آنکھوں کا زرد ہونا۔ منہ کا مزا کڑوا ہونا۔ زبان اور ناک میں خشکی و کھردرا پن ہونا۔ پیاس زیادہ ہونا۔ بھوک کم ہونا۔ متلی اور قشعریرہ (پھریری) پایا جانا وغیرہ۔

غلبہ برودت کی علامات

برودت کو فارسی میں سردی کہتے ہیں۔ اس کی علامات حسب ذیل ہیں:

پیاس اور جلن کا نہ ہونا۔ بدن کا سفید یا سیاہ ہونا۔ اگر سردی کا سبب بلغم کی زیادتی ہو تو۔

غلبۂ بلغم کی علامات حسب ذیل ہیں

بدن کا سفید اور نرم و سست ہونا۔ نیز چھونے پر ٹھنڈا معلوم ہونا۔ ہضم کمزور ہونا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ نیند زیادہ آنا۔ حواس سست ہونا۔ منہ میں تھوک زیادہ ہونا۔ اور ناک سے پتلی ریزش بغیر جلن کے خارج ہونا وغیرہ۔

غلبۂ سوداء کی علامات

اگر سردی کا سبب سوداء کا غلبہ ہے۔ تو اس کی علامات حسب ذیل ہیں۔

بدن کا دبلا اور سیاہ ہونا۔ خون کا گاڑھا اور سیاہی مائل ہونا۔ مریض کا متفکر رہنا۔ فم معدہ میں مخصوص قسم کی چبھن محسوس ہونا۔ جھوٹی بھوک لگنا وغیرہ۔

غلبۂ رطوبت یعنی تری کی علامات

اعضاء کا سست ہونا۔ خشکی کے خلاف اشیاء کا موجود ہونا۔ پس اگر تری

کے ساتھ گرمی بھی ہو تو اُس کی علامات بیان کر دی گئیں۔ خواہ گرمی سادہ قسم کی ہو یا خونی مادّہ کے باعث۔ اور اگر تری سردی کے ساتھ ہو تو اُس کی علامات بھی بیان کر دی گئیں خواہ سردی سادہ قسم کی ہو یا بلغمی مادہ کے باعث۔

خشکی کی علامات بدن کا کھُردرا۔ لاغر و بے رونق ہونا اور خشک ہونا۔ اگر صفراوی مادہ کے باعث خشکی پیدا ہو تو صفراوی کی علامات پہلے بیان کر دی گئیں۔ اور اگر سودا کے غلبہ سے ہو تو اُس کی علامات پہلے بیان ہو چکیں۔ تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ بدن میں حسب ذیل خلط ہیں۔

خونؔ۔ بلغمؔ۔ سوداؔ۔ صفراؔ۔ پھر بدن کا قوام بھی ان ہی اخلاط مذکورہ سے ہوتا ہے۔ نیز اکثر امراض بھی انہیں اخلاط کی زیادتی یا کمی سے پیدا ہوتے ہیں **خون کا مزاج** گرم و تر ہے **صفرا کا مزاج** گرم و خشک **بلغم کا مزاج** سرد و تر اور **سودا کا** سرد و خشک ہوتا ہے۔ مگر ریح (ہوا) بدن انسان میں دھوئیں جیسی سرد ہوتی اور اخلاط سے بنتی ہے۔ مگر اکثر ریاح کی پیدائش بلغم اور سودا سے ہوا کرتی ہے۔ یہ ریاح بدن کے قوام میں کوئی دخل نہیں رکھتی۔ برخلاف ارواح کے۔ کیونکہ ارواح (روح کی جمع) اخلاط مذکورہ سے بطور لطیف بخارات کے پیدا ہوتی اور بدن کی حیات کا مدار اسی روح پر ہوتا ہے۔ نیز روح مربّی بدن (بدن کو پالنے والی) ہے:

دوسرا مقالہ

اس میں ضروری مفرداد مرکب دواؤں اور مناسب حال غذاؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں چند فصلیں ہیں۔

پہلی فصل اخلاط کو معتدل کرنیوالی دوائیں اگر چاروں اخلاط اپنی طبیعت و مزاج اور مقدار کے لحاظ سے کم و بیش ہو گئی ہوں تو یہ دوائیں ان کو حالت اعتدال اور اصلی پر واپس لے آتی ہیں۔ چنانچہ ہر خلط کو معتدل کرنے والی دوائیں علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہیں

خون میں تبدیلی خون میں تبدیلی چار طریقہ پر ہوتی ہے۔ اوّل اس کی مقدار زیادہ ہو جائے۔ دوم اس کا قوام گاڑھا ہو جائے۔

سوئم اس کا قوام پتلا ہو جائے۔ چہارم خون میں بدبو اور سڑاند پیدا ہو جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خلط میں جس قسم کی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ تعدیل بھی اُسی قسم کی پیدا کی جائے۔ جس کو ہم انشاءاللہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

خون کے جوش کو تسکین دینے والی دوائیں حسب ذیل ہیں:-

تخم کاسنی۔ تخم کاہو۔ دھنیا۔ گُل سُرخ۔ لیموں کا نچوڑا ہوا پانی۔ سکنجبین۔ شربت عناب۔ شربت صندل۔ شربت کیوڑہ اور اسی جیسے دیگر شربت یا ٹھنڈی دوا و غذا وغیرہ۔

گاڑھے خون کی اصلاح کرنے والی دوائیں حسب ذیل ہیں:-

زلال آلو بخارا۔ تازہ سونف کا پانی۔ تازہ شاہترہ کا پانی۔ ماءالعسل یعنی شہد- شہد خالص میں چھ گنا پانی ڈال کر اس قدر پکایا جائے کہ وہ نصف رہ جائے اور جھاگ صاف کر دئے جائیں۔ جو چیزیں سودا کو خارج کرتی ہیں وہ گاڑھے خون کی اصلاح بھی کرتی ہیں۔ کیونکہ خون میں گاڑھاپن اکثر سودا مل جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت خون میں بلغم مل جانے سے بھی خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بلغم کا مسہل دینا چاہیے۔ نیز خون کی غلظت کو دُور کرنے کے لیے ترش چیزوں کا استعمال کرایا جائے۔ جب بلغم و سودا پختہ اور قابل اخراج ہو جائیں تو مدرات استعمال کرائے جائیں۔ اگر خون میں بلغم کی آمیزش ہو تو خون کا رنگ سفیدی مائل ہوگا۔ اور اگر سودا کی آمیزش ہو تو خون کا رنگ سیاہی مائل ہوگا۔

پتلے خون کو اصلی حالت پر لانیوالی دوائیں

اگر خون میں پتلاپن رطوبت بلغمی کے مل جانے سے پیدا ہو تو خون کا رنگ سفیدی مائل ہوگا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مسہل بلغم پلایا جائے۔ ہلیلہ کابلی اس بارے میں کافی اثر رکھتا ہے۔ پھر رطوبت خشک کرنے کے لیے تخم بالنگو۔ تخم ریحان۔ پرسیاؤشاں جیسی دوائیں جو خشکی و گرمی کی طرف مائل ہوں۔ استعمال کرائیں۔ ایسی صورت میں بدن کی مالش کرنا اور مریض سے ورزش کرانا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

اگر خون کے پتلا ہونے کا سبب صفرا کی آمیزش ہے۔ تو خون پر پیلے رنگ کے جھاگ ظاہر ہوں گے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مسہل صفرا ادویات پلا کر صفرا کو خارج کیا جائے۔ اور ہلیلہ زرد اس بارے میں نہایت فائدہ مند چیز ہے۔ نیز شربت عناب

مسور کا پانی اور دیگر ٹھنڈی چیزیں جو خون کے جوش میں مذکور ہیں وہ سب یہاں پر بھی فائدہ مند ہوتی ہیں۔ پھر کاسنی کا پانی جو تغیرات صفراویہ کے بیان میں تحریر کی جائیں گی۔ مفید چیز ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ عفونت سڑنے اور بدبودار ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اور جو خلط سڑ جاتی ہے اس سے بخار کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ پھر کوئی خلط اُس وقت تک گندہ نہیں ہوتی جب تک کہ اس میں زیادہ گرمی شریک نہ ہو جائے۔ یعنی گندگی کا سبب گرمی ہی ہے۔ لہٰذا گرمی کی اصلاح سرد و خشک دواؤں سے کرنی چاہیے۔ جیسا کہ خون کے جوش میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جوش خون سے ہمارا مطلب اس مقام پر یہ ہے کہ خون میں بغیر عفونت کے گرمی پیدا ہو جائے۔ غرض کہ گندہ ہو جانے کے لیے حرارت کا موجود ہونا ضروری ہے۔ لیکن صرف گرم ہو جانے کے لیے عفونت کا ہونا ضروری نہیں۔

صفرا کی تبدیلیاں صفرا میں پانچ طرح پر تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اوّل پتلی رطوبت صفرا میں رل جائے۔ پہلی قسم کو مرّہ صفرا اور دوسری قسم کو **صفرا محیہ** اور تیسری کو **صفرا محترقہ** کہتے ہیں

اگر مرّہ صفرا اور صفرا محترقہ آپس میں مل گئے ہوں تو اس قسم کو **صفرا کراثی** کہتے ہیں۔ اگر مرّہ صفرا اور صفرا محترقہ میں حد سے زیادہ گرمی پیدا ہو گئی اور وہ دونوں آپس میں مل گئے ہوں تو ایسے صفرا کو **صفرا زنگاری** کہتے ہیں۔

فرق:۔ صفرا کراثی اور صفرا زنگاری میں صرف اسی قدر فرق ہوتا ہے کہ کراثی میں بہ نسبت زنگاری کے حرارت کم ہوتی ہے۔ ورنہ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں۔

معدلات صفرا: جو یہاں پر لکھے جا رہے ہیں۔ اُن کو ضرورت کے مطابق استعمال کرایا جائے۔ چنانچہ جہاں پر زیادہ گرمی ہو وہاں پر زیادہ ٹھنڈی دوائیں استعمال کرائی جائیں۔ نیز ایک دن میں دو بار یا تین تبرید استعمال کرائی جائے۔ یا دواؤں کی مقدار بڑھا دی جائے۔

صفرا کو معتدل کرنیوالی مفرد دوائیں حسب ذیل ہیں۔ اسپغول۔ بہدانہ۔ خرفہ۔ کاسنی۔

تخم خیارین۔ خشک دھنیہ۔ صندل۔ تخم کاہو۔ کافور وغیرہ بقدر ضرورت:

اسپغول کو کوٹنا نہیں چاہیے

یہ دوائیں ایسے طریقہ سے استعمال کرائی جائیں جو اُن کا مخصوص طریقہ ہے۔ مثلاً اسپغول کا لعاب استعمال کریں یا اسپغول مثلم شکل میں کھلائیں۔ لیکن اُس کو کوٹنا ہرگز نہیں چاہیے۔ کیونکہ کوٹا ہوا اسپغول بعض مزاجوں میں زہر کا اثر پیدا کرتا ہے اور بہدانہ کا لعاب حاصل کرکے استعمال کرایا جائے۔ پھر جس مریض کو کھانسی ہو اُس کو ترش بہی کا بہدانہ استعمال نہ کرایا جائے۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی پیس کر اور شیرہ نکال کر استعمال کرایا جائے۔ بشرطیکہ اُن کے تخم استعمال کرانے مقصود ہوں ورنہ اُن کی ہری پتیوں کا پانی نچوڑ کر پلایا جائے:

فائدہ ہری کاسنی کو پانی سے دھو کر کام میں نہ لائیں۔ کیونکہ دھونے سے اس کا لطیف حصہ زائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب اس کے ہرے پتوں کے پانی کو دو تین جوش دے کر پھاڑ لیں تو رقیق پانی کو بغیر مصری یا ترشی ملائے استعمال نہ کریں۔ یہ پانی خون صاف کرنے میں بے نظیر چیز ہے۔ تخم کاہو۔ تخم خیارین اور تخم خرفہ کا بھی شیرہ استعمال کرایا جائے:

بعض حضرات خرفہ کی سیاہی دور کرنے میں زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ ان کو سوائے طبع لطیف کے خوش کرنے کے اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ خشک دھنیئے کو پانی میں تر کرکے اور مصری سے میٹھا کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ اُس کا پانی بھی زود اثر ہوتا ہے۔ صندل کو پانی میں گھس کر کام میں لایا جائے۔ یہ شدید گرمی کو ساکن کرتا اور سفید صندل سرخ سے بہتر ہوتا ہے۔ اور کافور دو جو کی مقدار بڑی اور تیز گرمی کو دور کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ کافور نہایت ٹھنڈا ہے اس لیے جوان مرد حار المزاج کے علاوہ اور کسی کو کافور کا استعمال نہ کرائیں۔ کافور عورت کے لیے زہر ہے۔ تربوز اور اس کے ہم مثل دیگر ترشیاں صفرا کو اعتدال پر لانے والی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ عورتوں۔ چھوٹے بچوں اور ہیجڑوں کو زیادہ ٹھنڈی چیزیں نہیں دینا چاہیے۔ اس لیے کہ اُن کی طبیعت فطرتاً سرد ہوتی ہے۔

صفرا کو معتدل کرنیوالی مرکب دوائیں

وہ مشہور مرکب دوائیں جو صفرا کو اعتدال پر لانے کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ ہیں

قرص طباشیر ملین۔ قرص طباشیر قابض۔ قرص کافور۔ شربت صندل شربت آلو۔ شربت بنفشہ۔ شربت نیلوفر۔ اور اُن ہی جیسی ٹھنڈی دواؤں کا لیپ کرنا اور سونگھنا صفرا کو اعتدال پر لاتا اور گرمی کو تسکین دیتا ہے

تغیرات بلغم

بلغم بھی پانچ طرح پر تبدیل ہوتا ہے۔ **اوّل** خون کا کچھ حصہ بلغم میں شریک ہو کر بلغم کو اپنے جیسا کرے۔ اس قسم کے بلغم کو بلغم حلو یعنی میٹھا بلغم کہتے ہیں۔ **دوئم** صفرا محترقہ بلغم میں شامل ہو جائے اس قسم کے بلغم کو بلغم مالح یا بلغم شور کہتے ہیں۔ اس بلغم کی طبیعت صفرا سے ملتی جلتی ہوا کرتی ہے۔ **سوئم**۔ حرارت ضعیفہ بلغم میں اثر کر جائے۔ اس قسم کو بلغم حامض یعنی بلغم ترش کہتے ہیں۔ **چہارم**۔ کسی قدر سودا بلغم میں شامل ہو جائے اس قسم کو بلغم عفص[1] یعنی بلغم زمخت (کسیلا و کھٹا بلغم) کہتے ہیں۔ **پنجم** پانی کے اجزا بلغم پر غالب آ جائیں۔ اس قسم کو بلغم تفہ (یعنی بے ذائقہ کہتے ہیں۔ (اس کو بلغم مائی بھی کہتے ہیں)۔ اور یہ قسم بلغم غیر طبعی کی تمام اقسام میں زیادہ ٹھنڈی ہے؛

بلغم کو اعتدال پر لانیوالی مفرد دوائیں

یہ ہیں۔ ضرورت کے وقت استعمال کی جائیں۔

سونف۔ انیسوں۔ ملٹھی۔ زیرہ۔ دار چینی۔ الائچی۔ برنجاسف۔ چھڑیلہ مویز منقی۔ ان میں سے ہر ایک دوا کے استعمال کا طریقہ ہوشیار طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔ بلغم کو اعتدال پر لانے کے لیے پہلی ہوئی دوا بہتر ہوتی ہے۔ لیکن اگر بلغم میں تعفن و فساد پیدا ہو گیا ہو۔ تو زیادہ گرم دوا دینی نہیں چاہیے

خصوصاً جبکہ بلغم شور میں تعفن پیدا ہو جائے۔ اگر بلغم رگوں کے اندر متعفن ہوا ہو۔ تو اس کو نکالنے کے واسطے تخم کشوث مخصوص چیز ہے۔ اور اگر بلغم بذاتہ (گندہ) و متعفن ہوا ہو۔ تو صفرا کے ماتحت بیان کردہ چیزوں میں سے حسب ضرورت اشیاء حاصل کر کے استعمال کی جائیں؛

[1] یہ ذائقہ کے لیے بطور صفت آتا ہے

بلغم کو اعتدال پر لانیوالی مرکب دوائیں

معجون فلاسفہ ـ معجون زنجبیل معجون سیر ـ جوارش جالینوس اور ان ہی جیسی دوسری معجونیں ـ یہ سب چیزیں اس وقت استعمال کی جائیں جبکہ بلغم بغیر عفونت کے بدن میں موجود ہو ـ لیکن اگر مریض کو بخار بھی ہو تو قرص گل ـ قرص غافث ـ سکنجبین بزوری معتدل اور گرم ـ گلقند اور شربت بزوری کا استعمال مناسب ہے ۔

سودا کی تبدیلیاں

سودا میں بھی پانچ طرح سے تبدیلیاں ہوتی ہیں ـ اوّل : سودا طبعی مقدار معینہ سے زیادہ بڑھ جائے ـ دوئم طبعی سودا جل کر غیر طبعی سودا بن جائے ـ سوئم خون میں احتراق پیدا ہو کر سودا بن جائے ـ چہارم بلغم کے جل جانے سے ـ پنجم صفرا جل جانے سے سودا بن جائے ـ کیونکہ جو خلط سوختہ ہو جاتی ہے ـ وہ سودا غیر طبعی بن جاتی ہے ـ اخلاط کے سوختہ ہو جانے کے معنی یہ ہیں کہ کسی خلط کے لطیف اور رقیق اجزاء تحلیل ہو جائیں ـ اور باقی کثیف و مکدر رہ جائیں ـ اس طریقہ پر خلط اپنی جنس (کے خواص) سے نکل جاتی ہے ـ نہ کہ وہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے ـ اور ہم نے تحلیل کا لفظ اس وجہ سے کہا ہے ـ کہ اگر کوئی خلط سردی کے باعث منجمد ہو کر کثیف ہو جائے ـ تو اس کے اجزاء منجمد ہونے کے اعتبار سے عرفِ عام میں سودا کہلاتے ہیں ـ لیکن حقیقتاً وہ سودا نہیں بنتی جیسا کہ بلغم جصّی (چونہ کی مانند سفید گاڑھا بلغم) میں ہوا کرتا ہے ۔

بلغم جصّی کی وجہ تسمیہ

اکثر اطباء کے نزدیک اس کے رنگ کے اعتبار سے ہے ـ لیکن بعض اطباء نے قوام کے اعتبار سے بھی اس کو جائز قرار دیا ہے ۔

سودا کو اعتدال پر لانیوالی مفرد دوائیں

سپستان ـ گاؤ زبان ـ تخم خربزہ ـ ملٹھی ـ تخم کنوچہ انجیر ـ مویز منقیٰ اور ان ہی جیسی گرم و تر دوائیں ـ اور اگر سودا گرم خلط ـ (کے سوختہ ہو جانے) سے پیدا ہو ـ تو سرد و تر دوا استعمال کی جائے ـ مثلاً

تخم خرفہ ۔ بہدانہ ۔ خیارین وغیرہ ۔ ورنہ گرم تر دوا یا ایسی تر دوا جو گرمی اور سردی میں معتدل ہو۔

سوداکو اعتدال پر لانے والی مرکب دوائیں

سکنجبین افتیمونی ۔ انوشدارو ۔ معجون سُقراط ۔ یاقوتی بوعلی ۔ مفرّح دل کشا ۔ شربت گاؤزبان ۔ شربت بالنگو وغیرہ ۔ یہ بات بارہا تجربہ کی جاچکی ہے ۔ کہ ہر موقع پر مزاج کی رعایت گرمی اور سردی کے اعتبار سے ضرور کی جائے ۔ اگر سودا متعفن (گندہ) ہو جائے تو یہ مطبوخ مفید ہوتا ہے ۔ تخم خیار ۔ تخم کاسنی ۔ تخم کشوث ہر ایک ساڑھے دس ماشے ۔ بلیلہ ۔ زرشک ہر ایک ۷ ماشے ۔ گاؤزبان ½ ۱۷ ماشے قند یا سکنجبین کے ہمراہ ۔ لیکن ان چیزوں کے استعمال سے پہلے منضجات پلا کر تنقیہ ضرور کرالیا جائے ۔ تاکہ جلد اثر محسوس ہو ۔ نیز سوداوی امراض میں دوا زیادہ دنوں تک استعمال کرائیں ۔

پھر سوداوی بخاروں کی بحث کے موقع پر ہم عفونت کے ازالہ کی تدبیر بالتفصیل انشاءاللہ بیان کریں گے ۔

فائدہ: ۔ اُن چیزوں کے بیان میں جو تمام بدن سے یا کسی ایک عضو سے اخلاط کی اصلاح کرتی اور اعتدال پر لاتی ہیں ۔ لیکن یہ چیزیں معدہ میں داخل نہیں ہوتیں ۔ اُس کی بہت سی قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں ۔

(۱) شموم (۲) لخلخہ (۳) نفوخ (۴) سعوط (۵) وجور (۶) سنون (۷) قطور (۸) نطول (۹) سکوب (۱۰) انکباب (۱۱) کماد (۱۲) تدہین (۱۳) تمریخ (۱۴) کحل (۱۵) برود (۱۶) ذرور (۱۷) بخور (۱۸) طلا (۱۹) ضماد (۲۰) حقنہ (۲۱) فتیلہ (۲۲) شافہ (۲۳) حمول (۲۴) فرزجہ (۲۵) آبزن (۲۶) پاشویہ ۔

اب ہم یہاں پر ہر ایک اصطلاح کے معنی بیان کرتے ہیں ۔

(از مترجم)

۱	آبزن	دواؤں کا جوشاندہ جس کو ٹب میں ڈال کر مریض کو بٹھلایا جاتا ہے ۔

۲	انکباب	اس ترکیب میں گرم پانی یا پکائی ہوئی دواؤں کی بھاپ بدن پر پہنچائی جاتی ہے ::
۳	بخور	دواؤں کو جلا کر اس کی دھونی دماغ یا دوسرے عضو پر دی جاتی ہے
۴	برود	ٹھنڈی دواؤں کا آنکھ وغیرہ میں لگانا ::
۵	پاشویہ	دواؤں کے گرم جوشاندہ میں مریض کے گھٹنوں تک پاؤں ڈالنا ::
۶	تدہین	بدن پر تیل کی مالش کرنا ؛
۷	تمریخ	کوئی تر چیز بدن پر ملنا ::
۸	حقنہ	کوئی سیال شے یا پانی اینما کے ذریعہ مقعد کی راہ آنتوں میں یا فرج کی راہ رحم و مثانہ میں پہنچانا ::
۹	حمول	دواؤں میں کپڑا وغیرہ آلودہ کر کے فرج یا مقعد میں رکھنا ::
۱۰	ذرور	خشک دواؤں کا سفوف بنا کر آنکھ یا زخم پر چھڑکنا ؛
۱۱	سعوط	کوئی تر دوا آنکھ میں ٹپکانا ::
۱۲	سکوب	کوئی سیال شے بدن پر فاصلہ سے ٹھہر ٹھہر کر گرانا ؛
۱۳	سنون	خشک دوائیں پیس کر دانتوں پر ملنا ؛
۱۴	شافہ	مفرد یا چند دوائیں کوٹ کر چھوارے کی گٹھلی کے مانند بنا کر فرج یا مقعد میں رکھنا ۔ یا اس شکل میں تبدیل کر کے رکھنا اور بوقت ضرورت گھس کر آنکھ میں لگانا ::
۱۵	شموم	خشک یا تر شے سونگھنا ::
۱۶	ضماد	پسی ہوئی دواؤں کا بدن پر گاڑھا لیپ کرنا ::
۱۷	طلاء	رقیق اور تر چیزوں کا بدن پر لیپ کرنا ::
۱۸	فتیلہ	بتی بنا کر فرج یا مقعد یا ناک یا کان یا گہرے زخم میں رکھنا ؛
۱۹	فرزجہ	دوائیں کپڑا تر کر کے یا پوٹلی بنا کر فرج میں رکھنا ::
۲۰	قطور	کوئی تر دوا کان وغیرہ میں ٹپکانا ؛
۲۱	کحل	سرمہ یا ایسی ہی کوئی باریک پسی ہوئی چیز سلائی سے آنکھ

		میں رکھنا ؛
۲۲	کِمَاد	خشک یا تر چیز سے بدن کی سینک کرنا ؛
۲۳	لَخْلَخَہ	خوشبودار رقیق چیز شیشی میں رکھ کر سونگھنا ؛
۲۴	نُطُول	دواؤں کا جوشاندہ یا سادہ گرم پانی بدن پر گرانا ؛
۲۵	نَفُوخ	پسی ہوئی دوا نلکی کے ذریعہ ناک میں پھونکنا ؛
۲۶	وَجُور	کوئی تر دوا حلق میں ٹپکانا

۱ : **آبزن** - یہ آبزن بدن کی خشکی کو دور کرتا اور تپ دق کے لیے مفید ہے ؛

نسخہ : - کدو - ککڑی - خرفہ - کاہو - تربوز - گل نیلوفر - گل بنفشہ جو چھلے ہوئے تمام اجزا یا جو ان میں سے میسر آسکیں - پانی میں جوش دے کر اتنے بڑے برتن میں ڈالیں کہ بیمار اس میں بیٹھے تو پانی اس کے گلے تک آجائے - بعد ازاں مذکورہ دواؤں کا جوش دیا ہوا پانی ڈال کر مریض کو ایک گھنٹہ ٹب میں بٹھلائیں پھر باہر نکال لیں اور بدن صاف کر کے روغن بنفشہ یا روغن کدو کی مالش کریں - دوسرے آبزن جو ہر ایک مرض کے لیے مخصوص ہیں - مناسب مقام میں بیان کئے جائیں گے - انشاء اللہ تعالےٰ ؛

۲ - **انکباب** (بھپارہ) ریاحی دردِ سر کے لیے نافع ہے ؛

نسخہ : - بابونہ - ناخونہ - برگ کرفس - سونف - تخم کرفس - زیرہ کرمانی مرزنجوش - سویا - صعتر - سب کو پانی میں جوش دے کر یا ان میں سے جو ملے پانی میں پکا کر مناسب بھپارہ لیں ؛

۳ - **بخور** - ذہن اور دماغ کے لیے مقوی - اور خفقان و غشی نیز ضعف حواس کے لیے نافع ہے ؛

نسخہ : - عود - قسط شیریں - صندل سفید ہر ایک ساڑھے تین ماشہ - مشک کافور ہر ایک پونے دو ماشہ - سب کو کوٹ چھان کر گلاب میں ملائیں اور گولیاں بنا کر خشک کر کے دھونی لیں ؛

دیگر: یہ دھونی پسینہ لاتی ہے۔ اگر اس کو اکثر استعمال کرتے رہیں۔ تو مرکب صفراوی اور بلغمی بخاروں کو زائل کر دیتی ہے۔ لیکن مادہ پختہ ہو جانے کے بعد اس کو استعمال کریں۔

نسخہ: پوست بیخ بادیان۔ تخم بادیان انگیٹھی پر ڈال کر دھونی لیں۔ اور بدن پر کپڑا لپیٹ لیں۔ تاکہ پسینہ آ جائے۔

(۴) **برود۔** ضرورت کے مطابق حسب موقع بیان کئے جائیں گے۔

(۵) **پاشویہ** سے غرض امالہ یعنی دماغ کی طرف ایسے چڑھنے والے بخارات کو روکنا اور دوسری طرف مائل کرنا ہے۔ کہ جو دردِ سر یا دوسری دماغی شکایت کا سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے لیے سبوس گندم۔ گل خطمی۔ گل بنفشہ۔ بابونہ۔ برگ بید۔ جیسی دوائیں تنہا یا سب کو ملا کر پانی میں جوش دیں۔ اور مریض کے پاؤں گھٹنوں تک اس میں ڈال کر بٹھلائیں۔

نوٹ: گرم بخاروں کی موجودگی میں جب دردِ سر اور بخارات دماغیہ کو دفع کرنے کے لیے پاشویہ کرایا جائے تو سر کو پیچھے کی طرف تکیہ لگا کر جھکا دیا جائے اور موٹا پردہ منہ کے سامنے لٹکا دیا جائے۔ تاکہ اس کی بھاپ دماغ کو نہ پہنچے۔ کیونکہ بعض مریضوں میں اس بھاپ سے خلل دماغ اور خفقان پیدا ہو گیا ہے۔

۶۔۷۔ **تدہین و تمریخ** کا طریقہ حسب ضرورت اپنے مقام پر بیان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۸۔ ۹۔ ۱۰۔ حقنہ۔ حمول۔ ذرورہ کا بیان بھی حسب موقع کیا جائے گا۔

۱۱۔ **سعوط بارد:** جو دماغ کے گرم و خشک امراض کے لیے نافع ہے۔

نسخہ: آب کاہو۔ روغن نیلوفر۔ ہر ایک ایک حصہ۔ شیر دختران یعنی لڑکی والی عورت کا دودھ دو حصے۔ تینوں کو ملا کر سعوط کریں۔ اگر روغن نیلوفر کی بجائے روغن کدو یا روغن بادام شامل کریں تو جائز ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی کی شکایت ہو تو روغن خشخاش سب روغنوں سے بہتر ہے۔

(۱۱) **سعوط۔** جو دماغ کے سرد و تر امراض کے لیے مفید ہے۔

نسخہ: ایلوا۔ بول ذرّا کندر۔ رسوت۔ جند بیدستر۔ زعفران کو تازہ

تمسی یا ہرے مرزنجوش (دونا مروا) کے پانی یا سادہ پانی میں حل کر کے استعمال کریں

۱۲- **شکوب**:- مثل نطولوں کے ہے۔ اسی طریقہ پر استعمال کریں

۱۳- **سنون**:- دانتوں کی کمزوری کے لیے مفید ہے۔

نسخہ:- سورنجاں۔ لونگ۔ سعد کوفی۔ کزمازوج (جھاؤ) پوست بلیلہ زرد صندل سفید۔ گل سرخ۔ ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور کام میں لائیں۔ اور اگر گرمی کی شکایت ہو تو لونگ داخل نہ کریں۔

۱۴- **شافہ**:- اپنے موقع پر ضرورت کے مطابق بیان کئے جائیں گے۔

۱۵- **شموم**:- گرم بیماریوں کے لیے نافع ہے:

نسخہ:- صندل سفید پیس کر سرکہ۔ ہرے دھنیے کے پانی اور گلاب میں ملا کر سونگھیں۔ اگر لخلخہ کے طور پر استعمال کریں تو زیادہ اچھا ہے۔ اگر مرض کو بے خوابی کی شکایت ہو تو سرکہ شامل نہ کریں۔ اگر گرمی زیادہ ہو تو کافور اضافہ کریں تازہ ککڑی کے ٹکڑے۔ دوسرے میوہ جات اور سرد پھولوں کا سونگھنا بھی اس بارے میں کافی اثر رکھتا ہے۔ اور اگر کسی مریض کو ہرے دھنیے کی بو پسند نہ ہو تو اس کی جگہ تربوز یا کدو کا پانی شامل کریں۔

شموم:- جو سرد بیماریوں کے لیے مفید ہے:

نسخہ:- مشک۔ عنبر۔ دارچینی۔ جندبیدستر۔ لونگ۔ زعفران۔ کلونجی۔ ان چیزوں میں سے حسب ضرورت جو پسند ہو کام میں لائیں:

۱۶- **ضماد**۔ ۱۷- **طلا**۔ ۱۸- **فتیلہ**۔ ۱۹- **فرزجہ**۔ ہر ایک اپنے اپنے محل پر مرض اور طبیعت کا مزاج ملحوظ رکھتے ہوئے بیان کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ،

۲۰- **قطور**:- جو کان کے درد کو اگر گرمی سے ہو تو فائدہ مند ہے:

روغن گل ساڑھے اکیس ماشہ۔ روغن بادام ساڑھے دس ماشہ۔ سرکہ انگوری پینتیس ۳۵ ماشہ سب کو ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب سرکہ جل جائے اور تیل باقی رہے تو اس میں سے تھوڑا سا کان میں ٹپکائیں۔ اگر درد شدت کے ساتھ ہو تو تھوڑی افیون بھی شامل کریں۔

۲۰- **قطور**- جو قضیب کے زخم اور پیشاب کی جلن کے لیے مفید ہے:

سفید کاشغری - کندر - انزروت - صمغ عربی - نشاستہ - دم الاخوین سب ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر احلیل (سوراخ ذکر) میں ٹپکائیں:

۲۱ کحل :- حسب موقع بیان کیا جائے گا:

تکماد خشک :- یہ اعضاء سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے:

نسخہ :- باجرہ و نمک کپڑے میں باندھ کر توے پر گرم کریں اور بدن پر سینک کریں اسی طرح ریت، بھوسی گندم اور اینٹ گرم کر کے سینکنا بھی یہی فائدہ کرتا ہے:

تکماد تر :- یہ عضو کو نرم کرتا اور درد کو تسکین دیتا ہے:

نسخہ :- بنفشہ - بابونہ - تخم سویا جوش دے کر بکری یا گائے کے پھکنے میں بھر لیں اور گرما گرم عضو ماؤف پر رکھیں - اور اگر ابر مردہ (اسفنج) اس گرم جوشاندہ میں تر کر کے کام میں لائیں تو زیادہ بہتر ہو گا:

(۲۳) لخلخہ :- شموم کے بیان میں آچکا - اس کو حسب ضرورت کام میں لائیں:

(۲۴) نطول :- (ترتیرا) نیند لاتا اور گرم سرسام کے لیے مفید ہے:

نسخہ :- بنفشہ - تخم کاہو - ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ - پوست خشخاش - گل سرخ - نیلوفر - پوست کدو تازہ - بابونہ ہر ایک پنتیس ماشہ - کشک جو (آش جو) پندرہ تولہ سب کو پانچ سیر پانی میں پکائیں اور کام میں لائیں:

نطول :- سر کے ٹھنڈے امراض کے لیے فائدہ مند ہے:

نسخہ :- بابونہ - ناخونہ - پودینہ - مرزنجوش - برنجاسف - صعتر - برگ غار تمام دوائیں ہموزن لے کر جوش دیں اور سر پر گرائیں یا بھپارہ لیں:

فائدہ :- دماغی گرم امراض میں جب تک ممکن ہو نطولوں سے کام نہ لیں - مگر تنقیہ کے بعد کوئی حرج نہیں:

نطول :- ریاح کو تحلیل کر دیتا ہے

نسخہ :- بابونہ - ناخونہ - برگ کرفس - تخم کرفس - سونف - زیرہ کرمانی - مرزنجوش - سویا - صعتر پانی میں جوش دیں اور کام میں لائیں - خاص کر حمام میں ایسا کریں تو زیادہ بہتر ہے

(۲۵) نفوخ - جو سکتہ کے مریض کو ہوش میں لاتا اور دماغی سُدّے کو کھولتا ہے۔
نسخہ :- نکچھکنی اور نکی سفید - سب کو کوٹ چھان کر نلکی کے ذریعہ ناک میں پھونکیں۔
(۲۶) وَجُور - مرگی کے مریض کو ہوش میں لاتا ہے۔ نسخہ :- صعتر۔ جند بیدستر۔ زیرہ کرمانی۔ سب ہموزن لے کر دودھ میں حل کریں اور بچہ کے حلق میں ٹپکائیں؛

پاشویہ کا بیان

پاشویہ سر کے موادِ مؤذیہ کو کھینچتا ہے۔ اس کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا۔ لیکن دوبارہ یہ بتلانا بھی فائدہ مند ہے۔ کہ ہاتھوں کو پاشویہ کے پانی میں رکھنا فائدہ مند ہے۔ نیز پنڈلیوں کو باندھنا اور ہتھیلی و تلوے کی مالش کرنا بھی سر کی طرف سے مادّہ کو کھینچنے میں پاشویہ کے قائم مقام ہے۔ بلکہ بعض وقت اس سے بھی زیادہ مفید ہوتا ہے۔ لیکن پیروں کو کُنجِ ران کی طرف سے باندھنا شروع کریں اور قدم کی طرف سے کھولنے کی ابتدا کریں۔ پھر پاؤں کھولتے وقت گرم پانی میں رکھیں تاکہ جذب شدہ بخارات دوبارہ دماغ کی طرف نہ لوٹ جائیں۔

فصد کا بیان

جاننا چاہیے کہ فصد کرنا استفراغ کلی ہے۔ یعنی اخلاط کی ہر قسم بذریعہ فصد خارج ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ خون دوسری اخلاط کے ساتھ شریک ہو کر رگوں میں دورہ کرتا ہے۔ یعنی صفرا بلغم اور سودا بھی خون کے ساتھ ملا ہوا رہتا ہے۔ پس جس وقت رگ (ورید) کو کھولا جاتا ہے۔ تو جو کچھ بھی رگوں کے اندر ہوتا ہے۔ لا محالہ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن فصد کے ذریعہ خون زیادہ مقدار میں خارج ہوتا۔ اور دوسرے اخلاط کم۔ مگر دوسرے قسم کے تنقیہوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔ پھر فصد کو اطبار نے بہترین قسم کا استفراغ مانا ہے۔ جس کے چند وجوہ ہیں؛

اوّل :- وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ دوئم۔ فصد استفراغ اختیاری ہے۔ اس لیے کہ فصد کھولنے کے بعد جب یہ معلوم ہو جائے کہ بدن میں کوئی فساد باقی نہیں ہے تو فوراً رگ کو بند کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مسہل میں یہ صورت ناممکن ہے۔ کیونکہ مسہل استعمال کرنے کے بعد مادہ اگرچہ مقصود کے خلاف خارج ہو تو روکا نہیں جا سکتا۔ نیز دوا کا عمل پورا ہونے سے پہلے اگر ایسا نہ کیا جائے تو بھی ضرر سے خالی

نہیں ؛ سوئم ۔ فصد نضج کی محتاج نہیں ۔ برخلاف ازیں دوسرے قسم کے تنقیہ میں پہلے منضجات کا استعمال حسب ضرورت لازمی ہے ۔ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ بارہ سال کی عمر سے پہلے فصد کرنا جائز نہیں ۔ اس کے بعد تمام عمر میں فصد کی اجازت ہے ۔ بشرطیکہ دوسرے موانع نہ ہوں ۔ ہاں پچھنے لگا کر خون خارج کرنے کو ساٹھ سال کی عمر کے بعد اطبّاء نے منع کیا ہے ۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون کا غلبہ محسوس ہوتا اور فصد کھول دیتے ہیں ۔ لیکن خون کم لیتے ہیں ۔ جس سے مادہ حرکت میں آجاتا اور بخار پیدا ہو جاتا ہے ۔ ایسی حالت میں فصد جلد ہی کھول دینا چاہیے ۔ { نوٹ : ۔ آجکل جدید اطباء فصد کے قطعاً خلاف ہیں ۔ وہ اس کو مبنی بر جہالت تصور کرتے ہیں ۔ لیکن ڈاکٹر پرائس اپنی کتاب پریکٹس آف میڈیسن میں تحریر کرتے ہیں ۔ کہ دموی مزاج کے اشخاص میں جب فضلہ دموی بڑھ جانے سے درد سر دوران سر اور طنین و دوی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو ایک پائنٹ تقریباً دس چھٹانک خون نکالنے سے تمام تکالیف رفع ہو جاتی ہیں ۔ (مترجم) }

اور جب کبھی مسہل پلائیں اور وہ عمل نہ کرے ۔ نیز اس کا ضرر دل و دماغ پر پہنچے اضطراب بے چینی و بے ہوشی طاری ہو جائے ۔ تو فوراً فصد کھول دینی چاہیے ۔ لیکن جہاں زہر دیا گیا ہو ۔ یا کسی زہریلے حیوان نے کاٹ لیا ہو تو فصد نہیں کھولنا چاہیے مگر جرارہ قسم کے بچھو کے کاٹ لینے پر فصد کھولنا ضروری ہے ؛

جرارہ ایک قسم کا بچھو ہے جو چلتے وقت اپنی دُم زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ جب وہ انسان کو کاٹ لیتا ہے ۔ تو انسان کے ہر بال کی جڑ یعنی مسامات سے خون جاری ہو جاتا ہے ۔ یہ قسم شام و مصر کے اطراف میں پائی جاتی ہے ۔ طاعون کے مریض میں بھی فصد کھولنے کو اطبّاء نے منع کیا ہے لیکن تجربہ میں آیا ہے ۔ کہ اگر مادہ خون زیادہ ہو اور زہریلے مادہ نے اعضائے رئیسہ کے اندر اثر کیا ہو تو فصد ضرور کھول دینی چاہیے ۔ اعضائے رئیسہ کے اندر سمّیت اثر کرنے کا نشان دماغ کے خلل پذیر ہونے اور ضعف و غشی لاحق ہونے وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے ؛

فصد کرنے کے اوقات | کس شخص میں فصد کی جائے ۔ اور کس میں نہ کی جائے ۔

بڑی بڑی کتابوں میں بعض کا یہ قول کہ فصد قطعاً نہ کی جائے۔ لغو خیال کریں [نوٹ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض قدیم اطبار بھی فصد کے خلاف تھے۔ چنانچہ فصد کے خلاف رائے کوئی نئی رائے نہیں۔ بلکہ فصد کرتے وقت بعض باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ مصنف آگے چل کر بیان کرتا ہے ؛ (مترجم)]

چنانچہ اس بارے میں جو بات ضروری ہے وہ بیان کی جاتی ہے۔ لہٰذا فصد لینے سے جس شخص میں غشی واقع ہو جایا کرتی ہو۔ اس کو فصد سے پہلے شربت لیموں یا شربت انار ترش یا ان ہی جیسی چیزیں گلاب ملا کر پلائیں۔ اور فصد کے بعد جبکہ تھوڑا سا خون نکل چکے تو رگ کے زخم پر ہاتھ رکھ لیں تاکہ خون بند ہو جائے۔ فصد والے مریض کو اولاً آرام دیں۔ بعد ازاں حرکت دے کر (یعنی ٹہلا کر) دوسری بار فصد کریں۔ اس طرح پر چند بار وقفہ دے کر بقدر ضرورت خون نکالیں۔ ممکن ہے کہ اس طرح سے مریض پر غشی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر فصد کے بعد غشی واقع ہو جائے تو افاقہ کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے۔ کہ مرغ کا پر حلق میں ڈال کر قے کرائیں۔ اس کے لیے دوسری تدبیریں بھی مشہور ہیں۔ مثلاً دواءالمسک پانی میں حل کر کے حلق میں ٹپکائیں۔ جس دن فصد کرنی مقصود ہو اس روز مریض کو غلیظ غذا نہ کھلائیں؛

عوام میں جو یہ بات مشہور ہے۔ کہ فصد کے بعد حریرہ اور پان ضرور دیں یہ بات بعض جاہل طبیبوں میں رواج پا گئی ہے ورنہ اس کی کوئی حقیقت نہیں فصد کے بعد لازمی طور پر ٹھنڈائی پلانا ٹھیک نہیں۔ ہاں اگر مریض کا مزاج گرم ہو تو ٹھنڈائی دینا چاہیے۔ تاکہ خون خارج ہونے سے جو صفرا غالب ہو جاتا ہے ساکن ہو جائے۔ اور اگر مریض کا مزاج سرد ہو تو فصد کے بعد گرمی پہنچانا چاہیے تاکہ مریض کی قوتوں میں امداد حاصل ہو۔ لیکن بغیر ضرورت کچھ نہیں دینا چاہیے؛

جن رگوں میں فصد کھولی جاتی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) قیفال (۲) اکحل (۳) باسلیق (۴) حبل الذراع (۵) اسلیم۔

(۶) الطبی (۷) صافن (۸) عرق النساء (۹) مابض (۱۰) چہار رگ ؛

(۱) قیفال کو سرارو بھی کہتے ہیں۔ یہ ہاتھ کے انگوٹھے کی برابر بازو میں اوپر کی جانب ارہتی ہے۔ اس کی فصد سر اور چہرہ کے امراض میں مفید ہوتی ہے ؛

(۲) رگِ اکحل | کو نہر البدن اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں۔ یہ انگوٹھے کے پاس والی انگلی کے برابر میں ہوتی ہے۔ اس کی فصد تمام بدن کے امراض کے لیے مفید ہے۔

(۳) باسلیق | بیچ والی انگلی کے برابر بازو کے اندرونی جانب میں ہوتی ہے۔ اس کی فصد گردن کے نیچے والے حصہ یعنی نچلے دھڑ میں پیدا ہونے والے امراض کے لیے نہایت مفید ہوتی ہے۔ نیز دونوں پاؤں کے امراض کے لیے بھی مفید ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے۔ کہ باسلیق کے نیچے شریان واقع ہوتی ہے جس کی تڑپ ہاتھ کو محسوس ہوتی ہے۔ اس رگ میں فصد بڑی احتیاط سے کھولنی چاہیے۔ یعنی نشتر شریان پر نہ لگ جائے۔

(۴) حبل الذراع | بعض ہاتھوں میں رگ باسلیق کے ہمراہ اور بعض میں رگ اکحل کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اطبا نے کہا ہے کہ اس کی فصد کا فائدہ رگ قیفال کی فصد کے فائدہ کے مانند ہے۔ نیز تجربہ سے بھی اس کا فائدہ رگ باسلیق کے فائدہ کے قریب معلوم ہوا ہے۔

(۵) ابطی | بغلی یعنی بغل کی رگ جو بغل سے آگے بڑھ کر باسلیق کہلاتی ہے۔ لیکن یہاں مراد وہ رگ ہے جو چھوٹی کن انگلی کے مقابل ہوتی ہے۔ اس کی فصد کا فائدہ اندرون شکم یعنی آنتوں وغیرہ کے امراض میں ہوتا ہے۔ نیز بدن کے زیریں حصوں کے امراض میں بھی مفید ہوتی ہے۔

(۶) اُسَیلم[۱] | اسلم کی تصغیر ہے۔ یہ رگ ابطی سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ گویا کہ اسی کی ایک شاخ ہے۔ اس کی فصد کن انگلی یعنی چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کے درمیان کھولتے ہیں۔ جب اس مقام کی فصد کھولی جاتی ہے تو ہاتھ کو گرم پانی میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ داہنے ہاتھ کی فصد اسیلم سے جگر کے امراض کو اور بائیں ہاتھ کی فصد اسیلم سے تلی اور دل کے امراض کو فائدہ پہنچتا ہے ۔ پھر جدھر کی رگ میں کی جاتی ہے۔ اسی طرف کے

[۱] اسلم کے معنی ہیں سالم و بے خطر۔ چونکہ یہ چھوٹی سی رگ ہے اور اس کی فصد میں کسی اور رگ کے کٹنے کا خطرہ نہیں اس لیے اس کو اسیلم کہا گیا ہے

پھیپھڑے کو بھی نفع ہوتا ہے۔

چونکہ اس رگ سے دل و جگر کا خون اکثر خارج ہوتا ہے۔ اس لیے اس رگ سے خون لینے کو منع کیا گیا ہے۔

(۷) رگِ صافن[۱] پاؤں کے ٹخنے پر انگوٹھے کے برابر میں ہوتی ہے۔ اس کی فصد اِدرار حیض کے لیے مفید ہوتی۔ نیز ران، خصیہ اور قضیب کی خارش اور زخم کو فائدہ پہنچاتی اور مادہ کو سر تک سے کھینچ لاتی ہے۔

(۸) رگِ مابض گھٹنے کے جوڑ کے پیچھے واقع ہے (جدھر گھٹنے کا جوڑ مڑتا ہے)، اس کی فصد کا فائدہ صافن کی فصد سے زیادہ ہے۔ یہاں کی فصد استسقاء وغیرہ کے درد۔ نیز کمر کے درد کو فائدہ کرتی ہے۔ اور مقعد کے درد نیز بواسیر اور رحم کے درد کے لیے بھی مفید ہوتی ہے

(۹) عرق النساء[۲] گرہ دار رگ ہے جو پاؤں کے باندھنے سے نمایاں ہوتی ہے یہ رگ اگر پاؤں کی پنڈلی پر نظر آجائے۔ تو بہتر ورنہ خنصر اور بنصر یعنی چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی کے درمیان پاؤں کی پشت پر فصد کھولیں۔ یہاں کی فصد عرق النسا کے درد کے لیے مفید ہے۔ اور اس کے فوائد رگِ صافن کی فصد کے قریب ہیں۔

چہار رگ ان چار رگوں سے مراد ہے جو دو عدد نیچے کے ہونٹ پر اور دو اوپر کے ہونٹ پر ہوتی ہیں۔ ان رگوں کی فصد باریک نوکدار نشتر سے ہونٹ کے اندر کی جانب کھولتے ہیں۔ یہ فصد منہ اور مسوڑھوں کے امراض کے لیے فائدہ مند ہے۔ دوسری رگیں جو زبان کے نیچے اور ناک کے اوپر اور کان کے پیچھے اور آنکھ کے گوشہ میں واقع ہیں۔ چونکہ ان رگوں کو بہت کم کھولا جاتا ہے اس لیے ان کے متعلق کوئی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔

فائدہ:- اگر غلطی سے نشتر شریان پر لگ جائے تو اس کی پہچان یہ ہے کہ خون بالکل سرخ رنگ کا اچھل کر خارج ہوگا۔ نیز دل کا ضعف آناً فاناً بڑھتا چلا جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو فوراً رگ کا منہ شریان پکڑنے والی چمٹی سے پکڑ لیں۔

---

[۱] مطلق صافن سے مراد صافن اکبر ہے جس کو ڈاکٹری میں انٹرنل سفینس وین کہتے ہیں۔ اس میں فصد کیجاتی ہے۔

[۲] یہ عصب ہے رگ نہیں۔ اسے انگریزی میں سائی ٹیکا کہتے ہیں۔

اور ریشم کے دھاگے کے ذریعہ گرہ لگا کر زخم پر دوائے لازق[1] اور کپڑے کی گدی مضبوط پٹی کے ساتھ باندھ دیں۔ پھر ہاتھ کو گاؤ تکیہ پر رکھنے کے بعد قطعاً نہ ہلائیں۔ دس روز تک یونہی بندھا رہنے کے بعد آہستگی سے کھولیں اور دوبارہ باندھ دیں۔ اس طریق پر اُس وقت تک عمل کریں جب تک کہ زخم کے مضبوط طریقہ پر مندمل ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ اس دوران میں طبیعت کی محافظت کریں کہ وہ اعتدال پر رہے۔ یعنی نہ تو قبض ہونے پائے اور نہ دست آئیں۔

دوائے لازق کا نسخہ یہ ہے دم الاخوین۔ انزروت۔ پھٹکری۔ قلقطار[2] اقاقیا۔ گلنار۔ ایلوا۔ کندر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ صمغ عربی سات ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کپڑ چھن کر لیں۔ اور بیضۂ مرغ کی سفیدی میں گوندھ کر خرگوش کی اُون یا صاف کٹے ہوئے مکڑی کے جالے میں آلودہ کر کے زخم میں سلائی سے داخل کریں اور زخم کے گرد اگرد بھی تھوڑی سی دوا رکھ کر مضبوط پٹی باندھ دیں۔ مریض کے دونوں پاؤں اور تندرست ہاتھ بندھا ہوا رکھیں۔ تاکہ خون اُسی طرف مائل رہے۔ فصد کی افادی حیثیت کو پہلے نوٹ میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ یہاں پر بعض رگوں میں فصد کرنے کے متعلق کچھ باتیں اشارتاً تحریر کی جاتی ہیں۔ یہ تو مسلم ہے کہ جب سے دوران خون کا مسئلہ طے ہوا ہے فصد کے معنی صرف خون لینے کے تصور کیے جائیں گے۔ چنانچہ جس ورید سے بھی چاہیں جتنی مقدار میں خون نکال لیں مقصد حل ہو جائے گا۔ رہا یہ مسئلہ کہ فلاں رگ سے جب خون نکالا جائے گا تو محض اُس رگ سے مواد خون خارج ہوگا۔ دوران خون کو تسلیم کرنے کے بعد حسنِ عقیدت سے زیادہ قیمت نہیں رکھتا۔ اب خون نکالنے کے مقصد کو نہایت احسن طریقہ پر انجام دیا جائے۔ چنانچہ سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ کسی بڑی رگ میں انجکشن کی بڑی سوئی داخل کر کے خون نکال لیا جائے۔ اس طرح پر صحیح مقدار میں خون بھی لے لیا جائے گا اور رگ کو بند کرنے میں بھی کوئی دشواری پیدا نہ ہوگی۔ اور اگر مجبوراً فصد ہی کھولنی پڑے تو چھوٹی رگوں میں فصد کھولی جائے۔ بالخصوص جلیبی رگوں میں فصد کھولنا خطرناک ہے۔ علاوہ ازیں بعض

---

[1] چپک جانے والی چیز۔ [2] اس کا دوسرا نام کسیس زرد ہے۔ بقول بعض زرد رنگ کی پھٹکری کو کہتے ہیں۔

ابطی سے بغل کی رگ یہاں پر مراد نہیں۔ لہٰذا اس اشتباہ کو ذہن سے دور رکھنا چاہیے (مترجم)

تیسری فصل

پچھنے اور جونک لگانا یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے۔ کہ پچھنے اور جونک لگانا بچوں کے لیے فصد کے قائم مقام ہے۔ لیکن بغیر شدید ضرورت ہرگز نہ لگائے جائیں۔ یہ بات ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ ساٹھ سال کی عمر سے زائد ہو جانے پر پچھنے لگانے کو اطباء نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح دو سال کی عمر سے پہلے بھی پچھنے جائز نہیں ہیں۔ پچھنے لگانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چاند کی چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں پچھنے نہ لگائے جائیں۔ بلکہ سولہویں اور سترہویں تاریخ پر لگائے جائیں جو پچھنوں کے لیے بہترین تاریخ ہے۔ پچھنوں کا بہترین وقت تین گھنٹے دن چڑھنے پر ہے۔ حمّام کے بعد بھی پچھنے نہ لگائیں۔ مگر جس شخص کا خون گاڑھا ہو اُس کے لیے مضائقہ نہیں۔ جب مریض حمام سے نکل آئے اور ایک گھنٹہ آرام کرلے تو پچھنے لگانے چاہییں۔ اسی طرح جب کسی عضو کے اندر مادّہ زیادہ مقدار میں ہو تو جب تک فصد نہ کر لیں نفس عضو کا تنقیہ نہیں کرنا چاہیے۔ سر کے پیچھے پچھنے لگانا سر کو مواد سے پاک کرتا ہے۔ نقرۂ گردن یعنی گدّی پر پچھنے لگانا۔ رگِ اکحل کے قائم مقام ہے۔ لیکن نسیان پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ نقرۂ (گدّی) سے بہت نیچے کی جانب لگائیں کندھوں کے درمیان پچھنے لگانا فصد باسلیق کے قائم مقام ہے۔ لیکن معدہ کو ضرر پہنچتا اور خفقان بھی پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا کسی قدر اُوپر کی طرف لگائیں پنڈلی پر پچھنے لگانا۔ رگِ صافن کے قائم مقام ہے۔ خالی سینگھی بغیر پچھنے کے لگانا بخار رفع کرنے کے لیے کارآمد ہے۔ نیز مادہ کا میلان بھی دوسری طرف کر دیتا ہے۔ لیکن جونک لگانا وہاں کارآمد ہے جہاں سینگھی اور پچھنے کی برداشت نہ ہو سکے۔

مُنضِجات نضج کے لغوی معنی مواد کے پختہ کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح

اطبّاء میں نُضج کے معنی ایسے پختہ ہونے کے ہیں جس میں ہر خلط پختہ ہونے کے بعد معتدل قوام پر آجائے۔ اور اُس کا تنقیہ دوا کے ذریعہ ہو سکے۔ لہٰذا غلیظ خلط جیسے بلغم غلیظ اور سودا وغیرہ۔ اِن کے نضج کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اپنی غلظت کو چھوڑ کر رقیق ہو جائیں

اور خلط رقیق جیسے صفرا اور بلغم مائی وغیرہ کا نضج یہ ہے کہ غلظت کی طرف مائل ہو جائیں۔ صفرا ذاتی طور پر تمام اخلاط سے زیادہ رقیق ہوتا ہے۔ لیکن خارج ہونے کے بعد گاڑھا محسوس ہوتا ہے۔ یہ اُس کی عارضی کثافت کے باعث ہوتا ہے جیسا کہ خون کے اندر بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ہوائی بخارات کی موجودگی میں سردی پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ معتدل گرمی پہنچنے سے خلط میں (پتلا پن) اور سردی سے کثافت پیدا ہوتی ہے، چاہے وہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ خون کے لیے نضج کی ضرورت نہیں۔ اسی وجہ سے خونی بخار (سونوخس) میں پہلے دن فصد کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر خون میں فساد دوسری اخلاط شامل ہونے سے پیدا ہُوا ہو تو احتیاط کی صورت یہ ہے کہ خلط غالب کے موافق منضج کا استعمال کرا کے فصد کریں۔ تاکہ دوسرے اخلاط بھی پختہ ہو کر خون کے ہمراہ خارج ہو جائیں اور فصد سے کسی قسم کی تکلیف اور ضرر پیدا نہ ہو۔ خاص کر جہاں خون کے ساتھ سودا بھی شریک ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں نضج کا عمل تنقیہ سے پیشتر ضروری ہے۔ بعد ازاں فصد کی جائے ؛

صفرا کا مُنضج عناب ۷ دانہ۔ گُلِ بنفشہ ۶ ماشہ۔ گُلِ نیلوفر ۶ ماشہ۔ شاہترہ ۷ ماشے۔ تخم کاسنی نیمکوفتہ ساڑھے دس ماشے۔ بیخ کاسنی نیمکوفتہ ۶ ماشہ۔ گُلِ سُرخ سبزی و زیرہ دُور کیا ہُوا ۶ ماشہ۔ سب کو بقدر ضرورت پانی میں شبانہ روز تر کریں۔ بعد ازاں مل کر صاف کر کے تنہا پلائیں۔ یا سکنجبین یا ترنجبین یا اُسی جیسی اور کوئی چیز ملا کر پلائیں۔ اور یا اتنے پانی میں پکائیں کہ تین حصے پانی جل جانے کے بعد پینے کے قابل رہ جائے۔ صاف کر کے بدرقہ مذکورہ حل کر کے پلائیں۔ لیکن اگر چاہیں کہ دوا کی پوری قوت آجائے تو پہلے رات کو تر کریں بعد ازاں صبح جوش دے کر پلائیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ پکی ہوئی دوا گرمی پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا جس مریض کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو اُس کو ہرگز دوا پکا کر نہ دیں

بلکہ خیسانڈے ۔ شیرے اور وہ سرد تخم پلائیں جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں ۔ ان ہی سے تبرید کریں ۔ اور ان ہی منضج دواؤں سے جو میسر آسکے نضج دینا چاہیے ۔ چونکہ صفرا کی چند قسمیں ہیں لہذا نضج میں بھی اس کے موافق دوائیں کم و بیش کر لینی چاہئیں ۔ اوزان یہ کے جو اوزان تحریر کئے گئے ہیں وہ معتدل عمر اور قوت و مزاج میں اعتدال رکھنے والے شخص کا لحاظ رکھ کر لکھے ہیں ۔ پس اگر مریض بچہ ہے تو اُسی کے موافق دوا کے وزن میں کمی کریں ۔ اور اگر مرد بڑے ڈیل ڈول والا ہے تو اُس کے موافق دوا کے اوزان میں بھی زیادتی فرمالیں ۔ نیز کمی بیشی کا ردوبدل ہوشیار طبیب کی رائے پر منحصر ہے ۔

فائدہ ۔ جو دوا خلط کو اعتدال پر لاتی ہے وہی اس کے نضج کا عمل بھی کرتی ہے لیکن منضج کا علیحدہ بیان کیا جانا اُن چند فوائد کی بنا پر ہے ۔ جو اُس کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں ۔

فائدہ :۔ صفرا تین روز منضج پلانے سے پختہ ہو جاتا ہے ۔ بشرطیکہ صفرا خالص ہو ۔ اور اگر صفرا غیر خالص ہو تو پانچ روز میں ۔ یا اس سے زیادہ میں مادہ کے مطابق پختہ ہوتا ہے ۔

منضج بلغم | مویز منقیٰ ۱۱ دانے ۔ سونف نیم کوفتہ سات ماشہ (اگر اس کی بجائے انیسوں شامل کریں تو زیادہ قوی ہو جاتا ہے) ملیٹھی چھلی ہوئی اور جو کوب کی ہوئی ساڑھے دس ماشہ ۔ ثوکاعی نیم کوفتہ سات ماشہ ۔ پرسیاؤشاں ڈیڑھ تولہ ۔ انجیر زرد پانچ دانہ ۔ گل سرخ ساڑھے دس ماشہ ۔ سب کو جوش دیں ۔ اور گلقند عسلی ساڑھے بائیس ماشہ اضافہ کرکے پلائیں اور اگر دو تولے سکنجبین بھی ملالیں تو مادہ بہت جلد پختہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر مریض کو کھانسی ہو تو سکنجبین نہیں دینا چاہئے ۔

اگر بلغم شور ہو جو صفرا کے مل جانے سے پیدا ہوتا ہے ۔ تو بعض اطبا اس کو صفرا ہی میں شمار کرتے ہیں ۔ لہذا مناسب ہے کہ اس کے منضج میں صفرا کی بھی رعایت کریں ۔ اس قاعدہ کو ہر جگہ مرکب اخلاط کی موجودگی میں برتیں ۔ نخود آب ۔ یعنی چنے کا پانی بلغم اور سودا کے نضج دینے میں کافی اثر رکھتا ہے ۔ لیکن اگر بخار ہو تو نہیں دینا چاہیے ۔ اگر پرانے بخار کی موجودگی میں آب نخود پلا سکتے ہیں ۔ پھر جو چیز بلغم کو اعتدال پر لاتی ہے وہی اُس کی منضج بھی ہے ۔

فائدہ: بلغم بہ نسبت صفرا کے تین گُنے ایام میں پختہ ہوتا ہے۔ یعنی سودا پلانے کے روز سے نو دن کے اندر پختہ ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ بلغم کی اقسام زیادہ غلیظ یا زیادہ رقیق نہ ہوں۔ ورنہ بعض حالات میں پانچ روز کے اندر اور بعض صورتوں میں نو دن سے بھی زیادہ میں۔ مادہ کے مطابق پختہ ہوتا ہے۔ نسخہ کی دواؤں میں کمی بیشی کرنا طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔

سوداکا منضج | سپستان بیس دانے۔ عناب پانچ دانے۔ گاؤزبان سات ماشہ۔ بادرنجبویہ سات ماشہ ملٹھی ساڑھے دس ماشہ۔ اسطوخودوس سات ماشہ۔ پرسیاؤشان سات ماشہ۔ سونف سات ماشہ۔ شاہترا سات ماشہ۔ سب کو مذکورہ بالا طریقہ پر جوش دے کر چھان لیں اور مصری یا ترنجبین یا گلقند سے میٹھا کر کے پلائیں۔ مذکورہ نسخہ خالص سودا کو پختہ کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی دوسری خلط کے سوختہ ہو جانے سے سودا بنا ہو تو کچھ دوائیں مذکورہ دواؤں میں سے اور بقیہ اُن دواؤں میں سے شریک کریں جو ہر خلط کے نضج کے لیے مخصوص ہیں۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو خلط سوختہ ہوتی ہے۔ اُس کے اجزاء رقیق گرمی کے باعث خشک ہو جاتے اور باقی اجزا غلیظ ہو کر اپنی جنس کے خواص سے نکل جاتے ہیں جس کو سوداء غیر طبعی کہتے ہیں چنانچہ سوداء دموی اور سوداء صفراوی اور سودائے بلغمی سے ہماری مراد یہی سودائے غیر طبعی ہے۔ لیکن بعض اوقات سوداء طبعی بھی سوختہ ہو کر سوداء غیر طبعی بن جاتا ہے۔ پس جس خلط کے سوختہ ہونے سے سودا بنا ہو۔ اُس کے نضج میں اُسی خلط کی رعایت کا لحاظ رکھیں۔ سودائے خالص کا مادہ پندرہ دن میں پختہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس مدت سے کم یا زیادہ میں پختہ ہو۔

خلط کے نضج سے کیا مراد ہے | اخلاط کے نضج سے اس مقام میں یہ مراد ہے کہ ہر اک خلط بیان کردہ مدت میں اس قابل ہو جائے کہ اگر اس کا مخصوص مُسہل دیا جائے تو وہ مسہل کا عمل قبول کرنے کے قابل ہو جائے یہ مطلب نہیں ہے کہ مواد مذکورہ نضج پا کر خود بخود تحلیل ہو جائیں یا طبیعت کے مطابق دفع ہونے کے قابل ہو جائیں۔ جیسا کہ امراض مزمنہ سے ظاہر ہوتا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منضج کا اثر مادہ کے اندر بتدریج ظاہر ہوتا ہے۔ نیز مادہ میں نضج کا اثر

ظاہر ہونے کی ادنیٰ مدت وہ ہے جو اوپر بیان کی گئی۔ پھر جو امراض غلیظ مواد سے پیدا ہوتے ہیں اُن کو پختہ کرنے کے لیے ٹھیر ٹھیر کر منضجات پلائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک مسہل کے بعد جب تک کہ دوبارہ مادہ میں نضج ظاہر نہ ہو دوسرا مسہل نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جو باتیں ایام نضج کے معین کرنے کے بارے میں بیان ہوئیں وہ نضج پیدا کرنے والی دواؤں کے استعمال پر منحصر ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی ضروری نہیں کہ بغیر دوائے منضج کے مادہ پختہ بھی نہ ہو۔ اس لیے کہ خالقِ کُل اور حکیم مطلق نے طبیعت کو مادہ میں تعدیل اور پختگی پیدا کرنے اور دفع کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔ اور طبیعت ہمہ وقت اپنے کام میں مصروف رہتی ہے اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر امراض بغیر علاج کے ہی زائل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا علاج طبیعت کا معاون بننے کے سوا اور کچھ نہیں۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین

مسہلات اور مُلیّنات

مسہل: وہ ہے جو مادہ کو رگوں اور دُور کے اعضا سے کھینچ کر خارج کرے۔

ملیّن: وہ ہے جو معدہ اور آنتوں اور اُن کے ارد گرد میں پڑی ہوئی چیزوں کو باہر نکال دے۔ مُسہل دینے میں یہ شرط ہے کہ اوّل منضج[1] پلائیں۔ لیکن ملیّن دوا کے استعمال میں منضج پلانے کی ضرورت نہیں۔ اسی لیے منضج دوائیں پلانے سے پیشتر ملیّن استعمال کراتے ہیں۔ جیسا کہ عام رواج ہے لیکن اگر ملیّن دینے میں بھی منضج پلانے کی رعایت کریں تو بہتر ہے۔

مُلیّن مبارک

یہ ملیّن اکثر امراض باطنی و ظاہری کے لیے مفید ہے۔ نیز اکثر مزاجوں میں موافق ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ حاملہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔ یہ پھر بخاروں اور شکم کے اندرونی ورموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ علاوہ ازیں تمام قسم کے مواد کے لیے موافق ہوتا ہے۔

نسخہ: مغز املتاس بقدر حاجت گلاب یا گرم پانی میں ملا کر چھان لیں اور بدن میں گرمی کی موجودگی پر آب کاسنی یا دوسرے سرد تخم کے شیرہ کے ساتھ پلائیں۔

[1] ہر خلط کا منضج جُدا جُدا ہے

اندرونِ شکم میں ورم کی موجودگی پر آب مکو سبز مروّق٭ کے ہمراہ پلایا جائے اگر مادہ مرض میں کسی قدر نضج موجود ہو تو شیرہ بادیاں اور گلقند کے ہمراہ دیا جائے املتاس کی بُو دفع کرنے میں سب سے بہتر سونف اور گلاب ہے۔ اگر دوا ملیّن کو قوی کرنا چاہیں تو شیر خشت اصلی اور ترنجبین اصلی شریک کریں۔ اگر عنّاب و سپستان گُل بنفشہ۔ مویز منقی۔ گاؤزبان جیسی چیزیں بقدرِ ضرورت جوش دے کر چھان لیں اور اس میں مغز املتاس حل کر کے پلائیں تو زیادہ بہتر ہے ؛

املتاس کے ساتھ روغن بادام کا استعمال

یہ بات پہلے ہی بتلا دی گئی ہے کہ اگر مریض کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو تو پکّی ہوئی دوا نہ پلائی جائے۔ نیز یہ بات بھی خوب سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اگر کسی مریض کی آنتیں کمزور ہوں اور وہ پیچش کے لیے آمادہ ہو تو مغز املتاس روغن بادام کے بغیر ہرگز نہ دیں۔ حاملہ عورتوں اور بوڑھوں کو بھی بغیر روغن بادام کے نہیں دینا چاہیے۔ تاکہ پیچش کے ضرر سے محفوظ رہیں لیکن شیرخوار بچوں کو اگر مغز املتاس دینا پڑے تو روغن بادام کی ضرورت نہیں کیونکہ شیرخوارگی کے زمانہ میں آنتوں کی اندرونی سطح کافی چکنی ہوتی۔ اور مغز املتاس اُس میں خراش پیدا نہیں کر سکتا۔ مغز املتاس بڑے آدمی کو جس کا معدہ سخت ہو پونے پانچ تولے دینا چاہیے۔ اِس سے زیادہ مقدار میں دینے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ خاص کر معتدل مزاج اشخاص میں ؛

دوائے مسہل کے ساتھ دیگر احتیاطیں

جب کہ ہم مسہل کا تذکرہ کر رہے ہیں تو چند ضروری باتیں جو اس بارہ میں مفید ہیں اور لکھ دی جائیں۔ چنانچہ جو مسہل کسی فوری اور اشد ضرورت کے لیے دیا جاتا ہے جیسا کہ قولنج وغیرہ میں تو وہاں نضج کی ضرورت نہیں۔ نیز رات کا ہونا اور بادل و ہوا کی موجودگی بھی ایسے مسہل کے لیے مانع نہیں۔ دوائے مسہل خواہ جوشاندہ ہو یا خیساندہ اُس کے بعد گرم پانی نہیں دینا چاہیے۔ کیونکہ گرم پانی مسہل کے عمل کو باطل کر دیتا ہے۔ ہاں اگر پیٹ میں پیچ پڑنے لگے۔ تو تھوڑا گرم پانی پلا دینا چاہیے۔ مگر خشک مسہلات مثلاً گولیوں اور سفوف پر

٭ جب کسی سبز دوا مثلاً سبز مکو وغیرہ کو کچل کر اس کے نچوڑ کو آگ پر رکھتے ہیں تو تھوڑی دیر میں سبزی پھٹ کر جدا ہو جاتی ہے۔ جو صاف پانی رہ جاتا ہے اسے مروّق کہتے ہیں ؛

گرم پانی ضرور پلائیں تاکہ اسہال میں امداد حاصل ہو۔ مُسہل کے عمل کے دوران میں ٹھنڈا پانی دینا منع ہے۔ لیکن اگر پیاس زیادہ ہو تو تازہ پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پلایا جائے۔

گرم مزاج والے کو جب پیاس بہت تنگ کرے تو بقدر ضرورت ٹھنڈا پانی پلانے میں مضائقہ نہیں۔ اسی طرح بعض گرم دواؤں کے بعد بھی ٹھنڈا پانی پینا ضروری بتلایا ہے۔ جیسا کہ شربت ورد مکرر یا جس دوا میں جمال گوٹہ شامل ہو جو سفوف اور گولی تربد نمک اور سونٹھ سے بنائی گئی ہو۔ ان پر گرم پانی نہیں پلانا چاہیے۔ کیونکہ گرم پانی اس دوا کے عمل کو باطل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ قرشی نے لکھا ہے۔

مُسہل سے نفرت ہونے کی صورت میں

اگر کسی شخص کو دوا پینے سے نفرت ہو۔ تو دونوں بازو باندھ کر اور ناک پکڑ کر پلائیں۔ اور دوا پینے کے بعد غرغرہ سے منہ کو صاف کر لیں اور تھوڑا سا پودینہ چبالیں۔ اور اگر اس مقام پر پان کھانے کا رواج ہو، تو پان کھا لینا سب سے بہتر ہے۔ الائچی بھی فائدہ کرتی ہے۔ اور اگر اس بارے میں کوئی تدبیر فائدہ نہ دے اور یہ یقین ہو جائے کہ مُسہل قے کی صورت میں خارج ہو جائے گا۔ تو ایسے مریضوں کو دوا مسہل پلانے سے پہلے قصداً قے کرائیں۔ بعد ازاں دوا مُسہل پلائیں۔ اس تدبیر سے امید ہے کہ قے نہ ہو گی۔ مُسہل پینے کے بعد سونا نہیں چاہیے۔ بلکہ ہوا سے محفوظ مقام میں رہنا چاہیے استنجاء (طہارت) ریشہ خطمی کے جوشاندہ سے کرنا چاہیے تاکہ مبرز (مقعد) کا مقام مادہ کے ضرر سے محفوظ رہے۔ نیز استنجے کا پانی زیادہ ٹھنڈا یا زیادہ گرم نہ ہو۔ اگر کسی وجہ سے مُسہل عمل نہ کرے تو دوسرا مُسہل اسی دن پینا ممنوع ہے۔ ہاں شافہ وغیرہ سے مدد حاصل کریں۔ یا کوئی مزلق (پھسلانے والی) چیز مثلاً آب آلو بخارا یا زلال تمر ہندی قند یا ترنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بلکہ وہ مُسہل میں امداد کرتی ہے۔ اگر مغز املتاس اس میں شریک کر دیا جائے تو کوئی ہرج نہیں۔

پھر پانچ ماشہ سقمونیا کا سفوف مصری ملا کر گرم پانی کے ہمراہ دینا کافی فائدہ کرتا ہے۔ اگر قوی مسہل اپنا عمل نہ کرے اور نتیجہ میں بے ہوشی طاری ہو جائے تو فوراً قے کرا دیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو۔ تو باسلیق یا اکحل کی فصد کھول دیں۔ فوراً نفع ہوگا۔ اور اگر مسہل نے عمل کرنے کے بعد معدہ اور آنتوں میں گرمی پیدا کر دی ہو تو لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول پلائیں۔ معتدل مزاج اشخاص میں تخم ریحاں۔ مصری۔ شربت گلاب کے ہمراہ دیں۔ ایک گھنٹہ گذر جانے پر نرم غذا کھلائیں

مسہل کے نقصانات کا تدارک

لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ ناقص مسہل کافی ضرر پیدا کرتا ہے جیسا کہ ناتمکل فصد۔ پس اگر مریض میں قوت برداشت موجود ہو تو لگاتار مسہل دیدیں۔ تاکہ مادۂ مرض بالکل خارج ہو جائے۔ اور اگر قوت کمزور ہو تو ٹھیر ٹھیر کر مسہل دینا چاہیے۔ یعنی ایک روز یا دو روز کا وقفہ دے کر ہلکا مسہل دینا چاہیے۔ تاکہ دستوں کی کثرت سے مریض ناتواں نہ ہو جائے۔ اگر مریض کو دست کثرت سے آئیں اور ان کو روکنے کی ضرورت پڑے۔ نیز گرمی و بخار مریض کو نہ ہو تو خشکہ چاول دہی کے ساتھ کھلائیں۔ لیکن اگر بخار ہو۔ تو تخم ریحاں بریاں کر کے یا خرفہ بریاں اور تخم بارتنگ بریاں کا شیرہ نکال کر پلائیں۔ نیز جو کچھ اسہال کے بارے میں اوپر بیان کیا گیا ہے اس پر عمل درآمد کریں ؛

صفراء کو خارج کرنے والی دوائیں حسب ذیل ہیں

ہلیلہ زرد۔ تمر ہندی۔ ترنجبین۔ بنفشہ۔ افسنتین۔ سقمونیا۔ لبلاب۔ آلو بخارا۔ شاہترہ۔ ایلوا۔ گل سرخ۔ تمیر خشت ان میں بعض قوی عمل کرتی ہیں اور بعض ضعیف۔ مذکورہ دواؤں میں سے جونسی مناسب ہوں۔ مفرد حالت میں ضرورت اور مریض کی قوت کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر دیں۔ سقمونیا بریاں[1] کئے بغیر ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

---

[1] اسی وجہ سے سقمونیا کے ساتھ مشوی (بھونا ہوا) لکھا کرتے ہیں۔ اس کو بریاں کرنے کی خاص ترکیب یہ ہے کہ سیب یا بہی یا شلجم کے اندر جوف کر کے سقمونیا اس کے اندر ڈال کر اور سفید ملوں سے بھر کر اسی سیب یا بہی یا شلجم کے ٹکڑے سے منہ بند کر کے آٹے سے ملفوف کر دیں اور تنور میں رکھ دیں جب آٹا اوپر سے سرخ ہو جائے تو سقمونیا نکال کر سایہ میں خشک کریں ؛

مسہل مرکب

صفرا خارج کرنے کے لیے مخصوص مسہل یہ ہے:۔ پوست ہلیلہ زرد ساڑھے اکیس ماشہ۔ آلو بخارا سیاہ پندرہ عدد۔ سپستان بیس دانہ۔ شاہترہ۔ سنا مکی[1]۔ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ عناب ۹ دانہ۔ تخم کاسنی سات ماشہ۔ تخم کشوث پانچ ماشہ۔ شیرخشت یا ترنجبین یا دونوں تین سے ساڑھے چار تولہ تک؛

مذکورہ دواؤں میں کمی بیشی کرنا طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔ اگر ان دواؤں سے حسب منشا دست نہ آئیں تو آئندہ نسخہ میں املتاس شامل کردینا چاہیے۔ املتاس خواہ پکا کردیں یا گرم پانی میں حل کر کے۔ لیکن اس نسخہ کو پلاتے وقت روغن بنفشہ یا روغن بادام پانچ ماشہ یا اس سے زیادہ اس جوشاندہ میں ضرور شامل کردیا جائے۔ خصوصاً جبکہ املتاس ملایا ہو۔

فائدہ: دنیا میں کوئی دوا ایسی نہیں جو صرف ایک ہی خلط کو خارج کرے اور بقیہ تین خلطوں کو بالکل نہ چھوئے۔ صفرا یا بلغم یا سودا کے اخراج کے لیے جو دوائیں مخصوص کردی گئی ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اس خلط کے اکثر حصہ کو خارج کرتی ہیں؛

ہلیلہ کا استعمال

نئے بخار میں یعنی دو ہفتے سے پہلے ہلیلہ کا استعمال ممنوع ہے۔ کیونکہ اس سے اسہال کبدی پیدا ہوجاتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے استعمال کی ضرورت پڑے۔ تو اصلاح کردینا چاہیے۔ اور اصلاح کا طریقہ یہ ہے۔ کہ روغن بادام میں چرب کر کے اسپغول و بہدانہ کے لعاب میں یا ایسی دواؤں کے خیسانده کے ہمراہ جو مزلق اور مقوی جگر ہوں استعمال کریں۔ تو نقصان نہ ہوگا۔

بلغم خارج کرنے والی دوائیں

شحم حنظل۔ قنطوریون۔ ماہی زہرج[2] (ایک شیر دار بوٹی ہے)۔ غاریقون

---

[1] سب سے بہتر وہ سنا سمجھی جاتی ہے جو حجاز سے آتی ہے۔ اس لیے اطبا نسخوں میں سنامکی لکھتے ہیں

[2] اسے کوٹ کر تالاب میں ڈالنے سے مچھلیاں ہلاک ہوجاتی ہیں۔ اس کی چھال بطور دوا مستعمل ہے۔

حب النیل (کالا دانہ) تربد (نسوت) اسپند (حرمل) حب قرطم۔ بسفائج شونیز (کلونجی) قنکاعی ۔

مسہل مرکب: ۔ جو بلغم کو خارج کرتا ہے۔ ایارج فیقرا۔ تربد سفید۔ حب النیل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ غاریقون۔ انیسون ہر ایک پونے دو ماشہ۔ شحم حنظل۔ نمک ہندی ہر ایک پانچ رتی۔ کوٹ چھان کر بادیاں کے پانی میں ملا کر کھلائیں۔ یہ جوان آدمیوں کے لیے ایک خوراک ہے۔ غاریقون کو کوٹا نہ جائے۔ کیونکہ غاریقون میں ناخن جیسی سخت چیز ہوتی ہے۔ جو زہر ہے۔ اگر اس کو کوٹا گیا تو نقصان ہوگا۔ لہٰذا غاریقون کو باریک چھلنی میں ڈال کر مل دیا جائے تاکہ غاریقون کے چھوٹے اجزاء چھلنی میں خارج ہو جائیں۔ اور بقیہ عضروفی اور زہریلا جسم چھلنی پر رہ جائے۔ اور استعمال میں نہ آسکے۔

نوٹ: ۔ چھنی ہوئی غاریقون کو غاریقون مغربل کہتے ہیں (مترجم)۔

دیگر: ۔ یہ بھی بلغم کو نکالتا اور بلغمی بخاروں میں دیا جاتا ہے۔ نیز پرانی کھانسی کے لیے بھی مفید ہے: ۔ عناب۔ سپستان ہر ایک بیس دانے زوفا خشک۔ بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ پرسیاؤشان۔ سونف نیمکوفتہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ مویز منقیٰ پندرہ عدد۔ انجیر خشک سات دانے۔ ملٹھی چھلی ہوئی نیمکوفتہ چودہ ماشہ۔ سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب ایک پاؤ رہ جائے تو چھان کر املتاس۔ ترنجبین۔ گلقند ہر ایک پینتیس ۳۵ ماشہ حل کر کے صاف کریں اور ساڑھے تین ماشہ روغن بادام اضافہ کر کے پلائیں۔

دیگر: ۔ یہ سفوف بلغم کو خارج کرتا ہے: ۔

نسخہ سفوف: ۔ تربد سفید کا سفوف روغن بادام میں چرب کیا ہوا ساڑھے دس ماشہ۔ زنجبیل ساڑھے تین ماشہ۔ نمک سفید پونے دو ماشہ سب کو ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اور اگر نمک کی بجائے شکر سفید دواؤں کے ہموزن شریک کریں تو جائز ہے۔ اگر اس میں مصطگی اضافہ کریں تب بھی جائز ہے۔ لیکن اگر دوا میں نمک یا تربد شامل نہ ہو تو پھر اس کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

سوداکے مسہلات

ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ سیاہ۔ سنا مکی بالنگو۔ افتیمون۔ اسطوخودوس۔ حجر لاجورد حجرارمنی۔ آملہ:

مسہل مرکب

جو سوداکو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔ ایارج فیقرا ساڑھے سترہ ماشہ۔ افتیمون پینتیس ۳۵ ماشہ۔ لاجورد دُھلا ہوا دو تولہ۔ حجرارمنی ڈھائی تولہ سقمونیا۔ تخم حنظل خربق (کٹکی سیاہ) ہر ایک سات ماشہ۔ سُنبل الطیب۔ انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر آب کرفس میں گولیاں بنائیں مقدار خوراک نو ماشے:

دیگر

یہ نسخہ سوداوی امراض کے دُور کرنے کے لیے مخصوص چیز ہے:

ہلیلہ سیاہ پینتیس ۳۵ ماشہ۔ بسفائج نیمکوفتہ ساڑھے سترہ ماشہ افتیمون ڈھائی تولہ۔ سنا مکی۔ اسطوخودوس ہر ایک دو تولہ۔ گل سُرخ چودہ ماشہ۔ گاؤزبان۔ بادرنجبویہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ انیسون بادیان ہر ایک سات ماشہ۔ گھگی سیاہ ایک ماشہ۔ تربدسفید چھلا ہوا ساڑھے تین ماشہ۔ زنجبیل پونے دو ماشہ۔ تمام دواؤں کو جوش دے کر چھان لیں اور غاریقون۔ حجرارمنی۔ حجر لاجوردی۔ نمک نفطی[1] ہر ایک ایک ماشہ۔ سفوف کے مطبوخ میں شامل کریں اور پی لیں۔ اگر اس کو زیادہ قوی کرنا چاہیں تو شحم حنظل اور ایلوا تھوڑا سا اضافہ کر دیں:

فائدہ:۔ جس مطبوخ میں افتیمون ڈالنا مقصود ہو۔ تو افتیمون کو کپڑے میں باندھ کر دواؤں کے ساتھ جوش نہ دیں۔ بلکہ جب دوا ایک جائے

ایک کڑوی مرکب مسہل دوا ہے (فیقرا بمعنی کڑوا)۔ اس کا نسخہ یہ ہے۔ سُنبل الطیب دارچینی۔ عود بلسان۔ تج قلمی۔ مصطگی۔ اسارون۔ زعفران ہر ایک ایک تولہ۔ ایلوا آٹھ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھ لیں:

[1] دٹ نمک سیاہ نمک اس میں نمک کے علاوہ ایک جزو گندھک کا بھی ملا ہوتا ہے۔ ہاضم اور ملین ہے۔

تو افتیمون کی پوٹلی جوشاندہ میں ڈال کر دو جوش دیں اور دوا کو اُتار کر افتیمون اسی میں مل چھان لیں ؛

حُقنہ اور شافہ کا استعمال

اسہال کے لیے حُقنہ کافی اثر رکھتا ہے لیکن اس وجہ سے کہ حُقنہ کا رواج اس ملک میں بہت کم ہے ۔ لہٰذا اگر بتلائی ہوئی ہدایات کے مطابق حُقنہ نہیں کیا جاتا تو نقصان پہنچاتا ہے ۔ اس مختصر کتاب میں ہم نے حُقنہ کا بیان تحریر نہیں کیا۔ موجودہ زمانہ میں حُقنہ کا رواج بہ نسبت شافے کے بہت زیادہ ہے لہٰذا قبض کی صورت میں بجائے مسہل دوا کے حقنہ کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے ۔ پھر اس کے استعمال سے اعضاء ہضم میں کوئی خاص ضرر بھی پیدا نہیں ہوتا ۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کو مسہل لینے سے نفرت ہوتی یا مُسہل دوا سے قے ہو جاتی یا مریض کے مُنہ حلق اور قصبۃ الرّیہ کے بالائی حصّوں میں امراض موجود ہوتے ہیں ۔ ان میں قبض رفع کرنے کے لیے حقنہ سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ۔ شدید قسم کے بخار اور ہذیانی کیفیت کو جو آنتوں سے سمّیات اور بخارات کے صعوُد کرنے سے لاحق ہوتا ہے ۔ حُقنہ فوری طور پر سکون پیدا کر دیتا ہے ۔ علاوہ ازیں حُقنہ کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں جو ہر ایک کے ماتحت تحریر کئے جائیں گے ۔ (مترجم) :

نیز شافہ کے ذکر کو بھی جو اس کے قائم مقام ہے ۔ ہم نے مختصراً تحریر کر دیا ہے ۔ چنانچہ جب کبھی مُسہل دیا جائے اور وہ اپنا عمل نہ کرے تو شافہ کے ذریعہ آنتوں میں تحریک پیدا کریں ۔ اسی طرح جب قولنج پیدا ہو تو جب تک شافہ کے ذریعہ براز خارج نہ کر دیا ہو مُسہل نہیں دینا چاہیے ۔ یہی صورت اس وقت بھی اختیار کی جائے جبکہ قبض محسوس ہو ۔ کیونکہ دوائے ملیّن اور مُسہل کا استعمال مُہلت جاہتا ہے ۔

اگرچہ شافہ کا عمل بہترین تدبیر میں سے ہے ۔ لیکن جب تک ضرورت نہ پڑے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے ۔ اس لیے کہ شیاف کی کثرت استعمال بواسیر پیدا کر دیتی ہے ۔ یہاں پر ہم چند مجرّبات شیاف کا ذکر کرتے ہیں :

شافہ قولنج رفع کرتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے بخاروں کی موجودگی میں بھی یہی عمل کرتا ہے۔ نسخہ:۔ گل بنفشہ سات ماشہ۔ گل خطمی ساڑھے دس ماشہ۔ سنا مکی ساڑھے سترہ ماشہ۔ نمک ہندی (سیندھا نمک) ساڑھے تین ماشہ۔ مغز املتاس۔ شکر سرخ ہر ایک پینتیس ماشہ سب کو باریک کر کے چھ انگل لمبی بتیاں (شافہ) بنالیں۔ اتنی لمبی بتیاں بنانے کا فائدہ یہ ہے۔ کہ استعمال کے وقت ان کا اثر قولون آنت تک پہنچ جاتا ہے۔

شافہ مسہل کے بعد استعمال۔ دستوں کے آنے میں کمی رہ گئی ہو تو یہ شافہ استعمال کریں۔ گرم مزاج والوں کے لیے موافق ہوتا ہے:۔
نسخہ:۔ ترنجبین ساڑھے سترہ ماشہ۔ صابون دیسی۔ تخم خطمی۔ نمک طعام ہر ایک سات ماشہ۔ شکر سرخ ساڑھے سترہ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے شافہ تیار کریں۔ اور بوقت ضرورت استعمال کریں:

شافہ:۔ جو جلد عمل کرتا ہے۔ نسخہ۔ صابون کے ٹکڑے کو تراش کر چھوارہ کی گٹھلی جیسا بنالیں اور استعمال کریں۔ اس کو اگر روغن گل کے ساتھ چرب کر کے استعمال کریں تو کوئی نقصان نہ ہوگا{آج کل گلیسرین سے بنائی ہوئی اسی قسم کی بتیاں آتی ہیں۔ جو اکثر استعمال کی جاتی ہیں۔ (مترجم)}

شافہ بچوں اور ضعیفوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ موم آب نارسیدہ یعنی جو پانی میں نہ ڈالا گیا ہو سات ماشہ۔ نمک طعام۔ بورہ ارمنی ہر ایک پونے دو ماشہ۔ دونوں کو کوٹ کر موم میں شریک کر کے بتیاں بنالیں۔ اور وقت ضرورت روغن گل میں چرب کر کے استعمال کریں۔ اگر شافہ باہر نکل آئے تو دوبارہ داخل کرنا چاہیے:

فصل ۶۔ قے لانیوالی دوائیں

چونکہ قے آور دواؤں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا ان تدبیروں کا بیان کرنا بھی مناسب ہے جو قے سے پیشتر ضروری ہوتی ہیں۔ ان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ چنانچہ جب قے کرنا چاہیں تو ایک دن پہلے نرم غذا کھائیں۔ اگر مریض کو حرارت کی شکایت نہ ہو یا کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔ تو

خوشبودار تیل بدن پر لگائیں اور قے کے دن نرم چیز مثلاً مونگ کی دال کی کھچڑی کھلائیں اور تھوڑی دیر بعد قے آور دوا ضرورت کے مطابق پی کر قے کریں؛

لیکن مرطوب مزاج کو قے سے پہلے کھچڑی کھلانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کے بجائے تنہا قے کرانا ہی بہتر ہے۔ اگر کسی کو قے آسانی کے ساتھ نہ آتی ہو تو تین دن حمام کرانا چاہیے اور مناسب قسم کے تیل بدن پر مالش کئے جائیں۔ مرغن شوربہ غذا میں استعمال کرے۔ اور مختلف قسم کے نرم کھانے کھائے۔ بعد ازاں حمام میں یا کسی گرم مقام میں قے کرے۔ بشرطیکہ باہر فضا میں سرد ہوا موجود نہ ہو۔ لیکن قے کے وقت آنکھوں پر گدی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اور سیدھا بٹھائیں۔ نیز پیٹ اور کمر کو آہستگی سے دبائیں اور اس طرح قے لانے میں مدد دیں۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ کھڑے ہو کر اور سر کو آگے کی جانب جھکا کر قے کرنا اخلاط کو قعر معدہ سے نکالتا ہے۔ نیز اس حالت میں قے بھی آسانی کے ساتھ آجاتی ہے۔ بشرط ضرورت قے دو دفعہ میں تھوڑا سا فاصلہ دے کر کرنی چاہیے۔ تاکہ معدہ کی مکمل صفائی ہو جائے۔ لیکن قے سے فارغ ہونے کے بعد اگر گرمی کا موسم ہو اور قے کرنے والا بھی گرم مزاج ہو۔ تو آنکھیں اور منہ ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔ نیز گرم پانی اور سکنجبین شکری کے ساتھ یا آبکامہ (کانجی) کے ساتھ غرغرہ کرائیں۔ تاکہ حلق چڑھے ہوئے مادہ سے پاک ہو جائے۔ لیکن سردی کے موسم میں سرد مزاج اشخاص کو آنکھ اور چہرہ گرم پانی سے دھونا چاہیے۔ اور غرغرہ سکنجبین عسلی سے کرنا چاہیے۔ اگر نمک گرم پانی میں ملا کر غرغرہ کریں تو بھی جائز ہے۔ قے اور غرغرہ سے فارغ ہونے کے بعد عود بقدر ساڑھے چار ماشہ یا مصطگی ساڑھے تین ماشہ باریک کر کے شکر کے ہمراہ یا بغیر شکر کے کھلائیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سیب کے پانی میں ملا کر کھلائیں۔ اگر مصطگی کی جگہ گلقند و اطریفل صغیر کھلائیں تو بھی جائز ہے۔ اگر قے لانے والی دواؤں کے استعمال سے سوزش معدہ اور خراش پیدا ہو جائے۔ تو فربہ مرغ کا شوربہ اس شکایت کو دور کر دیتا ہے۔ اور اگر قے کی دوا کی تیزی سے ہچکیاں آنے لگیں تو گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ اور چھینک لانے والی چیز سنگھا کر چھینکیں لائیں۔ پھر اگر

سینہ اور پہلو میں درد اُٹھنے لگے اور نفخ ہو جائے۔ تو روغن گل یا روغن بابونہ یا اسی جیسے دوسرے روغنوں کی مالش کرائیں۔ گرم پانی سے ٹکور کریں:

قے کے فائدے اور نقصانات

قے کس کے لیے مناسب ہے اور کس کے لیے نہیں۔ ہم نے بڑی بڑی کتابوں میں اور قانونچہ کی شرح میں مفصل طور پر لکھے ہیں۔ یہاں پر ہم صرف اسی قدر لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں:

واضح رہے کہ قے کرنے کی شرطوں میں جو کچھ پہلے بیان کیا گیا۔ وہ اضطراری قے کے بارے میں نہ تھا۔ بلکہ اختیاری قے کے متعلق ہے۔ کیونکہ اضطراری حالت میں قے بغیر مہلت کے کر دینی چاہیے۔ یعنی پہلے سے کسی نرم چیز کے کھانے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اگر قے امتلاء معدہ کی بنا پر ہو۔ تو اس مقدار میں قے کرنا چاہیے کہ پیٹ فاسد غذا سے پاک ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ کوئی زہر کھا پی لینے کی وجہ سے قے کرنا ہو تو معدہ خواہ کیسا ہی خالی ہو۔ لیکن دودھ اور گھی جیسی مناسب چیزیں استعمال کر کے کئی دفعہ قے کرنی ضروری ہے جن کو ہم نے زہر کی بحث میں لکھا ہے۔ اب ہم تینوں خلطوں کے مناسب قے لانے والی دوائیں تحریر کرتے ہیں:

صفراوی قے لانے والی دوائیں

سکنجبین شکری تین تولہ نو ماشہ۔ پندرہ تولہ پالک کے پانی یا آش جو میں یا خبازی کے پانی میں حل کر کے نیم گرم پئیں اور حسب دستور قے کرائیں:

بلغم کو بذریعہ قے خارج کرنے والی دوائیں

تخم ترب سات ماشہ تخم سویا ساڑھے تین ماشہ۔ نمک شور پونے دو ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر کھلائیں اس تدبیر سے اگر خود بخود قے آجائے تو بہتر ورنہ گرم پانی پلا کر قے آنے میں امداد کریں:

سودا کو بذریعہ قے خارج کرنے والی دوا

ایک مولی کو چیر کر اس میں کشنی سیاہ

بھر دیں۔ بعد ازاں اس مولی کو سکنجبین میں رات بھر ڈال صبح مولی کھا لیں اور سکنجبین عسلی لوبیے کے پانی میں ملا کر اوپر سے پی لیں اور قے آنے میں مدد کریں

بلغم و صفرا کو بذریعہ قے خارج کرنے والی دوا

نیمکوفتہ۔ تخم ملیٹھی چھیلی ہوئی سویا ہر ایک پونے دو تولہ۔ تخم خبازی۔ آش جو ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشہ سب کو ایک پیالہ پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا رہ جائے تو چھان کر چار تولہ شربت افتیمون ملائیں۔ اور قدرے سرکہ انگوری سے ترش کر کے نیم گرم پلائیں اور دستور کے مطابق قے کریں۔

فائدہ: جب تک اشد ضرورت نہ پڑے بسیاہ کنگی استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس میں زہر ہوتا اور بعض اوقات اس سے خناق کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو قے کرنے کی عادت نہ ہو تو بغیر قوی ضرورت کے قے نہ کرائیں۔

فصل، پیشاب لانے والی دوائیں

مُدر وہ دوا ہے جو مادہ کو پیشاب کی راہ خارج کرتی ہے۔ اسی لیے رگوں کے اندر سے مادہ کو خارج کرنے کے لیے مُدر دوا کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جہاں پر کسی خلط کا غلبہ زیادہ ہو جب تک فصد و اسہال کے ذریعہ تنقیہ نہ کر لیں۔ مُدرات کا استعمال نہ کریں۔ اطبّاء نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر مادّہ جگر کے اندر ہو تو یہ غور کرنا چاہیے کہ مادّہ مُحدّب[1] جگر میں ہے یا مُقعّر[2] جگہ میں۔ چنانچہ مُحدّب جگہ میں پیشاب لانے والی اور مُقعّر جگر میں دست لانے والی دوائیں استعمال کرنا بہتر ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ پیشاب جاری ہونے سے اسہال اور پسینہ آنے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی حال دستوں کا بھی ہے کہ ان کی موجودگی میں پسینہ اور پیشاب بہت کم آتا ہے۔ کیونکہ مادّہ ان حالات میں مخالف جانب رجوع کرتا ہے

---

[1] جگر کا وہ حصہ جو اوپر کو اُبھرا ہوا ہے۔

[2] اندر کو دبا ہوا حصہ۔ مُحدّب کی ضد مُقعّر ہے۔

نیز یہ امر مسلم ہے۔ کہ ادرار کے ذریعہ صرف رقیق مادہ خارج ہوتا ہے۔ پس جب تک مرض مرطوب نہ ہو مُدِرات کا استعمال جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ استسقاء فالج اور وجع المفاصل کے اندر اطباء نے ادرار بول کو انسب اور بہتر قرار دیا ہے لیکن مُنضِج کے استعمال سے پہلے مُدِرات پلانا منع فرمایا ہے۔ اب ہم اس مقام پر مُدِرات سرد۔ گرم اور معتدل۔ نیز مرطوبت خون کے مُدِرات تفصیل کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔ ان میں سے ضرورت کے مطابق استعمال کریں؛

مُدِرّات باردہ یہ ہیں۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ سکنجبین۔ آب کدو تخم خرفہ۔ گوکھرو۔ کاکنج۔ آب تربوز۔ اور ایسی جیسی اشیاء؛

مُدِرّات حارّہ یہ ہیں۔ تخم کرفس۔ بادیان۔ انیسون۔ برنجاسف زوفائے خشک۔ کبابہ۔ نانخواہ۔ سداب۔ تخم گاجر اور ان ہی جیسی دوسری اشیاء؛

مُدِرّات معتدل پرسیاؤشان۔ تخم خربوزہ وغیرہ۔ لیکن اگر گرم و سرد مُدِرات باہم ملانا مقصود ہو تو تخم کاسنی اور بادیان ملا کر استعمال کریں؛

دوائے معتدل پیشاب کو جاری کرتی ہے۔ نسخہ۔ انیسون۔ بادیان نیمکوفتہ ہر ایک سات ماشہ۔ ایک پیالہ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو چھان کر شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خربوزہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ اس مطبوخ میں ملا کر شکر سفید شریک کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ سرد مادہ کو خارج کرتا اور رُکے ہوئے پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ اگر انیسون اور بادیان کو کوٹ چھان کر پھانکیں اور اس کے بعد اوپر سے خیارین اور خربوزہ کے بیجوں کا شیرہ نکال کر پی لیں۔ تب بھی یہی فائدہ ہوگا؛

دواء جو بند حیض کو جاری کرتی ہے۔ نسخہ۔ تج۔ کلونجی ہر ایک نو ماشہ۔ جند بیدستر۔ اُبہل ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر جھاگ صاف کئے ہوئے شہد میں ملائیں۔ اور روزانہ صبح کے وقت ساڑھے

چار ماشہ سے نو ماشہ تک استعمال کریں اور اوپر سے آٹھ تولہ سونف کا عرق پی لیں۔ اس سے بند شدہ خون حیض جاری ہو جائے گا۔ اور کم آتا ہو گا تو فراغت سے آنے لگے گا۔ بشرطیکہ حیض کے رُکنے کا سبب گرمی اور خون کی کمی نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس دوا سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

جوشاندہ حیض کو جاری کرتا ہے۔ **نسخہ**۔ افسنتین۔ ورد منتن۔ ترمس۔ سداب۔ بادیان۔ تخم کرفس ہر ایک سات ماشہ انجیر پانچ عدد۔ گلقند پونے چار تولہ۔ دواؤں کو دستور کے مطابق جوش دے کر گلقند شامل کریں اور تین روز لگاتار استعمال کرائیں۔ بعد ازاں درمیان میں تین روز کی مہلت دے کر پھر تین روز لگاتار استعمال کرائیں۔ تاکہ کافی مقدار میں ادرار ہو جائے۔ نیز مُدِرّات حیض کا استعمال ایام حیض ہی میں کیا جائے تو زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔

فصل ۸ - اعضاء اربعہ کے مقویات

دل و دماغ۔ جگر و معدہ کو قوت دینے والی چیزوں کا بیان۔ ہر ایک ان میں سے جُدا جُدا لکھی جاتی ہے۔ حسبِ ضرورت کے مطابق استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

دماغ کو قوت دینے والی دوائیں

مروارید ناسفتہ۔ آملہ۔ بہی۔ سیب[1]۔ امرود۔ تینوں کی کلیاں گل سُرخ۔ گلاب۔ عرق نارنج (کریلا) بلادر۔ ریٹھ۔ بالنگو۔ زنجبیل سعد۔ سُنبل الطیب۔ مشک۔ عود۔ عنبر۔ غالیہ لونگ۔ کُندر۔ روغن عنبر۔ حیوانات کا مغز۔ مُرغی اور تیتر کا گوشت۔ بھیڑ کا دُودھ

دل کو فرحت اور قوت دینے والی چیزیں

امرود۔ انار شیریں۔ آملہ۔ تمر ہندی سیب۔ صندل۔ طباشیر۔ گل مختوم۔ ریباس۔ مرجان۔ کہربا۔ کافور۔ گاؤزبان دھنیا خشک۔ گل سُرخ۔ مروارید ناسفتہ۔ نیلوفر۔ نارنج۔ ہلیلہ۔ یاقوت ورق نقرہ۔ ورق طلاء قشر تُرنج یعنی ترنج کا چھلکا۔ اسطوخودوس۔ ابریشم۔

۱- بستان افروز۔ کلغہ

بہمن سرخ و سفید۔ بادرنگبو۔ بسفائج۔ باورنج (تلسی جنگلی) جدوار۔ دارچینی درونج۔ زرنباد (نرکچور) زعفران۔ سنبل ہندی۔ سعد (ناگر موتھا) تج۔ شقاقل عود۔ عنبر۔ فرنجمشک۔ فاوانیا (عود صلیب)۔ بڑی الائچی۔ لاجورد۔ پودینہ وغیرہ

جگر کو قوت دینے والی دوائیں

کاسنی۔ انار۔ چھڑیلہ۔ ناخونہ (نکھ) جوز بوا۔ حماما۔ حب بلسان۔ دارچینی۔ غافث۔ تج۔ قرنفل۔ کشوث۔ مصطگی رومی۔ ناردین (سنبل رومی) جاننا چاہیے کہ جگر کا ضعف اکثر سردی اور تری کے باعث ہوتا ہے۔ اس لیے جگر کو قوت دینے والی دوائیں اکثر گرم ہوتی ہیں۔

معدہ کو قوت دینے والی چیزیں

آملہ۔ انار دانہ۔ ہلیلہ سماق۔ سفرجل (بہی)۔ طباشیر۔ گل سرخ۔ ہلیلہ (خاص کر اس کا مربہ)۔ اذخر۔ پوست ترنج بادرنگبو۔ جوز بوا۔ دارچینی۔ نرکچور۔ سعد۔ سلیخہ (تج) سافج ہندی (تیز پات) دارچینی۔ قرنفل۔ الائچی کلاں۔ کندر۔ کرویا (زیرہ رومی) مصطگی رومی۔ مشکطرامشیع نعناع۔ پودینہ۔ اگر (عود)۔ یہ بھی جاننا چاہیے۔ کہ جو چیزیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ وہی آنتوں اور مری کو بھی قوت دیتی ہیں۔ نیز جو چیزیں دست آور ہیں وہ معدہ کو کمزور کرنے والی ہیں۔ مگر ہلیلہ اور سنا مکی میں اطبار کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سنا مکی بھی مقوی ہے۔

فائدہ:۔ اعضاء اربعہ کو قوت پہنچانے والی دوائیں شروع میں سرد لکھی گئی ہیں اور آخر میں گرم۔ پہچان کے لیے جہاں سے گرم دوائیں شروع ہوتی ہیں۔ پہلی دوا جلی قلم سے لکھی گئی ہے۔ یعنی مقویات سرد۔ دماغ کے لیے نارنج تک ہیں اور بلادر سے گرم دوائیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح مقویات دل دواؤں میں سے ورق طلاء سے گرم دوائیں شروع ہوتی ہیں اور مقویات جگر میں چھڑیلہ سے گرم دوائیں شروع ہیں۔ ایسے ہی مقویات معدہ میں اذخر

---

[1] ملک آرمینیا کا ایک درخت ہے جس کے پتے خوشبودار طلائی رنگ کے اور لکڑی خوشبودار سرخ ہوتی ہے۔

سے آخر تک گرم دوائیں ہیں۔ لہٰذا ان کو غور سے پڑھ کر سمجھ لیں اور حسب موقع ومحل کام میں لائیں۔

فصل ۹ - غذاؤں کا بیان

جو حسب موقع اور ضرورت مریضوں کو دی جاتی ہیں۔

اسفید باج ایک قسم کا کھانا ہے جو گرم مزاج والے مریضوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ گوشت بغیر گرم مصالحہ اور ترشی کے پکائیں اور صرف شوربہ کام میں لائیں۔

ماء الشعیر بہت عمدہ غذا ہے۔ یہ گرم امراض میں بھی دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ دوا بھی ہے اور غذا بھی۔ اس کے تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جو چھلے ہوئے چار گنا پانی یا چھ گنا پانی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں جب پانی سرخ ہو جائے تو اس پانی کو نکال دیں اور دوسرا پانی ڈال کر دوبارہ پکائیں۔ یہ بھی جب سرخ ہو جائے تو پانی بدل دیں۔ حتیٰ کہ پانی سفید ہونے لگے یا سات دفعہ تک پانی بدلتے رہیں۔ بعد ازاں بہت سے پانی میں پکائیں اور چھان لیں۔ یہی ماء الشعیر ہے جو مریضوں کو دستور کے مطابق دیا جاتا ہے۔

اور اگر جو کو بھون کر جوش دیں تو اس صورت سے یہ قابض ہو جائے گا اور اس کو ماء الشعیر محمص کہتے ہیں۔ اگر ماء الشعیر میں عناب و سپستان اور اس ہی جیسی میٹھی چیزیں پکالیں تو اس کو ماء الشعیر مدبّر کہتے ہیں۔ اور اگر اس میں قوت پیدا کرنا مطلوب ہو تو پارچہ گوشت ڈال کر پکا لینا چاہیے اس کو ماء الشعیر ملحم کہتے ہیں۔ مگر ماء الشعیر کو سکنجبین کے ہمراہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ بلکہ دونوں چیزوں کو معدہ میں بھی جمع نہ کریں۔

قریص گوشت کو سرکہ سبزیوں اور گرم مصالحے ڈال کر پکایا جاتا ہے۔ یہ غذا قریب اعتدال کے ہوتی ہے۔

مصوص ایک قسم کا قریص ہے جو کبوتر کے بچہ کے گوشت سے تیار کیا جاتا ہے۔

زیرباج اس گوشت کے شوربہ کو کہتے ہیں جو سرکہ اور خشک میوہ جات

ڈال کر پکایا جاتا اور زعفران سے خوشبودار کیا جاتا ہے۔ نیز زیرہ اور کچھ شیرینی اس میں شامل کرتے ہیں۔ یہ امراض مرکبّہ کے لیے فائدہ مند ہے

تیسرا مقالہ:۔ امراض اور اُن کا علاج

یہ مقالہ چند ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ہر باب میں چند فصلیں ہیں۔

پہلا باب

سر کی بیماریاں

صُدَاعُ یعنی درد سر

درد سر اگر خون کے غلبہ سے ہو (جیسا کہ ضغط دموی (بلڈ پریشر) زیادہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ مترجم) تو رگ قیفال کی فصد کھولیں (موجودہ دَور میں بھی اس کی تصدیق ڈاکٹر پرائس نے کی ہے۔ مترجم) یا سر کے پیچھے پچھنے لگوا کر سینگیاں کھچوائیں نیز شربت لیموں پلائیں۔ اور خون نکل جانے کے بعد اگر قبض موجود ہو تو لقوع حامض۔ یعنی ترش خیساندہ یا ملیّن مبارک استعمال کرائیں۔ اور خون کو اعتدال پر لانے والی دوائیں کام میں لائیں۔ اور اگر درد سر صفرا کے غلبہ سے ہو۔ جیسا کہ جگر کے امراض میں ہوتا ہے تو صفرا کو اعتدال پر لانے والی دوائیں پلائیں۔ نیز صفرا کے منضجات پلا کر مسہلات استعمال کرائیں تاکہ مادّہ خارج ہو جائے۔ علاوہ ازیں صندل سفید ہرے دھنئے کے پانی میں پیس کر سر پر لیپ کریں۔ اگر درد سر بلغم کے غلبہ سے ہو (جیسا کہ نزلہ و زکام میں ہوتا ہے) تو بلغم کو اعتدال پر لانے والی دوائیں پلائیں۔ سونف بقدر ضرورت پانی میں جوش دے کر شہد ملا کر پلائیں۔ روغن قسط کی سر پر مالش کریں۔ نیز بلغم کا منضج پلا کر مسہل دیں اور ارنڈ کی جڑ کا پوست اور سونٹھ پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ فائدہ ہوتا ہے۔

اگر سر کا درد سودا کے غلبہ سے ہو (جیسا کہ سوزاک و آتشک کے نتیجہ میں ہوتا ہے) تو سودا کو اعتدال پر لانے والی دوائیں پلائیں۔ نیز سودا کے منضجات

پلاکر مادہ کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنے کی کوشش کریں۔ روغن بادام اور روغن بابونہ سر پر لگائیں

فائدہ:۔ پاشویہ۔ مادی دردسر کی حالت میں خواہ کسی خلط سے ہو سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ پھر دردسر کی حالت میں سر کو ہرگز ملنا نہیں چاہیے کیونکہ اس تدبیر سے اگرچہ فوری طور پر فائدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن آخر میں نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ پاؤں کو دبانا اور ہتھیلیوں کو ملنا فائدہ دیتا ہے۔ ہاں اگر سر کو ہاتھ سے بغیر ملے ہوئے پکڑیں اور دبائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جب غالب مادہ خارج ہو جائے تو اس کے ملنے میں کوئی حرج نہیں:

فائدہ:۔ جب دردسر فقط گرمی یا سردی پہنچنے سے پیدا ہوتا ہے (جیساکہ دھوپ میں یا سخت سرد مقام میں چلنے یا بیٹھنے سے ہوا کرتا ہے) تو اس کو ساذج یعنی سادہ کہتے ہیں۔ اس حالت میں تنقیہ کی ضرورت نہیں۔ صرف تعدیل ہی کافی ہے۔ چنانچہ اگر گرمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو سرد دوائیں پلائیں۔ اور سنگھائیں۔ اور اگر سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو گرم دوائیں استعمال کریں۔ اور اگر دردسر کے ساتھ بخار بھی ہو تو بخار کے علاج میں مشغول ہوں۔ اسی طرح اگر دوسرے مرض کی وجہ سے لاحق ہوا ہو تو اس مرض کے علاج میں کوشش کریں۔ دردسر کی ایک قسم شقیقہ[1] ہے جو آدھے سر میں پیدا ہوتا اور دیر تک رہتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب دماغ میں اعصاب محرکہ کے افعال زائل ہونے سے عارضی شلل عصبی پیدا ہو جاتا ہے۔ تو دماغ کی عروق شعریہ میں امتلاء دموی پیدا ہو کر وقتی او دیمار دماغی لاحق کرکے باعث شقیقہ ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کے علاج کا طریقہ سبب مرض کے مطابق وہی ہے جو عام دردسر کے بیان میں تحریر کیا جا چکا۔ یہ لیپ بھی فائدہ دیتا ہے:۔

نسخہ:۔ صمغ عربی پوتے دو ماشہ۔ افیون پوتے دو ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ سب کو باریک کرکے بیضہ مرغ کی سفیدی یا گلاب میں لت کرکے کاغذ پر چپکا کر کان کی لو پر چسپاں کریں۔ خاص کر اس رگ پر جو زیادہ اُچھلتی ہے۔ اس مرض کا علاج جلدی کریں۔ کیونکہ پختہ ہو جانے کے بعد بڑی تکلیف کے

[1] مائیگرین Migraine

ساتھ شروع ہوتا ہے۔ رفع قبض ضروری ہے۔

فائدہ :۔ عام لوگ عموماً درد سر کی حالت میں مخدر یعنی بے حس کرنے والی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ جیسے افیم وغیرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان چیزوں سے فوری طور پر نفع ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایسا کرنے کو حاذق طبیبوں نے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کے ضرر سے کبھی کبھی ہلاکت کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر ضرورت کے وقت ان چیزوں کو استعمال کیا جائے تو زعفران یا بابونہ کے ساتھ اصلاح کر لی جائے۔ اگر درد سر کی موجودگی میں گلاب سر پر ڈالا جائے تو اس کی اتنی مقدار ہو کہ سر خوب تر ہو جائے کیونکہ اگر ایسا نہ کریں گے تو نقصان ہوگا۔ اگر مریض دردِ سر کی ناک سے خون جاری ہو جائے تو بند نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اچھی علامت ہے۔ لیکن اگر درد سر خون کے غلبہ سے نہ ہو یا خون زیادہ مقدار میں نکل جانے کے باعث ضعف کا اندیشہ ہو تو خون کو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ سر کی بیماریوں میں ناک یا کان سے پیپ خارج ہونا بھی اچھی علامت ہے۔

نوٹ :۔ درد سر حقیقت میں ایک علامت ہے جو مختلف قسم کے امراض میں نمایاں ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود مصنف نے بھی بیان کیا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی حقیقی وجہ یہ ہے۔ کہ آنتوں سے دائمی قبض کی وجہ سے سمیات دورانِ خون میں جذب ہونے اور دماغ کے دوران خون میں امتلاء دموی کی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ جس کے اظہار کی علامت درد سر ہے۔ لہٰذا علاج کے وقت دماغ امتلاء دموی کو کم کرنے کی کوشش کی جائے تو علاج میں کامیابی ہوگی۔ (مترجم)

سرسام سرسام وہ ورم ہے جو دماغ کے پردوں یا خود دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ ورم اگر خون کے غلبہ سے واقع ہو تو بیمار ہنستا ہوا خوش نظر آتا ہے۔ اور اگر صفرا کے غلبہ سے ہو تو بیمار بد خو، چڑچڑا اور ترش رو ہو جاتا ہے اور اگر بلغم کے غلبہ سے ہو تو مریض حیران اور سست رہتا ہے اور اگر سودا کے غلبہ سے ہو تو مریض وحشی سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن سرسام سودا کے باعث بہت کم ہوتا ہے۔ مذکورہ علامات کے علاوہ وہ علامات بھی موجود

ؔ بستان افروز کلاں

ہوتی ہیں۔ جو ہر ایک خلط کے لیے مخصوص ہیں۔ خونی سرسام قرانیطس[1] اور صفراوی سرسام کو قرانیطس خالص اور بلغمی سرسام کو لیشرغش کہتے ہیں

سرسام کا علاج

درد سر کی بحث میں اچھی طرح بیان کر دیا گیا۔ مگر چونکہ بخار اس مرض میں لازمی اور ضروری ہے۔ لہٰذا بخار کے علاج پر بھی نظر رکھیں۔ پنڈلیوں پر بھری ہوئی سینگیاں کھچوانا بہت مفید ہوتا ہے نغلغہ کا استعمال کرنا زیادہ سریع الاثر ہے۔ اسی طرح پاؤں کا باندھنا اور مالش کرنا دماغ کی طرف بخارات نہ چڑھنے کے لیے مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح کل دماغی بیماریوں میں پاشویہ کا استعمال حسب دستور نافع ہے۔

سرسام کی حالت میں فصد کھول دینا ضروری چیز ہے۔ حتیٰ کہ اگر رات میں سرسام ہو تو دن کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ رات ہی میں جلد سے جلد فصد کھول دیں۔ اطباء نے صفراوی سرسام میں فصد کے لیے اجازت دی ہے۔ کیونکہ مریض سرسام کا صفراء خون میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ تاکہ خون کے ساتھ صفراء بھی خارج ہو جائے بعض محققین نے بلغمی اور سوداوی سرسام میں بھی فصد کے لیے اجازت دی ہے۔ بشرطیکہ کوئی قوی مانع نہ ہو۔ پھر تجربہ سے بھی فصد مفید ثابت ہوئی ہے۔ لیکن خون کم خارج کریں۔

فائدہ: ہذیان اور بیہودہ بکواس اور جو کچھ اس کے علاوہ سرسام کے لوازمات میں ہیں۔ کبھی کبھی دماغی ورم کے علاوہ بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ باری کے بخاروں میں اور اس کے علاوہ دیگر امراض میں بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ نیز ہر مرض کی شدت کے وقت عموماً دماغ میں اختلال واقع ہو جاتا ہے۔ اور راحت و سکون حاصل ہونے کے بعد تمام عوارضات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس حالت کو سرسام غیر حقیقی کہتے ہیں۔ کیونکہ ورم دماغ کی موجودگی میں تمام اس کے عوارضات بھی موجود ہوتے ہیں۔ ایسے سرسام کا علاج جو کہ کسی مرض کی وجہ سے لاحق ہوا ہو اسی مرض

---

[1] ایک یونانی لفظ ہے جس کے اصلی معنی ہذیان اور فساد عقل کہتے ہیں۔ چونکہ اس مرض میں ہذیان اور فساد عقل کی شکایت ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو قرانیطس سے موسوم کرتے ہیں۔

کا تدارک اور علاج ہے۔ ایسی حالت میں دماغ کو قوی کریں۔

نوٹ:- سرسام حقیقت میں اغشیہ دماغ کا غیر قیحی ورم ہے۔ جو ابتدائی طور پر یا کسی مرض کے نتیجہ پر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج میں کافی غور و خوض سے کام لیا جائے۔ موجودہ زمانہ میں میپنی سلین کا انجکشن کافی مفید ثابت ہوا ہے (از مترجم)۔

جمود[1] یہ مرض دفعتاً واقع ہوتا اور آدمی بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ یعنی جس حالت میں لیٹا ہوا یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ اسی حالت میں اس مرض کا دورہ واقع ہونے کے بعد رہ جاتا ہے۔ اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب وہ سوداوی مادہ ہے جو دماغ کے پچھلے حصہ میں دفعتاً سدہ پیدا کر دیتا ہے۔

علاج:- بیہوشی کے وقت گرم شیاف استعمال کریں۔ یا سودا خارج کرنے والے حقنہ استعمال کریں۔ روغن خیری و روغن بادام میں سونٹھ شامل کر کے مالش کریں۔ اگر جند بیدستر بھی اس میں ملا لیں تو بہتر ہے۔ ہوش آجانے پر سودا کا منضج پلا کر سودا کا مسہل دیں۔ اور گرم و تر غذائیں اور شربت استعمال کریں۔ سر کے پچھلے حصے پر موم روغن لگائیں۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو فصد کھولیں۔ اور دونوں پنڈلیوں پر بھری ہوئی سینگیاں لگوا دیں اور فصد کھولیں تو چوڑی کھولنی چاہیے۔ لیکن خون کم خارج کریں۔ مرض جمود کو شخوص اور آخذہ اور مدرکہ بھی کہتے ہیں۔

نوٹ:- یہ مرض حقیقتاً ایک علامت ہے جو بعض دماغی امراض میں پیدا ہوتی ہے لہٰذا سبب کا علاج کریں اور ہوش میں لانے کے لیے نوشادر یا چونہ و سرکہ ملا کر استعمال کریں۔

سکتہ[2] مرض سکتہ میں حس و حرکت باطل ہو جاتی اور بیمار پُشت کے بل مردہ کے مانند پڑا رہتا ہے اگر مریض میں سانس کی آمد و رفت ظاہر نہ ہو تو اس کا سبب دماغ کے اندرونی جوف کا سُدّہ تامہ ہوتا ہے۔

علاج:- اگر خون کا غلبہ ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ ورنہ بلغم کو خارج کرنے والے حقنے اور شیاف استعمال کریں۔ سر کے بال صاف کر کے تکمید کرائیں۔ نفوخ اور سعوط کا استعمال بھی مناسب ہوتا ہے۔ اگر قے کرا دی جائے تو کافی فائدہ ہوتا ہے ہاتھ پاؤں کا ملنا کھجلانا اور باندھنا بھی مفید ہوتا ہے۔ اور اگر پتا لو پر پچھنے لگا کر بارہ

[1] کیٹالیپسی Catalepsy [2] اپوپلکسی Apoplexy

یا پھٹکری (میٹھا تیلیا) مل دیا جائے تو نہایت مفید ہوتا ہے۔ افاقہ ہونے پر بلغم کو اعتدال پر لانے اور تنقیح دے کر خارج کرنے کی کوشش کریں۔ اگر اس مرض میں دورہ کے وقت سانس کی حرکت محسوس نہ ہو تو نجات کی امید کم ہے۔ لیکن جس حالت میں سانس کا آنا محسوس ہوتا ہے۔ اس میں علاج سے کم ہی فائدہ ہوتا ہے:

سکتہ اور موت میں فرق

یہ ہے کہ سکتہ والے کی آنکھ کی پتلی میں عکس دکھلائی دیتا ہے۔ اور مُردہ کی پتلی میں عکس نہیں دکھلائی دیتا۔ لیکن ۷۲ گھنٹہ تک یعنی قریباً تین رات دن تک دفن نہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ اس کے اچھا ہونے کی اُمید کم ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ سکتہ والا مریض اس مدت میں زندہ ہو سکتا ہے:

نیز بعض مریضوں میں فضل الٰہی سے اس مدت کے اندر سکتہ کھُل جاتا ہے ہاں اگر بدن سڑنے لگے اور پھُولنے لگے اور نیلا ہونے لگے تو مُردہ ہونے کا یقین کر لیا جائے۔ اور علاج کی زحمت نہ کی جائے۔ (نوٹ: سکتہ بھی ایک علامت ہے جس میں بے ہوشی زیادہ عرصہ تک قائم رہتی ہے۔ اس کا سبب دماغ کا تاثر ہوتا ہے۔ جو بوجہ عفونت خون۔ ضغط دموی کا ازدیاد۔ نقرس۔ کثرت شراب خوری و عدم ورزش وغیرہ ہُوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کے علاج میں رفع سبب کی طرف زیادہ توجہ دیں:

سُبات

یہ ایک غیر طبعی نیند ہے۔ جو طبیعت کے انتہائی بھاری پن کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ اس کا سبب دماغ پر رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ رطوبت خواہ سادہ ہو یا بلغم یا خون

علاج

سبب کے موافق خلط غالب کو اعتدال پر لا کر تنقیہ کریں۔ سرکہ سنگھائیں اور جو چیز رطوبت کو خشک کرنے والی ہو کھلائیں۔ اطریفلات اس بارے میں جلدی اثر کرتے ہیں۔ اگر اس مرض کا سبب معدہ کے بخارات ہوں تو مریض کو تخمہ یعنی بدہضمی کی شکایت پہلے سے موجود ہو گی۔ اور بھوک کے وقت اس مرض میں کمی ہو جائے گی۔ اس کا علاج معدہ کا تنقیہ کرنا ہے۔ اطریفل کشنیزی بھی کافی نفع پہنچاتا ہے۔ اگر خشک دھنیا کوٹ چھان کر کھانے کے بعد استعمال کریں تو مفید ہوتا ہے:

سہر یعنی بیخوابی

اس مرض کا سبب دماغ میں خشکی کا غلبہ ہے۔ خواہ سادہ ہو یا مادّی۔ عموماً اس کا مادہ سودا ہوتا ہے۔ گاہے صفرا اور بلغم شور بھی اس کا سبب ہوتے ہیں۔

علاج

تنہا خشکی کی حالت میں دماغ کو مناسب غذاؤں اور پینے کی چیزوں سے تری پہنچائیں۔ نطول اور سعوط کے ذریعہ بھی دماغ میں تری پیدا کریں۔ پھر موجودہ مادہ کے مطابق تنقیہ کرائیں۔ سرکہ ہرگز نہ سونگھیں کیونکہ یہ بے خوابی کو بڑھاتا ہے۔ نیند لانے والی دوائیں یہ ہیں۔ سبز سویہ تکیہ کے نیچے رکھیں اور بلغمی سہر میں سر پر باندھیں۔ گلاب میں ریحان تر کر کے سونگھیں اور اسی کا نخلخہ اکثر استعمال کریں۔ روغن بنفشہ میں افیون حل کر کے سر پر لگائیں۔

فائدہ:۔ اگر بے خوابی کا سبب بخار ہو یا گرم ابخرات دماغ پر چڑھ جانے سے سہر پیدا ہوا ہو۔ تو سب سے بہتر علاج پا شویہ اور ہاتھ پاؤں کا ملنا ہے۔ سر پر مناسب وخواب اور تیل کی مالش کریں۔ نیز سبب مرض کو دور کرنے میں کوشش کریں۔

سبات سہری کا بیان

یہ مرض طویل خواب اور بے خوابی کے اسباب کے باہم جمع ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ ایک قسم کا دماغی ورم ہے۔ جو صفرا اور بلغم کے مل جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کی پہچان یہ ہے کہ کبھی تو لمبی نیند کے ساتھ طبیعت بھاری اور سست ہوتی ہے اور کبھی بہت زیادہ بے خوابی ہوتی ہے۔ اس مرض کے متعلق چونکہ بعض کا خیال ورم دماغ کی طرف ہے۔ لہٰذا ہذیان اور آنکھ کا کھلا رہنا بھی بے خوابی کے وقت لازمی بتلاتے ہیں۔ بہر صورت اگر نیند غالب ہو تو اس کو سبات سہری کہتے ہیں۔ اور اگر بے خوابی غالب ہو تو سہر سباتی کہتے ہیں۔ اس مرض میں دونوں صورتوں کا برابر ہونا بہت کم پایا جاتا ہے۔ یعنی جس قدر نیند ہو اتنی ہی بیداری بھی ہو۔ لیکن اگر دونوں کیفیت برابر ہوں تو پھر اختیار حاصل ہے کہ سبات کو

مقدم کریں یا تھر کو۔ کیونکہ یہاں پر تقدم کی وجہ رفع ہوگئی۔ علاج جو کچھ سہر اور سبات کے بیان میں بتلایا گیا ہے۔ وہی چیزیں دونوں مادوں کی موجودگی کے مطابق آپس میں مرکب کر کے استعمال کریں۔ لیکن غلبہ بلغم کے وقت ہلکے ہلکے گرم شمومات اور غلبہ صفرا کے وقت ٹھنڈے شمومات کا استعمال بہتر ہے۔ اسی اصول پر دوسری تدبیریں بھی کام میں لائیں۔ ورم دماغ کی موجودگی میں صفراوی اور بلغمی سرسام کا علاج کریں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ورم دماغ اس مرض کے لیے لازمی نہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ مرکب قسم کے مادوں کی موجودگی سے یہ مرض واقع ہو جائے۔

کابوس

اس مرض میں مریض نیند کی حالت میں کوئی بھاری چیز اپنے اوپر پڑی ہوئی محسوس کرتا ہے۔ یا اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس کو دبوچ کر بھینچ رہا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا سانس تنگ ہو جاتا اور پریشان ہو کر آواز نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن آواز نہیں نکلتی۔ کیونکہ اُسے محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے گلا دبا دیا ہے

علاج

اگر خون کا غلبہ ہو تو قیفال کی فصد کھلیں، اور پنڈلیوں پر بھری سینگیاں کھچوائیں۔ غذا میں کمی کر دیں اور اگر سودا یا بلغم کا غلبہ ہو تو اُن کا تنقیہ کر لیں۔ نیز اس مرض کا علاج کرنے میں غفلت ہرگز نہ کریں۔ ورنہ مرگی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ مرض اکثر اُن بچوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں ہمیشہ قبض رہتا یا اُن کے پیٹ میں کیڑے ہوتے یا اُن کے دانت نکلتے ہوتے ہیں۔ لوز تین کا بڑھنا اور بخار بھی اس کا سبب ہوتا ہے۔ لہٰذا ان چیزوں کو زائل کریں اور جو اسباب ہوں اُن کو جلد از جلد رفع کریں۔ عام طور پر رفع قبض کے بعد مسکنات سے فائدہ ہوتا ہے۔

صرع یعنی مرگی

جب اس مرض کا دورہ پڑتا ہے تو آدمی بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ اُس کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے اور اکڑ جاتے ہیں۔ وہ بے اختیار حرکتیں کرتا ہے۔ جس سے بے خودی ظاہر ہوتی ہے۔ سر کا بھاری پن اور زبان کے نیچے رگوں کا سبز ہونا۔ اس مرض کے

لوازمات میں سے ہیں۔ یہ مرض دَورہ کے طور پر ہوتا ہے۔ اگر اس مرض کے دورے جلد جلد پڑنے لگیں تو وہ مُہلک ہوتا ہے۔ بچوں میں جو مرگی کے دورے پڑتے ہیں وہ ممکن ہے کہ ایک دن میں سات یا آٹھ بار واقع ہوں اور پھر کبھی وہ دورے نہ پیدا ہوں۔

علاج ضرورت کے وقت جو تدبیر بے ہوشی کے بیان میں بتلائی گئی ہے۔ اُس کو عمل میں لائیں اور کوئی ایسی چیز منہ میں رکھ دیں جس سے مریض اپنی زبان کو نہ چبا ڈالے۔ ہاتھ پاؤں نرمی سے باندھ دئے جائیں۔ تاکہ مریض زیادہ نہ تڑپنے پائے دَورہ سے افاقہ ہونے پر خِلط غالب کے مطابق تنقیہ کریں۔ تر میوہ جات۔ بکری کا گوشت۔ دُودھ وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں۔ اور عود صلیب گلے میں لٹکائیں اور کوئی مناسب وجود حلق میں ٹپکائیں۔

صَرع اطفال جموگہ۔ کمیرہ۔ بچّوں میں جو مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ اُن کو اُم الصبیان اور ریحُ الصبیان کہتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس مادہ کا غلبہ ہو اُسی کے مطابق علاج کیا جائے۔ اور جب تک سبب مرض کی تحقیق نہ ہو جائے زیادہ گرمی یا زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی چیزیں استعمال نہ کریں۔ بچہ کو دودھ پلانے والی سے پرہیز کرائیں اور جماع سے روکیں۔ کیونکہ جماع عورت کے دُودھ میں خرابی پیدا کرتا ہے۔ اور دودھ کی خرابی سے شیرخوار بچہ میں بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر بچہ کو قبض ہو تو رفع قبض کے لیے شافہ دینا دَورہ کی حالت میں نہایت سریع التاثیر ہے۔ نوٹ: ڈاکٹری میں اُمُّ الصبیان کو تشنج کی ایک قسم قرار دیتے ہیں نہ کہ صرع کی۔ لیکن یہ مرگی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اسی لحاظ سے اطباء نے اس کو صرع اطفال سے تعبیر کیا ہے (مترجم)

مالیخولیا یہ مرض آدمی کو فکر سلیم یعنی سیدھی بات سوچنے سے اور ٹھیک مسائل سمجھنے سے۔ روکنے کے علاوہ ایسے ڈھنگ اور

ف درحقیقت یہ ایک بیماری ہے۔ جس میں ریاح غلیظ سر کے اندر جمع ہو کر تمدد پیدا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُس کی درزیں کھُل جاتی ہیں۔ پھر اُمُ الصبیان ہو جاتا ہے

روش پہ ڈال دیتا ہے جو عقل اور سمجھ کے خلاف ہوتی ہے۔ نیز مرض حمق اور رعونت۔ بدچلنی اور عشق وغیرہ بھی قریب قریب اسی قسم میں سے ہیں؛

علاج غالب خلط کا تنقیہ کردیں۔ مُفرّحات کھلائیں۔ نوشدارو کا استعمال بھی کافی مفید ہوتا ہے۔ مادّہ کا تنقیہ کرنے کے بعد تعدیل مزاج میں کوشش کریں۔ لطیف غذائیں استعمال کریں اور وقفہ دے کر بار بار تنقیہ کرتے رہیں۔ تاکہ مادّۂ فاسد بالکل خارج ہو جائے۔ نیز تنقیہ کے وقت مریض کی قوت کا بھی لحاظ رکھیں۔ پھر اس بات کو بھی ذہن نشین رکھیں کہ سوداوی امراض میں تنقیہ اور تعدیل کا اثر دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا علاج سے نا امید ہو کر اُکتا نہ جائیں۔ بلکہ مرض کی پوری تشخیص اور سبب معلوم ہونے پر اُسی تدبیر و علاج کو ضروری سمجھیں جو موجودہ علامات کے مطابق ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس تدبیر سے ضرور شفا حاصل ہو گی۔ مرض عشق میں سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ اس کے معشوق سے ملا دیا جائے۔ ورنہ کسی ایسے شغلہ کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔ جو عشق کے خیال کو اس کی طبیعت سے ہٹا دے۔ جماع بھی عشق کی بےچلینی دور کرنے میں کافی اثر رکھتا ہے۔ خصوصاً اگر مقصد کے مطابق ہو۔ مالیخولیا کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ دماغ کا ہر ایک خلیۂ اپنے ایک مخصوص فعل کو انجام دینے کے لیے اپنی جگہ پر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنا فعل انجام دیتا ہے تو یہ فعل دوسرے خلیات کے فعل سے بھی باہمی مناسبت رکھتا ہے۔ اب اگر یہ خلیہ اپنے افعال کو انجام نہ دے۔ یا صحیح طریقہ پر وہ مقصد ظاہر نہ کرے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ تو اس سے افعال دماغیہ میں خاص قسم کا نقص پیدا ہوگا۔ جو محدود قسم کا ہوگا۔ لیکن اگر دوسرے خلیات بھی اس فعل سے متاثر ہو جائیں تو پھر یہ نقصان وسیع قسم کا پیدا ہوگا جو افعالی قسم کا ہی ہوگا۔ اسی کو اصطلاح میں ہم مالیخولیا اور جنون کہتے ہیں۔ جو خرابی افعال کے لحاظ سے مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں میں یہ موروثی ہوتا ہے اور بعض میں اکتسابی جیسا کہ فلسفیوں اور زیادہ تعلیم یافتہ اور فکر و غم میں ڈوبے ہوئے اشخاص کے اندر ہوا کرتا ہے۔ حقیقت میں اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن پھر بھی تربیت۔ رکھو رکھاؤ۔

استعمال ادویہ اور دیگر ضروری ومناسب تدابیر سے مریض کو فائدہ ہوجاتا ہے۔ شدید قسم کے جنون میں مسکنات کا استعمال مفید ہے اور مُفرّحات کافی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ تفصیلات بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

جنون یعنی پاگل پن جنون کی چند قسمیں ہیں۔ چنانچہ اگر غصہ اور آزار رسانی کے ساتھ جنون موجود ہو تو اس کو مانیا کہتے ہیں اور اگر ہنسی ومذاق کے ساتھ ایذا رسانی کی کیفیت موجود ہو تو اس کو داءالکلب کہتے ہیں اور اگر لوگوں سے مریض نفرت کرتا اور ترش روئی اختیار کرتا ہو تو اُس کو قطرب کہتے ہیں۔ جنون کی خواہ کوئی قسم ہو مگر وہ مرتبہ میں مالیخولیا سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اور بعض نے مالیخولیا کی اقسام میں سے جنون کو بھی شمار کیا ہے۔ لیکن فی الحقیقت جنون مالیخولیا کے علاوہ ہے۔ اس لیے کہ جنون کے اسباب میں خلط غیر طبعی کا احتراق شرط ہے۔ خلط طبعی کے سوختہ ہونے سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہے۔ جنون نہیں پیدا ہوتا۔ اس کا علاج مالیخولیا کے بیان میں بتلایا جا چکا ہے۔ لہٰذا اسی کو یہاں پر بھی استعمال کریں۔ تری پہنچانے میں زیادہ کوشش کریں اور عورتوں کا دودھ سر پر دوہیں۔ ناک میں ڈالیں روغن بنفشہ اور روغن بادام سر پر اور بدن پر مالش کریں۔ حمام کریں اور پیٹ پر گرم پانی کے تریڑے بہت فائدہ دیتے ہیں۔ اگر تنقیح کے بعد معجون نجاح استعمال کرائی جائے تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔

سَدَر و دُوَار آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا اور سر چکرا جاتا ہے۔ اگر اُٹھ کر کھڑا ہونے یا ہلنے جُلنے میں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جائے تو اُس کو سَدَر کہتے ہیں۔ اور اگر یہ کیفیت بڑھ کر سر گھومنے لگے اور مریض کو سب چیزیں گھومتی ہوئی نظر آئیں تو اس کو دُوَار کہتے ہیں:

علاج خلط غالب کا تنقیہ کریں۔ اگر مادہ دماغ میں ہو تو اُس کا پتہ دماغی آفت کی موجودگی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اور اگر مادہ معدہ میں ہو تو متلی اور معدہ کی دُوسری آفتیں موجود ہونے سے

معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جس عُضو میں بھی موذی مادّہ موجود ہوگا۔ اس عُضو میں ضرور آفت موجود ہوگی۔ لہٰذا جس عضو میں مادّہ موجود ہو اُس کا تنقیہ ضرور کر دینا چاہیے۔ نیز تنقیہ عُضو کے ساتھ ساتھ تقویت کا بھی خیال رکھیں اور دماغ کی تقویت بھی لازم خیال کریں۔ چونکہ سر چکرانا کمزوری کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ لہٰذا لطیف اور عمدہ غذائیں مناسب مُفرّحات کا استعمال اس شکایت کو دُور کر دیتا ہے۔ مروارید یعنی سچے موتی پیس کر شربت لیموں، شربت صندل یا شربت انار شیریں و ترش کے ساتھ یا ان ہی جیسے دوسرے شربت کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے۔ اگر سر پر سردی پہنچنے سے سر چکرانے کی شکایت پیدا ہو گئی ہو تو گرم چیزوں سے سینک کرنا اور ضماد کرنا مفید ہوتا ہے۔ نیز ایسی غذائیں کھلائیں جن میں گرم مصالحے ڈالے گئے ہوں

نوٹ:۔ یہ مرض حقیقت میں دماغ کے اندر دوران خون کی تبدیلیوں کے باعث بطور علامت کے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب مریض میں ضعف، کمی خون یا خونی دباؤ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو اس علامت کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں معدہ کی تبدیلیاں بھی اس کا سبب ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا علاج میں ان اسباب کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ (مترجم)

نسیان (بھول جانا)

یہ مرض اکثر دماغ پر بلغم کا غلبہ ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن گاہے سودا غالب ہو جانے اور سادہ گرمی بڑھ جانے سے بھی عارض ہو جاتا ہے۔

علاج

بلغمی اور سوداوی میں تو نُضج کے بعد تنقیہ کریں۔ خاص کر جب قوقایا جیسی چیزوں کے ساتھ جو سر کے تنقیہ کے لیے مخصوص ہیں معجون فلاسفہ۔ بچھ کا مربّی۔ ادرک کا مربّی۔ شکر کے ساتھ کُندر کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ سوداوی قسم کے نسیان میں بلوبان کے ذریعہ تری پہنچانا ضروری ہے۔ اور اگر محض مزاج کی گرمی سے نسیان پیدا ہوا ہو تو ٹھنڈائی اور تری پہنچانے والی دواؤں کے ذریعہ طبیعت کو اعتدال پر لانا کافی ہے۔ مرض نسیان حقیقت میں ایک علامت ہے جو اعصاب دماغیہ کے کمزور

ہونے کی صورت میں نمایاں ہوا کرتی ہے۔ اس کا عام سبب بڑھاپا۔ کثرت جماع، شراب خوری اور عرصہ تک فاقہ کشی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ علاج میں ان تمام باتوں کا لحاظ کیا جائے۔ (مترجم)

فالج اس مرض میں بدن کا نصف حصہ دائیں طرف، یا بائیں طرف سے بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر بلغمی رطوبت کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ لیکن گاہے خون کے غلبہ سے بھی پٹھوں کے (مبدأ) یعنی جائے آغاز پر ورم پیدا ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔

علاج بلغمی فالج میں چار دن تک قوی دوائیں نہ دیں۔ غذا بند کر دیں اور غذا بند کرنا ممکن نہ ہو تو تھوڑا سا کبوتر کے گوشت کا شوربہ زیرہ اور دار چینی ملا کر دیں۔ پانی کے بجائے صرف ماءُ العسل پر ہی اکتفا کریں۔ چوتھے دن بلغم کا مُنضج پلائیں اور غذا میں کبوتر کے بچہ کا گوشت چنوں کے ساتھ پکا کر جوش دے کر اور دار چینی اور سیاہ مرچ شامل کر کے استعمال کرائیں۔ نو اور چودہ روز کے درمیان جب مادہ نُضج پا چکا ہو تو بلغم کا مسہل دیں۔ اور تنقیہ کے بعد روغن قسط جیسے تیلوں کی مالش کریں۔ اس بارے میں جوارش بلادری۔ تریاق کبیر اور مُثرو دیطوس[1] سب سے بہتر و مفید دوائیں ہیں۔ مشک، نکچھکنی، سیاہ مرچ اور نوشادر کا نفوخ تنقیہ کے بعد زود اثر چیز ہے۔ گرم پانی بدن پر نہ ڈالیں اس لیے کہ سرد پانی سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ اور اگر فالج کے ساتھ خون کا بھی غلبہ ہو تو فصد کھولنا چاہیے۔ اور اگر فالج گرمی کے باعث پیدا ہوا ہو تو گرم دوائیں نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ پہلے گرمی کا ازالہ کریں پھر فالج کے علاج میں مشغول ہوں۔ اور اگر فالج پٹھوں کے مُبدأ پر خونی ورم کے باعث پیدا ہوا ہو تو خون کا تنقیہ کریں اور ورم کے علاج کی طرف توجہ فرمائیں۔

فائدہ: اگر حس و حرکت کا بُطلان کسی خاص عضو کے نصف طولانی حصہ میں بغیر تخصیص کے واقع ہوا ہو تو اس کو استرخا کہتے ہیں کیونکہ فالج کا لفظ

---

[1] ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے تریاق مثرودیطوس بنوا کر اسی نام سے نامزد کیا۔

جمہور اطباء کے نزدیک نصف بدن کے استرخاء کے ساتھ مخصوص ہے۔

نوٹ:۔ فالج اعضاء کی وہ استرخائی حالت ہے جس میں عضلات محرکہ اعصاب محرکہ کے افعال باطل ہو جانے پر اپنے افعال صحیح طور پر انجام نہیں دیتے۔ ایسا ہونے کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ وہ خلیات جن سے اعصاب دماغیہ خارج ہوتے ہیں ایک ان کے افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے وجوہات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پیدائشی وموروثی جس کا اثر بچوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ دوسرا اکتسابی جیسا کہ دماغ پر چوٹ لگنے، دماغ میں احتقان[1] دموی پیدا ہو جائے یا دماغی رگ کے پھٹ جانے پر سطح دماغ میں اجتماع خون ہو جانے پر ہوا کرتا ہے۔ اب اگر یہ استرخائی کیفیت صرف منہ کے عضلات میں محدود ہو تو۔ اس کو لقوہ اور اگر نصف جانب کے عضلات میں ہو تو فالج نصفی اور تمام عضلات بدن میں عام ہو جانے پر فالج عام ہوتے ہیں اور اگر یہ کیفیت، بجائے استرخاء کے تشنج اور اکڑاہٹ کی صورت میں ہو۔ تو اس کو تشنج، تمدد اور کزاز کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل کتاب میں موجود ہے۔ اگر یہ امراض زمانہ طفولیت میں پیدا ہوتے ہیں تو ان کے درست ہو جانے اور زائل ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے میں عام طور پر موت کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ مرض کزاز کے علاج میں اینٹی ٹے ٹنس سیرم کے انجکشن لگائے جائیں کیونکہ اس کے متعلق یہ طے ہو گیا ہے کہ اس کا سبب جراثیم کزاز ہوتے ہیں علاوہ ازیں فالج میں محرکات اور تشنج میں مسکنات استعمال کریں۔ (مترجم)

خدر یعنی سُن بھری

اس مرض میں کسی عضو کی حس یا تو بالکل جاتی رہتی ہے یا ناقص ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ اگر خون کے غلبہ سے ہو تو فصد کریں اور غذا بند کر دیں اور بلغم کے غلبہ سے ہو تو بلغم کا تنقیہ کریں۔ اور اگر خشکی کی وجہ سے ہو تو اس کو علامت اور اس کا علاج تشنج یابس کے بیان میں تلاش کریں۔ اور اگر اس کا سبب ورم کا دباؤ یا عضو کا باندھ دینا ہو تو سبب مرض کو دور کر دیں۔ خدر یا سن بھری عصبی مرض ہے۔ جس کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اعصاب حسیہ کے مبدا پر کوئی دباؤ پڑتا ہے جس سے اعصاب حسیہ اپنا فعل صحیح طور پر انجام نہیں دیتے۔

[1] جدید اطباء مصر احتقان کو انگریزی لفظ کنجسچن کے مقابل استعمال کرتے ہیں جس کے معنی کسی عضو میں خون کا جمع ہونا

اس کا علاج یہ ہے کہ اس دباؤ کو ہٹایا جائے۔ اس غرض کے لیے بعض وقت اپریشن بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہی اس کا صحیح علاج ہے۔ (مترجم)

لقوہ چہرہ کا ٹیڑھا ہو جانا اس مرض کا سبب گاہے استرخاء اور گاہے تشنج ہوتا ہے۔ جو منہ کے ایک جانب واقع ہوا کرتا ہے۔ استرخاء کی پہچان حواس کا مکدر ہونا۔ ذائقہ میں نقصان آجانا۔ اور نیچے والی پلک اور تالو کا لٹک جانا وغیرہ ہے۔ لیکن تشنج کی علامت پیشانی کی جلد میں کھنچاوٹ اور آب دہن کا کم ہو جانا وغیرہ ہے۔

علاج:۔ استرخاء کی موجودگی میں فالج کا علاج کیا جائے اور تشنج کی حالت میں تشنج رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

فائدہ:۔ جب تک چار دن بلکہ سات دن نہ گذر جائیں کوئی علاج نہ کریں۔ غذا بند رکھیں اور پانی بھی حتی الامکان نہ دیں۔ مریض کو اندھیرے میں بٹھائیں اور چینی آئینہ نظر کے سامنے رکھیں اور ہدایت کریں کہ وہ ضروری طور پر چینی آئینہ میں اپنا چہرہ ہر وقت دیکھتا رہے۔ جائفل منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔ پوست بیخ کبر ماء العسل میں جوش دے کر غرغرے کرائیں۔ اگر بدن میں خون کا غلبہ ہو تو فصد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لقوہ پیدا ہونے کے بعد فوراً علاج شروع کر دیں دیر نہ کریں۔ کیونکہ تین ماہ گذرنے پر مریض کے چہرے کا ٹیڑھا پن دور نہیں ہوتا۔

چینی آئینہ:۔ سے وہ آئینہ مراد ہے جو چاندی، تانبا اور پیتل سے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس شیشہ میں منہ ذرا تکلف سے دیکھا جاتا ہے۔ لہذا غور سے نظر کر کے دیکھنے پر ٹیڑھا منہ سیدھا ہو جاتا ہے۔

تشنج میں عضو سکڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں عضلات و اعصاب کھنچ جاتے اور اینٹھ جاتے ہیں۔ پس اگر تشنج بلغم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو اس کو تشنج رطب یا تشنج امتلائی کہتے ہیں۔

علامت:۔ تشنج امتلائی۔ اس قسم کا تشنج یکبارگی دفعتاً پیدا ہوگا نیز بلغم کی تمام علامات موجود ہوں گی۔ اور اگر خشکی کی وجہ سے تشنج پیدا ہوا ہو

تو اس کو تشنج یابس کہتے ہیں۔

علامات تشنج یابس:۔ یہ تشنج آہستہ آہستہ پیدا ہوگا۔ نیز پیدا ہونے سے پہلے استفراغ یا بیداری یا زیادتی غم یا شدید بخار میں مبتلا ہونے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ عضو دُبلا ہوگا۔

علاج:۔ تشنج امتلائی میں فالج کا علاج کریں۔ اور تشنج یابس کی موجودگی میں بیرونی اور اندرونی طور پر اُن دواؤں کے ذریعہ ترطیب پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جن کا تذکرہ سوءِ مزاج یابس کے ماتحت معدلات کے عنوان سے کیا جا چکا ہے۔ پھر موم روغن۔ روغن بنفشہ اور روغن بادام باہم ملا کر مالش کریں۔ عورت کا دودھ بذریعہ استنشاق ناک میں پہنچائیں۔

اگر تشنج بچھو کے ڈنک مارنے یا اعصاب پر زخم پیدا ہو جانے یا آنتوں میں کیڑے ہو جانے سے لاحق ہو تو بچھو کا زہر دُور کرنے اور زخم کو تندرست کرنے نیز کیڑوں کو نکالنے کی کوشش و تدبیر کریں۔ علاوہ ازیں مرگی کے دَورہ کے وقت جو تشنج پیدا ہوتا ہے وہ اس دَورہ کا عرض ہے۔ لہٰذا جب دَورہ زائل ہو جاتا ہے تو تشنج بھی خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر صرعی دَورہ زائل ہونے پر بھی تشنج باقی رہے تو روغن گُل یا کسی دوسرے موافق قسم کے تیل کی نیم گرم حالت میں مالش کی جائے۔

بعض اشخاص کا منہ جمائی لیتے وقت تشنج کے باعث کھُلا رہ جاتا ہے۔ اس کے لیے دونوں طرف کی داڑھوں پر اپنے انگوٹھے رکھ کر نیچے کو دبائیں جس سے زیریں جبڑا نیچے کی طرف مائل ہو کر اپنی جگہ واپس ہو جائے۔ بعد ازاں مقام مرض پر روغن کی مالش کریں۔ لیکن اگر محض مالش سے کام نہ چلے تو پھر تشنج امتلائی کا علاج کیا جائے۔

تمدد و تناؤ

اس مرض میں عضو بالکل سیدھا اور تنا ہوا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ عضو کے دونوں جانب والے پٹھے ایک ساتھ کھنچ جاتے ہیں جس سے عضو بالکل سیدھا اور اکڑی ہوئی حالت میں رہ جاتا ہے۔

کُزاز یہ بھی ایک قسم کا تشنج ہے جو گردن کی جڑ میں پیدا ہوتا اور گردن کو اِدھر اُدھر مُڑنے اور جُھکنے سے منع کرتا ہے۔ لہٰذا وہ ایک حالت میں قائم رہ جاتی ہے۔ لیکن کزاز میں گردن اِدھر اُدھر مُڑنے کی بجائے پچھلی جانب اس قدر خمیدہ ہو جاتی ہے کہ سر کی گدی ایڑیوں سے جا لگتی ہے۔

علاج: تمدّد و کُزاز کا علاج بالکل تشنج کے مطابق کریں۔ صرف اسباب کُزاز کا لحاظ کیا جائے۔ نیز اس قسم کے امراض کے علاج میں عجلت نہ کی جائے اور بغیر سوچے سمجھے ہاتھ نہ ڈالا جائے۔ کیونکہ امراض بہ نسبت تشنج کے زیادہ قوی ہوتے ہیں [اینٹی ٹے ٹنس سیرم استعمال کریں اور تشنج زائل کرنے کے لیے کلوروفارم سنگھائیں اور مرکبات افیون استعمال کریں۔ مترجم]

رعشہ و کپکپی اگر رعشہ بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو نسیان موجود ہو گا۔ علاوہ ازیں بلغم کی دوسری علامات بھی موجود ہوں گی۔

علاج: بلغم کو خارج کریں۔ اور اگر کثرت جماع یا کثرت شراب خوری سے رعشہ پیدا ہوا ہو تو ان عادات کو بالکل چھوڑ دیں۔ کثرت جماع کے باعث جو رعشہ پیدا ہوتا ہے اُس میں تازہ دُودھ پینا اور بدن پر تیلوں کی مالش کرنا۔ نیز بیضہ نیم برشت کھلانا بہت مفید ہوتا ہے۔ رعشہ حقیقت میں ضُعف اعصاب کا اظہار ہے۔ جو کمی خون، بڑھاپا، حیض کی خرابی اور کسی عضو سے بہت زیادہ کام لینے کے باعث پیدا ہوا کرتا ہے۔ جیسے رعشہ کاتباں وغیرہ۔ علاوہ ازیں وجع مفاصل، اکرم شکم، جلق وا غلام کی عادت بھی اس مرض کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ علاج میں تقویت اعصاب کا خیال رکھیں۔ (مترجم)

اِختلاج (پھڑکنا) اِس مرض میں بعض اعضاء خود بخود پھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی شخص کے چہرہ میں ہمیشہ اختلاج ہوتا رہے۔ تو لقوہ پیدا ہونے کی خبر دیتا ہے۔ اور اگر پیٹ میں اختلاج ہو تو مرگی کا پیش خیمہ تصور کرنا چاہیے۔ پہلو میں اختلاج کی موجودگی ورم پہلو ہونے کی خبر دیتا ہے۔ اور اگر تمام بدنی عضلات میں اختلاج ہو تو سکتہ پیدا ہونے

کی خبر دیتا ہے ۔ عضلات شکم میں اختلاج کی موجودگی مالیخولیا کا پیش خیمہ تصور کی جاتی ہے [یہ مرض ریاح کے کسی مقام میں بند ہو جانے پر پیدا ہوتا ہے ۔ چنانچہ جب ریاح تحلیل ہونا چاہتی ہیں تو پھڑکنے کی کیفیت زیادہ ہو جایا کرتی ہے ۔ عام طور پر پپوٹے جب پھڑکتے ہیں تو عوام اس سے نیک و بد کے شگون لیتے ہیں جو ضعف اعتقاد کی دلیل ہے ۔ اگر پھڑکتے وقت پپوٹوں کو سینک دیا جائے یا برف کا ٹکڑا پھرا دیا جائے تو فوراً اختلاجی کیفیت بند ہو جاتی ہے مترجم]

علاج :۔ نمک کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر گرم توے پر رکھیں جب گرم ہو جائے تو اس کو اختلاج کے مقام پر رکھ کر سینکا جائے ۔ اگر یہ تدبیر کافی ہو تو خیر ورنہ بلغم کا تنقیہ کیا جائے ۔ اور اگر اختلاج حیض بند ہو جانے یا عادی خون بواسیر نہ نکلنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو فصد کرنے پر فوراً زائل ہو جاتا ہے ۔

اعضاء کا بھاری ہو جانا (لُوی)

اس کو عربی میں فیجدج بھی کہتے ہیں ۔ اس مرض میں اعضاء بھاری محسوس ہوتے ۔ اور چہرہ و آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ۔ جمائیاں اور انگڑائیاں بکثرت آتیں اور آدمی اپنے جسم کو بار بار اکڑاتا اور اینٹھاتا ہے ۔ جیسا کہ بخار کی ابتداء میں ہوا کرتا ہے ۔ حالانکہ اس شخص کو بخار نہیں ہوتا ۔ تھوڑی دیر کے بعد یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے ۔ لیکن دوبارہ و سہ بارہ لوٹ آنے کا امکان ہوتا ہے ۔ نوٹ :۔ جن لوگوں کو عموماً قبض رہتا اور آنتوں میں سے سمیات جذب ہو کر تمام بدن میں پھیلتی ہیں تو اس وقت یہ کیفیت نمایاں ہوتی ہے ۔ چنانچہ جب قبض رفع کر دیا جاتا ہے تو یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے ۔ (خواجہ)

علاج ۔ اگر مذکورہ بالا حالت قائم رہے یا وہ بار بار لوٹ کر آ رہی ہو تو خون و صفراء کو بدن سے خارج کیا جائے ۔ غذا کم دی جائے ۔ گرم مزاج اشخاص کو اس حالت میں ٹھنڈے پانی سے نہانے یا پینے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے ۔ کشنیز خشک کا سفوف یا جوشاندہ شکر ملا کر پلایا جائے تو نہایت فائدہ مند ہوتا ہے ۔

حِسّ دماغ

اس مرض میں دماغ کے اندر خارش ہوتی ہے ۔ لیکن درد نہیں ہوتا ۔

علاج | مزاج میں سردی و تری پیدا کی جائے۔ کیونکہ اس مرض کی پیدائش کا سبب صفراوی بخارات ہوتے ہیں۔ لیکن تعدیل مزاج کافی ہے تو صفرا کا مسہل دیا جائے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو فصد کی جائے۔ ف یہ مرض حقیقت میں سر کی جلد کی خشکی ہے۔ جو عام طور پر سر میں زیادہ صابن لگانے اور تیل نہ لگانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا صابن نہ لگایا جائے اور نہانے کے بعد بھیگے ہوئے بالوں میں روغن بادام لگایا جائے۔ ایک دو ہفتہ میں یہ شکایت زائل ہو جائے گی۔ (مترجم)

بھوؤں کا درد | (عصابہ) یہ درد بھوؤں میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سبب سادہ قسم کی گرمی ہوتی ہے۔ جو مخصوص طور پر یہاں واقع ہو جاتی ہے۔ یہ درد سورج نکلتے ہی شروع ہوتا اور آفتاب کی ترقی کے ساتھ ساتھ برابر بڑھتا رہتا ہے۔ بعد ازاں زوال آفتاب کے ساتھ ساتھ یہ بھی ختم ہو جاتا اور تمام رات درد کا کوئی اثر نمایاں نہیں ہوتا۔ لیکن دوسرے روز پھر صبح سے شروع ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ کافور مناسب قسم کے تیل میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ اور بیرونی جلد کے مسامات کھولنے کی تدبیر کریں۔ اگر درد عصابہ بدن کے دیگر اعضاء سے بخارات چڑھنے کے باعث پیدا ہوا ہو۔ تو مریض اوندھا چہرہ کے بل پڑا ہوا ملے گا۔ اور اس کی پیشانی کھنچی ہوئی ہوگی۔

علاج:۔ کسی کھردری چیز سے ناک میں خراش پیدا کر کے نکسیر جاری کریں اگر اس تدبیر سے نکسیر جاری نہ ہو تو پھر قیفال کی فصد کھولیں۔ سرکہ اور کافور سنگھائیں اور ہاتھ پاؤں پر تیل کی مالش کریں۔ ف جو نزلہ دائمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اُن میں یہ شکایت خاص طور سے پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ معدہ کی خرابی و کمی خون بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت اسپرین خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر کھلائیں حریرہ صبح کے وقت بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا اور دیگر مقویات دماغ اس مرض میں مفید ہوتے ہیں۔ لیکن نزلہ کی موجودگی میں اور معدہ کی خرابی میں ان خرابیوں کو پہلے زائل کر لیا جائے۔ بعد ازاں تقویت اعضاء اور دماغ کی طرف توجہ دی جائے: مترجم ۔

زکام و نزلہ

اگر دماغ کا فضلہ ناک کے راستے سے خارج ہو تو اس کو اصطلاح میں زکام کہتے ہیں اور اگر دماغی فضلات حلق میں گریں تو نزلہ کہتے ہیں۔

علامت:۔ اگر نزلہ و زکام گرمی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں تو فضلہ پتلا ہوگا اور جلن بھی موجود ہوگی۔ اور اگر سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہوگا تو فضلہ گاڑھا اور بغیر جلن کے خارج ہوگا؛

علاج:۔ مزاج میں اعتدال پیدا کریں اور مادہ کی موجودگی میں حسب ضرورت تنقیہ کریں۔ زکام کی موجودگی میں تنقیہ دماغ سے پہلے ان تمام اشیاء سے پرہیز کیا جائے۔ جو اخراج مواد میں رکاوٹ پیدا کرتی ہوں۔ قبض نہ ہونے دیں اور سر کو ہمیشہ ڈھانکے رکھیں۔ خواہ زکام سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا گرمی کے باعث نیز مریض گہری نیند میں سو رہا ہو یا بیدار ہو۔ مریض پشت کے بل سوئے۔ ترشی دودھ۔ گوشت کھانے۔ سرنیچا کرنے اور سخت قسم کے حرکات کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ اگر زکام کے ساتھ کھانسی بھی موجود ہو تو علاج میں اس کی بھی رعایت رکھی جائے۔

یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ مرض ماشرا اور بادشنام چہرہ ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں مرض تنقیہ مواد کے بعد رفع ہو جاتے ہیں۔ ہم نے ان دونوں امراض کو کتاب کے آخری حصہ میں امراض متفرقہ کے ماتحت تحریر کیا ہے؛

{ جب مخصوص جراثیم کے حملہ سے صرف ناک کی غشاء مخاطی میں ورم پیدا ہوتا ہے تو اس کو اصطلاح میں زکام کہتے ہیں اور جب یہ ورم بڑھ کر ناک کے پچھلے حصوں اور حلق و تالو کی غشاء مخاطی کو بھی متاثر کر دیتا ہے تو اس کو نزلہ کہتے ہیں جب ابتدائی حالت میں ہوتا ہے تو دوروں کی شکل میں رونما ہوتا اور ایک ہفتہ کے اندر زائل ہو جایا کرتا ہے۔ مگر جب یہ پرانا ہو جاتا ہے تو ایک کیفیت نزلاوی ہمیشہ قائم رہتی اور گاہے گاہے دورے کے طور پر اس میں شدت ہو جایا کرتی ہے۔ یہ صورت عام طور پر ادھیڑوں اور بوڑھوں میں نمایاں ہوا کرتی ہے۔ یہ اگر مستقل ہو جائے تب شمار عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اطباء نے نزلہ و زکام کو اُم الامراض کہا ہے؛

علاج میں ابتدائً بہدانہ۔ عناب۔ سپستان کا جوشاندہ نمک ڈال کر صبح و شام دن میں دو بار پلائیں۔ رفع قبض کریں۔ سر و چہرہ کو گرم رکھیں۔ اگر سر و چہرہ پر بخارات کا بھپارہ دیں اور کمبل لپیٹ کر سو جائیں تو عوارضات میں بے حد تخفیف ہو جاتی ہے۔ زیادتی درد کی صورت میں کوکنارہ و شیرہ مغز کدو شیریں جوشاندہ میں اضافہ کر کے پلائیں۔ گوشت انڈا۔ مچھلی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ادغنیات سے بھی پرہیز لازم ہے۔ برف کا پانی اس مرض میں انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ غسل بھی گرم پانی سے کریں۔ سر میں درد ہو تو اسپرین خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر کھلائیں۔ علاوہ ازیں وہ تمام تدابیر استعمال کریں جن کو شرح اسباب میں تحریر کیا گیا ہے۔ (مترجم)

دوسرا باب
آنکھ کی بیماریاں
(امراض چشم)

آنکھ سات پردوں۔ تین رطوبتوں اور ایک عَصَبَہ مجوّفہ سے بنی ہوئی ہے۔

علامہ ارزانی نے عصبہ مجوّفہ کو علیحدہ چیز شمار کیا ہے۔ حالانکہ عَصَبَہ مجوّفہ ہی جب آگے بڑھ کر آنکھ میں داخل ہوتا ہے تو وہی طبقہ شبکیہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ عَصَبَہ مجوّفہ بینائی کا اصل مقام ہے۔ یہ آنکھ کے درمیان سے داخل ہو کر رطوبت جلیدیہ[1] کے پچھلے حصہ تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس رطوبت جلیدیہ میں جو تصویریں چھپتی ہیں وہ عَصَبَہ مجوّفہ میں داخل ہوتیں اور قوّت باصرہ اُن پر حکم خدا سے فیصلہ صادر کرتی ہے عَصَبَہ مجوّفہ کے چاروں طرف چربی ہوتی ہیں وہ صرف اس پٹھے کی حفاظت کا کام

---

[1] یہ آنکھ کی تین رطوبتوں میں سے دوسری اور درمیانی رطوبت ہے جو نہایت شفاف ہوتی ہے اس کے سامنے رطوبت بیضہ اور پیچھے رطوبت زجاجیہ ہوتی ہے۔ بینائی کا تعلق زیادہ تر اسی رطوبت سے ہوتا ہے۔ عصبہ مجوّفہ طبقہ شبکیہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ رطوبت جلیدیہ سے اس کا کوئی لگاؤ نہیں۔ مترجم

کہتے ہیں۔ آنکھ کے طبقات میں سے جن طبقات کو ہوا لگتی اور ان کو ہم چھو سکتے ہیں وہ طبقہ ملتحمہ اور طبقہ قرنیہ ہے۔ چنانچہ آنکھ میں جہاں تک سفیدی معلوم ہوتی ہے وہ طبقہ ملتحمہ (آنکھ کا پہلا پردہ) ہے۔ (ملتحمہ یعنی کنجنکٹائیوا کو ڈاکٹر طبقات چشم میں نہیں شمار کرتے۔ بلکہ ملحقات چشم میں شمار کرتے ہیں۔ مترجم)۔ اور جہاں سے سیاہی شروع ہوتی ہے وہ طبقہ قرنیہ ہے۔ یہ دونوں پرت ایک دوسرے کے ساتھ ملے رہتے ہیں (تفصیل مترجم کی منافع الاعضاء میں ملاحظہ فرمائیں)۔ ان دونوں پرتوں کے نیچے اور اندر کی طرف طبقہ عنبیہ ہوتا ہے جو رنگین ہوتا اور اسی کی موجودگی میں پتلی کے اندر رنگینیت پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ قرنیہ بالکل شفاف اور سفید ہوتا ہے۔ اسی طبقہ عنبیہ کے درمیان میں ایک سوراخ ہوتا ہے۔ جس کو پتلی ثقبہ عنبیہ کہتے ہیں۔ اسی سوراخ سے روشنی نکلتی اور بیرونی اشیاء کی شکلیں اسی کے توسط سے اندر داخل ہو کر جلیدیہ پر چھپتی ہیں۔ پھر مرض نزول الماء کے پیدا ہونے کی جگہ بھی یہی سوراخ (ثقبہ عنبیہ) ہے۔ طبقہ عنبیہ کے بعد رطوبت بیضیہ اور اس کے بعد طبقہ عنکبوتیہ ہوتا ہے۔ پھر طبقہ عنکبوتیہ کے پیچھے رطوبت جلیدیہ اور اس کے بعد رطوبت زجاجیہ پھر طبقہ شبکیہ بعد ازاں مشیمیہ اور آخر میں طبقہ صلبیہ ہوتا ہے۔ جو خانہ چشم کے گہرے حصے کو بھرتا اور اس کی ہڈیوں سے متصل ہوتا ہے۔ آنکھ کے طبقات اور رطوبات کے ساتھ اکثر آنکھوں کے امراض مخصوص ہیں۔ جن کے علیحدہ علیحدہ نام رکھے گئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

آشوب چشم

(رمد) یہ آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا ورم ہے۔ جو اکثر پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ یہ ورم اگر آنکھ میں خون کی زیادتی سے پیدا ہو تو آنکھ میں سرخی۔ گرانی اور درد موجود ہوگا۔ میل بہت کم خارج ہوگا۔ اور اگر صفرا کی زیادتی سے پیدا ہو تو درد اور جلن زیادہ ہوگی۔ میل کم خارج ہوگا۔ اور اگر بلغم کی زیادتی سے پیدا ہو تو ورم سفید و پھولا ہوا دکھلائی دے گا۔ میل اور آنسو زیادہ خارج ہوں گے۔ اور اگر ورم سودا کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو ورم میں سختی ہوگی اور وہ پھولا ہوا نہیں ہوگا۔ میل اس ورم میں قطعاً خارج نہ ہوگا۔ اور اگر ورم ریاح کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو بوجھ بالکل محسوس نہ ہوگا۔ اور میل بھی

بالکل خارج نہ ہوگا۔ نوٹ: آشوب چشم مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ سوزاک کے جراثیم کی چھوت لگ جانے پر بھی پیدا ہو جاتا ہے جیساکہ عام طور پر نوزائیدہ بچہ میں ولادت کے وقت ماں کے اعضاء تناسل سے چھوت لگنے پر ہوا کرتا ہے علاوہ ازیں جراثیم نمونیا و کاخ ویکس کے عصبی اور مور یکس ایکسن فیلڈ کے مز دوج عصبی کے چھوت پیدا کرنے سے بھی آشوب چشم ہو جاتا ہے۔ آشوب چشم کی یہ قسمیں نہایت چھوت دار ہوتی اور بہت جلد آس پاس کے لوگوں میں پھیل جایا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں نزلہ کے مریضوں میں بھی آشوب چشم پایا جاتا ہے۔ جو نزلہ کے ساتھ ساتھ ہو جایا کرتا ہے۔ علاج بالکل اسی اصول پر کریں جس کو متن میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور رفع سوزاک کی رد میں سوزاک کے اصول پر علاج کرنا چاہیے۔ سلور نائٹریٹ کا ہلکا لوشن ۲ گرین فی اونس والا آنکھ میں ٹپکایا جائے۔ (خواجہ)

علاج:۔ موجودہ مواد کے مطابق تنقیہ کیا جائے۔ فصد و مسہل دینے سے پیشتر کوئی دوا آنکھ میں نہ لگائی جائے۔ لیکن جب آشوب چشم کا سبب ہلکا و خفیف ہو تو دو تین دن کے بعد بغیر تنقیہ کے دوا لگانے میں کوئی ہرج نہیں۔ ورم حار کی موجودگی میں بہترین چیز طلاء حضض (رسوت کا لیپ) ہے۔ اس طلاء کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کرکے آنکھ کے اندرو باہر لگائیں۔ لیکن جب آنکھ میں شدید درد موجود ہو تو اس میں تھوڑی سی افیون بھی شریک کر دیں۔

ذرور چاکسو آشوب چشم کی تمام قسموں میں مفید ہوتا ہے۔ لیکن اس ذرور کو اس وقت استعمال کریں جبکہ آشوب پیدا ہوئے چند یوم گذر گئے ہوں۔ آشوب چشم کی موجودگی میں گوشت اور ریاح پیدا کرنے والی چیز قطعاً استعمال نہ کی جائے۔

ذرور چاکسو کا نسخہ

چاکسو حسب ضرورت پوٹلی میں باندھ کر گدھے کی تازہ لید میں پکائیں۔ بعد ازاں ان چاکسو کو پانی سے خوب دھو کر خشک کریں۔ یہ چاکسو ایک تولہ۔ مصری ایک تولہ۔ مامیران چینی چھ ماشہ باریک پیس کر آنکھ میں لگائیں۔ یا یہ ذرور (چھڑکنے) کے طریقہ پر آنکھ میں چھڑکیں۔ اگر مامیران چینی کے بجائے گدھی کے دودھ میں مدبّر

ؔ دوہرا۔ ملا ہوا

کیا ہوا انزروت اس نسخہ میں شریک کریں تو بھی یہی فوائد پیدا کرتا ہے۔ بچوں کی آنکھ میں جو ہٹیلا اور سخت قسم کا آشوب چشم پیدا ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں ورد ینج کہتے ہیں۔ اس میں گدی کے مقام پر پچھنے لگانا اور کنپٹی پر جونکیں لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ذرور چاکسو بھی اس مرض میں مفید ہوتا ہے۔

طرفہ یہ خونی نقطہ ہے جو طبقہ ملتحمہ میں خون جمع ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے علاج:۔ کبوتر یا بط کے بازو کا خون تنہا یا گل ارمنی ملا کر لگائیں۔ یا پھر کندر کو جلا کر آنکھ میں دھونی دیں اور اگر اس کا سبب قوی درجہ کا ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ سینگیاں لگوائیں۔ اور حسب ضرورت دواء مسہل پلائیں۔

ناخنہ۔ ناخونہ (ظفرہ) جب آنکھ میں ناخونہ پیدا ہو جائے تو نمک لاہوری کی سلائی بنا کر دن میں چند بار آنکھ میں لگائیں لیکن اگر ناخونہ کا مادہ زیادہ ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ حب ایارج کے ذریعہ مواد کا تنقیہ کریں نیز بلغم پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اگر ناخونہ کافی موٹا ہو تو دستکاری کے ذریعہ اس کو کاٹ کر نکال دیں۔ چنانچہ اس غرض کے لیئے اچھے ہوشیار جراح کو منتخب کرنا چاہیے۔ تاکہ اور کوئی آفت و مرض پیدا نہ ہو جائے

سفیدی چشم (بیاض) یہ ایک مخصوص قسم کی سفیدی ہے۔ جو آنکھ کی پتلی پر پیدا ہو جانے سے ہوا کرتی ہے۔ عموماً یہ سفیدی طبقہ قرنیہ پر بیرونی جسم غریب کے پیدا ہو جانے سے ہوا کرتی ہے۔

علاج۔ سمندر جھاگ پانی میں پیس کر چند مرتبہ آنکھ میں لگائیں۔ سفیدی غائب ہو جائے گی۔ لیکن اگر سفیدی کا مادہ زیادہ اور قوی قسم کا ہو تو دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور سفیدی کو نہار منہ زبان سے چاٹا جائے۔ یہ طریقہ مفید ہوتا ہے بہترین اور آسان علاج یہ ہے کہ اس سفیدی کو عمل دستکاری کے ذریعہ خارج کر دیا جائے۔ نوٹ:۔ مذکورہ بالا ہر دو مرض یعنی ناخونہ و سفیدی چشم پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب آنکھ میں زخم ہو جائیں اور وہ اچھے ہو جائیں تو زخم کے نشانات باقی رہ جاتے ہیں۔ جس کو اصطلاح میں ناخونہ و سفیدی چشم کہتے ہیں۔ علاج متن میں تحریر کردہ اصول پر کیا جائے۔ (خواجہ)

لہ اس مرض میں ماؤف آنکھ گلسرخ کی طرح سرخ ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو وردینج کہتے ہیں۔

جالہ (سبل) یہ آنکھ کا ایک مرض ہے۔ جس میں آنکھ کی رگیں آہستہ آہستہ پھول کر سُرخ ہو جاتی اور اُبھر آتی ہیں۔ اس وقت آنکھ میں خارش پیدا ہوتی اور آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ پس اگر آنسو بہتے رہیں اور پلکیں برابر پانی سے تر رہیں تو اس کو اصطلاح میں سبل رطب ؛ کہتے ہیں۔ لیکن اگر پلک تر نہ ہوں تو اس کو سبل یابس کہتے ہیں۔ نوٹ :- جب آشوب چشم بہت پُرانا ہو جاتا ہے تو آخر میں رگوں کے زیادہ ہو جانے سے ایک جھلی طبقہ ملتحمہ پر پیدا ہو جاتی ہے جس سے کچھ دکھلائی نہیں دیتا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کسی ہوشیار ماہر چشم سے اس کو صاف کرا دیا جائے۔ (خواجہ)

علاج :- تنقیہ مواد کیا جائے اور اس غرض کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ قیفال کی فصد کھولی جائے۔ بعد ازاں پیشانی اور کوئے چشم کی رگوں میں فصد کی جائے۔ امتحان کرنے پر اگر جالا پتلی قسم کا ہو تو شیاف دینار لگایا جائے۔ اور اگر جالا موٹا اور خُوب گُتھا ہُوا ہو تو شیاف احمر یا شیاف باسلیقون استعمال کیا جائے سبل یابس میں دوا استعمال کرنے سے پہلے اور بعد میں حمام کرانا ضروری ہے۔ اگر جالے کی موجودگی میں آشوب چشم بھی پیدا ہو جائے تو کسی قسم کی گرم یا سرد دوا نہ لگائیں۔ بلکہ مادہ کو خارج کرنے اور اس کو کسی جانب مائل و جذب کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آنکھ کی پشت پر زردی بیضہ مرغ کا لیپ لگایا جائے تو سبل کی دونوں قسموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اگر جالا دوا سے زائل نہ ہو تو ان رگوں کو اُٹھا کر کاٹ دیا جاتا ہے۔ ان رگوں کے کاٹنے کا طریقہ ماہر معالج چشم بہت عمدہ طریقہ پر جانتے ہیں ؛

طبقہ ملتحمہ کا پھول جانا (انتفاخ ملتحمہ) کسی عضو کے انتفاخ اور ورم میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ورم کے اندر مادہ اعضاء کے اجزاء میں گھس جاتا اور جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن انتفاخ میں مادہ اعضاء کی خلاؤں اور شگافوں میں بھر جایا کرتا ہے۔ مگر بعض اطباء انتفاخ کو بھی مجازاً ورم ہی کہہ دیا کرتے ہیں۔ پس اگر ورم ریاح کی موجودگی سے پیدا ہو تو وہ دفعتاً و یکبارگی پیدا ہو گا۔ علاوہ ازیں اس کی پیدائش سے پہلے کوئے چشم میں مچھر یا

پسّو جیسے جانور کے کاٹنے کی سی جلن محسوس ہوگی۔ اور اگر انتفاخ بلغم کی وجہ سے پیدا ہؤا ہے۔ تو وہ بھی آہستہ آہستہ پیدا ہوگا۔ لیکن اس میں قابل توجہ درد موجود نہ ہوگا۔ نیز جب اس انتفاخ کو اُنگلی سے دبایا جائے گا تو دبانے کا اثر دیر تک باقی رہے گا۔ بشرطیکہ اِنتفاخ پیدا کرنے والا مادہ گاڑھا و غلیظ قسم کا ہو۔ لیکن اگر مادہ پتلا پانی جیسا ہو تو دبانے کا اثر دیر تک موجود نہ رہے گا۔

علاج: ۔ موجودہ مادہ کے مطابق تنقیہ مواد کیا جائے۔ اور سبل و آشوب چشم کے مطابق علاج کیا جائے۔ اور اگر انتفاخ ریحی پیدا ہوا ہو تو اس میں تین دن تک کوئی دوا نہ دی جائے۔ کیونکہ اس قسم کا انتفاخ خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔

طبقہ مُلتحمہ کی خارش

حکہ مُلتحمہ اس مرض میں پپوٹوں کے اندر خارش پیدا ہوتی اور وہ سُرخ و زخمی ہو جاتے ہیں۔

علاج: تیز اور نمکین چیزوں سے قطعًا پرہیز کیا جائے۔ فصد و مُسہل کے ذریعہ تنقیہ مواد کیا جائے۔ نیز جست کو بانس کے کسی حصّہ پر گھس کر آنکھ میں لگایا جائے۔ نیز منہ اور آنکھ کو گرم پانی سے دھویا جائے۔

تُوثہ مُلتحمہ

اس مرض میں آنکھ کے اندرونی کویہ چشم میں ایک قسم کا نرم گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج: بار بار دماغ اور آنکھ کا تنقیہ کیا جائے۔ اگر اس سے آرام نہ ہو تو دستکاری کے ذریعہ اُس کو نکال دیا جائے۔

وَدقہ مُلتحمہ

اس مرض میں آنکھ کے طبقہ ملتحمہ پر کوبہ چشم کی جانب سُرخ یا سیاہ رنگ[1] کی ایک پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج: ۔ تنقیہ مواد کیا جائے۔ لیکن وَدقہ کا مادّہ چونکہ نہایت خفیف ہوتا ہے لہٰذا کپڑے کی گدّی گلاب میں بھگو کر بار بار رکھی جائے۔ تو اس تدبیر سے یقینی طور پر وَدقہ زائل ہو جاتا اور کسی دوسری تدبیر اختیار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

---

[1] یہ پھنسیاں سفید رنگ کی ہوتی ہیں اور اُن کے گرد پیازی رنگ کا حلقہ ہوتا ہے۔ اِس قسم کے کئی مریض میری نظر سے گذرے ہیں۔ اسے ڈاکٹری اصطلاح میں فلک ٹے نیولر کن جنکٹوائی ٹس اور طب میں رمد بثری بھی کہتے ہیں۔ خواجہ

ڈھلکا

دمعہ۔ اس مرض میں ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں پس اگر یہ مرض حرارت کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو حسب موقع سرمہ[1] استعمال کیا جائے۔ اور اگر سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو شیاف باسلیقون لگایا جائے۔ (اس کا نسخہ بڑی بیاضں میں موجود ہے) اور اگر یہ مرض عضلہ چشم کی کمزوری سے پیدا ہوا ہو تو ہلیلہ زرد کی گٹھلی جلائی ہوئی۔ نمک ہندی۔ مازو تینوں چیزیں ہموزن لے کر سرمہ جیسی باریک کریں اور چھان کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ اگر آنکھ سے آنسو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد نکلتے ہوں تو اس کو اصطلاح میں لواتین کہتے ہیں۔

علاج:۔ بدن سے مواد خارج کیا جائے۔ بعد ازاں دواؤں کے ذریعہ آنسوؤں کو بند کیا جائے۔ نیز شیاف باسلیقوں جیسے محلل شیاف استعمال کئے جائیں۔

نوٹ:۔ یہ مرض جرب الاجفان یعنی گکروں کی موجودگی میں پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسی کا علاج کیا جائے۔ (خواجہ)

آنکھ کی جلن

سوزش چشم:۔ اگر یہ کیفیت گرم مواد کی موجودگی سے پیدا ہوئی ہو تو اخراج مادہ کیا جائے۔ اور اگر بغیر مادہ کے پیدا ہوئی ہو تو توتیا انگور خام میں پرورده[2] کر کے آنکھ میں لگایا جائے۔ نیز سبز کاسنی کا عرق نکال کر روغن گل شریک کر کے لگایا جائے۔ کافور بھی اس مرض میں مفید ہوتا ہے۔

قذیٰ

آنکھ میں کسی چیز کا گر جانا۔ جب آنکھ میں کوئی چیز گر جائے تو آنکھ کو سختی کے ساتھ ہرگز نہ ملایا جائے۔ کیونکہ گری ہوئی چیز اگر سخت ہو گی تو ملنے سے آنکھ میں گھس جائے گی۔ لہٰذا بہترین تدبیر یہ ہے کہ آنکھ کو گرم پانی سے دھویا جائے اور عورت کا دودھ آنکھ میں ٹپکایا جائے۔ اور اگر وہ چیز نظر آ رہی ہو تو کپڑے یا نرم روئی کے ذریعہ آنکھ پر سے باآہستگی اٹھالی جائے۔ اور اگر گری ہوئی چیز زیادہ اندر کی طرف ہو اور روئی یا کپڑے سے باہر نہ آسکتی ہو تو نشاشتہ باریک کر کے آنکھ میں

---

[1] نسخہ یہ ہے۔ شادنج مغسول۔ توتیا۔ مارقشیشا ہر ایک چار ماشہ۔ بیخ مرجان۔ مروارید ہر ایک دو ماشہ۔ شیاف مامیثا۔ صبر ہر ایک چھ رتی خوب باریک پیس کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔

[2] اصلاح کیا ہوا۔ مدبّر کیا ہوا۔

بھر دیا جائے۔ کچھ دیر کے بعد وہ چیز نشاستہ میں شریک ہو کر باہر آجائے گی۔ اور اگر گری ہوئی چیز کوئی چھوٹا سا جانور ہو اور وہ آنکھ پر چپک جائے۔ تو ملتانی مٹی باریک کر کے آنکھ میں بھر دی جائے اور ایک گھنٹہ تک آنکھ کو نہ کھولا جائے بعد ازاں کھول دیا جائے۔ عموماً وہ جانور اس ملتانی مٹی میں مل کر باہر آجاتا ہے لیکن اگر باہر نہ آئے تو آنکھ کے ڈھیلے سے ضرور علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو کپڑے وغیرہ سے پکڑ کر اٹھا لیا جائے۔ یا نلکی اُس جانور کے قریب ٹیڑھے طور پر رکھ کر زور سے پھونک ماریں تاکہ جانور اپنی جگہ سے علیحدہ ہو جائے۔ یا آنکھ کو سینکنے کے بعد گرم پانی سے دھوئیں تاکہ جانور نکل آئے۔ یا نالی دار سلائی کے ذریعہ چمٹی ہوئی چیز کو اِدھر اُدھر کر دیں تاکہ وہ اپنی جگہ سے علیحدہ ہو کر خود بخود باہر آجائے یا کسی چیز سے پکڑ کر نکال لیا جائے۔ اگر شیشہ کا ٹکڑا یا اِسی قسم کی دوسری چیز آنکھ میں گر جائے تو اُس آلے کے ذریعہ جو اُسی کام کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ پکڑ کر نکال لیا جائے بعد ازاں عورت کا دودھ انڈے کی سفیدی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکایا جائے گھسی ہوئی چیز کے نقصانات رفع ہو جائیں۔

آنکھ کی چوٹ

(ضربہ چشم) آنکھ پر چوٹ لگ جانے سے سرخی اور ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ فصد کی جائے۔ اور خیسانده نواکہ کے ذریعہ دست لائے جائیں گدی پر سینگیاں لگوائی جائیں اور جب مواد خارج ہو جائے تو انڈے کی سفیدی و زردی میں روغن گل حل کر کے آنکھ میں ٹپکائی جائے۔ درد زائل ہونے کے بعد اگر آنکھ میں نیلاہٹ پیدا ہو جائے تو دھنیا۔ پودینہ۔ مرچ سیاہ کا پتھر اور ہرتال کا طلا کیا جائے۔ تاکہ مقامی نیلاہٹ رفع ہو جائے۔ اگر کسی شخص کی آنکھ میں تلوار یا پتھر لگنے سے تفرق اتصال پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج بھی یہی ہے کہ بار بار تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد فصد و تلیین کی جائے اور زردی بیضہ مرغ آنکھ میں لگائی جائے نیز زخم کے مطابق اس کی تدبیر و اصلاح کی جائے۔

آنکھ کا زخم

(قرحہ چشم) زخم آنکھ کے تمام پردوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن سب سے کم خطرناک طبقہ ملتحمہ کا زخم ہوتا ہے۔ کیونکہ

اس میں درد بھی کم ہوتا ہے۔ پھر ملتحمہ۔ قرنیہ اور عنبیہ کا زخم آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ مگر دوسرے پرتوں کے زخم میں سوائے درد شدید کے اور کوئی علامت نمایاں نہیں ہوتی۔ ہاں اگر اس میں پیپ پیدا ہو جائے اور وہ باہر کی طرف رُخ کر جائے تو پھر زخم نمایاں ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ قیفال کی فصد کھولیں اور ہر ہفتہ تھوڑا تھوڑا خون نکالتے رہیں قبض نہ ہونے دیں۔ اگر درد میں زیادتی ہو تو عورت کا دودھ ٹپکائیں۔ اگر ورم و زخم جلدی پختہ نہ ہو تو دُھلی ہوئی میتھی کا لعاب آنکھ میں ٹپکایا جائے۔ میتھی دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ صبح سے دوپہر تک میتھی کو پانی میں بھگویا جائے۔ بعد ازاں بیس گُنے پانی میں جوش دیا جائے۔ جب وہ نصف رہ جائے تو چھان کر استعمال کیا جائے۔ اصطلاحاً یہی دھوئی ہوئی میتھی کا لعاب ہے:۔

جب زخم پک کر پھٹ جائے تو دودھ و شہد باہم ملا کر ٹپکائیں۔ تاکہ زخم کا میل بالکل صاف ہو جائے۔ بعد ازاں شیاف کندر استعمال کیا جائے۔ اگر زخم بھرنے کے بعد اس کا نشان باقی رہ جائے تو پھر وہ علاج کیا جائے جو چیچک کے نشانات کو دور کرنے کے لیے مخصوص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نیز پُرانی ہڈی گلاب میں حل کر کے نشانات زخم پر لگانا مجرب و آزمودہ ہے:۔

کُمنہ دو معنی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّل لفظ کُمنہ پلک کی گرانی کو کہتے ہیں جو نہ یاج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حالت میں جب مریض صبح کو بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنی آنکھ میں ریت پڑا ہوا محسوس کرتا ہے (جیسا کہ ککروں کے مریض میں محسوس ہوتا ہے۔ دوئم۔ لفظ کُمنہ اس پیپ کو کہتے ہیں جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے جمع ہو جاتی ہے۔ بعض اطباء کُمنہ طبقہ ملتحمہ کی اُس سُرخی کو بھی کہتے ہیں۔ جس میں پیشانی کمزور ہو جانے پر چیزیں دُھندلی اور غبار آلودہ نظر آتی ہیں۔

علاج:۔ جو کُمنہ پلک کے ساتھ مخصوص ہے۔ اُس کا علاج علیحدہ تحریر کیا جائے گا۔ لیکن جو کُمنہ طبقۂ قرنیہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اُس کا علاج یہ ہے کہ لعاب میتھی۔ لعاب السی۔ اور حمام کی زیادتی سے مادہ کو پختہ کریں۔ بعد ازاں پیپ جذب کرنے کے لیے مار قشیشا فضّی (چاندی کا میل) باریک کر کے آنکھ

میں لگائیں۔ اگر اس تدبیر سے آرام نہ ہو اور بینائی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہو تو عمل جراحی کے ذریعہ پیپ کو خارج کریں۔ اور اگر اس قسم کی صورتیں نمایاں نہ ہوں تو پھر دستکاری نہ کی جائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دستکاری کرنے سے کوئی دوسری تکلیف پیدا ہو جائے۔ ایسا گمنہ جو طبقہ ملتحمہ کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے وہ سوداوی آشوب جسم کے علاج سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نیز میتھی۔ اکلیل الملک (ناخونہ)۔ بابونہ کے جوشاندے سے آنکھ کو سینکا جائے۔ بہت مفید ہوتا ہے :۔

رتوندھا[1] (رتوندی) شب کوری۔ میں مریض رات کو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ لہذا بادیان سبز کے پانی میں شہد حل کر کے روزانہ آنکھ میں لگایا جائے۔ پیپل کو بکری کے جگر میں چبھو کر آگ پر سینکیں اور جو رطوبت اس سے خارج ہو آنکھ میں لگائیں۔ بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر مادہ مرض بکثرت ہو تو فصد و مسہل کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے۔ نوٹ :۔ جب غذا میں وٹامن اے کم ہوتا ہے تو یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ لہذا وٹامن اے کھلایا جائے صبح کے وقت دودھ پلایا جائے۔ گاجر۔ ٹماٹر اور دوسری سبزیاں کھلائی جائیں :۔ (خواجہ)

روزکوری[1] جہر۔ دنوندھی میں مریض کو دن کے وقت قطعی نہیں دکھائی دیتا لیکن معمولی تاریکی میں شام کے وقت اور ابر کے وقت تھوڑا سا دکھائی دیتا ہے۔ نوٹ :۔ یہ ایک علامت ہے جو اکثر امراض میں پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اصل مرض کا علاج کیا جائے۔

علاج :۔ حلیم۔ کلے پائچے۔ گائے کا گوشت اور خمیری روٹی کھلائیں۔ لڑکی والی عورت کا دودھ سر پر لگائیں۔ اور ناک میں ٹپکائیں۔ ٹھنڈے پانی میں اس طرح غوطہ لگائیں کہ آنکھیں کھلی رہیں۔ شربت عناب منگوا کر پلائیں

صداع حدقہ وشقیقہ عین[2] آنکھ کے ڈھیلے کا درد۔ آنکھ کی آدھا سیسی۔ اس مرض میں آنکھ کی گہرائی میں ٹیس اور سوئی کے چبھنے جیسا درد معلوم ہوتا ہے۔ یہ کبھی رک جاتا اور کبھی آدھا سیسی کی طرح درد اور ٹیس دوبارہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس

[1] ہیمرل ادما Hemeralopia [2] نیورلجیا آف دی آئی۔

وقت آنکھوں میں آشوب چشم کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ نوٹ۔ شقیقہ کے بیان میں اس کے متعلق پڑھا جائے۔

علاج:۔ آدھا سیسی (شقیقہ) کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا ہے۔ وہی علاج یہاں پر بھی کیا جائے۔ نیز کنپٹی کی شریان کاٹنے میں جلدی نہ کی جائے۔ کیونکہ اس سے دوسری تکالیف پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

آنکھ کا باہر نکل آنا

جحوظ العینین[1]۔ اس مرض میں آنکھ بغیر ورم و زخم کے باہر آجاتی ہے۔

علاج:۔ مواد کو خارج کریں اور ہلیلہ سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھ میں لگائیں۔ غذا بہت کم کھلائیں۔ کیونکہ یہ سب سے بہتر و عمدہ تدبیر ہے۔

نوٹ:۔ جن لوگوں کا غدہ درقیہ بڑھ جاتا اور رطوبت غدہ درقیہ جسم میں زیادہ جذب ہوتی ہے تو اُن میں یہ مرض عام طور پر پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چشم خانہ کا التہاب۔ رسولیاں۔ چوٹ۔ عضلات چشم کا فالج۔ التہاب عصب بصری و التہاب قرنیہ بھی اس کا باعث ہوا کرتے ہے۔ لہٰذا جو سبب بھی اس کا معلوم ہو اُس کو رفع کیا جائے۔ (خواجہ)

طبقہ قرنیہ کا اُبھر آنا

(نتوءِ القرنیۃ[2])۔ اگر کوئی غلیظ قسم کی خلط موجود ہو تو اُس کو خارج کریں۔ ذرور اصفر آنکھ میں لگائیں گرم پانی سے روزانہ دھوئیں۔ اور اسی سے آنکھوں پر بھپارہ بھی دیں۔ طبقہ قرنیہ کے اُبھر آنے اور طبقہ قرنیہ کے پھنسی ہو جانے میں یہ فرق ہے کہ ابھار سخت ہوتا اور سلائی کے نیچے نہیں دبتا ہے۔ نیز اس وقت متواتر آنسو نہیں بہتے اور نہ اُس میں ٹیسیں ہوتی ہیں۔ برخلاف ازیں طبقہ قرنیہ کی پھنسی میں نرمی ہوتی اور دبانے سے دب جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس حالت میں درد بھی ہوا کرتا ہے

نوٹ:۔ بعض نوجوان عورتوں کے طبقہ قرنیہ میں تدریجی ذبول واقع ہونے کی بناء پر آنکھ کے اندرونی اجزاء کا دباؤ پڑنے سے طبقہ قرنیہ مخروطی طریقہ پر ابھر آتا ہے جس سے بصارت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی خرابی کو مناسب قسم کی عینک لگا کر درست کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ التہاب کی وجہ سے قرنیہ ابھرنے کے علاوہ

[1] ایکس افتھلمس Exophthalmos

پھٹ جاتا اور اس میں پھنسیاں وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کو مؤلف نے مورسرج و پھنسیوں کے نام سے تحریر کیا ہے۔ ان امراض میں بصارت یقیناً زائل ہو جاتی ہے۔ ان سے شفا ہونے کی امید نہیں ہوتی بہ خواجہ)

قرنیہ کی پھنسیاں

طبقہ قرنیہ چار پرت سے مرکب ہوتا ہے۔ چنانچہ پھنسی کبھی چاروں پرات میں اور کبھی اس کے ایک پرت میں پیدا ہو تو ایسی صورت میں پھنسی کے مقام پر قرنیہ سفید نظر آتا ہے لیکن بعض پرتوں کی پھنسی میں قرنیہ سیاہ بھی دکھلائی دیا کرتا ہے۔

ایسا ہونے کی وجوہ مفصل وبڑی بڑی کتابوں میں تحریر ہیں۔

علاج: فصد کریں اور دست لائیں۔ نیز ابتدا مرض میں مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کا لیپ لگائیں اور اگر زمانہ انتہا میں مرض پہنچ جائے تو شیاف ابیض کندری آنکھ میں لگائیں۔ اسی طرح زمانہ انحطاط میں شیاف احمر لین استعمال کریں:

مورسرج

جب طبقہ قرنیہ پھٹ کر نیچے سے طبقہ عنبیہ باہر آ جائے۔ تو اس وقت یہ اصطلاح بولی جاتی ہے۔ خواہ نکلا ہوا طبقہ عنبیہ چیونٹی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ یا اس سے بھی بڑا ہو۔ لیکن حجم کے لحاظ سے بھی ان کا نام رکھا گیا ہے۔ مثلاً جب چیونٹی کے سر کی برابر خارج ہو تو اس کو راس النمل کہتے ہیں۔ اور مکھی کے سر کی برابر باہر آئے تو اس کو راس الذبابی اور انگور کے برابر خارج ہو تو اس کو عنبی اور اگر سیب کے برابر باہر آئے تو اس کو تفاحی اور اگر کیل یا تکلے کے سر کے برابر خارج ہو تو اس کو مسماری اور اگر مسہ کے برابر باہر آئے تو اس کو ثولولی اور اگر تکلے کے ٹکڑے کے برابر خارج ہو تو اس کو فلکی کہتے ہیں۔

علاج: جب تک طبقہ قرنیہ کے پھٹے ہوئے کنارے موٹے نہ ہوئے ہوں تو اس وقت تک طبقہ عنبیہ کو واپس کرنے کی کوشش کریں۔ نیز طبقہ قرنیہ کو زیادہ پھٹنے سے روکیں۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لیے شادنج مغسول۔ روپا مکھی۔ جلا ہوا سیپ باریک پیس کر آنکھوں میں لگائیں۔ اگر اس وقت اکسیرین آنکھوں میں لگائی جائے تو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں آنکھوں کے برابر گول گدی بنا کر

آنکھ پر رکھیں اور اس پر سیسے کا ٹکڑا یا سیسہ کے برادہ کو تھیلی میں باندھ کر گدی پر رکھیں اور اُوپر سے پٹی باندھ دیں۔ اگر سیسہ کی بجائے پسا ہوا سرمہ تھیلی میں بھر کر گدّی پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اور طبقہ قرنیّہ کے پھٹے ہوئے کنارے موٹے ہو گئے ہوں تو علاج بے فائدہ ہوگا۔ لہٰذا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے

بھینگا پن

(حَوَل) اس مرض میں انسان کو ایک چیز دو آنکھوں سے دو نظر آتی ہیں۔ چنانچہ اگر یہ مرض پیدائشی ہو تو بالکل لاعلاج ہے۔ لیکن اگر پیدائشی نہ ہو۔ جیسا کہ بچوں میں مرگی کے دورے پڑنے یا بچہ کو ہمیشہ ایک کروٹ سلانے یا سخت آواز جس کو سُن کر بچہ یکبارگی پریشان ہو جائے سے پیدا ہُوا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ بچہ کی آنکھ جس طرف کو پھرانا چاہیں اُسی جانب آنکھ کی کروٹ پر سُرخ رنگ کا کپڑا باندھ دیں تاکہ بچہ آنکھ کو گھما کر اس کو دیکھتا رہے اور آنکھ اپنی اصلی حالت پر واپس آجائے۔ اور اگر بھینگا پن بڑے آدمیوں میں پیدا ہُوا ہو اور اس وقت آنکھ کے عضلات مقلہ میں تشنّج موجود ہو۔ جس کا سبب امتلاء مواد یا حد سے زیادہ خشکی ہوتی ہو۔ تو مریض بھینگا پن پیدا ہونے سے پیشتر ایک عرصہ تک امراض حادہ میں مبتلا رہا ہوگا۔ جس کا اصول علاج ہم تشنّج یابس میں تحریر کر چکے ہیں۔ یعنی جس طرح بھی ممکن ہو تری پیدا کریں۔ گدھی کا دُودھ یا لڑکی والی عورت کا دُودھ آنکھ میں ٹپکائیں بہت مفید ہوتا ہے اور اگر امتلاء مواد کی وجہ سے بھینگا پن پیدا ہوا ہو تو مریض مرض کی پیدائش سے پہلے مرگی میں مبتلا رہا ہوگا۔ علاوہ ازیں تشنّج امتلائی کی دوسری علامات موجود ہوں گی۔ ایسے بھینگے پن کا علاج تنقیہ مواد ہے۔ اور اگر بھینگے پن کا سبب عضلات چشم کا استرخاء ہو تو اس کا علاج اُس کے امراض کے ماتحت استرخاء کے بیان میں پڑھیں اور اگر بھینگا پن آنکھ کے طبقات و رطوبات کے ہٹ جانے سے پیدا ہُوا ہو تو آنکھ میں حرکات کے ساتھ ساتھ اختلاجی کیفیت بھی موجود ہو گی جس کا علاج یہ ہے کہ حب ایارج کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کیا جائے اور اگر اس مادہ کا اجتماع معدہ میں ہو تو معدہ کا تنقیہ کیا جائے اور قوت ہاضمہ کو درست کیا جائے۔ نوٹ:۔ اس

مرض کے مریض کو اردو میں بھینگا اور ڈھیرو اور طب میں احول کہتے ہیں۔ بھینگاپن پیدا ہونے کی وجہ حقیقت میں عضلات چشم کا ایک ساتھ متحد ہو کر کام نہ کرنا ہے۔ قدرت نے دونوں آنکھ کے طبقہ شبکیہ کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ جب آنکھ پر کوئی تصویر منطبع ہوتی ہے تو دونوں آنکھیں عضلات چشم کے اعتبار سے اس طرح پر متحرک ہوتی ہیں کہ تصویر آنکھ کے طبقہ شبکیہ کے ایک ہی نقطہ پر چھپتی ہے۔ تندرست آنکھ میں ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ دو مخالف نقطوں پر تصویر کا انطباع ہو۔ اور اگر ہو جائے جیسا کہ ایک آنکھ کے بالائی پپوٹے پر انگلی سے دباؤ ڈالنے کے وقت ہوتا ہے۔ تو ایک تصویر دو آنکھ سے دو نظر آتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بھینگا پن پیدا ہونے کا انحصار عضلات چشم کے فعل میں خرابی آنے پر ہے۔ لہٰذا اس کا علاج عضلات چشم کے فعل کو درست کرنا ہے۔ جس کے لیے آجکل ماہرین نے بہت سے قسم کے آپریشن ایجاد کئے ہیں۔ تفصیل کے لیے مولف کی کتاب منافع الاعضاء ملاحظہ فرمائیں۔ (خواجہ)

پتلی کا پھیل جانا

اِتّساع و انتشار:۔ ان دونوں الفاظ کے معنی پھیل جانے اور کشادہ ہو جانے کے ہیں۔ عام اس بات سے کہ عصبیہ مجوفہ کشادہ ہو جائے یا آنکھ کی پتلی پھیل جائے لیکن یہاں پر انتشار کا لفظ آنکھ کے مخروطی نور کے پراگندہ ہونے پر بولا جاتا ہے۔ مرض انتشار کی موجودگی میں عصبیہ مجوفہ کا اتساع لازمی و ضروری ہے لیکن ثقبہ عنبیہ کے اتساع میں انتشار نہیں ہوتا۔ پھر بالعموم عصبیہ مجوفہ کی کشادگی و اتساع کے وقت ثقبہ عنبیہ میں اتساع موجود ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اتساع عصبیہ مجوفہ مشکل سے دور ہونے والا مرض ہے۔ برخلاف ازیں اگر اتساع ثقبہ کا علاج اسباب کا لحاظ کرتے ہوئے کیا جائے تو زائل ہو جاتا ہے۔ **علاج:** اسباب کو تلاش کرنے کے بعد مناسب طور سے رفع کیا جائے۔ مثلاً اگر چوٹ لگ جانے سے آنکھ میں مادہ مرض آ گیا ہو اور اس وجہ سے ثقبہ عنبیہ پھیلا ہوا ہو تو مادہ کو دوسری طرف متوجہ کریں۔ اور اگر کسی خلط کی موجودگی کے باعث یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اگر رطوبت بیضیہ کی زیادتی سے یہ مرض پیدا ہوا ہو جو بالعموم بچوں میں ہوا کرتا ہے۔ یا طبقہ عنبیہ کے ورم سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں بھی تنقیہ مواد کیا جائے۔

اور اگر طبقہ عنبیہ میں خشکی لاحق ہونے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اُس کی علامات وعلاج ضعف بصر میں ملاحظہ فرمائیں ؛

پتلی کا تنگ ہو جانا

ضیق ثقبہ عنبیہ ۔ اگر پیدائشی ہو تو یہ صورت بہتر و عمدہ ہوتی اور ایسے بچوں کی نظر نہایت تیز ہوتی ہے ۔ اور اگر بعد میں کسی سبب کی موجودگی سے عارضی طور پر پیدا ہوا ہو تو یہ صورت ضعف بصر پیدا کرتی ہے ۔ ایسی حالت میں طبقہ عنبیہ میں رطوبت یا یبوست کی زیادتی کو تلاش کیا جائے ۔ اور یہ بھی دیکھا جائے کہ کیا رطوبت بیضیہ میں کمی ہے یا اس میں ایسے ردّی مواد موجود ہیں جو پتلی میں پہنچ کر تنگی پیدا کر رہے ہیں ۔ طبقہ عنبیہ کی رطوبت و خشکی کی علامات گذشتہ اسباب سے معلوم ہوں گی نیز رطوبت بیضیہ کی کمی آنکھ کے چھوٹا ہونے اور چیزوں کے اچھی طرح نظر نہ آنے سے معلوم ہوگی ۔ پھر مواد ردّیہ کی موجودگی کی علامت یہ ہے کہ پتلی مفقود ہوگی اور آنکھ سے بالکل دکھائی نہ دے گا ؛

علاج :۔ اگر مرض طبقہ عنبیہ کی خشکی یا رطوبت بیضیہ کی کمی کے باعث پیدا ہوا ہو تو آنکھ میں تری پیدا کریں ۔ اور اگر طبقہ عنبیہ میں رطوبت کی زیادتی سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو مواد کا تنقیہ کیا جائے ۔ مواد ردّیہ کی موجودگی میں تری پہنچانے کے ساتھ ساتھ مواد کا بھی تنقیہ کیا جائے ۔ تاکہ تری کی موجودگی میں سخت قسم کے مواد بآسانی نکل جائیں ۔ نوٹ : پتلی کا پھیل جانا اور تنگ ہو جانا ایک علامت ہے جو مختلف قسم کے امراض میں پیدا ہوا کرتی ہے ۔ چنانچہ جب عصب ہُدبی کسی چیز سے متاثر ہوتا ہے تو گاہے پتلی پھیل جاتی ہے اور گاہے سکڑ جاتی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی مرض نہیں ۔ بلکہ ایک علامت ہے جیسا کہ کلوروفارم سنگھاتے وقت ابتدا میں پتلی سکڑتی ہے اور آخر میں پھیل جاتی ہے ۔ اسی طرح افیون اور دیگر منشیات کے استعمال سے بھی پتلی سکڑ جاتی یا پھیل جاتی ہے

تخیلات چشم

ان شکلوں اور صورتوں کو کہا جاتا ہے ۔ جو آنکھ کے سامنے مچھر یا مکھی وغیرہ کے مانند دکھلائی دیتے ہیں ۔ ایسا ہونے کی تین وجوہ ہیں ۔ (۱) نزول الماء یعنی موتیا بند کی ابتداء (۲) قوت بینائی کے

احساسات کا تیز ہو جانا (۲۰) معدہ سے بخارات کا پیدا ہونا۔ جس کا سبب بالعموم معدہ کے طبقات اور رطوبات کا فساد ہوتا ہے۔ پس اگر تخیلات چشم کا سبب موتیابند کا پیش خیمہ اور ابتداء ہو تو ہر وقت موجود رہیں گے اور اُن میں موتیابند کی ترقی کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا جائے گا۔ نیز یہ صورت بالعموم ایک آنکھ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج مع دیگر عوارضات کے نزول الماء کے ماتحت تحریر کیا جائے گا اور اگر تخیلات کا سبب معدے کے بخارات ہوں تو خلیٔ معدے کے وقت تخیلات بہت کم ہوں گے اور اُس کے بھرے ہوئے ہونے کی صورت میں زیادہ ہوں گے اگر یہ کیفیت آنکھ کے طبقات اور رطوبات کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوئی ہو تو اجزاء چشم کی رنگت اور پہلے سے امراض چشم کی موجودگی اس پر دلالت کرے گی۔ لہٰذا ایسی حالت میں سبب مرض کے مطابق مادّہ اور اجزاء چشم کا تنقیہ کیا جائے اور اگر تخیلات قوّت بینائی کی حس تیز ہو جانے سے پیدا ہوئے ہوں تو اُس وقت بینائی بالکل درست ہوگی۔ لیکن دماغ نہایت تیز اور زُود فہم ہوگا۔ اگر دیکھا جائے تو یہ کیفیت امراض میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ قوّت باصرہ اس قدر تیز ہو گئی ہے کہ بدن کے بخارات اور فضا میں موجودہ اجزاء آنکھوں سے نظر آنے لگتے ہیں۔ یہ کیفیت پیدا ہو جانے پر چونکہ طبیعت خلاف عادت چیزوں کے دیکھنے سے پریشان ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قوّت باصرہ کی تیزی کو کم کرنے کے لیے حلیم اور سری پائے کھلائیں۔

موتیابند

نزولُ الماء:۔ اس کو اردو میں آنکھ میں پانی اُترنا بھی کہتے ہیں یہ ایک قسم کی رطوبت ہے جو ثقبہ عنبیہ کے اندرونی جانب تھوڑی تھوڑی یا یکبارگی سر سے اتر کر جمع ہو جاتی ہے۔ پس اگر یہ رطوبت یا پانی گاڑھا و غلیظ ہو اور تمام پتلی کو بند کر دے تو بینائی قطعاً مفقود ہو جائے گی۔ اور اگر پتلی کا کچھ حصہ کھلا ہوا رہے تو کھلے رہنے کے مطابق انسان کو نظر آتا رہے گا۔ اور اگر اُترنے والی رطوبت بالکل پانی جیسی ہو تو خواہ تمام پتلی کے سوراخ کو بند کر دے۔ لیکن اُس کے پتلا ہونے کی وجہ سے بینائی مکمل طور پر بند نہ ہوگی۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا نظر آتا رہے گا۔ اس کیفیت کو اصطلاح میں منتشر رقیق کہتے ہیں۔ نوٹ:۔ موتیابند میں آنکھ کے اندر کسی دوسرے مقام سے کوئی رطوبت مترشح ہو کر نہیں پہنچتی بلکہ آنکھ کی

رطوبت جلیدیہ مرورِ زمانہ یا کسی خاص خرابی کی بنا پر قبل از وقت اس قدر دھندلی اور غیر شفاف ہو جاتی ہے کہ اس میں سے تصویر شعاع صحیح طور پر گذر کر طبقہ شبکیہ پر نہیں پڑتی۔ لہٰذا تصویر صاف و شفاف نہیں نظر آتی لیکن تاریکی و روشنی کا احساس مریض کو برابر ہوتا رہتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ رطوبت جلیدیہ کو طبقہ قرنیہ میں شگاف دے کر نکال دیا جائے۔ اور جب قرنیہ کا زخم اچھا ہو جائے تو مناسب قسم کے محدب الطرفین شیشہ کی عینک آنکھ پر لگا دی جائے۔ خواجہ

علامت | جب موتیا بند میں پانی مکمل طور پر اتر آئے گا تو پتلی کی حالت بدل جائے گی۔ یعنی بینائی بالکل غائب ہو جائے گی۔ لیکن اس کیفیت کو ابتدا میں تخیلات کے ہر وقت باقی رہنے اور اس میں روزانہ اضافہ ہونے سے مرض کی شناخت ہو سکتی ہے۔

علاج :۔ ابتداء مرض میں فوراً کنپٹی کی شریان پر خوب گہرا داغ دیں تاکہ شریان جل جائے۔ تین دن گذر جانے پر حرام مغز کی مالش کی جائے اور اس کے بعد روئی کو تلوں کے تیل میں بھگو کر رکھا جائے۔ داغ دینے کے بعد زخم سے جتنی زیادہ رطوبت خارج ہو گی بہتر ہو گا۔ ایسی حالت میں غلیظ چیزوں کے کھانے پینے اور جماع سے قطعاً پرہیز کریں۔ جب موتیا بند کو ایک سال گذر جائے اور آنکھ کے ملنے سے بھی پانی بہنے لگے تو فصد و اسہال کے بعد عمل جراحی کیا جائے۔ تاکہ اس کے بعد کوئی اور نئی آفت پیدا نہ ہو جائے۔ اگر چھ مہینے تک متواتر آنکھوں کے سامنے تخیلات نظر آتے رہیں یعنی مکھی و مچھر وغیرہ دکھلائی دیتے رہیں اور پانی نہ اترے تو ان تخیلات سے کسی وقت بھی موتیا بند پیدا نہ ہو گا۔ تخم نیل سرمہ جیسا باریک کر کے آنکھ میں لگانا موتیا بند کو روک دیتا ہے۔ اگر کنپٹی کی شریان پر مکمل طور سے داغ دیا جائے تو موتیا بند یقیناً بند ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر پانی مکمل طور سے آنکھ میں اتر آئے تو پھر دوا اور داغ لگانا بالکل بے فائدہ و بے سود ہے۔ ہاں اس صورت میں عمل قدح سے فائدہ کی امید کرنی چاہیے۔ جس کا طریقہ بڑی کتابوں میں تحریر ہے اور جراح عام طور پر جانتے ہیں۔ بعض قسم کے نزول الماء میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سر پر چوٹ لگ گئی اور موتیا بند زائل ہو گیا۔

اترنے والے پانی کی رنگت اور قوام کے اعتبار سے نزول الماء کی بہت سی قسمیں

ہو گئی ہیں۔ چنانچہ اگر پانی ابر کے مانند ہو تو غمامی اور پارہ کے مانند ہو تو زیبقی چونے کے گیچ کی مانند ہو تو جصی۔ آسمانی رنگ کے مانند ہو تو اسمانجونی۔ پتلے پانی جیسی ہو تو منتشر رقیق جس کو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ کانچ کے مانند ہو تو زجاجی۔ سبز ہو تو اخضر۔ سفید رنگ ہو تو ابیض۔ اولے کے مانند ہو تو بردی۔ زرد ہو تو اصفر۔ سرخ ہو تو احمر۔ سونے کے رنگ جیسا ہو تو ذہبی۔ کرنجی ہو تو ازرق سیاہ ہو تو اسود کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا جس قدر اقسام بھی بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی عمل قدح کے قابل نہیں۔ جب تک ان کی اصلاح نہ کی جائے لیکن سفید و شفاف موتیابند جو آنکھ ملنے سے پھیل جاتا ہے وہ قدح کے قابل ہوتا ہے۔

عصبہ مجوفہ میں سدہ پڑ جانا

سُدّہ عَصَبہ مجوّفہ۔ یہ کیفیت اگر بغیر نزول الماء کے ہو تو پتلی سالم ہونے کے باوجود قوت باصرہ بالکل مفقود ہوتی ہے۔ نیز آنکھ میں ورم اور دباؤ کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ علاج:۔ دماغ کا تنقیہ کریں اور آنکھ کے گوشے میں فصد کھولیں کنپٹی پر جونک لگائیں۔ پیروں کی مالش کر دیں۔ پنڈلیوں پر آگ کی بھری ہوئی سینگھیاں کھچوائیں تاکہ مادہ پیروں کی طرف مائل ہو جائے۔

گربہ چشمی

زُرقت۔ اس مرض میں آنکھوں کی رنگت بالکل بلی جیسی کرنجی ہو جاتی ہے۔ اگر آنکھیں پیدائشی طور پر کرنجی ہوں تو وہ علاج سے صحیح و درست نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر پیدائش کے بعد عارضی طور پر کرنجی ہو گئی ہوں۔ خواہ ان کی تبدیلی بچپن ہی میں ہوئی ہو یا اس کے بعد تو سبب موجودہ کے مطابق اس کا تدارک کیا جائے۔ پس اگر اس مرض کا سبب رطوبت کی زیادتی ہو تو پورے دن اور آنکھ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اگر اس کا سبب خشکی ہو تو آنکھوں میں تری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جب خشکی کی وجہ سے نیلاہٹ پیدا ہوتی ہے تو بینائی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ اس طریقہ سے پیدا شدہ زُرقت اور نزول الماء میں یہ فرق ہے کہ نزول الماء کی ابتدا میں تخیلات موجود رہتے ہیں۔ لیکن زُرقت میں آنکھیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں اور عمل قدح کرنے پر کوئی سکون و آرام نہیں ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بچپن میں جو کرنجی پن پیدا ہوتا ہے وہ جوانی میں خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔

اس قسم کی زُرقت (کرنجی پن) کو برصُ العین کہتے ہیں ؛

ضُعفِ بصر

(بینائی کا کمزور ہو جانا) - اگر یہ کیفیت خون کی زیادتی سے پیدا ہوئی ہو تو فصد کھولی جائے اور خون کو صاف کیا جائے نیز توتیا کو کچے انگور میں پرورش کر کے آنکھوں میں لگایا جائے۔ اور اگر ضُعفِ بصر بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو مادہ کو پختہ کر کے تنقیہ کیا جائے۔ اور آنکھوں میں شیاف باسلیقون لگائیے۔ اگر ضُعفِ بصر کا سبب کوئی دوسرا ہو تو اسی کے مطابق علاج کیا جائے۔ اگر ضُعفِ بصر کا سبب حرارت عزیزی کی کمی و کمزوری ہو جو بالعموم بوڑھوں میں ہوا کرتی ہے تو یہ صورت لاعلاج ہے۔ لیکن پھر بھی جس قدر بینائی کا حصہ باقی ہو اس کی حفاظت کی جائے اور موجودہ رطوبت کو زائل کرنے کی کوشش کریں۔ نیز آنکھوں میں کحل الجواہر لگائیں ؛

ذہابِ بصر از جلوس مظلمہ

زیادہ دیر تک اندھیری جگہ میں رہنے سے قوّت باصرہ کا زائل ہو جانا۔

علاج :- اگر روشنی گدلی ہو گئی ہو یا رطوبت بیضیہ سیاہ پڑ گئی ہو تو مرہم باسلیقون لگایا جائے۔ لطیف دوائیں اور غذائیں کھلائیں۔ اگر اندھیری جگہ سے دفعتاً نکلنے کے باعث یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو تو چہرہ پر آسمانی رنگ کا برقع یا کپڑا ڈالیں۔ آفتاب کی طرف نہ دیکھیں اور عمدہ غذائیں کھلائیں ؛

چُندھاپن

(خفش) اس مرض میں روشنی کے اندر بہت کم نظر آتا ہے چنانچہ اگر یہ کیفیت پیدائشی ہو تو یہ لاعلاج ہے۔ لیکن پلکوں اور پردوں کے سیاہ کرنے کے لیے روغن بنفشہ کا دُخان یعنی کاجل لگایا جائے۔

نوٹ :- یہ پیدائشی بیماری ہے جس میں طبقہ قرنیہ اور عنبیہ کے چھوٹا اور پتلا ہونے کے باعث آنکھ کو روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔ اس لیے مریض ہر چیز کو چُندھیا کر اور پلکیں سکیڑ کر دیکھتا ہے (مترجم)

چکا چوند

(قمور) بعض وقت برف یا روشنی کی طرف زیادہ غور کرنے سے آنکھوں میں چکا چوند پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج :- چہرہ پر سیاہ کپڑا ڈالیں۔ نیز پہننے اور بچھانے کے لیے بھی سیاہ

ہی کپڑے بنائیں۔ آنکھ میں دودھ دوہنا اور بادام تلخ کوٹ کر آنکھ پر رکھنا تھوڑی ہی دیر میں مفید ہوتا ہے۔

آنکھ کا دبلا ہو جانا (سل العین) اس مرض میں ضعف بصر بھی لازمی طور پر پایا جاتا ہے۔

علاج:۔ تری پیدا کریں اور اگر سدہ موجود ہو تو مواد کو پختہ کر کے خارج کیا جائے۔

روشنی سے نفرت کرنا (بغض العین)۔ اس مرض میں روشنی کی طرف دیکھنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ پس اگر یہ کیفیت روح میں گرمی بڑھ جانے سے پیدا ہوئی ہو تو بدن میں سردی و تری پیدا کریں اور اگر آشوب یا دیگر وجوہ سے ایسا ہوا ہو تو سبب موجودہ کو دور کیا جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آنکھ کا اصلی مزاج گرم تر ہے۔ چنانچہ اگر کسی شخص کی آنکھ کا مزاج ایسا نہ ہو تو وہ اس کا اصلی مزاج نہیں ہے۔ اگر آنکھ میں حرارت موجود ہو تو وہ جلد حرکت کرے گی۔ رگیں خوب ظاہر ہوں گی اور چھونے سے آنکھ گرم معلوم ہو گی۔ پھر آنکھ کی رنگت بھی سرخ ہو گی۔ اور اگر آنکھ میں سردی بڑھ گئی ہو تو علامات مذکورہ علامات کے بالکل خلاف ہوں گی۔ اور اگر آنکھ میں تری بڑھ گئی ہو تو آنکھوں میں میل و آنسو بکثرت ہوں گے۔ نیز آنکھ کا حجم بھی کافی بڑا ہو گا۔ آنکھ میں خشکی بڑھنے کے علامات بالکل مذکورہ علامات کے خلاف ہوتی ہیں۔ سیاہ رنگ کی آنکھ میں دیگر تمام اقسام کی آنکھ سے زیادہ گرمی و تری ہوتی ہے۔ اسی لیے نزول الماء اور اسی قسم کی دوسری بیماریاں سیاہ آنکھ میں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ یہ بھی ایک علامت ہے۔ جو مختلف قسم کے امراض چشم خصوصاً آشوب چشم میں پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا اصل مرض کا علاج کیا جائے۔ (خواجہ)

تیسرا باب

پپوٹوں اور پلکوں کی بیماریاں

(امراض جفن وہُدب)

جَفَن اصطلاح طب میں پپوٹوں کو کہتے ہیں اور ہُدب پلکوں کے بال کو کہتے ہیں ؛

گُمنہ (پلک) علامت :۔ جب مریض نیند سے جاگے گا تو اپنی آنکھ میں ریت پڑا ہوا محسوس کرے گا (جیسا کہ ککروں کے مریضوں میں ہوتا ہے) لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ کیفیت بالکل غائب ہو جائے گی۔

علاج :۔ بدن کا عام تنقیہ کرنے کے بعد پلکوں کا بھی تنقیہ کیا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ آنسو لانے کے لیے شیاف احمر لیں اور شیاف احمر حاد استعمال کریں اور بکثرت حمام کرائیں ؛

پپوٹوں کا ڈھیلا ہو جانا (استرخاء الجفن)

علاج : مادہ کو خارج کرنے کے بعد ایلوا۔ اقاقیا۔ مرکی کا لیپ پپوٹوں اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر اس کے بعد بھی مرض باقی رہے تو عمل تشمیر[1] سے درست کر دیا جائے۔ جس کا طریقہ کحّال (معالج چشم) خوب جانتے ہیں۔ اس مرض میں ناک کے اندر کی رگوں میں فصد کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ فوٹ ؛ شدید

---

[1] طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک کونے سے دوسرے کونے تک کے موافق تراشیں۔ یعنی جہاں پلک زیادہ بڑھی ہو وہاں زیادہ اور جہاں کم بڑھی ہو وہاں کم تراشیں اور اس کے بعد دو تین ٹانکے لگا دیں اور اس پر ذرور اصفر چھڑکیں یا نمک اور زیرہ چبا کر اس کا پانی ٹپکائیں پھر تین چار دن کے بعد ٹانکے کاٹ کر مرہم لگائیں ؛

عضلاتی کمزوری (جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں مائی استھینیا گریوس کہتے ہیں) میں عموماً اعصاب دماغی سے متعلقہ بیرونی عینی عضلات ماؤف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ استرخاء الجفن (ٹوسس) اور ایک چیز کے دو دکھائی دینے (ڈپلوپیا) کی شکایت ہوتی ہے اس مرض کا شمار امراض غیر مدونہ میں کیا جاتا ہے۔ چند سال قبل اس مرض کا کوئی علاج ہی نہ تھا۔ اب اس کا علاج جدید دوا پروسٹگ مینی سے کیا جا رہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو پری سکریپشن بک باب دوم امراض نظام عصبی۔ ایک مائی استھینیا کا مریض میرے زیر علاج رہ چکا ہے۔ جس کے پپوٹے کو ہاتھ سے اونچا کر کے آنکھ کھولنی پڑتی تھی۔ پس استرخاء الجفن کا ایک سبب شدید عضلاتی کمزوری (مائی استھینیا گریوس) بھی ہے (مترجم)

دونوں پپوٹوں کا باہم چپک جانا التصاق الجفن۔ عموماً آشوب چشم یا زخم کے تندرست ہونے یا جالا و ناخونہ کاٹنے کے بعد پیدا ہو جاتا ہے۔ علاج سلائی سے دونوں پپوٹوں کو جدا کیا جائے۔ اور اگر پپوٹے آنکھ کے ڈھیلے سے چمٹے ہوئے ہوں تو احتیاط کے ساتھ اُن کو علیحدہ کیا جائے۔ جب پپوٹے کھل جائیں تو نمک و زیرہ چبا کر اس کا لعاب آنکھ میں ڈالا جائے۔ نیز روئی کو روغن گل میں تر کر کے دونوں پپوٹوں کے درمیان رکھا جائے۔ علاوہ ازیں زردی بیضہ مرغ اور روغن گل پپوٹے کے بالائی حصّہ پر ملا جائے۔

شترہ (پپوٹوں کا چھوٹا ہو جانا) اس مرض کے اسباب استرخاء الجفن کے اسباب سے بالکل مخالف ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کیفیت گلٹیوں وغیرہ کے کاٹنے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج: مادہ کی موجودگی میں تنقیہ کرنے کے بعد تشنج یابس یا امتلائی کے مطابق تدارک کیا جائے۔ اگر عمل جراحی کے کے بعد ایسا ہوا ہے تو اس کو رفع کرنے کے لیے دوبارہ عمل جراحی کیا جائے۔

شرناق پپوٹوں کی زیادتی جو اس کے بیرونی جانب پیدا ہو جاتی اور اس کے باعث پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں جس سے آنکھ ہر وقت تر رہا کرتی ہے۔ علاج: تنقیہ کرنے کے بعد بکثرت آنسو لانے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ اگر اس تدبیر سے آرام نہ ہو اور مرض کے فوری طور پر رفع کرنے کی ضرورت

شدید ہو تو عمل جراحی کیا جائے۔ اس مرض میں سب سے بہتر چیز پرہیز ہے جو غالب صورت اختیار کرنے پر خنازیر و سرطان جیسی خبیث چیزوں کو بھی تحلیل کر دیتا ہے۔

عُقدہ یہ ایک قسم کی سخت گرہ ہے۔ جو پپوٹوں کے بالائی حصہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج:۔ قیروطی لگا کر نرم کیا جائے۔ بعد ازاں مرہم داخیلون کے ذریعہ تحلیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ان چیزوں سے فائدہ نہ ہو اور مرض تنقیہ و عمل جراحی کے قابل ہو تو ضرور کیا جائے۔

پڑبال شعر منقلب یا شعر زائد۔ بعض اوقات پلکوں کے بال اُلٹ کر آنکھ میں چبھا کرتے ہیں۔ اس کیفیت کو اصطلاح میں شعر منقلب کہتے ہیں۔ لیکن جو بال اپنی جگہ پیدا ہونے کی بجائے دوسری جگہ پیدا ہو جاتے ہیں تو اُن کو شعر زائد کہتے ہیں۔ علاج: دماغی تنقیہ کرنے کے بعد زائد بالوں کو اکھاڑ دیا جائے اور اُکھڑی ہوئی جگہ پر نوشادر رگڑ دیا جائے۔ نیز چیونٹی کے انڈے، انجیر کا دودھ یا کتے کی چیچڑی کا خون جو بھی ان میں سے مل سکے لگا دیا جائے۔ سمندر جھاگ کو لعاب اسپغول میں حل کر کے بالوں کے پیدا ہونے کی جگہ پر لگایا جائے یہ چیز اس مقام کو بے حس اور سُن کر دیتی ہے۔ اگر بال اُلٹے یا ٹیڑھی قسم کے ہوں تو اُلٹے ہوئے بال پر شیرہ دبق لگا کر سیدھے بالوں کے ساتھ چپکا دیا جائے۔ تاکہ اُلٹا بال آنکھ میں نہ چبھنے پائے۔ بالوں کو اکھاڑنے کے بعد موئی جیسے باریک آلے سے جو اسی غرض کے لیے بنایا جاتا ہے داغ دیا جائے۔ یہی اس کا آخری علاج ہے۔ علاوہ ازیں پپوٹوں کو کاٹنا (تشمیر) اور سی دینا (خیاطہ) بھی اس مرض کا علاج ہے۔

پلکوں کا گر جانا انتشار الاہداب۔ علاج: اگر اس کی وجہ سوء کا غلبہ ہو جس سے بالوں کی غذا فاسد و خراب ہو گئی ہو تو موجودہ خلط فاسد کا تنقیہ کریں۔ اور اگر قوت جاذبہ کے ضعف سے یہ صورت پیدا ہوئی ہو۔ تو قوت پیدا کریں اور مقام مرض پر تری پہنچائیں۔ آنکھوں میں یا سلیقون اور

ے دبق مویزج عسل کا نام ہے۔ یہ ایک سبز رنگ کا دانہ ہے۔ چنے سے چھوٹا۔ اس کے اندر ایک رطوبت نہایت لیسدار ہوتی ہے ے پلک بندی۔ یہ ایک دستکاری ہے جو پڑبال کے مرض میں قدیم الایام سے کی جاتی ہے۔

اور روشنائی لگائیں۔ کیونکہ یہ دوائیں آنکھوں میں کافی قوت پہنچاتی ہیں۔ اگر بلغمی رطوبت کی زیادتی سے ایسا ہُوا ہو تو بلغم کو خارج کریں اور اس کو خشک کرنے کی کوشش کی جائے۔ اِسی طرح اگر اس کا کوئی دوسرا سبب ہو جو بالوں کی غذا کو بالوں تک پہنچنے سے روکتا ہو تو اس سبب کو دُور کیا جائے۔

پلکوں کا سفید ہو جانا بَیَاضُ الأہداب۔ علاج بلغم کو خارج کیا جائے۔ نیز رگ لالہ دشتی روغن زیتون میں حل کر کے لگایا جائے۔ مرہم روشنائی سلائی کے ذریعہ لگایا جائے۔

ککرے جرب الاجفان۔ پپوٹے کی اندرونی سطح پر پیدا ہونے والی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں۔ جن میں بے انتہا خارش ہوتی ہے۔ ایہ مرض اکثر آشوب چشم کے بعد پیدا ہوتا اور مزمن و دیرپا ہوتا ہے۔ اس مرض کا خاص توجہ سے علاج کیا جائے۔ وگرنہ دوسرے امراض چشم پیدا ہو جائیں گے۔ اور مریض کو بے انتہا تکلیف ہوگی) خواجہ

علاج: مادہ کو خارج کیا جائے اور برود بنفسجی آنکھوں میں سرمے کی طرح لگایا جائے

بَرَدَہ یہ ژالہ (اولے) کی مانند غلیظ رطوبت ہے جو پپوٹوں کے بیرونی حصہ میں جمع ہو جاتی ہے۔ علاج قیروطی اور مرہم داخلیون لگا کر اس کو نرم اور تحلیل کیا جائے اور اگر اس سے کام نہ چلے تو پھر عمل جراحی کیا جائے۔

پپوٹوں کا سخت و موٹا ہو جانا (صلابت و غلظت جفن) جب پپوٹے سخت اور موٹے ہو جاتے ہیں تو آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاج: سوداء کو پختہ کرنے کے بعد خارج کیا جائے۔ اور پپوٹوں پر اعضار کو ڈھیلا کرنے والی دواؤں کا بھپارہ دیا جائے۔ تاکہ پپوٹے نرم ہو جائیں اور جمع شدہ مادہ بھی تحلیل ہو جائے۔ اس مرض کو اصطلاح میں جساوۃ العین بھی کہتے ہیں۔

بامھنی (شلاق)۔ اس مرض میں پپوٹے خصوصاً ان کے کنارے موٹے اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ علاج ابتداء میں آب فواکہ پلانا

اور ایک رقم کا ...

کافی ہوتا ہے۔ نیز سماق کو گلاب میں بھگو کر اس کا پانی آنکھ میں ڈالیں۔ سوتے وقت خرفہ۔ پھٹکری و کاسنی کے پتے روغن گل میں حل کر کے لیپ کرنا بہت عمدہ ہوتا ہے۔ مگر جب مرض بہت پرانا ہو جائے تو فصد[1] کی جائے۔ اور قوی درجہ کے مسہلات سے مادہ کو خارج کیا جائے۔ جب تنقیہ ہو جائے تو شیاف احمر لین[2] لگایا جائے۔

پپوٹوں میں جوئیں پیدا ہو جانا (قمل الاجفان) - اگر پپوٹوں میں چھوٹی قسم کی جوئیں پیدا ہوں تو ان کو صئبان اور بڑی جوؤں کو قمقام کہتے ہیں۔ اسی طرح موٹی قسم کی جوؤں کو قرود یعنی چیچڑی کہتے ہیں۔ **علاج** بدن کا عام تنقیہ کرنے کے بعد پپوٹوں سے جوؤں کو صاف کر دیں۔ اگر ان کو پکڑ کر رفع کرنا ممکن ہو تو یہ صورت اختیار کریں۔ وگرنہ سویہ اور نمک کے جوشاندے سے پپوٹوں کو دھویا جائے۔ اور سلائی کو پارہ میں تھوڑی دیر تک رکھیں تاکہ سلائی میں پارہ کی بو اثر کر جائے۔ بعد ازاں سلائی کو پارہ سے نکال کر ہاتھ سے پونچھ دیا جائے۔ تاکہ پارہ سلائی پر نہ لگا رہے۔ اب اس سلائی کو پپوٹوں کے کنارے پر تھوڑی دیر تک رکھیں۔ اس تدبیر سے جوئیں بالکل مر جاتی ہیں۔ کیونکہ پارہ بالخاصہ جوؤں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

گوہانجنی (شعیرہ) یہ جو کی مانند ورم ہے جو پپوٹوں کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے۔ **علاج** تنقیہ کرنے کے بعد ابتدا میں مادہ کو بکھیرنے[3] والی دوائیں لگائیں۔ بعد ازاں مرہم داخلیون اور موم گرم کر کے لگائیں۔ اگر اس تدبیر سے آرام ہو جائے تو بہتر وگرنہ گوہانجنی کو ناخن سے علیحدہ کر دیں۔ یا قینچی سے کاٹ ڈالیں۔ کاٹنے کے بعد کچھ دیر خون خارج ہونے دیں۔ فوراً بند نہ کریں۔ پھر ذرور اصفر چھڑکیں۔

توثۃ الاجفان یہ شہتوت کی مانند زیادتی ہے۔ جو نچلے پپوٹے پر اندر کی طرف پیدا ہو جاتی ہے۔ **علاج** فصد کرنے کے بعد مسہل دیں اور اس سے فارغ ہونے کے بعد توثہ کو جڑ سے کاٹ ڈالیں۔ بعد

---

[1] یعنی فصد سرارو اور رگ پیشانی کھولیں۔ [2] ملائم - نرم - جو ذرا دبانے سے دب جائے۔

[3] مثل ایلوا۔ رسوت۔ گیرو۔ مامیثا وغیرہ کے ہری کاسنی کے پانی میں حل کر کے لگائیں۔

ازاں نمک وزیرہ چبا کر اُس کا پانی مقام قطع پر لگائیں ؛

پپوٹوں کا پتھر جیسا ہو جانا (تحجر اجفان) اس مرض میں پپوٹوں کے اندر پردہ سے زیادہ سختی پیدا ہو جاتی ہے

علاج: تنقیہ کریں اور قیروطی لگا کر سختی کو زائل کریں۔ یہ سختی اگر ڈبل جیسی ہو تو اس کو اردو میں گدگدہ کہتے ہیں ؛

پپوٹوں کے زخم (قروح اجفن) علاج ابتدا میں مسور۔ پوست انار اور پوست پستہ کو سرکہ میں پیس کر پپوٹوں پر لگائیں جب زخم اچھا ہو کر کھرنڈ گر جائے تو زردی بیضہ مرغ میں زعفران ملا کر لگائیں تا کہ بقیہ زخم بھی بھر جائے ؛

تہیج اجفان پپوٹوں میں بھربھراہٹ پیدا ہو جانا۔ علاج اگر یہ صورت احشاء شکم کی کمزوری سے پیدا ہو جیسا کہ مرض سُوء القنیہ میں ہوا کرتا ہے۔ تو احشاء شکم کو قوی کریں۔ اور بلغم کی زیادتی سے ایسا ہوا ہو تو اُس کو خارج کر دیا جائے ؛

پپوٹوں کے مسّے ثوٰلول اجفان۔ علاج سودا کو خارج کریں اور مسّوں پر کلونجی و نمک پیس کر لگائیں۔ اگر ان چیزوں سے تحلیل نہ ہو تو چمٹی سے پکڑ کر ناخن گیر سے کاٹ دیں۔ اگر اس صورت سے خون جاری ہو تو تھوڑی دیر تک بہنے دیں۔ بعد ازاں زخم پر پھٹکری پیس کر لگائیں ؛

پپوٹوں پر پتّی اچھل آنا پپوٹوں پر جب پتّی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ان میں خارش و ورم پیدا ہو جاتا ہے نیز وہ جگہ ایسی ہو جاتی ہے جیسے کہ وہاں پر کسی جانور نے کاٹ لیا ہو۔

علاج: فصد کریں اور صفراء کو خارج کرنے والی دواء کا مسہل پلائیں نیز شادنج عدسی مغسول بھی لگائیں ؛

پپوٹوں کا نملہ یہ پپوٹوں کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں۔ جن میں جلن کے ساتھ ہلکا سا ورم ہوتا اور وہ بعد میں زخمی ہو کر

دُور تک پھیل جاتی ہیں ۔

علاج : صفراء کو خارج کریں اور رسوت ومرکی پیس کر لگائیں۔

پپوٹوں کا گنجا ہو جانا (سَعفہ پلک)۔ اس مرض میں پلک کی جڑوں میں بھُوسی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن میں بعض اوقات زخم بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ علاج اگر گنج کا رنگ خالی ہو تو سوداء کا مسہل دیا جائے۔ اور اگر سفید ہو تو بلغم کو خارج کرنے والی دوائیں پلائیں۔ بعد ازاں شیاف احمر لگائیں۔ لیکن جب مرض پرانا ہو جائے تو پچھنے لگائیں یا شکر کے ٹکڑے سے کھجلائیں بعد ازاں سُرمہ روشنائی لگائیں ۔

پپوٹوں پر رسولی پیدا ہو جانا (سَلعۂ پلک)۔ پپوٹوں پر اس کی جلد یا گوشت سے ایک مخصوص قسم کی زائد چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو رسولی کہا جاتا ہے۔ علاج تنقیہ کرنے کے بعد رسولی کو عمل جراحی کے ذریعہ خارج کیا جائے ۔

پپوٹوں کا نیلا یا سبز ہو جانا (اَزرقت وخضرتِ جفن) یہ کیفیت پپوٹوں کے زخم اچھا ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہے ۔ علاج اگر زخم ابھی باقی ہو تو فصد کی جائے۔ مسہل دیا جائے اور صندل و مُردار سنگ گلاب میں حل کر کے لگایا جائے۔ نیز ایک کورا ٹھیکرا دوسرے کورے ٹھیکرے پر رگڑنے سے جو چیز حاصل ہو وہ پپوٹوں پر لگائی جائے اس سے پپوٹوں کی نیلاہٹ و سبزی دُور ہو جاتی ہے

کوۂ چشم کا ناصُور (غرب) یہ ناصور ناک کی طرف والے اندرونی کوۂ چشم میں پیدا ہو جاتا ہے ۔

علاج :۔ فصد و مسہل کے بعد شیاف غرب ناصور میں ٹپکائیں۔ لیکن یہ دوا ٹپکانے سے پہلے زخم کو روئی سے صاف کر لیا جائے۔ نیز خراب قسم کے گوشت کو بھی دور کر دیا جائے۔ تاکہ دوا کا پورا فائدہ ہو۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو حسب معمول داغ دیا جائے اور داغ کے بعد مرہم اسفیداج[1]

---

[1] روغن گُل چار تولہ کر کے موم خام ایک تولہ پگھلا کر اتنا سفیدہ ملائیں کہ مثل مرہم کے ہو جائے۔ پھر سرد کر کے انڈے کی سفیدی ملائیں۔ کبھی ذرا سا کافور بھی ملاتے ہیں ۔

لگایا جائے۔ تاکہ درد میں سکون پیدا ہو جائے۔ نیز زخم بھی بھر جائے۔ اگر ناصور کا بیرونی سوراخ بند ہو جائے اور اندرونی طور پر اس میں ورم آ جائے تو تخم کنوچہ عورت یا گدھی کے دودھ میں پکا کر اور تھوڑی سی زعفران ملا کر لگائیں۔ اس سے ناصور کا منہ کھل جاتا اور ورم زائل ہو جاتا ہے (عمل جراحی اس کا بہترین علاج ہے)۔

پپوٹوں اور کویہ چشم کی خارش

(حکۃ آماق واجفان) یہ ایک قسم کی خارش ہے۔ جو پپوٹوں اور کویہ چشم میں بغیر پھنسیوں کے پیدا ہوتی ہے۔ علاج۔ تنقیہ مواد کے بعد کاسنی کے پتے روغن گل میں حل کر کے مقام مرض پر لگائیں۔ اور اگر خاص عضو کا تنقیہ کرنا مقصود ہو تو شیاف باسلیقون اور کحل عزیزی لگائیں۔

غدہ

جب ناک کی طرف والے کویہ چشم کا گوشت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ تو اس کو غدہ کہتے ہیں۔ علاج۔ تنقیہ مواد کے بعد زائد گوشت کو دفع کرنے کے لیے شیاف زنگار یا مرہم زنگار لگائیں۔ اگر اس سے آرام نہ ہو تو ناخونہ کی طرح اس کو بھی کاٹ کر علیحدہ کر دیں۔ لیکن کٹی ہوئی جگہ پر ذرور اصفر لگائیں تاکہ غدہ کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ بھی زائل ہو جائے۔ کاٹنے کے بعد اگر کوئی تکلیف موجود ہو تو اس کو رفع کرنے کے لیے زردی بیضہ مرغ میں روغن گل حل کر کے لگائیں۔ نیز مقام زخم کو بھرنے والے مرہم لگائیں۔

چوتھا باب

کان کی بیماریاں

(امراض گوش)

کان انسانی اعضاء میں نہایت شریف عضو ہے۔ جس سے سننے کا فعل انجام

پاتا ہے۔ یہ بات بدیہی ہے۔ کہ قوت سمع بہترین حواس خمسہ میں سے ہے۔ اطباء بیان کرتے ہیں کہ کان کی مادی بیماریوں میں تنقیہ کرنے سے پہلے کوئی دوا کان میں نہ ڈالی جائے۔ نیز کان میں ڈالنے والی دوا نیمگرم ہونی چاہیے۔ کیونکہ بالفعل ٹھنڈی دواؤں سے عصب سمع (سننے والے پٹھے) کو نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا ہے۔

کان کا درد

(درد گوش) وَجعُ الأذُن۔ اگر کان میں درد ورم یا زخم کے باعث موجود ہو۔ تو ہم اس کا بیان علیحدہ کریں گے۔ اور اگر اس کا سبب سوء مزاج گرم یا سرد ہو تو سوء مزاج مادی اور سوء مزاج گرم سادہ میں کان کا تنقیہ کرنا چاہیے۔ لیکن سوء مزاج سرد میں صرف تعدیل اختیار کرنا کفایت کرتا ہے۔ مگر سوء مزاج سرد مادی میں تنقیہ کے بعد تعدیل مزاج کرنی چاہیے۔ اگر کان میں درد کیڑے یا پانی داخل ہو جانے کے سبب سے ہو تو ہر ممکن طرح پر ان کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ دکھتے ہوئے کان پر اسی طرف کا ہاتھ رکھ کر اور سر کو اسی طرف جھکا کر ایک پاؤں پر کودیں۔ اس طرح پانی اور دیگر پتلی چیزیں کان سے باہر آجاتی ہیں۔ نیز اگر پتلی چیزوں کو نکالنے کے لئے اسفنج کی بتی بنا کر کان میں رکھیں اور دکھتے ہوئے کان کی کروٹ پر لیٹے رہیں تو تمام پتلی چیزیں اسفنج کی بتی میں جذب ہو جائیں گی۔ تھوڑی دیر کے بعد اسفنج کو نکال کر پھینک دیا جائے۔

اگر کان میں کیڑے داخل ہو جانے یا کان میں کسی طریقہ پر کیڑے پڑ جانے کے باعث درد ہو رہا ہو تو کان میں خارش و گدگدی محسوس ہوگی۔ نیز کبھی کبھی کان سے کیڑے بھی خارج ہوں گے۔

علاج: کان کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لیے اڑد کے پتوں کا پانی نکال کر کان میں ٹپکائیں۔ یا ایلوا سرکہ میں حل کر کے ٹپکائیں۔ تاکہ کیڑے ہلاک ہو کر خارج ہو جائیں۔ بعد ازاں اون کی بتی بنا کر سریش میں لتھیڑ کر کان میں رکھیں۔ اور جو کیڑے بتی سے چمٹ جائیں ان کو بتی سے ہٹا کر پھینک دیں اور نئی بتی

کان میں داخل کریں۔ اور اگر کان میں کیڑے زخم کے باعث پیدا ہو گئے ہوں تو زخم کا علاج کرنا چاہیے تاکہ درد و کیڑے دونوں رفع ہو جائیں:۔

کان کا ورم (ورم گوشش)۔ کان کو صاف کرنے کے بعد غور کریں کہ ورم کان کے سوراخ سے باہر ہے یا اندر۔ اگر ورم کان کے سوراخ میں اندر کی طرف ہے تو سننے میں خلل ہو گا اور درد بھی کافی ہو گا نیز مریض کو بخار بھی ہر وقت رہے گا۔ اس کو رفع کرنے کے لیے طلا نرد[1] (ایک مرکب ہے) سبز دھنیئے کے پانی میں گھس کر کان میں ٹپکائیں اور باہر بھی لگائیں۔ علاوہ ازیں کان میں عورت کا دودھ چھاتیوں سے دوہیں۔ تاکہ درد میں سکون پیدا ہو جائے۔ اگر مذکورہ بالا تدابیر سے درد میں آرام نہ ہو تو تخم میتھی یا السی کا لعاب کان میں ٹپکائیں تاکہ ورم پختہ ہو کر پھٹ جائے۔ ورم پھٹ جانے پر اس کی پیپ و کچ لہو کو صاف کریں:۔

اگر ورم کان کے سوراخ سے باہر موجود ہو تو مریض کو ہر وقت بخار اور درد شدید موجود نہ ہو گا۔ ایسی حالت میں مادہ کو لوٹانے والی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ اگر درد میں زیادتی ہو تو گرم پانی میں تولیہ بھگو کر اور نچوڑ کر کان کی ٹکور کریں یا نمک کو تھیلی میں بھر کر اور گرم کر کے خشک تکمید کریں۔ اس تدبیر کے دو روز کے بعد گرم کلہ کے پتے پرانے گائے کے گھی میں پکا کر ورم پر باندھیں تاکہ ورم زائل ہو جائے

نوٹ:۔ مذکورہ بالا تدابیر کان کے گرم ورم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ لیکن اگر کان کے اندر یا باہر سرد قسم کا ورم موجود ہو تو ورم قوت سامعہ میں کوئی خرابی نہیں پیدا کرتا اور نہ اُس میں شدید درد اور ہر وقت بخار چڑھا رہتا ہے۔ لیکن کان میں بھاری پن اور تناؤ کیفیت ضرور موجود ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں تنقیہ[2] کرنے کے

---

[1] نرد کو ہندی میں گوٹ کہتے ہیں۔ چونکہ یہ دوا گوٹ کی شکل پر بنائی جاتی ہے اس لیے اس کا نام بھی نرد مشہور ہو گیا۔ اس کا نسخہ بڑی بیاض میں موجود ہے:۔

[2] تنقیہ کے لیے حب ایارج وغیرہ کھلائیں اور غرغرہ کرائیں اور ورم تحلیل کرنے کے لیے روغن زیتون میں گھیکوار اُس میں میتھی کے بیج۔ بابونہ اور راتیانج باریک پیس کر ملائیں اور اس کا لیپ کریں:۔

بعد سوئے کا روغن یا مُولی کا تیل (روغن ترب جس کے بنانے کی ترکیب دہلی کے صحیح مرکبات میں درج ہے)۔ کان میں ٹپکانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

کان کا زخم

(قرحہ گوش) جب کان کے اندر زخم موجود ہوتا ہے۔ تو ورم کی علامات پہلے سے موجود ہوتیں اور اس سے پیپ بھی نکلتی ہے۔

علاج:۔ کان کے زخم کا علاج یہ ہے کہ انزروت کو باریک کر کے کاغذ پر رکھ لیں اور روئی کی بتّی کو پہلے شہد میں تر کر کے مذکورہ انزروت کے سفوف میں لتھیڑ کر کان میں داخل کریں۔ تاکہ اس طرح پر پیپ صاف ہو جائے۔ کان دھونے کے بعد انزروت۔ دَمُ الاخوین اور کُندُر کو باریک کر کے خشک ہی کان میں چھڑکیں۔ یا روغن گل میں اس سفوف کو ملا کر کان میں ٹپکائیں:

بہرا پن

(طَرَش۔ وَقر۔ صَمَم)۔ بہرا پن تین طرح کا ہوتا ہے۔ جس کے لیے مذکورہ تین اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اگر انسان کم سُنے تو اس کو طرش یا ثقل سماعت یا اونچا سُننا کہتے ہیں اور اگر بالکل نہ سُنے تو اس کو وقر یا نپٹ بہرا پن کہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کے کان کا سوراخ ورم وغیرہ کے باعث بالکل بند ہو جائے۔ تو اس کو صمم کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات مذکورہ بالا تینوں اصطلاحیں ایک دوسرے کے مقام پر بولی جاتی ہیں۔ مذکورہ تین اصطلاحوں کے علاوہ ہندوستان میں ایک اور قسم بھی بہروں کی ہوتی ہے جس کو سن بہرا کہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تمام باتوں کو سُن لیتے ہیں۔ لیکن سُننے کا اقرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگ معاملات کے لحاظ سے بڑے خراب و گندہ ہوتے ہیں:۔

نوٹ:۔ یہ کیفیت عام طور پر مزمن نزلہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ مزمن نزلہ میں تغانغ نالی[1] ورم کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے۔ جس سے کان کی ہڈیوں میں تحریک نہیں پیدا ہوتی۔ لہٰذا سُننے کا فعل بھی صحیح طور پر انجام نہیں پاتا۔ علاوہ ازیں غشاء صماخ کے ورم اور عصب سمع کی خرابی سے بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے خواجہ

[1] کان اور حلق کی درمیانی نالی۔ یوسٹے کین ٹیوب (۲) کان کا درد ہے

علاج بہرے پن کا علاج یہ ہے کہ سبب کو زائل کریں۔ اور اگر مادّہ کو خارج کرنے کی ضرورت ہو تو آہستہ آہستہ کر کے چند بار میں مادّہ کو خارج کیا جائے۔ اگر کسی شخص میں یوم بحران کے اندر بہرا پن پیدا ہوا تو اُس کے علاج کے لیے کوشش کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ بہرا پن بحران زائل ہونے کے بعد خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح جو بہرا پن پیدائشی ہوتا یا بڑھاپے میں نمایاں ہوتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں۔ اگر بچّہ میں کم سننے کا اظہار ہو تو نمک وصعتر و پان اپنے مُنہ میں چبا کر بچہ کے کان میں ایک ایک قطرہ ٹپکائیں۔ مفید ہوتا ہے ؛ نوٹ :۔ اگر کان میں میل بھر جانے سے بہرا پن ہو تو میل نکلوا ڈالیں پچکاری میں گرم پانی بھر کے اُس کے ذریعہ سے خوب صاف کریں۔ لیکن پہلے میل کا نرم کر لینا ضروری ہے۔ رات کو تیل گنگنا کر کے کان میں ڈالیں۔ اور اگلی صبح پچکاری کریں۔ (مترجم)

کان میں کنکر و پتھر کا گر جانا کان میں نیم گرم تیل ٹپکائیں اور چھینک لانے کی کوشش کریں۔ جب چھینک آنے لگے تو ناک و منہ کو پکڑ کر بند کر لیں تاکہ چھینک کی قوّتِ دافعہ کان پر دباؤ ڈال کر اندرونی چیز کو خارج کر دے۔ اگر کان میں پانی گر جائے تو سونف کی ایک بالشت لمبی لکڑی کے ایک سرے پر روئی لپیٹیں اور تیل میں تر کر کے جلائیں۔ بعد ازاں اس کے دوسرے سرے کو کان میں داخل کر دیں۔ تاکہ اس طرح پر آگ کی حرارت سے جملہ پانی جذب ہو جائے۔ کان سے پانی جذب کرنے کا ایک اور طریقہ کان کے درد میں بھی تحریر کیا جا چکا ہے۔ اور اگر کان میں کوئی چھوٹا موٹا جانور چلا گیا ہو تو اُس کے نکالنے کے لیے وہی تدبیر اختیار کریں جس کو ہم نے کیڑوں کو مار کر نکالنے کے ماتحت تحریر کیا ہے ؛

کان بجنا[1] طَنِین (باریک آوازیں)۔ دَوِی (موٹی و بھاری آوازیں) اگر کان میں تیز اور باریک آوازیں سنائی دیتی ہوں تو اُس کو عربی میں طنین کہتے ہیں۔ اور اگر بھاری و نرم آوازیں محسوس ہوتی ہوں تو اُس کو دوی کہتے ہیں ؛ نوٹ :۔ یہ ایک علامت ہے جو مزمن نزلہ کے مریضوں میں

[1] ٹناٹس Tinnitis

اُس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ عصب سمع کے قرب وجوار میں ہمیشہ اجتماع خون رہنے لگتا ہے۔ چنانچہ دورانِ خون کی سنسناہٹ سے جو عصب سمع متاثر ہوتے ہیں تو اس قسم کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کو رفع کرنے کے لیے کان سے اجتماع خون کو زائل کیا جائے۔ (خواجہ) ⁂ علاج۔ مذکورہ آوازوں کا سبب معلوم کرکے رفع کریں۔ اور اگر قوتِ سمع کی تیزیٔ حس کے باعث ایسی آوازیں پیدا ہو رہی ہوں تو حلیم و سری پائے اور مُغلّظ چیزیں مریض کو کھلائیں ؛

کان سے خُون آنا

(اِنفجارُ الاُذن) اگر کان کے قرب و جوار میں امتلاء ہونے سے خون آرہا ہو تو مریض کی فصد کھول کر بہت سا خون نکالیں۔ اور اگر کان پر سخت چوٹ لگ جانے کے باعث خون نکل رہا ہو تو فصد میں بہت تھوڑا سا خون خارج کریں۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں فصد کرنے کے بعد مازو سرکہ میں پکا کر کان میں ٹپکائیں۔ تاکہ مزید خون خارج نہ ہو اور اگر کسی مرض کے بُحران واقع ہونے سے کان کا خون خارج ہو رہا ہو تو جب تک غشی پیدا ہونے کا خوف نہ ہو خون بند نہ کیا جائے۔ اور اگر حیۃ زرّاقہ (زہریلا سانپ جس کو چھوٹا افعی یا کرٹیا کہتے ہیں اُس کے کاٹنے سے خون پتلا ہو جاتا اور بدن کے سب منفذوں و زخمی حصوں سے خون خارج ہونے لگتا ہے) کے کاٹنے سے خون آرہا ہو تو اُس کو بند کرنے کی تدبیر ہم اس کتاب کے آخر میں تحریر کریں گے ؛

کان کا ٹوٹنا

(اِنکسارُ الاُذن)۔ اگر کان کسی وجہ سے ٹوٹ جائے۔ جیسا کہ عام طور پہلوانوں میں ٹوٹ جایا کرتا ہے۔ تو اولاً فصد و تلیین کریں۔ بعد ازاں گندنا۔ ایلوا۔ آقاقیا۔ رال۔ مہندی پانی میں خوب باریک پیس کر کان پر لگائیں۔ لیکن یہ لیپ کان کے اُس جانب لگائیں جس طرف کان ٹوٹ کر لٹک گیا ہو۔ تاکہ اُدھر سے کان ٹھیک ہو جائے ؛

کان جڑ سے اکھڑنا

(انقلاعُ الاُذن)۔ یہ صورت بھی بالعموم پہلوانوں میں یا طالب علموں میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر استاد صاحبان شاگرد کا کان زیادہ کھینچ لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں فصد و تلیین کرنے کے بعد کان کو اپنی جگہ لائیں اور حسب موقع گدّی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔

لیکن اگر اکھڑے ہوئے کان میں درد موجود ہو تو بطخ کی چربی میں آب برگ خطمی اور کدو کے چھلکے کا پانی حل کر کے لگائیں۔

کنچیری یا کان پھٹنا (قلاع الاذن)۔ بچوں میں کان کا پچھلا حصہ صاف نہ کرنے کی وجہ سے بالعموم پھٹا ہوا ملتا ہے۔ لہٰذا اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے دونوں کاندھوں کے درمیان یا کان کے نیچے سینگھیاں لگوائیں یا اس مقام پر جونکیں لگوا دیں۔ یا پھر عورت کے دودھ سے اس مقام کو دھو کر مُردار سنگ و کمیلہ کا سفوف چھڑک دیں (میرا تجربہ اس مرض کے لیے یہ ہے کہ تازہ مکھن میں پھونکا ہوا جست اور بورکیس ملا کر لگائیں۔ دو تین دن میں زخم صاف ہو جائے گا لیکن مرہم لگانے سے پہلے اسپرٹ کے ذریعہ زخم کو صاف کر لیا جائے۔ مترجم)

کان کی خارش (جرب الاذن) افسنتین کو سرکہ میں پکا کر کان دھوئیں۔ بعد ازاں روغن بادام تلخ کان میں ٹپکائیں۔

طنین الاذن کان کی تناکت یعنی کان کو سخت آوازوں کا بُرا محسوس ہونا۔ یہ ایک مرض ہے جس میں کان کو تیز و شدید آوازیں بُری محسوس ہوتی ہیں۔ (جیسا کہ بعض امراض دماغیہ میں عصب سامعہ کے متاثر ہونے پر ہوا کرتا ہے۔ خواجہ) اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو مقوی اور مغذی چیزیں کھلائی جائیں اور قوی درجہ کے شموم سنگھائے جائیں۔ تاکہ دماغ اس طریقے پر قوی ہو جائے اور آوازوں کو بُرا محسوس نہ کریں۔

پانچواں باب

ناک کی بیماریاں

(امراض انف)

ناک کے پچھلے حصہ میں دو راستے ہیں۔ ایک ان میں کا دماغ کی طرف جاتا ہے۔

(جو ایک حد تک غلط ہے) اور دوسرا حلق میں جاتا ہے (یہ صحیح راستہ ہے)

بُو محسوس نہ کرنا

(خشم) یہ ایک مرض ہے جس میں مریض کی قوت شامہ بالکل زائل ہو جاتی ہے اور کسی قسم کی خوشبو یا بدبُو نہیں سونگھ سکتا۔ اگر اس عارضہ کا سبب ناک کے راستوں میں زائد گوشت کی پیدائش ہو جس کو اصطلاح میں بواسیر الانف[1] بھی کہتے ہیں۔ تو اس کا تذکرہ ہم علیحدہ فصل میں تحریر کریں گے۔ اور اگر اس کا سبب ورم یا سُدّہ خلطیہ ہو تو اس کا پتہ ان علامات سے چلے گا۔ جو ہر ایک خلط کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں۔ اور جن کو پچھلے صفحات میں بیان کر دیا ہے۔ پھر اگر اس مرض کا سبب سوء مزاج سادہ ہے۔ تو سوء مزاج سرد و گرم کی علامت مریض میں موجود ہوں گی۔ نیز اُس کی ناک سے کسی قسم کا مواد خارج نہ ہو گا۔

علاج:۔ سبب کو زائل کریں۔ لیکن جو خشم امراض حادہ کے بعد خشکی یا تشنج لاحق ہونے سے پیدا ہوتا ہے وہ ایک حد تک لا علاج ہے۔

فسادِ شم

اس مرض میں قوت شامہ کے اندر اس قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض کو بوئیں غلط اور اُلٹ پلٹ محسوس ہوتی ہیں۔ اِس میں خرابی کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) قوت شامہ جملہ اقسام کی بوؤں کو صرف ایک ہی قسم کی بُو محسوس کرتی ہو۔

(۲) ایک چیز سے مختلف قسم کی بوؤں کا ادراک ہوتا ہو۔

(۳) بعض وقت بُو محسوس ہوتی ہو اور بعض وقت کسی قسم کی بُو کا احساس ہی نہ ہوتا ہو۔ لیکن اس کی بھی دو حالتیں ہو سکتی ہیں

(الف) مریض کو صرف خوشبو محسوس ہوتی ہو۔

(ب) صرف بدبُو محسوس ہوتی ہو۔ جیسا کہ ناک کے بالائی حصّہ میں گندے زخموں کی موجودگی میں)۔

علاج: دماغ سے مواد کو خارج کریں۔ اور اگر ناک میں زخم موجود ہو تو اُس کا علاج کریں۔ اب اگر مریض کو صرف خوشبو محسوس ہوتی ہو تو جُند بیدستر ناک میں سڑکیں۔ اور اگر صرف بدبو محسوس ہوتی ہو تو مُشک کا سعوط کریں۔

[1] پالی پس نیزائی Polypus nasi

مگر یہ علاج ابتداء مرض میں کیا جائے۔ لیکن جب مرض پُرانا ہو جائے۔ تو پہلی صورت میں مُشک اور دوسری صورت میں جُند بیدستر سُنگھائیں۔

نوٹ: خَشم اور فسادِ شَم درحقیقت علامت مرض ہیں۔ جو ناک کی غشائے مخاطی میں مُزمن ورم پیدا ہو جانے اور اعصاب شامّہ کے فعل باطل ہو جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کو رفع کرنے کے لیے ناک کی غشاء مخاطی کے ورم کے اسباب کو زائل کریں۔ (خواجہ)

بواسیر الانف (ناک کی بواسیر) یہ اصطلاح اس وقت بولی جاتی ہے جبکہ ناک کے اندر زائد گوشت پیدا ہو گیا ہو۔

علاج: فصد کریں۔ ناک پر جونکیں لگائیں۔ مسُہل دیں۔ بعد ازاں زنگار اشنان د مُرمکی ہموزن سفوف کر کے اور اس سفوف میں بتّی لتھیڑ کر ناک میں رکھیں۔ تاکہ زائد گوشت کٹ کر گر جائے۔ اگر ان تدابیر سے زائد گوشت نہ زائل ہو تو پھر نشتر سے کاٹ کر علیحدہ کر دیں۔ یا بالوں کو بٹ کر دھاگہ کی شکل بنا لیں اور اس میں مختلف مقامات پر گرہ دے کر ناک میں سے ڈال کر حلق میں نکال لیں اور بار بار زائد گوشت پر گھسا لگائیں۔ تاکہ زائد گوشت بالوں کی رگڑ سے کٹ کر گر جائے۔ بعد ازاں سفیدہ کاشغری کا مرہم لگائیں۔

نوٹ: جب ناک کی غشاء مخاطی میں عرصہ تک ورم موجود رہتا ہے۔ تو احتقان دموی کے باعث ناک کی غشاء مخاطی بھی موٹی پڑ جاتی اور ساتھ ہی مقامی وریدوں پر خونی دباؤ پڑنے کے باعث وریدیں پھول جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے آخری سروں کو دبانے والا کوئی جزو موجود نہیں ہوتا۔ یہ وریدیں جب حد سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہیں تو ناک کے جوف میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان کی موجودگی میں مریض کو نکسیر آتی اور سانس کی آمد و رفت میں بھی رُکاوٹ ہوتی ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ماہر امراض الف سے عمل جراحی کرا لیا جائے۔ خواجہ

ناک کی پھنسیاں (بثور الانف) اولاً موجودہ مادہ کو خارج کریں بعد ازاں اگر پھنسیاں سخت قسم کی ہوں تو موم روغن لگا کر نرم کریں۔ اور اگر اس تدبیر سے پھنسیاں تحلیل نہ ہوں تو مقام مرض پر

تے بھنے لگائیں اور گوشت کو کھانے والے (اکال) مرہموں کے ذریعہ گوشت کو زائل کریں۔ بعد ازاں زخمی حصّہ پر مرہم سفیدہ[1] کا فتغری لگا کر بھرنے کی کوشش کریں۔

ناک کے زخم (قروح الانف) اگر زخم سے مواد بہتا ہو تو فصد کریں۔ مناسب قسم کا مسہل دیں۔ بعد ازاں مردار سنگ روغن گل میں ملا کر لگائیں۔ لیکن اگر زخم خشک قسم کا ہو اور اس سے کسی قسم کی پیپ وغیرہ نہ آ رہی ہو تو موم و روغن ہی لگانا کافی ہوتا ہے۔

نکسیر (رعاف) ناک سے خون خارج ہونا۔ اگر ناک سے خون خارج ہونے لگے تو اس کو اصطلاح میں رعاف یا نکسیر کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ نکسیر حقیقت میں ایک علامت ہے۔ جو امراض حادہ مثلاً شدید بخار۔ خون کے دباؤ کی زیادتی۔ مرض برائٹ۔ ضمور کبد۔ قلب کی کو اٹیوں کے امراض۔ اور امراض مقعد۔ نیز دائمی قبض رہنے والوں میں پیدا ہوا کرتی ہے اس کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ اسباب کو زائل کیا جائے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ اگر مجھیچی گھاس تازہ حالت میں پیس کر اور اس کا شیرہ نکال کر سیاہ مرچ ملا کر روزانہ چار تولہ پی لیا جائے تو نکسیر یقیناً بند ہو جاتی ہے۔ خواجہ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ نکسیر بند نہ ہونے کی صورت میں بازو۔ ران خصیوں کانوں اور چھاتیوں پر بندش لگائیں۔ گدی پر سینگھیاں کھچوائیں اگر خون داہنے نتھنے سے آ رہا ہوں تو جگر پر اور بائیں نتھنے سے خارج ہونے کی صورت میں طحال پر خالی سینگھیاں لگائی جائیں۔ گدھے کی تازہ لید کا پانی ناک میں ٹپکائیں۔ ملکڑی کے جالے کو دوات کی سیاہ روشنائی میں لت کر کے چکی کی گرد میں ملایا جائے اور ناک میں رکھا جائے۔ اسی طرح سریش کو ملتانی مٹی میں ملا کر سر پر لگایا جائے۔ یہ صورت نکسیر کو بہت جلد بند کر دیتی ہے۔

---

[1] ایک تولہ موم کو چار تولہ روغن گل میں پگھلا کے پھر اس قدر سفیدہ جو موم روغن میں مل سکے لے کر انڈے کی سفیدی میں حل کر کے موم روغن میں ملا کر کھرل کریں تاکہ ایک ذات ہو جائے۔

اگر بدن میں زیادتی خون کے باعث نکسیر آرہی ہو تو فصد کی جائے۔ اور مریض کی حالت کے مطابق ایک دفعہ یا چند بار خون کی مناسب مقدار بذریعہ فصد نکالی جائے۔ نیز شربت عناب پلا کر خون کو گاڑھا کیا جائے۔ یا مسور و چاول میں لیموں ملا کر کھلایا جائے۔ تاکہ خون جلد سے جلد غلیظ ہو جائے۔

اگر بخار یا سر کی بیماریوں میں نکسیر آنے لگے تو تلاش کرنا چاہیے کہ یہ نکسیر بحران مرض کے باعث ہے یا غیر بحرانی ہے۔ پس اگر وہ نکسیر بحرانی معلوم ہو تو جب تک کسی بڑی خرابی کے پیدا ہونے کا امکان نہ ہو نکسیر کو بند نہ کیا جائے۔ لیکن جب مریض میں غشی پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوراً نکسیر بند کر دی جائے اور اگر وہ نکسیر غیر بحرانی ہے تو حسب موقع ضرورت و سبب مرض کا علاج کیا جائے۔

نوٹ:۔ اگر دماغی امراض میں نکسیر لانے کی ضرورت ہو تو نکسیر لانے والے آلے کے ذریعہ (جو نکسیر لانے کے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے) ناک کی جڑ میں خراش پیدا کیا جائے۔ اس تدبیر سے نکسیر جاری ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں اگر کھجلنی مویز ج و فرفیون کا سفوف گائے کے پتے میں پیس کر فتیلہ بنائیں اور ناک میں رکھیں تو اس تدبیر سے بھی نکسیر آ جائے گی۔

ناک کی بدبو

(بخرالانف) اس مرض میں ہمیشہ ناک سے بدبو محسوس ہوتی ہے۔ **علاج** اگر بدبو محسوس ہونے کا سبب ناک کی پھنسی یا زخم ہو تو اس کا تذکرہ پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اسی کے مطابق عمل درآمد کریں۔ اور اگر اس کا سبب کسی دماغی خلط کی سڑاند ہو تو دماغ میں فساد موجود ہوگا۔ اور اگر معدہ میں کسی خلط کے سڑ جانے سے ناک میں بدبو پیدا ہو اور اس سڑی ہوئی خلط سے بدبودار بخارات پیدا ہو کر ناک کی طرف آرہے ہوں تو یہ صورت معدہ کی خرابی کو صحیح ثابت کر دے گی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دماغ و معدہ کے مواد کو تنقیہ کریں اور سکنجبین کو رائی کے جھاگوں میں ملا کر غرارہ کرائیں۔ نیز خوشبودار دوائیں ناک میں ٹپکائیں۔

ناک کا کچل جانا

(رضّ الانف) اگر ناک کچل جانے پر ورم پیدا ہونے کا خوف ہو۔ تو فوراً فصد کریں اور کچلے ہوئے حصہ کو درست کرنے

کی کوشش کریں۔ اس طور پر کہ سانس نہ رکنے پائے۔ جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ ناک کے سوراخ کے مطابق نلکی پر مرہم لگا کر ناک کے اندر رکھیں۔ اس کے بعد ناک کی صورت ہاتھ سے درست کرکے ایلوا۔ میدہ لکڑی۔ اقاقیا۔ مُر کی ہموزن کا سفوف کرکے برگ بارتنگ کے پانی میں ملائیں۔ اور کاغذ پر چپکا کر ناک کے بیرونی حصہ پر چپکائیں:

چھینک بکثرت آنا

(عطاس) اس کا علاج یہ ہے کہ روغن گل خوشبو ناک میں ٹپکائیں اور سر پر نیم گرم پانی ڈالیں۔ کان میں نیم گرم تیل ٹپکائیں۔ ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان اور تالو پر مالش کریں۔ اگر بچوں میں یہ مرض پیدا ہو جائے تو بکری کا گردہ لکڑی کی سیخ میں چبھو کر انگاروں پر رکھیں اور جو قطرہ پانی کا نکلے اُسی کو بچہ کی ناک میں ٹپکائیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر چھینکیں معتدل مقدار میں آئیں تو یہ صحت کی علامت ہے۔ اور اگر زیادتی کے ساتھ آئیں تو تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں:

ناک کی خشکی

(جفاف الانف) اگر گرمی کی وجہ سے ناک میں خشکی پیدا ہو جائے تو سرد دوائیں استعمال کی جائیں۔ اور اگر ناک میں خشکی بڑھ جانے سے خشکی پیدا ہو گئی ہو تو تری پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ اس حالت میں ناک کے اندر عورت کے پستان سے دودھ دوہنا نہایت فائدہ مند ہوتا ہے اور ناک میں کسی لیسدار خلط کے چمٹ جانے سے خشکی پیدا ہو گئی ہو تو مناسب قسم کے تیلوں سے نرم کریں:

ناک کی خارش

(حکۃ الانف) اگر ناک میں سردی لگ جانے سے خارش ہو رہی ہو تو دماغ کے مزاج کی تعدیل کریں۔ اطریفل کھلائیں اور اگر زکام و نزلہ یا چیچک کے مقدمہ میں ناک کے اندر خارش پیدا ہوئی ہو تو مذکورہ امراض کا علاج کریں۔ اسی طرح جب ناک میں کوئی چیز داخل ہو کر ناک کے سوراخوں کو بند کر دے تو تیل ٹپکا کر ناک کو ہاتھ سے میں اور چھینک لانے کی کوشش کریں۔ تاکہ داخل شدہ چیز ناک سے باہر آجائے۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی چیز ناک میں داخل ہو کر بغیر کسی تکلیف کے حلق سے نکل آتی ہے۔ جو بہترین صورت کہلاتی ہے:

چھٹا باب

زبان اور منہ کی بیماریاں

امراضِ لسان ودہان

زبان کی سوجن (ورم لسان) جن اسباب کی بناء پر ورم پیدا ہوا ہو۔ اُسی کے مطابق ورم کا علاج کریں۔ غرغرے کرائیں۔ اگر ورم زبان خون یا صفراء کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو ابتدائی تین روز تک کاہو۔ کاسنی۔ خُرفہ اور مکوہ تازہ کے شیرہ سے غرغرے کرائیں۔ بعد ازاں گرم کلھے کے پانی۔ آب مکو اور لعاب اسی کے غرارے کرائیں۔ اسی ورم کے زمانہ انحطاط میں بابونہ۔ نانخونہ اور بنفشہ کے جوشاندوں میں مغزِ املتاس ملا کر غرارہ کریں۔ بلغمی مواد کی موجودگی پر صرف شہد یا اس میں صعتر وایارج ملا کر غرارہ کرائیں۔ سوداوی مادہ کی زیادتی میں انجیر و میتھی کے جوشاندے میں روغن بنفشہ و مغز املتاس ملا کر غرغرہ کرنا فائدہ دیتا ہے۔ زبان کے ورم سوداوی میں مُنہ کے اندر دھنیا و کاسنی رکھنا چاہیے۔ تاکہ زیادہ گرم دواؤں کے استعمال سے سرطان پیدا نہ ہو جائے۔ بلغمی و سوداوی ورموں میں غرغرہ ہر وقت کرایا جا سکتا ہے۔ ابتداء۔ انتہا اور انحطاط کی کوئی قید نہیں ہے۔ لیکن گرم ورموں میں صرف ابتداء زمانہ کے اندر غرغرہ کرنا چاہیے۔ دُوسرے زمانوں میں غرغرہ کرانا ناجائز ہے۔ اگر زبان کے اندر ورم کسی زہر کے کھانے سے پیدا ہو تو نفس زہر کا علاج کرنا چاہیے؛ نوٹ:۔ اس کا بیان کتاب کے آخر میں آئے گا (مترجم)

توتلاپن (ثقل اللسان) یعنی زبان سے الفاظ ایسے طریقے پر ادا نہیں ہوتے جیسا کہ اُن کا حق ہے، لیکن توتلے پن کا سبب جب زیادہ قوی ہوتا ہے تو الفاظ بالکل ادا ہی نہیں ہوتے؛ علاج یہ ہے کہ اس کے اسباب کو تلاش کر کے زائل کیا جائے۔ اگر توتلے پن کا سبب استرخار عضلات زبان ہو اور ساتھ ہی حواس دماغیہ میں بھی فتور لاحق ہو تو دماغ سے مواد کا تنقیہ کیا جائے؛

بعد ازاں وج اور رائی وغیرہ پیس کر زبان پر ملیں۔ لیکن اگر توتلے پن کے ساتھ ساتھ دماغ میں کسی قسم کا نقصان و فساد موجود نہ ہو تو بالکل اسی طرح پر علاج کیا جائے جیسا کہ ہم نے فالج کے بیان میں تحریر کیا ہے۔ اور اگر توتلا پن کسی عصب کے ٹوٹ جانے یا تشنج استفراغی کے بعد پیدا ہوا ہو تو یہ لا علاج مرض ہے لیکن اگر پرانا ہونے سے پیشتر زبان نمک اندرانی (لاہوری نمک) اور نوشادر ملا کر لعاب نکال دیا کریں تو بعض مریضوں کو آرام ہو جاتا ہے۔ عضلانی استرخا کی وجہ سے جو توتلا پن پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ٹھوڑی کے نیچے آگ کی بھری ہوئی سینگھیاں لگانا مفید ہوتا ہے۔ نوٹ :۔ توتلا پن مریض میں اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ عضلات تحت اللسان اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ وہ زبان کے عضلات کو مقصد کے مطابق حرکت نہیں دے سکتے۔ یہ چیز اگر پیدائشی ہو تو اس کو ابتدا ہی میں مشق کے ذریعہ رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر عام کمزوری کے باعث پیدا ہوئی ہو جیسا کہ اکثر امراض حادہ میں پیدا ہو جایا کرتی ہے تو یہ شکایت طاقت پیدا ہونے کے بعد خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔ ادرک، مصطگی روزانہ چبانے سے بھی یہ مرض کافی کم ہو جاتا ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ (خواجہ)

زبان کا بڑا ہونا (عظم اللسان) بعض آدمیوں میں زبان اوسط درجہ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ اس کو عربی میں عظم اللسان کہتے ہیں۔ لیکن اگر زبان اتنی بڑی ہو جائے کہ وہ منہ سے باہر آجائے تو اس کو اندلاع اللسان زبان کا منہ سے باہر آجانا کہتے ہیں۔

علاج :۔ اگر یہ کیفیت خون کی زیادتی کے باعث پیدا ہوئی ہو۔ تو فصد کی جائے اور زبان پر ترش چیزیں لگائی جائیں تاکہ لعاب بکثرت خارج ہو کر زبان اصلی حالت پر واپس آجائے۔ اور اگر بلغم کی زیادتی سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو تو بلغم کو خارج کریں۔ بعد ازاں سرکہ و نمک زبان پر ملیں۔

استرخاء اللسان (زبان کا ڈھیلا ہو جانا) اس کیفیت کا علاج بالکل ثقل اللسان کے مطابق ہے۔ لہٰذا اسی اصول پر اس کا بھی علاج کریں :۔

زبان کا پھٹ جانا

(تشقق اللسان) کا علاج یہ ہے۔ کہ اگر دماغ میں خشکی پیدا ہو جانے سے پھٹ گئی ہو تو تری پیدا کرنے والی دوائیں کھلائیں۔ قیروطی اور روغن گل بنفشہ زبان پر لگائیں۔ دماغ کی تعدیل کریں۔ کھیرے کے بالائی سرے کے دو ٹکڑے کاٹ کر دونوں کو باہم رگڑیں اور رگڑنے سے جو جھاگ پیدا ہوں ان کو زبان پر لگائیں۔ زبان پھٹ جانے کے لیے یہ چیز نہایت مفید ہوتی ہے۔ اور اگر معدے کے خراب بخارات کی وجہ سے پھٹ گئی ہو تو معدہ میں خرابی موجود ہوگی۔ اور دماغ میں کسی قسم کی خشکی کے آثار (مثلاً بے خوابی) نہیں پائے جائیں گے۔ لہٰذا اس کیفیت کو دور کرنے کے لیے معدہ کا تنقیہ کیا جائے۔ سپستان منہ میں رکھے جائیں اور ان کا لعاب چوسا جائے۔ نیز جو کچھ زبان کی پھٹن کے بارے میں پچھلے صفحات میں بیان ہوا وہ سب یہاں پر استعمال کریں۔

زبان کی خشکی

(جفاف اللسان) اگر زبان میں خشکی گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو تری پیدا کرنے والی دوائیں کھلائیے زبان پر اسی قسم کی دوائیں ملیں۔ آب نیلوفر میں بہدانہ کا لعاب نکالیں اور شکر ملا کر منہ میں رکھیں۔ اگر کوئی لیسدار خلط زبان کی بالائی سطح پر جم کر خشکی پیدا کر رہی ہو تو بید سادہ کی لکڑی سکنجبین میں آلودہ کر کے زبان پر ملیں تاکہ لیسدار خشک رطوبت زبان سے علیحدہ ہو جائے۔ اس قسم کی خشکی حقیقی خشکی میں شامل نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں زبان بالکل صحیح و سالم ہوتی اور لیسدار خلط کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ لیسدار لعاب دہن کے ساتھ مل کر زبان پر جم جاتا ہے۔ اور جب اس پر سرد دوائیں استعمال کی جاتی ہیں تو لیس زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ سردی سے غلظت بڑھ جایا کرتی ہے۔

زبان کی جلن

(حرقۃ اللسان) ٹھنڈی دواؤں کے ذریعہ زبان میں ٹھنڈک پہنچائیں۔ اور اگر کسی جلن پیدا کرنے والے مادہ کے باعث زبان میں جلن پیدا ہو رہی ہو۔ تو مسہل کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ ایسی صورت میں زبان پر کافور لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ نیز جلن کو

دور کرنے کے لیے لعاب دار ٹھنڈی چیزوں مثلاً بہدانہ واسپغول کا لعاب مُنہ میں دیر تک رکھیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کُلی کر دیا کریں۔ یہ صورت اُس وقت تک برابر جاری رکھیں۔ جب تک کہ زبان سے جلن دُور نہ ہو جائے۔

زبان کی خارش و کھجلی

(حِکّۃ اللّسان) موجودہ مواد کو خارج کرنے کے بعد گرم پانی سے کُلی کریں۔ بعد ازاں شکر سفید دودھ، سرکہ و روغن گُل سے غرغرہ کرائیں۔ زبان کے گرم مواد کو نکالنے کے لیے ہلیلہ زرد کا زبان پر ملنا یا چبانا نہایت مفید و کارآمد ہوتا ہے۔

ضِفدَع اللّسان[1]

یہ ایک گلٹی جیسا بڑھاؤ (زیادتی) ہے جو زبان کے نیچے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی پیدائش کا سبب بلغم یا خون ہوتا ہے۔ چنانچہ خون کے باعث پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس مقام پر خون بکثرت اکٹھا جمع ہو جاتا اور اس کے لطیف اجزا تحلیل ہو کر کثیف باقی رہ جاتے ہیں جو مرض ضِفدَع پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

علاج:۔ زبان سے مادہ مرض کو نکالنے کے بعد۔ نوشادر۔ پھٹکری بریاں زنگار۔ مرکی سرکہ میں پیس کر زبان کے نیچے مَلیں۔ اگر اس صورت سے مرض دفع نہ ہو تو عمل جرّاحی کے ذریعہ ورم کو کاٹ کر نکال دیں۔ لیکن کاٹتے وقت ان دونوں شریانوں کا خیال رکھا جائے جو زبان کے نیچے ہوتیں اور شریان تحتُ اللّسان کہلاتی ہیں۔ بعض قسم کے ضِفدَع میں مادہ پتھر جیسا سخت ہو جاتا ہے لہٰذا جب اس کا بالائی پرت اُدھیڑا جاتا ہے تو اس میں پتھر جیسے سخت ٹکڑے خارج ہوتے اور اس طرح پر مرض زائل ہو جاتا ہے۔ بعض قسم کے ضِفدَع میں زبان کے نیچے نرم قسم کی بڑھوتری پیدا ہوتی ہے۔ جب اُس کو چاک کرتے ہیں تو گاڑھی گاڑھی رطوبت اُس میں سے نکلتی ہے اور پھر اس میں ویسی ہی رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ تدبیر اُس کی یہ ہے کہ جلد میں شگاف لگانے کے بعد اس کی تمام کھال قینچی سے نہایت

---

[1] چونکہ اس غدود کی صورت مثل مینڈک کے سر کے ہوتی ہے اور عربی میں مینڈک کو ضِفدَع کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ نام بوجہ مشابہت کے رکھا ہے۔ ریو جلد R

احتیاط کے ساتھ کاٹ دیں۔ تاکہ شریان تحت اللسان کو صدمہ نہ پہنچے۔

نوٹ:۔ کاٹنے کے بعد پانی اور سرکہ سے کلی کرائیں۔ پھر مرہم مندمل لگائیں (مترجم)

فسادِ ذوق (قوت ذائقہ کا خراب ہو جانا) اس مرض کی موجودگی میں جس چیز کو کھایا جاتا ہے۔ اس کا مزہ صحیح و درست معلوم نہیں ہوتا بلکہ عجیب قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ اس مرض کا سبب بھی اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کا غلبہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جو خلط بھی غالب ہوگی۔ موجودہ علامات سے اس خلط کے غلبہ کا حال معلوم ہو جائے گا۔ نوٹ: (۱) اگر صفراء غالب ہے تو مزہ کڑوا معلوم ہوگا۔ اور غلبہ خون کے وقت میٹھا۔ بلغم شیریں کے وقت بھی اور بلغم ترش یا سوداء کی موجودگی میں کھٹا ہوگا۔ اسی طرح بلغم شور کی زیادتی کے وقت نمکین ہوگا۔

(۲) زبان میں قوت ذائقہ دو اعصاب دماغیہ کی شاخوں کے ذریعہ انجام پاتی ہے۔ ایک پانچواں عصب ہے جو زبان کی نوک اور اس کے پہلو میں پھیلتا اور نمکین و شیریں تیز ترش مزوں کو معلوم کرتا ہے۔ دوسرا نواں عصب ہے جو زبان کے پچھلے حصہ اور تالو کی جلد میں پھیلتا ہے۔ چنانچہ جب ان اعصاب کی آخری شاخیں رطوبات کی تہہ جم جانے کے باعث ڈھک جاتی ہیں۔ جیسا کہ نزلہ و زکام اور قلاع کی موجودگی میں ہو جاتا ہے تو زبان عارضی طور پر مزوں کو معلوم کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن جب ان اعصاب میں مستقل خرابی لاحق ہو جاتی ہے۔ تو نواں عصب کے خراب ہونے پر کڑوے مزے کا احساس باطل ہوگا۔ اور پانچویں عصب کی شاخ لسانی خراب ہونے پر علاوہ کڑوے کے تمام مزے زائل ہو جائیں گے۔ عارضی خرابی تو مرض زائل ہونے کے بعد خود بخود درست ہو جاتی ہے۔ لیکن مستقل خرابی میں سبب مرض کو زائل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خواجہ:

علاج چنانچہ علامات کے ذریعہ جس خلط کا غلبہ محسوس ہو اس کو فصد یا اسہال کے ذریعہ خارج کیا جائے۔ بعد ازاں سکنجبین سے غرارے کرائے جائیں:

بطلانِ ذوق (قوت ذائقہ کا باطل ہو جانا یا کسی شے کے مزہ کو معلوم نہ کرنا) میں قوت ذائقہ بالکل خراب ہو جاتی اور کسی شے کا مزہ معلوم نہیں ہوتا۔ بعض مریضوں میں قوت ذائقہ کی خرابی کے ساتھ ساتھ زبان

قوتِ لامسہ بھی باطل ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے زبان میں گرمی و سردی کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔ اس مرض کا سبب وہ تر مادہ ہوتا ہے۔ جو زبان میں پھیلنے والے عصب ذوق کے اندر گھس جایا کرتا ہے۔

علاج:۔ مادہ کے مطابق منضجات مادہ پلا کر دماغ کا تنقیہ کریں۔ بعد ازاں اگر زبان میں حرارت موجود نہ ہو تو عاقرقرحا۔ مویزج و رائی کے جوشاندے سے غرغرے کرائیں اور اگر حرارت موجود ہو تو گل سرخ اور سماق کے جوشاندے میں سکنجبین و کانجی ملا کر غرارے کرائیں۔

تقشر زبان و دہان زبان و منہ کے اندر سے چھلکے اترنا۔ گاہے زبان کے اوپر اور منہ کے اندر سے باریک باریک سفید چھلکے اترا کرتے ہیں۔ جو کپڑے سے رگڑ دینے پر زیادہ علیحدہ ہوا کرتے ہیں۔

ان کا علاج یہ ہے کہ فصد کھولنے کے بعد صفراء کا مسہل دیں۔ بعد ازاں سرکہ و گل سرخ کو پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں۔

منہ کی پھنسیاں (بثور الفم) گاہے منہ میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آیا کرتی ہیں۔

جس کا علاج یہ ہے۔ کہ فصد کھولیں اور مناسب مادہ مسہل پلائیں۔ بعد ازاں سرکہ میں دھنیا۔ مسور۔ برگ مکوہ سبز جوش دے کر کلیاں کرائیں۔

منہ کا آنا (قلاع) اس مرض میں بدن کے اندرونی مواد کے باعث منہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ قلاع حقیقت میں منہ کی غشاء مخاطی کا ورم ہے جو حسب ذیل پانچ قسم کا ہوتا ہے (۱) قلاع بلغمی۔ اس قسم میں منہ کی تمام غشاء مخاطی سرخ و متورم ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اکثر حمی محرقہ میں پیدا ہوتی ہے۔ (۲) قلاع بثوری۔ اس قسم میں منہ کے اندر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو جلدی پھٹ جاتیں اور ان کے نیچے سے خاکستری رنگ کے زخم نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہ قسم زیادہ تر بچوں میں ہوتی ہے (۳) قلاع قرحی۔ اس قسم میں منہ کے اندر چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن پر دہی کے مانند رطوبت جمع رہتی ہے۔ یہ قلاع مصنوعی دودھ پینے والے بچوں میں ہوا کرتا ہے (۴) قلاع

قیحی۔ اِس قسم کا قلاع وبا کے طور پر مسوڑوں پر حملہ آور ہوتا اور پورے منہ کو متاثر کر دیتا ہے۔ اِس حالت میں منہ کے زخموں سے بدبودار پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔

(۵) آکلۃ الفم۔ یہ قسم بچوں میں خسرہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جس میں جلد ہی زخم کے بعد گال گل کر سوراخ دار ہو جاتا ہے۔ نمبر ۱ و ۲ و ۳ کے قلاع میں منہ کو صاف رکھا جائے اور سہاگہ بریاں شہد میں ملا کر بار بار لگایا جائے۔ نمبر ۴ کے علاج میں گاؤزبان سوختہ شہد میں ملا کر لگائیں۔ اور صفائی کا پورا خیال رکھیں۔ نمبر ۵ کے قلاع میں مردہ ساخت کو فوراً کاٹ کر علیحدہ کر دینا چاہیے اور پوٹاسیم پرمینگنیٹ کے ہلکے غسول سے منہ کو صاف کرتے رہنا چاہیے۔ خواجہ۔

علاج:۔ مادہ مرض کے مطابق مسہل دیں۔ اگر صفراء یا خون وہاں پر موجود ہو تو منہ کی پھنسیوں کے ماتحت بیان کردہ غرغرہ کرائیں۔ نیز طباشیر۔ گلنار اور کافور کو باریک کر کے منہ میں چھڑکیں۔ لیکن اگر زخم زیادہ خراب ہو تو سرکہ و نمک کی کلیاں کرائیں۔ تاکہ زخم سے جملہ گندہ رطوبتیں صاف ہو جائیں اور اگر مریض سرکہ کی تیزی کو برداشت نہ کر سکے تو بجائے سرکہ کے زعفران شریک کریں۔ یا سرکہ و زعفران دونوں کو جوش دے کر غرغرہ کرائیں۔ اگر قلاع بلغم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو مامیران۔ ہلیلہ اور عاقرقرحا کو سرکہ میں پکا کر کلیاں کرائیں۔ سوداوی قلاع میں برگ مہندی چبائیں اور زبان پر گائے کی پنڈلی کا گودا ملیں۔ بعض مریضوں میں تقویت کے خیال سے مازو۔ دھنیا۔ پوست انار سرکہ میں جوش دے کر کلی کراتے ہیں۔ بچوں کو قلاع میں شیر خشت مکوہ سبز کے پانی میں حل کر کے اور گاؤزبان سوختہ شریک کر کے مقام قلاع پر ملیں نہایت مفید ہوتا ہے۔

آکلۃ الفم

یہ خبیث قسم کا قلاع (منہ آنا) ہے جو فوری طور پر تمام منہ میں پھیل جاتا ہے۔ اسے ڈاکٹری اصطلاح میں گینگرینس سٹومے ٹائی ٹس کہتے ہیں۔ علاج قلاع کے ماتحت ہم نے جن مسہلات اور رطوبات کو صاف کرنے والے اجزاء کا تذکرہ کیا ہے۔ ان ہی کو استعمال کریں۔ نیز زخم کو بھرنے کے لیے غلار فیون[1]

[1] یہ ایک تیز مرکب دوا ہے جو ہر عضو کے آکلہ کو فائدہ کرتی ہے۔ نسخہ اس کا یہ ہے۔ چونا اَن بجھا ایک جزو، ہڑتال منسل۔ قلی اقاقیا ہر ایک نصف جزو باریک پیس کر سرکہ انگوری میں ملا کر ٹکیاں بنالیں۔

یا سُور تیجان لگائیں۔ تاکہ زخم بھرنے کے ساتھ ساتھ صاف بھی ہو جائیں۔ اگر ان دواؤں کے استعمال سے جلن پیدا ہو تو ٹھنڈی دواؤں کے لعاب استعمال کریں یا تازہ دُودھ میں شکر ملا کر کلیاں کرائیں ؛

مُنہ سے بکثرت رال بہنا

(کثرت لعاب دہن) عام اس بات سے کہ رال سوتے میں خارج ہو یا جاگتے میں

یہ صورت گا ہے معدہ کی گرمی و تری سے پیدا ہوتی ہے یا معدہ کی سردی سے چنانچہ جب یہ شکایت گرمی کے باعث پیدا ہوتی ہے تو خلو معدہ کے وقت لعاب زیادہ بہتا ہے۔ اور اگر سردی کے باعث یہ شکایت پیدا ہوتی ہے تو پیٹ بھرے ہوئے ہونے کی صورت میں مُنہ سے رال زیادہ بہتی۔ ہے۔ علاوہ ازیں ضعف ہضم، منہ کی تُرشی اور لعاب دہن کا لیسدار ہونا معدہ کی سردی کو واضح کرتا ہے۔ نوٹ :- یہ کوئی مرض نہیں بلکہ ایک علامت ہے جو بچوں میں عام طور پر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں : بدان امعاء۔ حمل۔ قُلاع اور استعمال پارہ کے بعد بھی یہ عارضہ لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ جو سبب بھی ہو اُس کو زائل کریں۔ خواجہ

علاج :- جس خلط کے غلبہ سے یہ شکایت پیدا ہو۔ اُسی خلط کو معدہ سے خارج کیا جائے۔ چنانچہ گرمی کی موجودگی میں سبز کاسنی نیم کوفتہ نمک کے ہمراہ چبائیں اور رس نگلتے رہیں۔ سردی کی موجودگی میں کُندر و مصطگی چبا کر لُعاب چوستے رہیں

مُنہ کی بدبو (گندہ دہنی)

(بخرالفم) اگر بدبُو کا سبب خاص مُنہ میں ہو مثلاً دانتوں میں میل بھرے ہونے کی صورت میں مُنہ

سے بدبو آتی ہو تو دانتوں کا میل وغیرہ صاف کر دیں۔ اور اگر اس کا سبب دماغ و معدہ میں اخلاط کا امتلاء ہو تو ان اعضاء سے اخلاط کو خارج کریں اور

لہ یونانی میں ایک منجن کا نام ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ پوست انار شیریں و تُرش ہر ایک تین درم گلنار۔ پھٹکری۔ کاغذ سوختہ۔ عاقر قرحا دس درم۔ سماق پندرہ درم۔ نمک ہندی نوشادر ہر ایک پانچ درم کوٹ چھان کر حب آلاس کے سرکے میں ملا کر ٹکیاں بنا کر سکھائیں ؛

حب المسک مُنہ میں رکھ کر لعاب چُوستے رہیں۔ روزانہ مسواک سے دانت صاف کریں۔ روغن گُل یا تِل کے تیل سے کُلّی کرنا معمولی بدبُو کو دور کرنے میں مجرّب ہے۔ نوٹ۔ یہ کیفیت اُن اشخاص میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ جن کے دانت خراب ہوتے یا پھر اُن کا ہضم انتہائی ناقص ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں اسباب کو زائل کریں۔ خواجہ۔

تالو کا ورم (ورمُ الحنک) گاہے زیادتی خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گاہے بلغم سے۔ چنانچہ خونی ورم میں سُرخی اور درد موجود ہوتا اور بلغمی ورم سفید اور بلا درد کے ہوتا ہے۔

علاج:۔ موجودہ مادّہ کے مطابق تنقیہ کریں اور غرغرے کے جو نسخے قلاع کے ماتحت تحریر کئے جا چکے ہیں۔ اُن کو یہاں پر بھی استعمال کریں۔ لیکن خلط غالب کا ضرور خیال رکھیں۔ نوٹ:۔ یہ کیفیت عام طور پر مُزمن نزلہ کے مریضوں میں یا دائمی قبض رہنے والے اشخاص میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ورم کو دور کرنے کے لیے اسباب کو زائل کریں۔ خواجہ

ساتواں باب
ہونٹ کی بیماریاں
امراض شفت

ہونٹ کی سفیدی (بیاضُ الشفت۔ یہ برص کے علاوہ مرض ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بلغم کو خارج کریں۔ غلیظ غذائیں بند کر دیں۔ روغن چمبیلی اور روغن خیری ناک میں ٹپکائیں۔

ہونٹوں کا پھٹنا۔ خشکی اور اُن پر سے چھلکے اُترنا تشقق۔ تقشر و جفاف لب) اِن شکایات کا علاج وہی ہے۔ جس کو ہم منہ کی بیماریوں میں

تحریر کر چکے ہیں۔ جب ہونٹ پھٹ جائیں تو اُن کو ہوا سے بچائیں۔ اور مازو سفیدہ کاشغری۔ نشاستہ۔ کتیرا وغیرہ کوٹ چھان کر مرغیوں کی چربی میں ملائیں۔ اور پھٹے ہوئے ہونٹ پر لگائیں۔ بہت مجرب ہے۔ ہونٹوں پر جو لیپ لگایا جائے اُس پر انڈے کے اندر کی باریک جھلی ضرور چپکائیں۔ تاکہ ہوا اور گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ نوٹ:۔ موم کو بط اور مرغ کی چربی میں پگھلا کر لگانا بھی بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں گلیسرین ملنا نہایت سود مند ہے (مترجم)

ہونٹوں کا پھڑکنا (اختلاج الشفت) اگر اس کی پیدائش کا سبب خون ہو جو ہونٹوں میں پہنچ کر ریاح میں تبدیل ہو جاتا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ قیفال کی فصد کھولیں۔ غذا کم دیں اور مسامات کو کشادہ کر دیں۔ اور اگر اس شکایت کے پیدا ہونے کا باعث غلیظ ریاح ہوں تو امراض سر میں اختلاج کے اندر بیان کردہ علاج کو یہاں پر بھی استعمال کریں۔ اور اگر یہ شکایت معدہ کی شرکت کے باعث ہو اور ساتھ ہی متلی و ہچکی بھی موجود ہو تو یہ قے کا مقدمہ خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قے آنے کے بعد یہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی۔ اور اگر اختلاج ہونٹ کا سبب دماغ ہو تو لقوہ اور مرگی پیدا ہونے کو واضح کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پرہیز کیا جائے اور ایسی تدابیر عمل میں لائی جائیں جن سے یہ مرض پیدا ہی نہ ہو سکیں۔

ہونٹوں کا چھوٹا ہو جانا و کھنچ جانا (التقلص الشفتین) اگر یہ مرض امتلائی تشنج سے پیدا ہوا ہو تو مادہ کو خارج کریں اور ہونٹوں پر گرم روغن لگائیں اور اگر تشنج یابسی کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو لا علاج چیز ہے۔ اگر یہ مرض نوزائیدہ بچوں میں پیدا ہو تو اکثر ہونٹوں کو سیدھا کھینچ کر باندھنے سے درست ہو جاتا ہے۔

ہونٹوں کی بواسیر (بواسیر الشفت) یہ ایک قسم کی لحمی زیادتی ہے۔ جو زیریں ہونٹ پر پیدا ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے۔ کہ خون سوداء کا تنقیہ کریں۔ اور مخصوص قسم کے

ف یعنی فصد سر اُرو کھولیں اور جوشاندہ افتیمون پلائیں اور بعد تنقیہ کے مرہم مُردار سنگ لگائیں۔

مرہم لگا کر بواسیری زائدہ کو دُور کریں ÷ نوٹ:۔ ڈاکٹری میں بواسیرُ الشفت کو ایک قسم کا سرطان (کینسر) مانا جاتا ہے۔ (مترجم)

ہونٹوں کا ورم

(ورمُ الشفت) اس کا علاج یہ ہے کہ موجودہ خلط کو خارج کریں اور مناسب قسم کے ضماد لگائیں۔ برگ توت سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ عمل گرم ورم کی ابتدا میں کیا جائے۔ ہونٹوں کی پھنسیوں کا علاج بھی مواد کا تنقیہ کرتا ہے۔ نیز ہونٹوں کے زخم کا علاج مرہم مناسب (مثلاً سفیدہ کا مرہم یا مُردار سنگ کا مرہم) لگانا اور ہونٹوں کے آکلہ کا علاج آکلۃُ الفم کے مطابق ہے۔

اسی طرح جب ہونٹوں کا مزاج خراب ہو جائے تو سوءِ مزاج کی علامتوں پر غور کر کے علاج کریں ÷

آٹھواں باب

دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں

امراضِ اَسنان ولِثہ

دانتوں کا درد

(وَجعُ الاَسنان) اگر دانتوں میں درد گرمی کی وجہ سے پیدا ہو تو اکثر ٹھنڈا پانی پینے سے جاتا رہتا ہے اور اگر سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو گرم پانی پینے سے رفع ہو جاتا ہے۔ اگر سوءِ مزاج حار کے باعث دانتوں میں درد پیدا ہوا ہو تو سرکہ و گلاب یا مازو، یا برگِ جو شاندے سے کلیاں کرائیں۔ اسی طرح سوءِ مزاج مادی میں بدن سے مادہ کا تنقیہ

لہ یہ مرہم بالخصوص بہت مفید ہے۔ مسور۔ بابونہ، تخم خطمی پانی میں پکا کر اس کے لُعاب میں انڈے کی زردی اور مرغی کی چربی ملالیں ÷

کریں۔ بعدازاں مزاج میں اعتدال پیدا کریں۔ اگر دانت میں درد معدہ کے پُر ہونے کے بعد زیادہ ہو جائے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ درد معدہ کی خرابی سے پیدا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں معدہ سے مواد کو خارج کریں۔ ہاضمہ کو قوی کریں۔ اور کھانے کے مصلح میں دھنیا زیادہ ڈالیں۔ لیکن قے سے قطعاً پرہیز کرائیں۔ اور اگر درد ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا رہتا ہو تو ریاح کو خارج کریں۔ بادیان۔ انیسون اور زیرہ کے نیم گرم جوشاندہ سے کلیاں کرائیں۔ اور اگر دانتوں میں کیڑا لگ جانے سے درد پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں دانت کے اندر سوراخ ہو گا۔ لہٰذا تخم گندنا۔ اجوائن خراسانی اور تخم پیاز کے سفوف کو موم میں ملا کر آگ پر پگھلائیں اور نلکی کے ذریعہ خراب دانتوں تک اس دوا کی دھونی دیں:

نوٹ :۔ روغن قرنفل (لونگ) یا امرت دھارا کافور ۲ تولہ۔ ست اجوائن ۱ تولہ۔ ست پودینہ ۱ تولہ) میں پھویہ تر کر کے ماؤف دانت پر لگانے سے دانت کا درد فوراً زائل ہو جاتا ہے لیکن دانتوں پر لگاتے وقت اس بات کی احتیاط کی جائے کہ دوسرے دانت پر نہ لگ جائے ورنہ اس کو نقصان پہنچے گا۔ اگر دانت میں درد سردی کی وجہ سے پیدا ہو تو کپڑا گرم کر کے یا باجرہ و نمک کی پوٹلی کو گرم کر کے دانتوں پر سینک کی جائے۔ اور سونے یا لوہے کی سلائی سے خراب دانت پر داغ لگایا جائے۔ لیکن داغ کئی مرتبہ دیا جائے تاکہ داغ صحیح مقام پر اچھی طرح سے لگ جائے۔ لیکن سوائے مقام درد کے دوسرے مقام پر داغ نہ لگنے پائے ورنہ گوشت جل جائے گا۔ اور دوسرے قسم کے نقصانات پیدا ہوں گے۔ (مترجم)

اگر دانتوں کے ہلنے سے درد ہو رہا ہو تو اس کو اپنی جگہ جمانے اور مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر دانت اس قدر ہلتے ہوں کہ ان کا جمانا ناممکن ہو۔ تو پھر ان کو اُکھاڑ دیا جائے۔ کیونکہ ان کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں۔ مگر دانتوں کو اُکھیڑنے سے پہلے مسوڑوں کو دواؤں کے ذریعہ نرم کر لیا جائے تاکہ اُکھاڑنے سے آنکھوں کو نقصان نہ ہو۔ یہ دوا دانتوں کے درد کو فوراً دُور کر دیتی ہے۔

نسخہ :۔ عاقرقرحا۔ افیون۔ کندر کے ریزے سب کو عورت کے دودھ میں باریک کر کے درد والے دانت پر لگایا جائے۔

دانتوں کا کُند ہو جانا

(ضَرَس) اگر کسیلی یا زیادہ ترش چیز کے کھانے سے دانت کُند ہو گئے ہوں تو گرم مزاج اشخاص میں خرفہ کے پتے اور اس کی ٹہنیاں چبائیں۔ گرم کباب اور گرم گرم روٹی دانتوں پر ٹیں اور دانتوں کے نیچے دبائے رکھیں۔ لیکن سرد مزاج والوں میں کڑوے بادام اور ناریل چبوائیں۔ نیز برگ تلسی کا چبانا اور نمک کا شہد میں ملا کر دانتوں پہ ملنا دانتوں کے کُندپن کو زائل کرتا ہے۔ اگر دانت کسی اندرونی سبب سے کُند ہو جائیں تو منہ کا مزہ ترش ہوتا۔ کھٹی ڈکاریں آتی اور رال زیادہ بہتی ہے۔

اس شکایت کا علاج یہ ہے کہ قے کے ذریعے بلغم کو خارج کریں قے کے ذریعہ مخصوص طور پر بلغم کو خارج کرنے کی قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ دانتوں کے درد کی موجودگی میں زیادہ اِمتلاء مواد کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں قسم معدہ کا مادہ قے اور دستوں کے ذریعہ بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔

دانتوں کی چمک کا زائل ہو جانا

(ذَہابِ ماءِ الاَسنان) جب دانتوں میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے تو گرم یا ٹھنڈی غذا استعمال کرنے سے دانتوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے اور اُن کو چبایا نہیں جا سکتا۔ یہ مرض دانتوں کو صاف نہ کرنے کی بناء پر ہوتا ہے۔

علاج:۔ مواد کا تنقیہ کرنے کے بعد تعدیل مزاج کریں۔ سردی کی موجودگی میں تِلّی کو بھون کر دانتوں کی تکمید کریں۔ اور گرمی کی موجودگی میں روغن گُل دکا فور سے کلیاں کرائیں۔ چونکہ یہ مرض بھی بالکل دانتوں کے کُند ہونے سے مشابہ ہے لہٰذا اسی کے اصول پر اس کا بھی علاج کریں۔

دانتوں کا گل جانا، سوراخ دار ہو جانا اور ان کا ریزہ ریزہ ہو جانا۔

(تاکُل۔ تفتُت و تثقُب اسنان) ان امراض کا علاج یہ ہے کہ دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ رسوت۔ مازو۔ عاقر قرحا۔ باریک کر کے بطور منجن دانتوں پر لگایا جائے اور اگر کسی شخص میں یہ مرض دانتوں کی اصلی رطوبت فنا ہونے سے پیدا ہوا ہو تو دانت دُبلے ہوں گے اور ذبول کے علامات نمایاں ہوں گے۔ اس

قسم کا مرض لاعلاج ہے۔ لیکن ذبول کے اثر کو کم کرنے یا زائل کرنے کے لیے دانتوں میں تری پیدا کریں ؛؛ نوٹ :- جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جب انسان میں چونے کے اجزاء اور وٹامن ڈی کی کمی ہوتی ہے تو یہ مرض لاحق ہوا کرتا ہے چنانچہ علاج میں دانت کے سوراخ کے اندر کسی ماہر دندان سے چاندی بھروادی جائے اور غذا میں کیلسیم والی غذائیں اور وٹامن ڈی دیا جائے۔ خواجہ

دانتوں پر کرٹڑی جم جانا

(حفر) اس مرض میں دانتوں پر سیاہ یا سبز یا زرد رنگ کا میل (کٹرڑی) جم جاتا اور وہ چھڑانے پر بھی نہیں چھوٹتا۔ اس کو عربی میں قلح بھی کہتے ہیں۔ (یہ مرض دانتوں کو روزانہ صاف نہ کرنے کی بناء پر ہوتا ہے۔ مترجم) ؛

علاج :- جس خلط کا غلبہ ہو اس کو خارج کریں (اور دانتوں کے میل کو چاقو سے چھڑا دیں) بعد ازاں نمک۔ سمندر جھاگ اور گھونگھہ سوختہ کا سفوف بطور منجن دانتوں پر ملیں۔ اگر طبیب کی رائے ہو تو سیپ جلایا ہوا۔ کانچ پسا ہوا۔ بارہ سنگھے کا سینگ جلا ہوا منجن میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس منجن کے لگا دینے سے دانتوں کے گڑھے بھر جاتے ہیں اور دوبارہ اُن پر میل جمنے نہیں پاتا ؛

دانتوں کا رنگ تبدیل ہو جانا

اگر دانتوں کا رنگ زرد ہو جائے تو غلبہ صفراء کی علامت ہے۔ اور سیاہ و بینگنی رنگ غلبہ سوداء کی اور چونے جیسی سفید رنگت غلبہ بلغم کی علامت ہے۔ یہ مرض دانتوں کی عدم صفائی سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج :- اگر بلغم کا غلبہ ہو تو اس کو خارج کریں۔ بعد ازاں صفراوی المزاج اشخاص میں مسور کا آٹا سرکہ میں ملا کر اور سوداوی المزاج میں مغز کبر روغن گل میں ملا کر اور بلغمی مزاج میں روغن مصطگی دانتوں پر ملنا چاہئے۔

دانتوں کا ہلنا

(تحرک اسنان) اگر بچوں یا بوڑھوں کے دانت ہلنے لگیں تو ایسا اُن کی عمر کے مطابق ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے علاج کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر خارجی اسباب سے دانت ہلنے لگیں تو اسباب کو دور کیا جائے۔ عام طور پر دانت، رطوبت کی زیادتی، خون کے جوش اور مسوڑوں کے

خراب ہونے سے ہلا کرتے ہیں۔ لہٰذا قیفال اور چہار رگ کی فصد کھولی جائے۔ ٹھوڑی کے نیچے سینگھیاں کھچوائیں اور مسوڑوں پر جونکیں لگوائیں اور دانتوں کو طاقت دینے والے منجن استعمال کریں۔ لیکن اگر دوا سے آرام نہ ہو اور دانتوں کو اکھیڑنے کی ضرورت ہو تو پہلے نشتر سے مسوڑوں کو چھیل کر دانتوں سے علیحدہ کر لیا جائے۔

بعد ازاں برگ ارنڈ کچے انجیر کے دودھ میں ملا کر دو تین دن تک ملیں تاکہ دانتوں کی جڑیں ہلنے لگیں۔ بعد ازاں اکھاڑ دیں تو بلا تکلیف نکل آئیں گے۔

دانتوں کا موٹا ہو جانا یا لمبا ہو جانا (تزائد الاسنان) اگر غلبہ خون کی وجہ سے ایسا ہو تو اس میں لمبائی و موٹائی کے ساتھ درد بھی موجود ہو گا۔ لہٰذا اس شکایت کو رفع کرنے کے لیے مریض کی فصد کھولیں۔ مسہل دیں اور اگر بلغمی مادہ کی وجہ سے ایسا ہو تو درد موجود نہ ہو گا ایسی حالت میں بلغم کو خارج کرنے والا مسہل دیں۔ لیکن جب دانت سخت ہو اور لمبا و موٹا نہ ہو۔ بلکہ دوسرے دانتوں کے گھس جانے سے صرف وہی ایک دانت بڑھا ہوا معلوم ہو تو اس کو دانت کاٹنے والے اوزار کے ذریعہ کاٹ دیا جائے یہ آلہ اسی غرض سے بنایا جاتا ہے۔ (یہ دانت کی پیدائشی خرابی ہے جو شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ مترجم)

دانتوں کی خارش (حکۃ الاسنان) اس مرض میں دانت کے اندر اس قسم کی خارش ہوتی ہے۔ کہ مریض دانتوں کو رگڑنے اور چیزوں کو چبانے سے خاموش نہیں رہ سکتا۔

علاج:۔ جوشاندہ افتیموں اور حب ایارج کے ذریعہ بدن و دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ کھٹی اور کھاری چیزیں قطعاً استعمال نہ کی جائیں۔ علاوہ ازیں سرکہ میں بیخ کمافیطوس جوش دے کر کلیاں کریں۔

سوتے میں دانتوں کا بجنا (صریر الاسنان فی النوم) اگر دانتوں کے قرب و جوار میں امتلاء موجود ہو تو ایارجات وغیرہ کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے۔ گردن پر روغن قسط کی مالش کریں۔ اور اگر مریض میں امتلاء موجود نہ ہو تو پھر تعدیل مزاج ہی مرض کو رفع کرنے کے لیے کافی ہے

بچّوں میں آسانی کے ساتھ دانت نکلنے کے لیے مسوڑوں اور گالوں پر مکھن اور گائے کی پنڈلی کا گُودا ملیں۔ اگر بچّوں کے مسوڑوں پر کتیا کا دُودھ ملا جائے تو اس سے بچوں میں نہایت آسانی کے ساتھ جلد تر دانت نکل آتے ہیں۔ شہد کی مالش بھی فائدہ کرتی ہے۔ آب برگ مکوہ سبز اور روغن گل ملا کر دانتوں پر لگانے سے مسوڑوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ جو دانت نکلتے وقت مسوڑوں میں ہُوا کرتا ہے۔ بچوں کو ایسی صورت میں کوئی سخت چیز نہ کھلائی جائے۔ وگرنہ سخت چیز چبانے سے دانتوں کو پیدا کرنے والا مادّہ زائل و برباد ہو جائے گا۔ نوٹ:۔ یہ کیفیت ہضم کی خرابی اور کرم شکم کی موجودگی میں بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا علاج کیا جائے۔ بعض اوقات مرگی کا پیش خیمہ بھی تصوّر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے باخبر رہنا چاہیے۔ خواجہ

مسوڑوں کا ورم

(ورم لثہ) موجودہ مادہ کے مطابق تنقیۂ مواد کریں۔ بعد ازاں مناسب قسم کے مضمضے (کُلیّاں) استعمال کریں۔

مسوڑوں سے ہمیشہ خون نکلنا

(لثہ دامیہ) اگر مسوڑوں سے خون نکلنے کا سبب قوّت جاذبہ کا ضعف ہو تو مازو مسور سوختہ اور طباشیر باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔ ضرورت کے وقت اس میں سماق اور کیکر کی چھال بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ شکایت غلبۂ خون کی وجہ سے ہو تو فصد کھلوائیں اور ٹھنڈی دواؤں سے کُلیّاں کرائیں۔

نوٹ:۔ جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی غذا میں وٹامن اے سی اور ڈی نہیں ہوتا ہے۔ اُن میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے۔ لہٰذا تازہ مکھن، دُودھ اور تازہ پھل خوب استعمال کرائے جائیں۔ اور جو مسوڑے بالکل خراب ہو گئے ہوں تو کسی دندان ساز سے مشورہ لیا جائے۔ معمولی عوارضات کے لیے مناسب قسم کے منجن لگائے جائیں۔ خواجہ

مسوڑوں کے زخم و ناصور

(قرحہ و ناصور لثہ) اگر کسی زخم میں پیپ پیدا ہو جائے تو اُس کو قرحہ کہتے ہیں۔ اور جب قرحہ کو چالیس دن گذر جاتے ہیں تو ناصور کہتے ہیں۔

علاج:۔ اس مرض کا علاج بالکل قلاع (مُنہ آنا) کے مطابق کریں اور ناصور

کو باریک قسم کی سلائی سے داغ دیا جائے ؛

مسوڑوں کا ڈھیلا و کم ہو جانا (نقصان و استرخائے لثہ) اس مرض میں مسوڑوں کا گوشت کم ہو جاتا یا ڈھیلا ہو جاتا ہے جس سے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ علاج :- گل سرخ۔ جفت بلوط۔ گلنار حب الآس ہر ایک ایک تولہ۔ خرنوب نبطی۔ سماق۔ عاقرقرحا ہر ایک سوا تولہ سب کو نہایت باریک کرکے مسوڑوں پر لگائیں ؛

مسوڑوں کا زائد گوشت (لحم زائد فی اللثہ) اس قسم کا مرض عام طور پر داڑھوں کے مسوڑوں پر ورم پیدا ہونے کے بعد لاحق ہوا کرتا ہے۔ اس میں مسوڑوں کا گوشت بڑھ جایا کرتا ہے ؛

علاج :- مرکی۔ کسیس سبز دونوں کو باریک کرکے بڑھے ہوئے گوشت پر لگائیں۔ تاکہ یہ دوائیں اس گوشت کو صاف کر دیں ؛

نواں باب

حلق۔ کوا مری اور قصبۃ الریہ کی بیماریاں

الامراض حلق، لہاۃ، مری، قصبۃ الریہ

حلق منہ کی مشہور فضا ہے جو منہ کے پچھلے حصے میں ہوتی ہے۔ لہات کو ملازہ بھی کہتے ہیں۔ جو حلق کے کوے کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ صنوبری شکل کا جسم ہے جو حلق کے پچھلے حصہ میں لٹکا رہتا ہے۔ مری اس نالی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ غذا منہ سے معدہ تک پہنچتی ہے۔ قصبۃ الریہ وہ نالی ہے۔ جس کے ذریعہ ہوا پھیپھڑوں میں آتی جاتی ہے ؛

کوے کا ورم (ورم اللہاۃ) موجودہ مادہ کے مطابق تنقیہ کریں۔ بعد ازاں مناسب قسم کے غرغرے کرائیں۔ خونی و صفراوی مواد کی موجودگی میں سرکہ و گلاب۔ آب برگ مکوہ سبز اور دیگر اسی قسم کی دواؤں سے

غرغرے کرائیں۔ مادہ سوداویہ کی موجودگی میں مغز املتاس میں تازہ دودھ حل کر کے غرارے کرائیں۔ ضرورت کے وقت اس میں روغن بادام لعاب بہیدانہ اور تھوڑا سا نمک بھی ملا سکتے ہیں:

کوے کا لٹک جانا (استرخاء اللہاۃ) جب کوا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نزلہ و قبض دائمی میں ہوتا ہے۔ یا بچوں میں خرابی ہضم کی بناء پر ہوا کرتا ہے)۔ تو لٹک جایا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں حلق کے اندر کوئی لٹکی ہوئی چیز محسوس ہوتی ہے۔ جس کو عربی میں سقوط اللہاۃ بھی کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں گلے کے اندر گدگداہٹ محسوس ہونے سے باربار کھانسی آیا کرتی ہے۔ خصوصاً چت لیٹنے کے وقت:

علاج:۔ اگر سقوط لہاۃ غلبہ خون کے باعث ہو تو فصد کھلوائیں اور سرکہ و گلاب کے غرغرے کرائیں۔ نیز گل سرخ۔ صندل۔ گلنار۔ کافور پیس کر کوے پر ملیں۔ اگر بلغم کی زیادتی سے ایسا ہو۔ تو بلغمی مادہ خارج کرنے کے بعد ماء العسل سے غرغرے کرائیں۔ پھٹکری۔ بارہ سنگھے کا سینگ جلا ہوا۔ نوشادر تینوں کا سفوف کر کے چمچے کے ذریعے کوے پر لگائیں اور اوپر کو بھی اٹھائیں۔ سر پر تالو کے مقام پر سریش پگھلا کر یا سرکہ میں اسپغول و سفیدی بیضہ مرغ ملا کر لگائیں۔ اس سے کوا اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔ اگر بچوں کا کوا گر جائے تو ان کے تالو پر مازو سرکہ میں پیس کر لگایا جائے نیز ملتانی مٹی جلا کر سرکہ میں حل کی جائے اور تالو کے مقام پر لگائی جائے۔ اس سے بھی کوا اوپر اٹھ جاتا ہے۔ جب تک اس بات کا احساس نہ ہو جائے کہ اب دوائیں کوئے کو اوپر اٹھانے میں ناکام ہو گئی ہیں۔ اس وقت تک کوے کو لوہے یا دوائیں کے ذریعہ کاٹنے کی کوشش نہ کی جائے۔ خصوصاً کوے کو جڑ سے بالکل نہ کاٹا جائے۔ کیونکہ جب کوئے کو جڑ سے کاٹ دیا جاتا ہے تو بعض حروف صحیح و درست طریقہ پر ادا نہیں ہوتے:

خناق ایک مرض وبائی ہے جس میں حلق کے اندر جھلی پیدا ہو جانے سے سانس کی آمد و رفت اور کسی چیز کے نگلنے و خارج کرنے میں دقت و دشواری پیدا ہو جاتی ہے:۔ نوٹ:۔ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ اس جھلی کا سبب

ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں جن کو ڈفتھیریا بیسی لس کہتے ہیں۔ یہ جراثیم چھ ماہ سے کم عمر کے بچوں پر حملہ آور نہیں ہوتے۔ لیکن پندرہ سال اور دو سال کی عمر کے بچوں پر زیادہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ جب اس قسم کے جراثیم کا حملہ ہو جائے تو فوراً اینٹی ڈفتھیریا سیرم کا انجکشن دیا جائے۔ مقدار خوراک معالج طبیب کی رائے پر منحصر ہے
اس کے علاوہ خناق کی ایک اور قسم بھی ہے جو ورم لوزتین شدید کی بڑھی ہوئی کیفیت ہے۔ اس میں لوزتین کے اندر پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں پھوڑے کی غور و پرداخت نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ پھوڑا پھٹ کر پیپ سانس کے راستوں میں چلی جائے اور مریض مر جائے۔ یا پھوڑا زیادہ بڑھ کر تنفس کے راستوں کو بند کر دے اور مریض دم گھٹ کر مر جائے۔ (مترجم)

علاج:۔ اگر خون و صفراء کی وجہ سے مرض خناق پیدا ہوا ہو تو قیفال یا زبان کے نیچے کی رگ میں فصد کھولیں اور چند بار کر کے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں۔ لیکن اگر مریض کے بدن میں خون کافی ہو اور زیادہ خون نکلنے سے کسی قسم کے ضعف کا اندیشہ نہ ہو تو پھر ایک ہی مرتبہ میں معتدل مقدار کے اندر خون نکال لیا جائے۔ اگر اس کے بعد بھی خون نکالنے کی ضرورت ہو تو تھوڑا تھوڑا کر کے چند دفعہ میں خون خارج کر سکتے ہیں۔ فصد کرنے کے بعد قبض موجود نہ ہو تو نرم قسم کے حقنے۔ آب فواکہ اور اسی قسم کی دیگر چیزوں سے قبض دور کریں۔ تنقیہ مواد کے بعد آب سماق اور دیگر ٹھنڈی دواؤں سے غرغرے کرائیں۔ اور تعدیل مزاج کے لیے حرارت کم کرنے کے واسطے ٹھنڈے شربت پلائیں۔ کھانے میں آش جو پلائیں۔ اگر مریض کو کھانسی نہ ہو تو کھانے پینے کی چیزوں میں ترش چیزیں شریک کر دیں۔

اگر ورم حلق میں باہر کی طرف نمایاں ہو جائے تو اس پر سینگھیاں لگوائی جائیں جونکیں چمٹائی جائیں تاکہ مادہ مقامی عضو سے خارج ہو کر ورم میں سکون پیدا کرے
علاوہ ازیں خونی خناق میں پنڈلیوں پر سینگھیاں لگوانا نہایت مفید رہے
جب خناق پیدا ہوئے تین دن گذر جائیں تو مغز املتاس گائے کا دودھ میں جوش دے کر چھان لیں اور نیم گرم حالت میں غرغرے کریں۔ اگر مریض حکیم کے پاس ایسے وقت میں آئے جبکہ مریض بے انتہا کمزور ہو چکا ہو۔

تو پھر فصد کھولنے میں جلدی نہ کی جائے۔ اسی طرح جب خناق کا ورم پک جائے اور خود بخود نہ پھٹے تو بورۂ ارمنی۔ ہینگ۔ ابابیل کی تازہ بیٹ دودھ و گرم روغن میں پکا کر غرغرہ کرائیں تاکہ ورم پھٹ کر پیپ صاف ہو جائے۔ بعد ازاں مریض کو گیہوں کی بھوسی روغن بادام اور شکر سے حریرہ بنا کر پلائیں ؛

نوٹ :۔ گلے کے ورم میں بیرونی جانب ٹھنڈی دوائیں ہرگز نہ لگائی جائیں۔ لیکن تنقیۂ مواد کے بعد زفت۔ نطرون اور رائی جیسی چیزیں باریک پیس کر گلے پر طلاء کریں۔ تاکہ مادہ عضو کی گہرائی سے باہر کی طرف متوجہ ہو جائے اور مری و قصبۃ الریہ کی طرف نہ جانے پائے۔ اسی غرض سے اطباء ٹھوڑی کے نیچے سینگھیاں لگواتے ہیں ؛

بلغمی خناق میں حقنہ یا دوا ملین کے ذریعہ قبض کو رفع کریں اور آب مولی میں سکنجبین ملا کر غرغرہ کرائیں۔ اگر خناق شدید و خراب قسم کا ہو تو زبان کے نیچے والی رگ میں فصد کھولیں اور گدی و ٹھوڑی کے نیچے سینگھیاں لگوائیں ؛

سوداوی خناق میں باسلیق کی فصد کھلوائیں اور مقام فصد پر پچھنے لگائیں تاکہ غلیظ و سوداوی خون کافی نکل جائے۔ نیز فصد میں ضرورت کے مطابق خون نکالا جائے۔ قبض کو رفع کرنے کے لیے مناسب قسم کے حقنے اور مطبوخ افتیمون استعمال کیے جائیں۔ دودھ میں مغز املتاس جوش دے کر پلایا جائے اور غرغرہ کرایا جائے۔ میتھی۔ گل بابونہ۔ برگ کرم کلہ کوٹ چھان کر روغن نرگس و بط کی چربی میں ملا کر حلق کے بیرونی جانب لیپ کریں ؛

یادداشت خناق کی ایک قسم اور بھی ہے۔ جس کو خناق کلبی کہتے ہیں (یعنی یہ مرض کتوں کو پیدا ہوتا یا اس کے پیدا ہونے پر مریض کتوں کی طرح سانس لینا شروع کر دیتا ہے) خناق کی یہ قسم نہایت خراب و سخت ہوتی اور مریض کتوں کی طرح زبان باہر نکال کر سانس لیتا ہے۔ اگر خناق کلبی کا سبب عضلات حلق کا ورم ہو تو ضرورت کے مطابق تنقیۂ مواد کیا جائے۔ جیسا کہ پچھلے صفحات میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ اور اگر مہروں کے ٹل جانے سے خناق کلبی جیسی کیفیت

پیدا ہو گئی ہو تو مناسب قسم کی تدابیر سے مہروں کو اپنی جگہ پر واپس کیا جائے
خناق کی ایک اور قسم ذُبحہ[1] بھی ہے۔ جو نہایت ہی بُری ہوتی اور اس میں مریض نہ بول سکتا ہے۔ اور نہ کوئی چیز حلق سے فرو کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی چیز کو نگلنا بھی چاہے تو وہ ناک کے راستے سے خارج ہو جاتی ہے۔ اس خناق میں جب گلے پر سُرخی ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو اچھی علامت تصور کی جاتی ہے۔ اس خناق کا علاج وہی ہے جس کو ہم پچھلے صفحات میں خناق کے ماتحت تحریر کر چکے ہیں۔ اگر خناق کے مریض میں کسی چیز کا نگلنا دشوار ہو جائے تو گردن کے دوسرے مہرے پر سینگی رکھ کر چوسا جائے اس صورت سے مری میں کسی قدر کشادگی پیدا ہو جاتی اور حلق کی چیز بسہولت نگل لی جاتی ہے۔ اور اگر سانس کی آمد و رفت میں تنگی پیدا ہو گئی ہو۔ تو حلق میں اسی طریقہ پر کشادگی و فراخی پیدا کی جائے۔ جس کو بڑی کتابوں (معالجات قانون) میں تحریر کیا گیا ہے:۔

حلق کی پھنسیاں

(بثور حلق) بعض اوقات حلق۔ مری اور قصبۃ الریہ میں پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں گرمی و جلن بنہایت موجود ہوتی ہے۔ اگر مری میں پھنسیاں نکل آئیں تو غذا گذرتے وقت خصوصاً ترش غذا نگلنے میں مری کے مقام پر درد محسوس ہو گا۔ اور حلق و قصبۃ الریہ میں پھنسیاں نکل آنے پر گفتگو کرنے۔ چیزوں کے چبانے۔ دھوئیں و گرد و غبار کے داخل ہونے سے درد میں زیادتی ہو جائے گی۔ لیکن غذا گذرتے وقت کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

علاج:۔ فصد کریں اور آب فواکہ پلا کر دست لائیں۔ تیز و سخت قسم کی غذائیں نہ کھلائیں۔ جب پھنسیاں پک کر پھوٹ جائیں تو خناق میں بیان کردہ طریقہ کے مطابق پیپ و مواد کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔ نیز حلق کی پھنسیوں میں خناق کے ماتحت بیان کردہ غرغرے استعمال کریں۔

---

[1] اس ورم کا خاصہ ہے کہ گلے میں دونوں کانوں کے درمیان ایک سُرخ طوق کی مانند نظر آتا ہے اس واسطے اسے ذُبحہ سے موسوم کرتے ہیں۔ [2] یعنی باسلیق یا اکحل کی اور تسکین سوزش کے لیے حریرہ نشاستہ اور روغن بادام کا تیار کر کے دیں:۔

حلق میں جونک کا چمٹ جانا

(تعلیق علق بحلق) اکثر مقامات کے پانی میں جونک پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب اس پانی کو بے احتیاطی کے ساتھ بغیر چھنے ہوئے پیا جاتا ہے تو جونک حلق میں چسپاں ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ جونک حلق۔ قصبۃ الریہ یا مری سے گذر کر ناک کی راہ ناک میں پہنچ جاتی اور وہیں پر چمٹ کر لگی رہتی ہے۔ چنانچہ جب منہ میں تکلیف موجود ہو۔ لیکن اس کا کوئی سبب ظاہر نہ ہو۔ بلکہ مریض بغیر کسی وجہ کے غم زدہ اور نڈھال رہتا ہو۔ نیز منہ سے بغیر کسی ظاہری اسباب کے کبھی کبھی پتلا سرخ خون بھی آتا ہو۔ تو یہ صورت سوائے جونک کے کسی دوسری وجہ سے نہیں پیدا ہوتی۔ پھر اگر جونک قصبۃ الریہ میں چمٹ جائے تو مریض کو ہر وقت کھانسی آتی رہے گی۔

علاج:۔ اگر منہ کھولنے پر جونک حلق کے کسی حصہ میں نظر آتی ہو تو چمٹی کے ذریعہ نکالیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ چمٹی سے اس کے لٹکے ہوئے حصہ کو پکڑ کر دبائے رکھیں۔ جب تھوڑی دیر کے بعد تکلیف سے جونک کا منہ جو اعضاء سے چسپاں ہے۔ وہ ڈھیلا ہو کر جدا ہو جائے۔ تو اس کو فوراً باہر نکال کر پھینک دیا جائے۔ اور اگر جونک اندر ہو اور نظر نہ آتی ہو۔ نیز چمٹی سے پکڑنے کا بھی کوئی موقع نہ ہو تو ہتھیلیہ میں گیلی مٹی (کیچڑ) بھر کر مریض کے منہ میں رکھیں۔ چونکہ جونک گیلی مٹی پر عاشق ہوتی ہے لہٰذا وہ عضو سے علیحدہ ہو کر مٹی کی تھیلی سے چمٹ جائے گی۔ اب اس تھیلی کو باہر نکال لیں۔ اور اگر جونک ناک میں چمٹی ہوئی ہو تو کلونجی۔ آب فقاء الحمار (اندرائن کے پھلوں کا پانی) اور کشنی کو سرکہ میں پکا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اور جب جونک اس قطور کے ذریعہ علیحدہ ہو کر معدہ میں چلی جائے تو فوراً قے کرائیں۔ یا مسہل دیں تاکہ جونک معدہ سے خارج ہو جائے۔ پانی پیتے وقت اس بات کی احتیاط کی جائے کہ بغیر دیکھے اور صاف کئے ہوئے پانی نہ پیا جائے۔

سوئی نگل جانا:۔ (تبلع الابرہ) گاہے انسان دھوکے میں سوئی نگل لیتا ہے۔

لہ بیمار کو دھوپ میں آفتاب کے مقابل بٹھائیں اور منہ اس کا اچھی طرح سے کھول کر زبان کو انگلی سے نیچے دبا کر جونک کو دیکھیں اور چمٹی سے نکال لیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس سے پہلے عرق کھاور نمک سے غرارہ کرائیں

علاج :- تین ماشہ سنگ مقناطیس باریک پیس کر ایک چمچہ شراب انگوری میں حل کر کے نہار منہ پلایا جائے۔ اور آدھ گھنٹہ بعد مسہل دیدیا جائے۔ جب سوئی خارج ہو جائے تو معدہ کی اصلاح کے لیے حسب ضرورت تدابیر اختیار کی جائیں۔

حلق میں کانٹے وغیرہ کا پھنس جانا

بعض آدمیوں کے حلق میں مچھلی کا کانٹا یا روٹی کا لقمہ یا اسی قسم کی کوئی دوسری چیز پھنس جاتی اور تکلیف پہنچاتی ہے۔

علاج :- اگر ہاتھ سے پھنسی ہوئی چیز کو نکالنا ممکن ہو تو ضرور نکال دیا جائے اور اگر پھنسی ہوئی چیز آم کی گٹھلی جیسی پھسلنے والی چیز ہو تو گردن و شانوں کے درمیان مکے مار کر پھنسی ہوئی چیز کو منہ کے راستے باہر نکالا جائے یا معدہ میں داخل کیا جائے اور اگر مچھلی کا کانٹا یا چھوٹی سی ہڈی پھنسی ہوئی ہو تو روٹی کا بڑا سا لقمہ کھلائیں تاکہ لقمہ کے ساتھ ساتھ اٹکی ہوئی چیز بھی معدہ میں چلی جائے۔ اگر مذکورہ تدبیر سے کامیابی نہ ہو تو خشک[1] انجیر میں دھاگہ باندھ کر تھوڑا سا چبائیں اور نگل لیں لیکن دھاگے کو منہ کے باہر پکڑے رہیں۔ جب انجیر حلق میں چلا جائے تو دھاگے کو پکڑ کر کھینچ لیں۔ ایسی صورت میں انجیر کے ساتھ حلق میں اٹکی ہوئی چیز بھی باہر آجائے گی۔ اٹکی ہوئی چیز نکل آنے کے بعد اگر گلے میں خراش محسوس ہو تو لعاب دار چیزیں اور حریرہ[2] پلا کر خراش کو دور کریں۔

مری کا بند ہو جانا

(انطباق المری) جب انسان کی مری چپک کر بند ہو جاتی ہے۔ تو پانی و شوربے جیسی پتلی چیز بھی حلق سے نیچے نہیں اترتی۔ لیکن جب بڑا اور بھاری لقمہ کھایا جاتا ہے۔ تو بغیر کسی تکلیف کے حلق سے گذر جاتا ہے۔

علاج ایارجات اور مناسب قسم کے غرغروں سے بلغم کو خارج کریں۔ نیز انیسوں۔ کندر۔ بالچھڑ۔ بہمن و مصطگی کا جوشاندہ گھونٹ گھونٹ کر کے نیم گرم پلائیں۔ ٹھوڑی کے نیچے تنگ کی سینگھیاں لگوائیں۔ یا پچھنے

---

[1] بہتر یہ ہے کہ اسپنج کو ڈوری میں باندھ کر نگلیں اور ڈوری کو ہاتھ سے پکڑے رہیں۔ پھر پانی پلائیں تاکہ اسپنج پھول جائے۔ پھر یکبارگی رسی کو کھینچیں تاکہ وہ شے اسپنج کے ہمراہ نکل آئے

[2] مثلاً گیہوں کی بھوسی، روغن اور شکر کا حریرہ بنا کر پلائیں۔

جند بیدستر و سکنجبین اس مقام پر لگائیں

حنجرہ کا استرخاء

(استرخائے حنجرہ) جب حنجرہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ تو سانس مشکل سے آتا یا بالکل نہیں آتا۔ یہ کیفیت اعصاب حنجرہ کے مفلوج ہونے پر پیدا ہوتی ہے ؛ علاج۔ جو طریقہ علاج مری کے بند ہونے میں تحریر کیا گیا ہے۔ وہی یہاں پر بھی استعمال کریں۔ کیونکہ دونوں امراض کے پیدا کرنے کا سبب ایک ہی ہوتا ہے

مری کی خارش

(حکاک المری) اس مقام کی خارش کو رفع کرنے کے لئے قے کرائیں۔ بعد ازاں پرانے سرکہ سے غرارے کرائیں۔ علاوہ ازیں شکر سے میٹھا کیا ہوا دودھ گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں ؛

اختلاج وارتعاش قصبۃ الریہ

یعنی قصبۃ الریہ میں پھڑکن اور لرزنے کی کیفیت پیدا ہونا۔ جب قصبۃ الریہ میں اختلاج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو مریض کو گفتگو کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اور جب یہاں پر رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو گفتگو میں اس قسم کی لرزش نمایاں ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ بوڑھوں کی بات چیت میں ہوا کرتا ہے ؛

علاج :۔ عام اختلاج و رعشہ کے مطابق اس کا بھی علاج کریں۔ نیز یہاں پر غرغروں کی دوا سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے ؛

پانی میں ڈوبنے کا علاج

(تدبیر غریق) اگر پانی میں ڈوبا ہوا شخص پانی سے نکلنے کے بعد بے ہوش ہو۔ لیکن سانس کی آمد و رفت موجود ہو تو فوراً اس کو الٹا کر دیا جائے اور پیٹ پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ پانی بالکل نکل جائے۔ بعد ازاں ہوش میں لانے کے لیے مرچ سیاہ و سونٹھ سرکہ میں پکا کر حلق میں ٹپکائیں اور پھیپھڑوں کی اصلاح و درستگی کے لیے چنے کے آٹے اور دودھ سے حریرہ بنا کر پلائیں۔ عوام کا یہ قول بالکل غلط ہے کہ پانی میں ڈوبا ہوا شخص مریض سکتہ کی طرح تین دن تک زندہ رہتا ہے۔ برخلاف ازیں جب مریض کا سانس بند ہو جائے تو اس کو قطعاً مردہ تصور نہیں کرنا چاہیے اور مصنوعی تنفس جاری کرنا چاہیے۔ اگر آدھ گھنٹہ کوشش کے بعد تنفس جاری نہ

ہو تو پھر علاج کی مزید تکالیف نہیں دی جائیں۔ اس کے متعلق تفصیلی حالات مترجم کی کتاب منافع الاعضاء میں پڑھیں۔

پھانسی لگنا

(مخنوق ہونا) اگر کسی شخص کا گلا کمند یا پھندا ڈال کر گھوٹا گیا ہو۔ تو ایسے آدمیوں میں سب سے پہلے یہ غور کریں کہ آیا اس میں سانس باقی ہے یا نہیں۔ اگر سانس باقی ہے تو فوراً پھندا اور کمند کاٹ ڈالیں منہ میں جھاگوں کی عدم موجودگی پر قیفال کی فصد کھولیں۔ گرم حقنوں کے ذریعہ دست لائیں اور رائی کا باریک سفوف پیروں پر ملیں۔ جب مریض ہوش میں ہو جائے تو روغن بنفشہ اور گرم پانی سے غرغرہ کریں۔ لیکن پھانسی لگے ہوئے شخص کے منہ میں جب جھاگ آجائیں تو مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اگر کافی کوشش کے بعد بھی تنفس جاری نہ ہو تو اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ لہذا اس کے علاج کی کوشش بھی بے کار و فضول ہے

مشکل سے نگلنا

(عُسرِ بَلَع) اگر راستہ کی تنگی کے باعث مریض مشکل سے کسی چیز کو نگلتا ہو تو اس کو اصطلاح طب میں خناق وانطباقُ المَری کہتے ہیں۔ جن کا بیان پچھلے صفحات میں گذر چکا۔ لیکن اگر مَری کے سوءِ مزاج سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج موجودہ سبب کے مطابق کریں یعنی سبب کے مطابق مزاج کی تعدیل کریں۔ دونوں شانوں کے درمیان مناسب قسم کے لیپ لگائیں۔ کیونکہ مَری پُشت کی طرف اور قصبۃُ الرّیہ سینہ کی طرف بیرونی مقامات سے قریب ہوتے ہیں۔

ورم مری

(ورمُ المَری) موجودہ مادّہ کے مطابق تنقیہ کریں اور مناسب قسم کی چیزیں پلا کر تعدیل مزاج کریں۔

مَری کے زخم

(قروح المری) جب مری میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو مقام زخم پر درد رہتا اور تیز و تُرش غذا استعمال کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ جس میں روغنی غذاؤں کے استعمال سے کمی پیدا ہو جاتی اور اُن چیزوں کے گذرنے پر مری میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر مریض بڑا لُقمہ استعمال کرے تو مُری کے ورم میں اِن علامات کے برخلاف صورتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جو مُری کے بند ہو جانے

میں ہوا کرتی ہیں۔ نیز ان ہی علامات کی موجودگی میں ورم و قرحہ کے اندر فرق کیا جاتا ہے ورم میں زخم اگرچہ ورم پھٹنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ لیکن کبھی بغیر ورم کے تیز مادوں کی موجودگی سے بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ علاج: ابتدائی تین دنوں میں ماء العسل کے اندر دودھ و شکر ملا کر پلائیں۔ تاکہ زخم صاف ہو جائے۔ بعد ازاں موم سفید و روغن گل آگ پر پگھلا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں:

آواز کا بیٹھ جانا (بحۃ الصوت) اگر نزلہ کے باعث آواز بیٹھ جائے تو مریض کو خشخاش کا شربت تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ کوکنار کے جوشاندے سے غرارے کرائیں۔ تاکہ مادہ اس طرف نہ آنے پائے۔ اور اگر گلے میں سوء مزاج پیدا ہو جانے کی وجہ سے آواز بیٹھ جائے تو مزاج کے مطابق تبدیل مزاج کریں۔ گاہے کباب چینی کے چبانے سے بھی آواز صاف ہو جاتی ہے علاوہ ازیں چھوارے۔ انجیر۔ چلغوزے۔ مغز بادام۔ گنّے۔ ماء العسل۔ لعاب تخم کتان کے استعمال سے بھی آواز صاف ہو جاتی اور بیٹھی ہوئی آواز کھل جاتی ہے۔

دسواں باب

پھیپھڑے و سینہ کے امراض

(امراض الریہ و صدر)

ربو یعنی دمہ (ضیق النفس) اس کو بعض اطبا "بہر" بھی کہتے ہیں اس کیفیت کو ہندوستان میں "دمہ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ گاہے بعض اطبا تینوں الفاظ کے استعمال میں فرق کرتے ہیں۔ یہ مرض پیدا ہونے کے بعد بہت دنوں تک رہتا اور بار بار اس کے حملے ہوا کرتے ہیں۔ نیز یہ مشکل ہی سے اچھا ہوتا ہے۔ لہٰذا جس قدر جلد اس کا تدارک و علاج کیا جائے بہتر و اچھا ہے۔ اگر دمہ بلغم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو کھانسی میں بلغم بکثرت

خارج ہوگا اور سینہ میں خرخراہٹ ہوگی :- نوٹ :- دمہ کے متعلق جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے ۔ کہ یہ موروثی بھی ہوتا ہے ۔ شیخ علیہ الرحمۃ نے بھی اس کو موروثی مرض قرار دیا ہے ۔ اس کے علاوہ جدید ماہرین نے جس قدر اسباب بیان کئے ہیں سالم اسب کو ارزانی صاحب نے علیحدہ علیحدہ دمہ کی قسمیں بیان کیا ہے ۔ علاج کے بارے میں بھی وہی تمام باتیں ملحوظ خاطر رکھی جائیں جن کو مؤلف کتاب نے تحریر کیا ہے ۔ شدید دورہ کے وقت ایڈ مولائی سین کی عضلاتی پچکاری کریں یا برگ وبار تخم دھتورہ ۔ برگ بھنگ یوکلپٹس آئل وشورہ قلمی سے سفوف بنا کر دورہ کے وقت آگ لگا کر دھواں منہ کے راستے اندر لیجائیں (خواجہ)

علاج ربو بلغمی اولاً بلغم کے منضج ومسہل پلا کر روزانہ صبح وشام وسوتے وقت دو تولہ شربت زوفا گرم پانی میں حل کر کے پلائیں ۔ نیز کبھی کبھی تخم مولی شہد کے ساتھ پلا کر قے کرائیں ۔ پرندوں کا گوشت گرم مصالحہ شریک کر کے کھلائیں ۔ اگر کھانسی میں بلغم زیادہ ہو تو تخم کتاں نیمکوب کر کے پانی میں جوش دیں ۔ بعد ازاں چھان کر اور شہد ملا کر پلائیں ۔ اس تدبیر سے بلغم نہایت آسانی کے ساتھ خارج ہو جاتا اور کھانسی میں سکون پیدا ہو جاتا ہے ۔ زہریلی وگرم دوائیں کسی وقت بھی استعمال نہ کریں ۔ کیونکہ اس قسم کی دوائیں مرض کو زیادہ دنوں تک قائم رکھنے کا باعث ہو جاتی ہیں ۔ سینہ پر بکری کے گردے کی چربی اور روغن السی وموم ملا کر برابر لگایا کریں ۔

قلبی دمہ اگر دمہ قلبی بخارات کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو نبض وسانس میں تواتر وعظم موجود ہوگا ۔ نیز مریض کو پیاس بھی زیادہ لگے گی :

علاج :- بائیں باسلیق کی فصد کھولیں ۔ لعاب دار اور پیٹ کو نرم کرنے والی چیزیں استعمال کرائیں ۔ ہاتھ پاؤں پر مالش کریں ۔

دمہ ریوی اگر دمہ پھیپھڑے کے سوء مزاج حار سادہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو نبض میں تواتر وعظم کے ساتھ ساتھ پیاس زیادہ لگے گی ۔

علاج :- ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور سینہ پر ٹھنڈے قسم کے طلاء لگا کر تعدیل

سے آش جو پلائیں اور بادام ۔ نشاستہ اور کتیرے وغیرہ کا حریرہ تیار کریں اور لعاب اسپغول اور السی کا سینے پر لگائیں ۔ اسی میں روغن بنفشہ ملا کر ایک ایک گھونٹ پلائیں :

مزاج کریں۔

دمہ صدری اگر سینہ کے عضلات میں استرخاء ڈھیلاپن پیدا ہونے کی وجہ سے دمہ پیدا ہوا تو نبض نرم اور سانس دوہرا ہوگا۔ چنانچہ جب تک سینہ کو تان کر سیدھا نہ کیا جائے گا۔ سانس ٹھیک طور پر نہیں آئے گا۔

علاج:۔ سینہ پر روغن نرگس کی مالش کریں اور فالج کے طریقہ پر علاج کیا جائے۔ بلیتھی و دار چینی کے جوشاندہ میں شہد ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں۔

خشک دمہ (ازبوبیسی) اگر پھیپھڑے میں خشکی پیدا ہو جانے سے دمہ پیدا ہوا ہو تو سانس کی آواز باریک ہو گی۔ پیاس لگے گی اور تر چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہو گا۔

علاج:۔ پھیپھڑے میں تری پیدا کریں۔ تری پیدا کرنے والی دواؤں سے آبزن[1] بنا کر استعمال کریں۔ بکری کا دودھ پلائیں۔ نہایت مفید چیز ہے۔

دمہ بارد اگر دمہ سردی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو سرد چیزوں کے استعمال سے نقصان پیدا ہوتا ہے۔ علاج بدن میں گرمی پہنچائیں۔

ریاحی دمہ (ازبوریحی) اگر ریاح سانس کے راستوں میں جمع ہوں تو مقامی اعتبار سے بوجھ ہوگا اور نہ کھانسی میں بلغم خارج ہوگا۔ علاوہ ازیں بادی چیزوں کے استعمال سے دمہ کی کیفیات بڑھ جائے گی۔

علاج:۔ تنقیہ اور تعدیل مزاج کا لحاظ رکھ کر ریاح کو خارج کریں۔ سویہ اور بابونہ کا سینہ اور پہلو پر لیپ لگائیں۔ معجون فلاسفہ کھلائیں اور جو ریاح کو خارج کرنے کے لیے نہایت مفید چیز ہے۔

دمہ ورمی اگر پھیپھڑے و سینہ کے پردوں یا حجاب حاجز د جگر کے ورم سے دمہ پیدا ہوا ہو تو یہ دمہ ان امراض کے عوارضات میں سے شمار کیا جائے گا۔ لہٰذا دمہ کو زائل کرنے کے لیے ان امراض کا علاج کریں۔ جب یہ مرض دفع ہو جائیں گے تو دمہ خود بخود زائل ہو جائے گا۔

---

[1] بنفشہ۔ خیارہ۔ خطمی۔ نیلوفر حسب ضرورت پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس میں مریض کو بٹھائیں۔

دمہ خناقی اگر مرض خناق کے باعث دمہ پیدا ہوا ہو تو اس کا بیان گذشتہ صفحات میں گذر چکا۔

دمہ معدی اگر معدہ کے امتلاء کے باعث دمہ جیسی کیفیت پیدا ہوئی ہو تو معدہ پُر ہونے کی صورت میں دمہ زیادہ ہوگا۔ لہٰذا معدہ سے مواد کو خارج کریں غذا کم کھلائیں اور قوت ہاضمہ کو قوی کریں۔

انتصاب النفس دمہ کی ایک نہایت ہی خراب قسم ہے۔ جس میں مریض اپنے سینہ کو سیدھا تان کر سانس لیتا ہے۔ نیز دورہ کی حالت میں کروٹ سے نہیں لیٹ سکتا۔ اس کو اصطلاح میں انتصاب النفس یا تنفس انتصابی کہتے ہیں۔ اس مرض کا سبب گاہے غلیظ مادہ۔ گاہے قصبۃ الریہ کا ورم اور گاہے سینہ کے عضلات کا استرخاء ہوتا ہے۔ ان تمام امراض کا تذکرہ پہلے ہو چکا لہٰذا دمہ کو زائل کرنے کے لیے ان امراض کا علاج کیا جائے۔

کھانسی (سعال) اگر پھیپھڑے میں سوء مزاج پیدا ہونے کی وجہ سے کھانسی پیدا ہوئی ہو۔ عام اس بات سے کہ وہ سوء مزاج سرد ہو یا گرم، تر ہو یا خشک۔ تو ان میں سے ہر ایک کی علامات تحریر کی جا چکی ہیں۔ اُن کا علاج بھی یہی ہے کہ مزاج میں اعتدال پیدا کریں یعنی اگر گرم ہو تو سردی پہنچائیں اور سرد ہو تو گرمی۔ اسی اصول پر تر و خشک کو بھی قیاس کیا جائے۔ نوٹ۔ کھانسی حقیقت میں ایک علامت ہے، جو بے شمار امراض میں رونما ہوتی ہے۔ جن میں سے بعض کا تذکرہ مصنف کتاب ہٰذا نے کر دیا ہے۔ لیکن کھانسی امراض گردہ۔ جگر۔ حجاب حاجز۔ امراض حلق و لوزتین وغیرہ میں بھی نمایاں ہوتی ہے۔ یہ دو ہی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی کھانسی میں بلغم وغیرہ خارج نہیں ہوتا۔ یہ عموماً عصبی قسم کی کھانسی کہلاتی ہے اور اسی کو خشک کھانسی بھی کہتے ہیں۔ دوم وہ کھانسی ہے جس میں بلغم خارج ہوتا ہے۔ یہ تر قسم کی کھانسی کہلاتی ہے۔ اس میں مجاری ہوا کے اندر ورم ہوتا ہے جو کمی بیشی کے اعتبار سے بلغم میں بھی کمی بیشی پیدا کرتا ہے۔ یہی ورم جب زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ تو پھیپھڑوں میں خلا میں پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے خون کی رگیں پھٹ جاتیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے۔ اسی کو اصطلاح میں نفث الدم (خون تھوکنا) کہتے ہیں۔ جس کا تذکرہ مصنف نے کھانسی کے بعد کیا ہے۔ اگر مریض کو خشک قسم کی کھانسی ہو تو مسکنات مثلاً مرکبات

لہ تنفس انتصابی۔ آرتھوپنیا orthopnoea.

افیون وغیرہ استعمال کئے جائیں اور اگر تر قسم کی کھانسی ہو تو ورم کو تحلیل کرنے والے مرکبات استعمال کیے جائیں جن کو کھانسی کے ماتحت مختلف مقامات میں تحریر کر دیا گیا ہے ۔ خواجہ

سُعال دموی اگر بدن میں خون کی زیادتی سے کھانسی پیدا ہوئی ہو تو سانس عظیم و گرم ہوگا ۔ چہرہ پر سُرخی ہوگی ۔

علاج :۔ باسلیق کی فصد کھولیں ۔ اگر خون کی زیادتی کے ساتھ جگر میں بھی حرارت موجود ہو تو سرد دواؤں کے ذریعہ حرارت میں سکون پیدا کیا جائے اور دست آور جیسا مندوں کے ذریعہ دست لائے جائیں جو ہر حال میں مفید ہوتے ہیں ۔

سُعال نزلی اگر دماغ سے پھیپھڑے کے طرف پتلے مادے گرنے سے کھانسی پیدا ہوئی ہو ۔ تو کھانسی میں بلغم خارج نہ ہوگا ۔ بلکہ خشک قسم کی ہوگی نیز رات کے وقت اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد کھانسی کا زور ہوگا ۔

علاج :۔ دماغ سے پھیپھڑے کی طرف مادے کو گرنے سے روکیں اور کوکنار کے جوشاندوں سے غرارے کریں ۔ گوندہ منہ میں ڈال کر لعاب چوستے رہیں ۔

سُعال دماغی اگر پھیپھڑے پر دماغ سے مواد گرنے کے باعث کھانسی پیدا ہوئی ہو ۔ اور دماغی مواد پھیپھڑے میں گرنے کے بعد غلیظ و گاڑھے ہو جائیں تو کھانسی نہایت زوردار ہوگی اور کھانسی میں لیسدار بلغم خارج ہوگا ۔ سینہ بھاری ہوگا اور کھانسی سے پہلے مریض کو زکام ہوا ہوگا ۔

علاج :۔ زوفا ۔ انجیر ۔ میتھی اور اصل السوس سے جوشاندہ تیار کر کے گلقند عسلی ملائیں اور مریض کو پلائیں ۔ نیز رُبّ السوس ۔ مرچ سیاہ ۔ شکر سفید تینوں ہموزن لے کر گولیاں بنائیں اور منہ میں رکھ کر ان کا لعاب چوستے رہیں ۔

سُعال صدری اگر بہ سبب غبار یا دھوئیں یا زیادہ چلانے یا پھیپھڑے و سینہ کے مرطوب مواد کے باعث کھانسی پیدا ہوئی ہو تو کھانسی میں بلغم خارج ہوگا ۔ سینہ میں خرخراہٹ موجود ہوگی ۔ اس قسم کی کھانسی بوڑھوں اور تر مزاج اشخاص میں زیادہ پیدا ہوتی ہے ۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ روغنی حریرہ[1] پلائیں اور ناف و مقعد پر پکھن لگائیں ۔

---

[1] یعنی آش جو ، خشخاش اور روغن بادام وغیرہ کا حریرہ بنا کر شکر سفید حسب ضرورت ملا کر پلائیں ۔

سعال عرضی اگر کھانسی دوسرے امراض کی وجہ سے پیدا ہو تو اس مرض کا علاج کریں۔ جب مرض زائل ہو جائے گا تو کھانسی بھی خود بخود رفع ہو جائے گی۔

سعال ریوی اگر پھیپھڑے میں پھنسیاں پیدا ہونے کی وجہ سے کھانسی آ رہی ہو تو نبض میں سرعت کے ساتھ ساتھ پیشاب میں جلن محسوس ہو گی اور سرد چیزوں کے استعمال سے کھانسی میں آرام محسوس ہو گا۔

علاج: فصد کھولیں۔ سینگھیاں لگوائیں اور صفرا خارج کرنے والے مسہل دیں۔ نیز حلق کی پھنسیوں کے ماتحت جن دواؤں اور تدبیروں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ تمام یہاں پر استعمال کریں۔

سعال معدی اگر کھانسی معدہ میں امتلاء کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو معدہ کا تنقیہ کریں اور مریض کو غذا کم مقدار میں کھلائیں۔

سعال ریوی سوداوی اگر پھیپھڑے میں سوداوی مواد کے جمع ہونے سے کھانسی پیدا ہو رہی ہو تو کھانستے وقت بلغم میں سیاہ و نیلے رنگ کی کوئی چیز خارج ہو گی۔ علاوہ ازیں مریض میں سودا کی دوسری علامات بھی موجود ہوں گی۔

سعال حنجری اگر حنجرہ میں پانی یا کسی دوسری چیز کے گر جانے سے کھانسی پیدا ہو رہی ہو۔ تو جب تک حنجرہ سے یہ چیزیں خارج نہ ہوں گی کھانسی میں افاقہ نہ ہو گا۔ لہٰذا اس کے علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ گاہے حنجرہ میں کوئی بھاری چیز اٹک جاتی اور نکلتی نہیں۔ جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں سینہ و حلق کو ملنا اور قے کرانا مفید ہوتا ہے۔ اس تدبیر سے بعض وقت حنجرہ و قصبۃ الریہ سے اٹکی ہوئی چیز نکل جاتی اور مریض مرنے سے بچ جاتا ہے۔

خون تھوکنا (نفث الدم) گاہے خون مسوڑوں سے آتا ہے اور گاہے دماغ سے خارج ہو کر منہ سے دفع ہوتا ہے۔ اور گاہے اندرونی اعضاء مثلاً حنجرہ۔ قصبۃ الریہ اور پھیپھڑوں سے آیا کرتا ہے۔ نوٹ: خون تھوکنا ایک علامت ہے جو اکثر مرض سل میں نمایاں ہوتی ہے۔ جیسا کہ مصنف نے خود

آئندہ صفحات میں مفصلاً سِلّ کے ماتحت تحریر کیا ہے۔ لہٰذا اسی اصول پر علاج کیا جائے چونچہ

تشخیص | چنانچہ خون جب مُنہ کے اجزاء مثلاً مسوڑوں وغیرہ سے آتا ہے۔ تو تھوک کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اور اگر دماغ سے آتا ہے۔ تو کھنکھار کے ذریعہ باہر آئے گا۔ نیز اس خون کے نکل جانے پر دماغ میں ہلکاپن محسوس ہوگا۔ علاوہ ازیں دماغ سے خون آنے کی دوسری علامات موجود ہوں گی۔ اور اگر خون حنجرہ و قصبۃ الریہ سے آئے گا تو کھنکھار میں خارج ہوگا اور اُس کی مقدار بھی کم ہوگی۔ (ان اعضاء کے خون کی مقدار زیادہ ہوگی) ؛

فرق | علاوہ ازیں حنجرہ سے خارج شدہ خون پاک و صاف ہوتا اور بغیر کھانسی کے آیا کرتا ہے۔ قصبۃ الریہ سے خارج ہونے والا خون جھاگ دار ہوتا اور کھانسی و درد کے ساتھ نکلا کرتا ہے۔ پھیپھڑے سے آنے والا خون نہایت سُرخ اور جھاگ دار ہوتا۔ نیز کھانسی کے ساتھ بغیر درد کے خارج ہوتا ہے۔ سینہ سے نکلنے والا خون ٹھٹھرا ہوا کم مقدار اور شدید کھانسی کے بعد خارج ہوا کرتا ہے۔ نیز جس مقام پر خون آتا ہے وہ جگہ دُکھتی اور پُشت کے بل سونے پر کھانسی و درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر خون مری یا معدہ یا جگر یا طحال سے بذریعہ مُنہ خارج ہو تو قے کی صورت میں باہر آئے گا اور جس عضو سے خارج ہوگا اُس میں تکلیف موجود ہوگی۔

علاج :۔ اگر خون مُنہ کے اجزاء مثلاً مسوڑوں وغیرہ سے آرہا ہو تو قابض قسم کی دواؤں مثلاً حب الآس۔ گلنار۔ مازو۔ پھٹکڑی وغیرہ کے جوشاندے سے غرارے کرائیں اور اگر حلق وغیرہ میں جونک چمٹ جانے سے خون نکل رہا ہو تو اُس کا علاج گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا۔ اور اگر دماغ سے خون آرہا ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ گدّی پر سینگیاں لگوائیں اور مذکورہ جوشاندوں سے غرارے کرائیں۔ اگر خون حنجرہ و قصبۃ الریہ سے نکل رہا ہو تو مذکورہ جوشاندوں سے غرارے کرانے کے ساتھ ساتھ قرص نفث الدم منہ میں رکھیں۔ نیز قصبۃ الریہ کے زخم کا علاج کریں خصوصاً جبکہ زخم قصبۃ الریہ کی اندرونی جھلّی میں ہو۔ اگر خون پھیپھڑوں سے خارج ہو رہا ہو تو رگ صافن و باسلیق کی فصد کھولیں۔ پنڈلیوں پر سینگیاں لگوائیں مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ مزاج کی تعدیل ضرورت کے مطابق کریں اور اس کے بعد

حسب ضرورت سینہ پر قابض[1] دواؤں سے تیار کردہ لیپ لگائیں بشرطیکہ پھیپھڑے متورم نہ ہوں۔ اگر خون سینہ سے نکل رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ قرص نفث الدم بار بار کھلائیں۔ سینہ پر مناسب دواؤں کے طلاء کئے جائیں۔ اس تدبیر سے سینہ کا زخم چونکہ جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس مقام کے زخم میں بہ نسبت پھیپھڑے کے زخم کے بہت کم خطرہ ہے۔ اگر خون معدہ یا مری یا اسی قسم کے دیگر اعضاء سے آرہا ہو تو ان کا علاج ان اعضاء کے امراض میں تحریر کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نفث الدم کی تمام اقسام کو رفع کرنے کے لیے بہترین دوا ارشادتج مغسول ہے۔ اس کو پیس کر چار ماشہ برگ خرفہ یا برگ بارتنگ کے شیرہ سے کھلائیں۔ اس مرض میں برگ خرفہ کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہوتا ہے خصوصاً جبکہ پھیپھڑے سے خون دبا ؤ پڑ کر اور نچڑ کر آرہا ہو یعنی مریض کو شقشقۃ الدم کا دورہ ہو رہا ہو۔ لیکن اس کو کھانسی زیادہ نہ ہو۔ ایسی صورت میں سرکہ و گلاب کے غرارے کرائیں۔ اور تھوڑا سا اس کو پلا بھی دیں۔ اور اگر کھانسی موجود ہو تو صعتر کو شہد میں ملا کر بار بار چٹائیں۔ انجیر کی لکڑی کی راکھ پانی میں حل کر کے پلائیں۔ اگر اس میں حاشا[2] بھی ملا دیا جائے تو مرکب کا اثر زیادہ قوی ہو جائے گا۔

منہ سے پیپ آنا (نفث المدہ) اگر ذات الریہ و ذات الجنب (نمونیا) کے پھٹنے یا مرض سل یا دبیلہ معدہ (معدہ کا پھوڑا) کے پھوٹ جانے سے پیپ آرہی ہو تو ان امراض کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا جائے گا اگر پیپ حلق۔ حنجرہ یا منہ کے دوسرے اجزاء سے آرہی ہو تو خناق اور ان مقامات کے ورموں سے اس بات کا حال معلوم ہوگا۔ اور اگر سینہ کے پھٹنے سے پیپ آرہی ہو تو موجودہ خلط کو پتلا و لطیف کیا جائے۔ جیسا کہ بلغمی کھانسی میں تحریر کیا جا چکا ہے تاکہ موجودہ مادہ لطیف و رقیق ہو کر مناسب مقام سے مترشح ہو جائے۔

علاوہ ازیں موم۔ روغن بابونہ اور مرغیوں کی چربی باہم ملا کر سینہ پر لگائیں۔ اور

---

[1] قابض ادویہ مثلاً اقاقیا۔ کندر۔ مازو۔ گلنار ہرتی۔ افیون۔ گل ارمنی وغیرہ کو حسب ضرورت پیس کر سینہ پر طلاء کریں۔ [2] پہاڑی پودینہ کی ایک قسم ہے جو صعتر کے مشابہ ہوتی ہے۔

سرد و قابض بالفعل کوئی چیز نہ استعمال کریں۔ نیز زوفا۔ حاشا۔ انجیر۔ اصل السوس کا جوشاندہ پلائیں۔ یہ جوشاندہ دیوار سینہ اور پھیپھڑے کے اُن ورموں کو بھی مفید ہوتا ہے جو پک کر پھٹ جاتے ہیں؛

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ سینہ کا مواد پھیپھڑوں میں پہنچ کر قصبۃ الریہ کے ذریعہ خارج ہوا کرتا ہے۔ اس راستے کے علاوہ سینہ کے مواد کو خارج ہونے کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ ایسی صورت میں جب پیپ سینہ میں پہنچ کر پھیپھڑے و غشاء الریہ کے درمیان جمع ہو جاتی ہے تو اس کو اختناق المدہ کہتے ہیں۔ اس کا علیحدہ تذکرہ کیا جائے گا۔

پھیپھڑہ کا ورم

(ذات الریہ و نمونیا) اگر پھیپھڑہ میں ورم حرارت کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ عام اس بات سے کہ ورم پیدا کرنے والا مادہ خون ہو یا صفرا یا بلغم شور۔ تو اُس کی علامات حسب ذیل ہوں گی۔ بخار ہر وقت تیز قسم کا ہوگا۔ تنگی تنفس کے ساتھ ساتھ سینہ میں بوجھ اور درد بھی محسوس ہوگا چہرے پر خصوصاً رخساروں پر سُرخی نمایاں ہوگی۔ پیاس شدید ہوگی علاوہ ازیں مذکورہ علامات میں مادہ کی کمی بیشی کے لحاظ سے شدت و خفت موجود ہوگی:۔ **نوٹ:۔** موجودہ تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ اس مرض کو خاص قسم کے جراثیم پیدا کرتے ہیں، جن کو نیموکوکائی کہتے ہیں۔ یہ پھیپھڑہ کی جھلی پر حملہ آور ہو کر اُس کو متورم کر دیتے ہیں۔ جس سے تمام وہی علامات پیدا ہوتی ہیں جن کا مصنف نے تذکرہ کیا ہے۔ اگر مریض کے منہ سے خارج شدہ بلغم کو مخصوص طریقہ پر رنگ کر آلہ خوردبین سے دیکھا جائے تو اس میں جراثیم نمونیا پائے جاتے ہیں۔ یہی اس کی تشخیصی علامت ہے۔ علاج میں اُن ہی تمام اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ جن کو مصنف کتاب نے تحریر کیا ہے۔ اگر مریض کا سانس بند ہونے لگے تو آکسیجن سونگھانے کا انتظام کیا جائے سینہ پر فیروٹی لگائی جائے اور اس کو سردی وغیرہ سے بچایا جائے۔ خواجہ

علاج:۔ فصد باسلیق کریں۔ لیکن اگر مریض میں خون کی انتہائی زیادتی ہو تو پہلے فصد صافن بعد ازاں فصد باسلیق کھولیں۔ فصد سے فراغت کے بعد نرمے[1]

۱؎ نسخہ یہ ہے عناب۔ سپستاں۔ نیلوفر۔ خطمی۔ بنفشہ پانی میں جوش دیکر چھانیں اور آب خیارشنبر اور ترنجبین ملا کر بوقت ضرورت پئیں:

کرنے والے جوشاندوں یا حقنوں کے ذریعہ رفع قبض کریں۔ اور اگر پھیپھڑے میں ورم نزلہ کے باعث ہو تو قیفال کی فصد کھولنی چاہیے:۔

نوٹ:۔ پھیپھڑہ، دیوار سینہ اور ان سے تعلق رکھنے والے اعضاء مثلاً سینہ کی جھلیوں وغیرہ کے ورم میں اگر ابتدائی تین دن کے اندر فصد کھولنے کا اتفاق ہو تو مخالف جانب کی فصد کھولی جائے۔ یعنی اگر مرض دائیں طرف ہے تو بائیں جانب کی اور اگر بائیں طرف ہے تو دائیں جانب کی فصد کھولی جائے اور اگر مرض پیدا ہوئے تین دن سے زیادہ گذر گئے ہوں اور مادہ بھی اس مقام پر گرنے سے بند ہو گیا ہو تو پھر موافق جانب کی فصد کھولنا بہتر ہے یعنی ایسی صورت میں اگر مرض دائیں طرف ہے تو فصد بھی دائیں طرف ہی کی کھولی جائے اور اگر مرض بائیں طرف ہے تو فصد بھی بائیں طرف کی لی جائے تاکہ فصد کے ذریعہ مادہ اسی جانب سے خارج ہو جس میں ورم موجود ہے:۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اگر مریض کے دائیں پھیپھڑے میں ورم ہو تو بخار کے وقت مریض کا دایاں رخسارہ ہی زیادہ سرخ ہوگا اور پھیپھڑہ میں بھی اسی جانب بوجھ محسوس ہوگا۔ نیز اس کروٹ پر سونے سے منہ کے راستے پانی زیادہ خارج ہوگا اسی طرح اگر ورم بائیں پھیپھڑہ میں ہو تو علامات بالکل خلاف نمایاں ہوں گی۔ اگر مریض برداشت کر سکے تو ابتدائی تین روز وقفہ دے کر فصد کھولی جائے۔ اور فصد کے بعد دست لائے جائیں۔ نیز مادہ کو باہر کی طرف جذب کرنے کے لیے سینہ پر سینگھیاں لگوائی جائیں۔ جب مواد کا تنقیہ ہو جائے تو ابتداء میں مادہ کو لوٹانے[1] والی دوائیں اس کے بعد مادہ کو تحلیل[2] کرنے والی دوائیں بطور ضماد استعمال کریں۔ نیز ضماد شوصہ بھی ان مقامات کے درد کو ساکن کرنے کے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔ ان حالات میں قبض پیدا کرنے والی کوئی چیز مثلاً آب کاسنی یا مادہ کو

---

[1] ابتدا میں صندل سرخ اور جو کا آٹا ہرے خرفے کے پانی میں گھول کر روغن بنفشہ ملا کر سینہ پر لیپ کریں۔ مادہ کو پھیر دینے میں مفید ہے:۔

[2] مثل بابونہ۔ ناخونہ۔ خطمی۔ بنفشہ۔ روغن بابونہ وغیرہ کے حسب ضرورت کام میں لائیں:۔

غلیظ کرنے والی شے مثلاً دیا قوزہ دشربت خشخاش وغیرہ ہرگز نہ دیں۔ اسی اصول کے ماتحت ان مریضوں کو سرد پانی پلانا بھی منع ہے۔ مگر اس ذات الریہ میں جو حمرہ (صفراوی ورم) کے اقسام سے ہوتا ہے۔ اس میں سینہ کو رطوبات سے پاک و صاف کرنے کی کوشش کریں۔ نیز بخار کو دور کرنے کے لیے جب ٹھنڈی دواؤں کے استعمال کی ضرورت ہو تو صرف مناسب قسم کے شربت[1] دیں۔ اور کھیرے کا پانی۔ تربوز کا پانی اور کدو کا پانی بھی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان پانیوں میں جلا و قبض کی شان نہیں ہوتی۔ زیادہ ترش سکنجبین بھی ان حالات میں مفید نہیں ہوتی۔ البتہ سادہ سکنجبین فائدہ کرتی ہے۔

اگر مریض میں سانس تواتر و سُرعت کے ساتھ چلنے لگے تو لعاب اسپغول پانی میں پتلا کر کے شربت شکر ملا کر ایک ایک گھونٹ پلایا جائے۔ نیم گرم پانی سینہ اور پہلو پر ڈالا جائے۔ تاکہ سانس اصلی حالت پر واپس آجائے۔ اور درد میں بھی سکون پیدا ہو جائے جس عضو میں ورم پیدا ہوتا ہے اُس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ورم تحلیل ہو جائے اور مادہ ورم پختہ ہو کر کھنکھار وغیرہ کے ذریعے خارج ہو جائے (۲) ورم میں پیپ پیدا ہو جائے۔ (۳) ورم سخت ہو جائے۔

اگر کوئی ورم تحلیل ہونے لگے تو اس کے عوارضات و علامات میں روزانہ تخفیف ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور بلغم خارج کرنے میں بھی سہولت ہوتی ہے۔

ورم میں پیپ پڑنے کی علامت یہ ہے کہ ورم کے علامات و عوارضات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اس روز جس دن کہ مادہ میں پختگی پیدا ہو رہی ہو۔ اور جب مادہ بالکل پختہ ہو جاتا ہے تو بخار و درد میں سکون پیدا ہو جائے گا۔ مگر مقامی بوجھ بڑھ جائے گا۔ اسی طرح جس روز ورم پھٹے گا تو اس روز شدید بخار لرزے کے ساتھ بھی ہوگا۔

ورم کے سخت ہونے کی علامت یہ ہے کہ علامات و عوارضات میں تخفیف ہو جائے گی۔ لیکن تنگی تنفس۔ خشک کھانسی اور مقامی ثقل میں اضافہ ہو جائے گا۔ پھر جب ورم سخت ہو جاتا ہے تو مشکل ہی سے پھٹتا ہے۔

اگر ورم پھٹنے کے بعد پیپ اچھی طرح خارج ہو جائے تو بہتر ورنہ نفث المدہ

[1] مثل ماء العسل۔ شربت قند۔ شربت اسبغول اور شربت گلاب وغیرہ

کے ماتحت بیان کردہ دواؤں کو استعمال کر کے پیپ خارج ہونے میں امداد و اعانت حاصل کی جائے۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نضج سے پہلے سخت حرکت مثلاً غصہ و قے وغیرہ سے ورم پھٹ جایا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں خالص خون وکچ لہو پیپ کے ہمراہ خارج ہوتا ہے۔ لہٰذا ان حالات میں فوراً فصد کھولی جائے۔ اور نفث الدم کے طریقہ پر علاج کیا جائے۔ اگر ذات الریہ سردی کے باعث پیدا ہوا ہو تو وہ بلغم سادہ یعنی غیر شور سے پیدا ہوتا ہے۔ یا سوداء سے ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بلغمی ذات الریہ کی علامات حسب ذیل ہیں:

ذات الریہ بلغمی کی علامات

مفتوک زیادہ ہوگا۔ ورم میں کافی بوجھ محسوس ہوگا۔ تنگی تنفس زیادہ۔ اور چہرہ میں ڈھیلا پن موجود ہوگا۔ نیز مریض میں حرارت کے عوارض موجود نہ ہوں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اندرونی احشا کے ہر ایک ورم میں بخار لازم ہوتا ہے۔ لیکن اس لازمی بخار میں یہ فرق ہے کہ جب اعضاء میں ورم حار ہوتا ہے۔ تو بخار نہایت شدید ہوتا ہے اور جب ورم سرد ہوتا ہے تو بخار ہلکا ہوا کرتا ہے۔

ذات الریہ سوداوی کی علامات

یہ ہیں کہ کھانسی خشک ہوگی۔ مریض کو سانس لینے میں دشواری ہوگی۔ تھوڑے دنوں کے بعد تنگی تنفس میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اگر ورم حار آخر میں سخت ہو گیا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ مریض میں پہلے سے گرم ورم موجود ہوگا۔

علاج:۔ ذات الریہ بلغمی میں ابتداءً قبض کو رفع کرنے والی دوائیں دیں۔ نیز مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کا لیپ لگائیں۔ جب بخار چند دن کے بعد جاتا رہے جیسا کہ بلغمی کھانسی کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے تو اس وقت مادہ کو پکا کر تنقیہ کریں۔

سوداوی ذات الریہ میں لعاب تخم کتاں۔ لعاب خطمی۔ روغن بادام ملا کر یا لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں اور مقام ورم پر ورم کو نرم[1] کرنے والی ملین دواؤں کا لیپ لگائیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سوداوی ورم بہت کم اچھا ہوتا

---

[1] یعنی روغن بنفشہ۔ موم۔ خطمی۔ میتھی۔ السی کا لعاب ملا کر سینہ پر لگائیں اور دوا اور غذا میں بھی ملین چیزیں استعمال کرائیں۔

ہے۔ گاہے یہ صورت بھی پیدا ہوتی ہے کہ ذات الریہ میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو مثانہ کی پتھری جیسی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کھانسی جاتی رہتی ہے۔ گاہے ذات الریہ سے سلّ بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

سلّ (پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہو جانا) گاہے مرض سل کے ہمراہ تپ دق بھی ہوتی اور کھانسی کے ساتھ پیپ آنے لگتی ہے۔ یہ پیپ بلغم خام جیسی ہوتی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ پیپ پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتی اور آگ پر ڈالنے سے بدبو آتی ہے۔ لیکن بلغم خام کے اندر یہ دونوں خصوصیات نہیں ہوتیں۔

نوٹ:۔ موجودہ تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ مرض سلّ ایک خاص قسم کے جراثیم کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ جن کو جراثیم سلیہ کہتے ہیں۔ یہ پھیپھڑہ پر حملہ آور ہو کر ابتداء میں ورم اور بعد میں خلائیں پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے مریض کو ابتداء میں کھانسی بعد ازاں بلغم کا اخراج اس کے بعد خون اور آخر میں پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ اس وقت یہ لاعلاج ہو جاتا اور مریض کو جلد ہی ختم کر دیتا ہے۔ اس مرض کا علاج نہایت غور و خوض سے کیا جائے اور ان ہی اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے جن کو نفث الدم کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ خواجہ

علاج:۔ اگرچہ سلّ لاعلاج مرض شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر علاج میں غور و فکر سے کام لیا جائے تو مریض زیادہ دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ **شیخ بوعلی سینا** نے قانون میں تحریر کیا ہے کہ ایک عورت مرض سل میں مبتلا تھی۔ اُس کا جب غور و فکر کے ساتھ علاج کیا گیا تو وہ تیئس سال زندہ رہی۔ اسی طرح **جالینوس** نے بھی حکایت بیان کی ہے کہ ایک شخص کو پھیپھڑے سے خون آیا۔ میں نے اس کا پہلے ہی دن سے علاج شروع کر دیا۔ وہ کچھ دنوں کے بعد اچھا ہو گیا۔ اس مرض کا عام اصول علاج یہ ہے کہ جب مرض سلّ پیدا ہو جائے تو فوراً باسلیق کی فصد کھولیں اور آش جو کیکڑے کی یخنی[۱] میں پکا کر پلائیں۔ اس کے علاوہ تپ دق میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ بھی استعمال کریں۔ **بوعلی سینا** تحریر کرتے ہیں کہ اس مرض میں گلقند کھلانا نہایت مفید و مجرّب ہے۔ اس

[۱] ترکیب اس کی یہ ہے کہ کیکڑے کے پیر وغیرہ توڑ کر آلائش دور کر کے نمک اور راکھ سے خوب دھوئیں پھر پانی میں جوش کر کے چھان لیں۔

واقعہ کو میں نے ترجمہ کلیات قانون کے شروع میں سوانح شیخ کے ماتحت تحریر کیا ہے۔ بشرطیکہ گلقند تازہ اور اُسی سال کا بنا ہوا ہو لیکن گلقند کو بہت زیادہ کھلائیں حتیٰ کہ ٹی بھی گلقند سے ہی کھلائی جائے۔ مگر مریض کو دست نہ آنے پائیں۔ یعنی اتنا نہ کھلایا جائے کہ دست آنے لگیں:

سینہ کے پردوں جھلیوں اور عضلات کا ورم

سینہ کی دیواروں اس کی جھلیوں اور عضلات میں جو ورم پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کا نام جمہور اطبا نے مقام مرض اور مفرد و مرکب ہونے کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ رکھا ہے۔ چنانچہ اگر ورم دیوار سینہ کے ندرونی جانب استر کرنے والی جھلی یا حجاب حاجز (وہ پردہ جو معدہ و پھیپھڑہ کے درمیان ہوتا ہے) میں پیدا ہو تو اس کو ذات الجنب صحیح کہتے ہیں۔ لیکن بعض اطبا س ورم کا نام شوصہ صحیحہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر ورم پسلیوں کی اندرونی جانب ستر کرنے والی تمام جھلی میں پیدا ہو تو اس کو خانقہ (دم گھوٹنے والا) کہتے ہیں اور اگر م عضلات بین الاضلاع (وہ عضلات جو دو پسلیوں کے درمیان ہوتے ہیں) یا سلیوں کے باہر کی طرف استر کرنے والی جھلی میں ہو تو اس کو ذات الجنب غیر خالص۔ ذات الجنب غیر صحیح یا ذات الجنب مغالط کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر ورم پھیپھڑے و اس جھلی میں پیدا ہو جو چھوٹی پسلیوں پر اندر کی طرف استر کرتی ہو تو اُس کا نام شوصہ ہتے ہیں۔ اور اگر ورم معدہ و جگر کے درمیان حائل ہونے والے پردہ میں ہو تو اس کو برسام کہتے ہیں۔ یہ پردہ اُس پردہ کے علاوہ ہے۔ جو آلات غذا اور آلات تنفس کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی یہ پردہ صفاق کا ایک جزو ہے اور آلات غذا و تنفس کے درمیان حائل ہونے والے پردہ کا نام بھی حجاب حاجزؔ یا ڈیافرغما ہی رکھتے ہیں گا ہے ورم اُس جھلی میں پیدا ہوتا ہے۔ جو سینہ کو دائیں بائیں دو حصّوں میں تقسیم کرتی ہے یعنی حجاب منصف صدر میں۔ یہ جھلی عظم القص (سینہ کی ہڈی) کے درمیان سے شروع ہو کر پیچھے پُشت کے مُہروں سے اور اُوپر کی جانب ہنسلی کی ہڈی سے مِل جاتی ہے۔ چنانچہ ورم جب اِس جھلی کے عظم القص سے متصل ہونے والے حصّہ میں ہوتا ہے تو اُس کو ذات الصدر کہتے ہیں۔ اور اگر مُہروں سے متصل ہونے والے حصّہ میں ہو تو اُس کو

ذاتُ العرض کہتے ہیں۔

یادداشت:۔ شیخ بوعلی سینا نے ذات الصدر شوصہ اور برسام میں کوئی فرق نہیں کیا۔ بلکہ تینوں لفظوں کو ہم معنی اور ایک ہی مقصد کے لیے استعمال کیا ہے۔

علامات و علاج مذکورہ اورام کی علامات اور علاج ذاتُ الریہ کے مادہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان ہی کے اندر بیان کئے ہوئے قوانین کی تمام رعایات یہاں پر ملحوظ رکھی جائیں۔ چنانچہ جس جگہ درد ہو اُسی کے لحاظ سے تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ کہ ورم فلاں عضو کے اندر ہے۔ لہٰذا ذاتُ الصدر میں سینہ پر اور ذاتُ العرض میں دونوں شانوں کے درمیان لیپ لگائے جائیں۔

ذاتُ الریہ اور مذکورہ اورام میں یہ فرق ہے کہ ذاتُ الریہ میں نبض موجی (منشاری)[1] ہوتی اور سانس میں شدید تنگی ہوا کرتی ہے۔ لیکن برسام میں عقل خراب ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اطباء سرسام و برسام میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

ورم جگر و ذات الجنب میں فرق بعض مریضوں میں یہ صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ورم جگر مقامی رباطات کے کھنچ جانے اور سانس میں تنگی پیدا ہو جانے کے باعث بالکل ذاتُ الجنب کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں مرضوں کا باہمی فرق بیان کر دینا ضروری ہے۔ چنانچہ ورم جگر میں مریض کا رنگ زرد ہوتا اور کھانسی لازمی نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں جگر کے مقام پر بوجھ و درد محسوس ہوتا۔ اور پیشاب اکثر گاڑھا و گدلا آیا کرتا ہے۔ لیکن ذاتُ الجنب میں یہ تمام باتیں نہیں پائی جاتیں۔

جب یہ اورام پک جائیں۔ اور بلغم میں اس کے رنگ اور اعتدال قوام کے لحاظ سے پختگی کے آثار نمایاں ہوں تو فوری طور پر اس امر کی کوشش کی جائے کہ مادہ پیپ کی طرف منتقل ہونے سے پہلے تھوکنے کے ذریعہ خارج ہو جائے۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لیے گرم پانی پتلے آش جو شکر اور مکھن یا شہد کے ہمراہ دئے جائیں مفید ہوتے ہیں۔ پھر مریض کے جس پہلو میں درد ہو۔ اُسی کروٹ پر سلایا جائے کیونکہ اس صورت سے پھیپھڑہ دیوار سینہ کے ساتھ مل کر مادہ کو اچھی طرح اپنی جانب جذب کرے گا علاوہ ازیں اس حالت میں تھوکنے کے اندر بھی سہولت و آسانی ہوگی۔

[1] وہ نبض جو آری کے دندانوں کی طرح اپنی حالت میں مختلف ہوتی ہے۔ کچھ بلند اور کچھ پست کچھ نرم اور کچھ سخت

ذات الجنب کی دو قسمیں ہیں (۱) ذاتُ الجنب حقیقی (۲) ذات الجنب غیر حقیقی۔ چنانچہ ذات الجنب غیر حقیقی میں پسلیوں کے قرب وجوار اور پھیپھڑوں کی جھلیوں میں ریاح بند ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ریاح کے اِدھر اُدھر منتقل نہ ہونے کے باعث ذاتُ الجنب غیر حقیقی بھی حقیقی سے مشابہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دونوں مرضوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ذاتُ الجنب غیر حقیقی میں بوجھ محسوس نہ ہوگا اور نہ مریض کو بخار ہوگا۔ نیز ایسی حالت میں صرف محلّل دواؤں کا لیپ لگانا کافی ہوتا ہے اور مسہل و فصد کی کبھی کبھار حاجت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں موافق جانب کی رگِ اُسیلم کی فصد بہت جلد ذاتُ الجنب غیر حقیقی کو زائل کر دیتی ہے۔ لیکن ذات الجنب حقیقی میں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا؛

سینہ میں پیپ کا جمع ہو جانا

(احتقان المِدّہ فی الصَّدرؔ) اس مرض میں سینہ کی فضار میں پیپ جمع ہو جاتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہُوا کرتی ہے کہ پھیپھڑے وغیرہ کے ورم پھوٹنے کے بعد پیپ اپنی جگہ سے نکل کر پھیپھڑے کی بیرونی فضار (یعنی پھیپھڑے و دیوار سینہ کے درمیان) جمع ہو جاتی۔ اور جب زیادہ مدّت تک پڑے رہنے سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ تو نہ پھیپھڑے میں داخل ہو کر تھوک کے راستے خارج ہو سکتی ہے اور نہ آنتوں و گُردوں کی طرف مائل ہو کر پیشاب و پاخانہ کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

علامات

اگر پھیپھڑے و سینہ کے دوسرے اعضار کے اندر ورم پیدا ہو کر پیپ پڑ جائے اور باہر خارج نہ ہو۔ نیز مریض کو ہر وقت بخار رہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ سینہ کے اندر پیپ ضرور جمع ہے۔

علاج:۔ انجیر۔ زوفا۔ سپستان۔ اصلُ السُّوس۔ پرِ سیاؤشاں مویز منقیٰ پانی میں جوش دے کر مصری و روغن بادام ملا کر پلائیں۔ تاکہ مادہ پتلا و رقیق ہو جائے بعد ازاں ایسی دوائیں پلائیں جو بلغم کو آسانی کے ساتھ خارج کرتی ہوں۔ پیشاب لانے والی دوائیں بھی استعمال کی جائیں۔ تاکہ مادہ پیشاب کے راستہ دفع ہو جائے۔ اور جب پیشاب کے ذریعہ مادہ خارج ہو جائے تو آخر میں مثانہ و گُردہ کو دھو کر صاف کرنے والی دوائیں پلائیں۔ اور جب مادہ آنتوں کے راستے پاخانہ کی صورت میں خارج ہو تو آنتوں

ئے اسپائی ایما Empyema

کو صاف کرنے والی ملین دوائیں استعمال کریں اور اگر پیشاب یا خانہ دونوں ہی راستوں سے مادہ دفع ہو تو پھر دونوں قسم کی دوائیں ان اعضاء کو صاف کرنے کے لیے استعمال کریں۔ اگرچہ اس قسم کے واقعات بہت کم نمایاں ہوئے ہیں۔

سینہ کا جکڑ جانا (جمود الصدر) اس کو برد الصدر (سینہ کا ٹھنڈا ہو جانا) بھی کہتے ہیں۔ یہ اندرونی یا بیرونی سردی لگنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ سینہ پھیلتا و سکڑتا نہیں۔ نیز وقوعِ مرض سے پہلے مریض کو سردی لگنے کا واقعہ ضرور ہوا ہوگا۔

علاج:۔ روغن قسط و روغن سوسن جیسے گرم تیلوں میں جند بیدستر حل کر کے سینہ پر مالش کریں اور گرمی پیدا کرنے والی دواؤں کے جوشاندے سے سینہ کی ٹکور کریں۔ گرم دواؤں سے ضماد تیار کر کے لگائیں۔ ہینگ شراب میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا کر کے پلائیں۔ مریض کو مناسب قسم کے حریرے اور ماء العسل پلائیں۔

یادداشت شراب۔ افیون اور سیسہ کے دھوئیں سے (جو سیسہ کو پگھلاتے وقت تنفس کے راستے پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے) بھی جمود الصدر پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ اشیاء میں سے جس چیز کے استعمال سے جمود الصدر پیدا ہوا ہو اسی کے مناسب علاج کریں۔ جمود الصدر میں گرم ڈبا ڈلیا کے ذریعہ ٹکور کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر افیون کے استعمال سے جمود الصدر پیدا ہوا ہو تو روغن زعفران کی مالش نہایت مفید ہوتی ہے۔ نیز سیسہ کے پگھلتے وقت جو دھواں اٹھے اس سے پھیپھڑوں کو محفوظ رکھنا چاہیے۔

گیارھواں باب

دل کی بیماریاں

(امراض قلب)

سوء مزاج قلب:۔ اگر قلب میں سوء مزاج گرم سادہ پیدا ہوا ہو تو تعدیل

Pul monary Collapse!

مزاج ہی کافی ہوتی ہے۔ اور اگر سوء مزاج مادی موجود ہو تو تنقیہ کرانا مفید ہوتا ہے۔ اگر فصد کی ضرورت ہو اور کسی موانع کی وجہ سے فصد نہ کی جا سکے تو بجائے فصد کے دونوں شانوں کے درمیان سینگھیاں لگوائی جائیں۔ نیز تعدیل مزاج اور تنقیہ مواد میں سبب کے شدید و خفیف اور مفرد و مرکب ہونے کے لحاظ سے رعایت کریں۔ مریض میں قبض اور نرم اجابتوں کا بھی خیال رکھا جائے۔ علاوہ ازیں قلب کو طاقت دینے کی طرف پوری توجہ دی جائے۔ اگر سوء مزاج قلب کے ساتھ مریض کو بخار بھی ہو تو علاج میں بخار کی ضرور رعایت رکھیں۔ نیز سوء مزاج قلب کے علاج میں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ پرانا ہو جانے پر علاج میں وقت و دشواری پیدا ہو جاتی ہے:۔

دل دھڑکنا

(اختلاج القلب) جب دل دھڑکنے (خفقان) کی کیفیت زیادہ ہو جاتی ہے تو غشی پیدا ہونے لگتی ہے۔ خفقان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) خفقان پیدا کرنے والا سبب قلب میں موجود ہو (۲) خفقان کا سبب قلب کے علاوہ دیگر اعضاء بدن میں ہو۔ مثلاً معدہ۔ جگر۔ دماغ۔ امعاء۔ رحم پھیپھڑہ۔ بدن کی جھلیوں یا تمام بدن میں موجود ہو۔ اور ان اعضاء کی تکلیف سے قلب میں بھی تکلیف پیدا ہوتی ہو جس کا اظہار خفقان قلب کی صورت میں ہو رہا ہو۔ سانپ کاٹنے سے جو خفقان پیدا ہوتا ہے وہ اسی آخری قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اختلاج قلب حقیقت میں ایک علامت ہے۔ جو مختلف امراض میں پیدا ہوتی ہے۔ جن میں سے بہت سے امراض کا تذکرہ خود مصنف نے کر دیا ہے علاوہ ازیں کثرت مے نوشی۔ ضعف اعصاب اور قلت خون بھی اس مرض کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ علاج میں بالکل ان ہی اصولوں پر کاربند رہا جائے جن کو مصنف کتاب ہذا نے تحریر کیا ہے؛ علاج:۔ جو خفقان دوسرے اعضاء کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس عضو کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسی کا علاج کیا جائے اور قلب کو قوت دی جائے۔ اور اگر اختلاج و خفقان کا سبب خاص دل میں موجود ہو تو موجودہ مواد کے مطابق تنقیہ کیا جائے اور بعد میں تعدیل مزاج کی جائے۔ اگر خفقان قلت کے ذکی الحس ہو جانے سے پیدا ہوا ہو تو حس کو کند و سست کیا جائے۔ اور اگر حد سے زیادہ استفراغات کے باعث خفقان پیدا ہوا ہو تو مقوی قلب دوائیں اور

غذائیں کھلا کر قلب میں قوت پیدا کی جائے۔ جس شخص میں زیادتی حرارت کے باعث خفقان پیدا ہوا ہو تو اس کو گرم ممالک یا گرم مقام پر نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ صورت عمر میں کمی پیدا کر دیتی ہے۔ مذکورہ بالا قواعد و علامات کے علاوہ بقیہ قواعد و علامات کو جو سوء مزاج یا طبعی مزاج کے مناسب و موافق ہوتی ہیں اُن کو غشی کے ماتحت تحریر کیا جائے گا۔ اگر فم معدہ پر سنگ یشب کا ٹکڑا لٹکایا جائے تو خفقان کے لیے بالخاصہ مفید ہوتا ہے۔

بے ہوشی یا غشی

جب خفقان کے اسباب نہایت شدید ہو جاتے ہیں تو غشی و بے ہوشی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور جب بے ہوشی یا غشی کے دورے حد سے زیادہ پڑنے لگتے ہیں تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ غشی کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) روح کے تحلیل ہو جانے سے غشی پیدا ہو۔ (۲) روح انسانی کے گھٹ جانے پر غشی طاری ہو۔ (۳) بدن انسان میں اتنی کم روح پیدا ہو کہ وہ ضرورت بدن کے لیے ناکافی ہو جائے۔ ایسی صورت میں ادنیٰ اسباب سے غشی پیدا ہونے لگتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ مذکورہ تینوں اسباب میں سے جب بھی غشی پیدا ہوگی تو اس سے بدن میں کمزوری پیدا ہوگی۔

بدنی روح تحلیل ہو جانے کے اسباب

استفراغ شدید انتہائی فرحت و لذت اور ناقابل برداشت درد وغیرہ۔ مذکورہ اسباب میں سے جو بھی سبب حد سے زیادہ واقع ہوگا روح کے تحلیل کرنے کا سبب بن جائے گا۔ اسی طرح جب حد سے زیادہ امتلاء ہوگا تو وہ روح کو بدن انسان میں گھٹ دینے کا سبب ہوگا۔ خصوصاً وہ امتلاء جو شراب پینے زیادتی غم یا اچانک خوف سے پیدا ہوا ہو۔ روح کی کمی کے اسباب دل کا سوء مزاج ہے۔ جس سے دل ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے۔ اور روح بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ یا ایسی خراب غذاؤں کا استعمال ہوتا ہے۔ جن میں روح کی زیادہ مقدار پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قلب میں جو مادہ داخل ہوتا ہے وہ گاہے دل کی رگوں میں اور گاہے دل کے اُس غلاف میں جمع ہوتا ہے۔ جو قلب پر استر کرتا ہے۔ اس کا مفصل بیان اُذن قلب کے ماتحت کیا جائے گا۔

نوٹ: غشی کے متعلق مصنف نے جو کچھ تحریر کیا ہے وہی تمام اسباب آج بھی شمار کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس بارے میں مزید اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ خواجہ

علاج:۔ حالت غشی میں جو دوائیں سونگھائی جائیں یا حلق میں ٹپکائی جائیں اُن ہی کے ذریعہ غشی پیدا کرنے والے سبب کی مخالفت اور روح کی معاونت و امداد ہونی چاہیئے چنانچہ اگر غشی حرارت کے باعث پیدا ہوئی ہو تو کافور و صندل جیسی سرد و مقوی دوائیں سونگھائی جائیں اور اگر سردی کی وجہ سے غشی پیدا ہوئی ہو تو مشک و زعفران جیسی گرم و روح کو قوی کرنے والی دوائیں سونگھائی جائیں۔ اسی اصول پر حلق میں ٹپکانے والی اور دل پر ضماداً استعمال کرنے والی دواؤں کے اندر بھی مزاج کی رعایت کا خیال رکھا جائے چنانچہ زیادتی حرارت کے باعث جب مریض میں غشی پیدا ہو تو سر و چہرہ اور سینہ پر گلاب و ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔ اس تدبیر سے مریض بہت جلد ہوش میں آجائے گا۔ اور اگر غشی زیادہ دست آجانے یا خون نکل جانے یا اور اسی قسم کے دیگر اسباب سے پیدا ہوئی ہو تو سر و چہرہ اور سینہ پر ٹھنڈے پانی و گلاب کے چھینٹے نہ مارے جائیں بلکہ کباب خصوصاً مرغ کے کباب، گرم روٹی سونگھائی جائے اور ماء اللحم شراب میں حل کر کے حلق میں ٹپکایا جائے۔ فم معدہ پر گرم تیلوں کی مالش کی جائے۔ اور اگر پسینہ کی زیادتی سے غشی پیدا ہوئی ہو تو ہاتھ پاؤں پر ٹھنڈا پانی و گلاب ملا جائے۔ اور پسینہ بند کرنے کے لئے آب برگ حب الآس بدن پر لگایا جائے۔ اس کے علاوہ مازو جیسی قابض دوائیں بھی مفید ہوتی ہیں۔

اگر غشی کا سبب زیادتی درد ہو تو تسکین درد کے لیے فلونیا[1] کھلایا جائے۔ اگرچہ مریض کو قولنج ہی کی شکایت کیوں نہ ہو جائے۔ جب درد میں سکون پیدا ہو جائے تو قولنج اور سبب قولنج کو رفع کیا جائے۔ اور اگر غشی کی حالت میں متلی و ہچکی آنے لگے تو مریض کو قے کرائی جائے۔ کیونکہ قے غشی کی اکثر اقسام کے لیے مفید ہوتی ہے۔ لیکن

---

[1] اصل میں یہ ایک معجون ہے جو فیلولیون طرسوسی کی طرف منسوب ہے۔ نسخہ اس کا یہ ہے۔ عاقرقرحا۔ فرفیون سنبل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ زعفران ڈیڑھ تولہ۔ افیون تین تولہ۔ فلفل سفید اور بزرالبنج چھ چھ تولہ پیس چھان کر شہد میں ملائیں۔ مقدار خوراک۔ قوی کے لیے ایک جوز ہے اور کمزور کے لیے بقدر تخم باقلا۔ بچوں کے لیے چنے کے برابر۔

زیادتی پسینہ کے باعث جو غشی پیدا ہوتی ہے۔ اُس میں قے نہایت مضر و نقصان رساں ہوتی ہے۔ اگر سانپ یا بچھو یا اسی قسم کے دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے غشی پیدا ہوئی ہو تو پھر تریاق اور فادزہر کھلائے جائیں۔ اور اگر غشی کا سبب اختناق الرحم کا دورہ ہو تو بُو دار چیزیں سونگھائی جائیں اور خوشبودار چیزیں رحم میں حمول کے طور پر رکھی جائیں لیکن خوشبودار چیزیں اس مرض میں قطعاً نہ سونگھائی جائیں۔

مذکورہ بالا تمام تدابیر وہ ہیں جن کو غشی کے وقت استعمال کیا جاتا ہے لیکن جب غشی کا دورہ رفع ہو جائے اور حالت سکون موجود ہو تو پھر غشی کے اسباب کو معلوم کرکے رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً سُوء مزاج سے پیدا شدہ غشی میں صرف تعدیل مزاج کریں۔ اور امتلاء مواد سے پیدا شدہ غشی میں تنقیہ مواد کیا جائے۔ اور اگر زیادتی استفراغ کے باعث غشی پیدا ہوئی ہو تو خارج ہونے والے مواد کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر دیگر اعضاء بدن کی شرکت سے غشی پیدا ہوئی ہو تو پھر اُس عضو ماؤف کا علاج و تدارک کیا جائے۔

یادداشت غشی کے دورہ میں رنگ کا زرد ہونا۔ ہاتھ پیروں کا ٹھنڈا ہونا۔ نبض میں ضعف کا پایا جانا لازمی چیزیں ہیں پھر اگر غشی کا دورہ نہایت قوی ہو تو مریض آنکھ کھولنے پر قادر نہیں ہوتا۔ لیکن وہ سکتہ کے برخلاف آوازیں سُن سکتا ہے۔ اور یہی فرق سکتہ و معمولی غشی کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں غشی کے وقت جو دیگر عوارضات موجود ہوتے ہیں۔ وہ سکتہ کے دورے میں نہیں پائے جاتے۔ اِن ہی عوارضات کی موجودگی میں غشی و سبات کے اندر بھی فرق کیا جاتا ہے۔ قلب کے ذکی الحس ہو جانے سے غشی کا جو دورہ پڑتا ہے۔ وہ خفیف اسباب سے ہوا کرتا ہے۔ نیز یہ دورہ ہلکا ہوتا اور بہت جلد زائل ہو جاتا ہے۔

اِن دواؤں کا تذکرہ جو قلب کے ساتھ مخصوص ہیں معتدل دوائیں یاقوت فیروزہ۔ سونا۔ چاندی۔ گاؤزبان وغیرہ۔ گرم دوائیں ۱۔ درونج عقربی۔ جدوار

---

(۱) فادزہر اُس دوا کو کہتے ہیں جو بالخاصیت زہر کی دافع ہو اور یہ لفظ اکثر مفرد دواؤں پر بولا جاتا ہے۔ جیسے زہرمہرہ وغیرہ

مشک۔ عنبر۔ زرنجور۔ ابریشم۔ زعفران۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ لونگ۔ اگر (عود) برگ بادرنجبویہ۔ تخم بادرنجبویہ۔ برگ ریحان۔ تخم ریحان۔ الائچی خورد۔ کبابہ خنداں۔ پوست ترنج۔ تیزپات۔ زنجبیل شامی ؛

ٹھنڈی دوائیں :۔ مروارید۔ کہربا۔ مرجان کی جڑ۔ کافور۔ صندل۔ طباشیر رگل مختوم۔ سیب۔ دھنیا ؛

مرکب دوائیں۔ مفرحات یاقوتیہ اور دوار المسک وغیرہ۔ اگر غشی خشکی و تری سے پیدا ہوئی ہو تو مذکورہ بالا گرم و سرد دواؤں میں سے جو بھی اسباب غشی کے مخالف ہوں استعمال کریں۔ اگرچہ قلب میں کافی حرارت موجود ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی اس میں سردی زیادہ نہ پہنچائی جائے۔ اسی وجہ سے قدیم اطبار نے حرارت قلب کے وقت کافور کے ساتھ زعفران ملانے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ زعفران کافور کا بدرقہ بھی ہے اور سرد دواؤں کی قوت کو قلب تک پہنچا بھی دیتی ہے۔ نیز زعفران کی حرارت سے طبیعت تقویت روح میں امداد حاصل کرتی اور دواؤں کی سردی سے قلب کی اصلاح کرتی ہے ؛

دل کے کانوں کا ورم

(ورم اُذُن قلب) دل کے بالائی حصہ پر کتے کے کان جیسے دو زائدے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ قلب کو خالص ہوا میسّر ہوتی ہے۔ ان ہی زائدوں کو اطبار اُذُن القلب (دل کے کان) کہتے ہیں۔ لہٰذا جب مرض کے ایک عرصہ تک قائم رہ جانے کے باعث اورح تحلیل و فنا ہو جاتی ہے تو جو غذا بھی قلب میں پہنچتی ہے۔ وہ طبعی حالت سے بدل جاتی اور قلب کے تغذیہ میں صرف نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے جس کے متعلق اطبار کا خیال ہے۔ کہ یہ اکثر سرد ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ورم حار قلب یا اُس کے قرب و جوار غلافُ القلب کے اندر پیدا ہوتا ہے تو وہ مریض کو جلد تر ہلاک کر دیتا ہے۔ اگرچہ قلب کا سرد ورم بھی باعث ہلاکت ہو جاتا ہے لیکن اگر غلافُ القلب اور اُذُن القلب کے ورم کا جلد تر علاج کر لیا جائے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ ورنہ مریض روزانہ دُبلا ہوتا جاتا اور آخر میں مر جاتا ہے ؛ نوٹ :۔ امراض قلب کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ شناخت تو ہو جاتے ہیں۔ لیکن علاج پذیری میں بہت کم درجہ پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ

اُذُن القلب کا ورم عموماً نقرس اور آتشک کے مادہ کی موجودگی کے باعث ہوتا ہے جب اُذُن مبتلائے ورم ہوجاتے ہیں۔ تو یہ ورم بڑھ کر عضلات قلب اور غشا قلب کو بھی متاثر کر دیتا ہے۔ جس کا انجام عموماً ہلاکت ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو اسباب مرض کو تلاش کر کے علاج شروع کیا جائے۔ اس سے عمر میں اضافہ ضرور ہو جائے گا۔ لیکن مرض رفع نہ ہو سکے گا۔ خواجہ:

علامات سینہ پر فم معدہ کے قریب بوجھ محسوس ہوتا اور اکثر غشی جیسی کیفیت طاری رہتی ہے۔ دل میں انبساط و فرحت کے آثار نہیں پائے جاتے اور آنکھوں میں بھربھراہٹ اور چہرہ پر زردی موجود ہوتی ہے۔

علاج:۔ بابونہ۔ ناخونہ۔ پرسیاوشان۔ سبوس گندم کو پانی میں جوش دے کر سینہ و فم معدہ پر تریڑا کریں اور ورم کو تحلیل کرنے والی دواؤں کا لیپ[1] لگائیں۔ دل کو قوی کریں۔ غلافُ القلب کے سرد ورم میں بہ نسبت اُذُنُ القلب کے ورمی کیفیت کم نمایاں ہوتی اور اُس میں غشی بھی ہلکے درجہ کی پیدا ہوتی ہے:

دل کا بھنچنا (ضغطۃُ القلب) اس مرض میں مریض اپنے دل کو بھینچا ہوا محسوس کرتا اور اس میں غشی جیسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ منہ سے لعاب دہن خارج ہوتا اور تھوڑی دیر کے بعد آرام ہوجاتا ہے:

علاج:۔ جگر کے مزاج کو معتدل کریں۔ سوداء کو بذریعہ اسہال خارج کریں۔ نیز دل و دماغ کو قوت دینے کے لیے مفرحات کھلائیں اور تریاق کبیر چٹائیں:

دل کا چھلنا (تقشر قلب) اس مرض میں مریض اپنے دل کو چھلتا ہوا محسوس ہوتا اور درد کی زیادتی سے بے ہوش ہوجاتا ہے لیکن فوراً ہی ہوش میں آجاتا ہے۔ چونکہ بے ہوشی کے وقت بھی شدید درد ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا چہرہ پر شکن پڑ جاتے اور قوت ماسکہ کے ضعیف ہوجانے سے بکثرت پسینہ آتا ہے:

علاج:۔ سبب مرض کی تحقیق کریں۔ اگر مادہ دماغ سے گر رہا ہے یا کسی دوسرے عضو سے آرہا ہے تو مادہ کے لحاظ سے تنقیہ کریں۔ اور غذا[2] کی اصلاح کریں۔ صفراوی

---

[1] مثل ناخونہ۔ بابونہ۔ اسی۔ خطمی۔ برگ کرنب۔ نمام۔ زعفران وغیرہ کے لیپ کریں:

[2] غذائیں جیدالکیموس مثل گوشت کبک۔ تیہو اور دراج و نان:

ہیں تنقیہ صفرا کا اور مواد نزلیہ کی موجودگی میں تنقیہ مواد کے بعد شربت خشخاش پلانا بہت مفید ہوتا ہے۔

دل کا نکلا پڑنا (قذف القلب) اس مرض میں مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کا دل سینہ سے باہر نکلا جارہا ہے۔ یہ مرض خون یا صفرا سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جس مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق چہرہ کے رنگ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج:۔ دائیں باسلیق کی فصد کھولیں صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کریں۔ گلاب، عرق بید مشک اور شربت صندل برابر پلاتے رہیں۔ عمدہ غذائیں اور مفرح قلب دوائیں کھلائیں۔

دل کا کھنچنا (جذب القلب) اس مرض کی موجودگی میں مریض کو اپنا دل نیچے کی طرف کھنچتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس مرض کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جگر کے رباطات میں مادہ جمع ہو کر ان کو کھینچتا ہے۔ لہٰذا ان کے کھنچنے سے قلب بھی کھنچتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ گاہے اس حالت میں قلب کے اندر ہلکا ہلکا سا درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ نیز غشی جیسی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ موجودہ مواد کے مطابق تنقیہ کریں۔ جس کا پتہ چہرہ کی رنگت سے چل جاتا ہے۔ مثلاً اگر رنگ سرخ ہے تو خون ہے اور اگر زرد ہے تو صفرا۔

نوٹ:۔ آخری چاروں امراض حقیقت میں وجع القلب کی ابتدائی اور آخری صورتیں ہیں جو نہایت ہی خطرناک ہوتی ہیں۔ یہ مرض عموماً ۴۵ سال کے بعد ان لوگوں میں عارض ہوتا ہے۔ جن کو ذیابیطس۔ نقرس یا آتشک ہوا کرتی ہے۔ یا اُن کے خون کا دباؤ ہمیشہ زیادہ رہا کرتا ہے۔ یا وہ ہضم کی خرابی اور کثرت مے نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ اس مرض کا جب دورہ ہوتا ہے۔ تو مریض بیہوش ہو جاتا اور اگر قسمت اچھی ہوتی ہے تو جانبر بھی ہو جاتا ہے۔ بہرحال موجودہ دور میں اس کا علاج یہ کیا جاتا ہے۔ کہ جوں ہی مرض کا حملہ ہو فوراً گرم پانی استعمال کیا جائے۔ اور ایمائل نائٹریٹ کی شیشی رومال میں توڑ کر سونگھائیں یا نائٹرو گلیسرین کی ٹکیاں چوسائیں۔ اگر دورے متواتر پڑ رہے ہوں تو مارفیا ½ گرین یا ایٹروپین ¹⁄₁₀₀ گرین کی پچکاری زیر جلد کریں۔ اس کے علاوہ ازالہ اسباب کے لیے جو صورتیں مناسب ہوں اُن کو کام میں لائیں۔ خواجہ۔

---

۵ ٹیکی کارڈیا۔ Tachycardia.

۲۳ بریڈی کارڈیا۔

قلب کا تیرنا[1]

(احتواء الرطوبت علی القلب) اس مرض میں مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا قلب پانی میں پڑا ہوا پھڑک رہا اور تیر رہا ہے۔ اس مرض کو اطبا رقدیم خفقان قلب میں شمار کرتے ہیں۔ اس مرض کا سبب وہ رطوبت ہوتی ہے۔ جو غلاف القلب کے نیچے جمع ہو کر دل کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ علاج:۔ ایارجات کھلائیں۔ اور گل سرخ۔ بالچھڑ اور زعفران کو بادرنجبویہ کے پانی میں پیس کر دل پر لگائیں۔ ورزش کرائیں۔ اس مرض کی رطوبت کو جذب کرنے کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مریض کو خوب غصہ دلائیں۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ رطوبت مذکورہ حرارت کی زیادتی سے خشک ہو کر دل سے چمٹ جاتی ہے۔ اس صورت میں دل اچھی طرح نہیں پھیلتا۔ سانس کے نظم میں خرابی آجاتی اور قوت باطل ہو جاتی ہے۔ نیز مریض کو غصہ آجاتا ہے۔ اس مرض کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ نرم پاخانہ لانے والی ملین دوائیں استعمال کریں۔ اور قیروطی سینہ پر لگائیں۔ تاکہ مقامی سینہ کی خشکی رفع ہو جائے بعد ازاں رطوبت کا تنقیہ کریں۔ اور ہر صورت میں قلب کو قوی کرنے کی کوشش کریں۔ دل بدنی اعضاء میں سب سے شریف ہے۔ لہٰذا اس کے امراض کے علاج میں تساہل و غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ نوٹ:۔ قلب کے غلاف کے دو پرت ہوتے ہیں۔ اندرونی پرت سے ایک خاص قسم کی رطوبت اس غرض سے ترشح ہوتی ہے۔ کہ وہ حرکات قلب کے وقت قلب اور غلاف القلب کے اندرونی حصہ کو چکنا کرتی رہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ رطوبت زیادہ مترشح ہونے لگے یا ترشح تو طبعی مقدار میں ہو۔ لیکن انجذاب رطوبت کا عمل بند ہو جائے۔ تو اس وقت غلاف القلب کے اندر رطوبت طبعی مقدار سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے جس سے قلب حرکات کے وقت تیرنے جیسی کیفیت محسوس کرنے لگتا ہے۔ علاج کے لیے سب سے پہلے اسباب کو معلوم کریں اور ان کو زائل کرنے کی طرف توجہ دیں۔ علاوہ ازیں ملینات اور مقویات کھلائیں۔ جیسا کہ مصنف نے تحریر کیا ہے۔ خواجہ

---

[1] ہائیڈرو پریکارڈیم Hydro pericardium

بارھواں باب

پستان کی بیماریاں

(امراض الثدی)

قدرت کاملہ نے پستانوں کے اندر یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ جب ان کی طرف دودھ پلانے کے زمانے میں خون آئے تو وہ دودھ میں تبدیل ہو جائے۔ جیسے کہ خصیوں میں داخل شدہ خون منی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

دودھ کی کمی (قلت اللبن) دودھ میں کمی تین اسباب سے پیدا ہوتی ہے (۱) بدن میں خون کی مقدار کم ہو جائے۔ جیسے کہ خون زیادہ نکل جانے کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ یا مریض ایک عرصہ تک بیمار رہے اور بدنی خون میں کمی پیدا ہو جائے۔ (۲) خون حد اعتدال سے زیادہ آئے۔ لیکن وہ اس کو ہضم نہ کر سکے لہٰذا دودھ بھی کم پیدا ہو گا۔ (۳) پستانوں میں سوء مزاج سادہ یا مادی عارض ہو کر خون میں خرابی پیدا ہو جائے۔ پستان کے سوء مزاج کو اس کی علامتوں سے شناخت کر سکتے ہیں۔ علاج: اگر بدن میں خون کی مقدار کم ہو تو دودھ بڑھانے والی چیزیں۔ مثلاً دودھ۔ زردی بیضہ مرغ اور گوشت مناسب مقدار میں کھلائیں خون زیادہ ہونے کی صورت میں فصد وسینگھیاں استعمال کرائی جائیں۔ اور فساد خون کی موجودگی میں اصلاح خون کی کوشش کی جائے۔ نوٹ: پٹھانی لودھ سفوف کر کے دن میں تین بار چھ ماشہ کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ کھلایا جائے۔ ایک ہفتہ میں دودھ کافی مقدار میں بڑھ جائے گا۔ مجرب ہے۔ خواجہ

دودھ کی رقت (پتلاپن) زردی وجلن صفرا کی موجودگی میں پیدا ہوتی ہے۔ دودھ میں سفیدی وگدلاپن اور اس کا کم مقدار میں ہونا سوداد کے باعث ہوا کرتا ہے۔ اور جب بلغم و صفرا ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو دودھ نمکین ہو جاتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جو چیزیں منی کی مقدار میں اضافہ کرتی ہیں وہ دودھ کو بھی

بڑھا دیتی ہیں۔ اگر مریضہ میں دودھ کی کمی خشکی اور دُبلے پن کی وجہ سے ہو تو گائے بھینس و بکری کا دودھ خوب پلایا جائے

دودھ کی زیادتی

(کثرت اللبن) جو اسباب دودھ میں کمی پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان کے خلاف بدن میں اسباب پیدا ہو جائیں تو دودھ میں زیادتی پیدا ہو جائے گی؛ علاج دودھ کو خشک و کم کرنے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لیے حیض لانے والی دوائیں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ لاکھ۔ مردار سنگ کو روغن گل میں حل کر کے پستانوں پر لگائیں۔ اسی طرح زیرہ سرکہ میں پیس کر یا مسُور کو سرکہ میں پکا کر یا برگ اسپغول کوٹ کر پستانوں پر لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر سردی کے زیادہ ہو جانے سے دودھ میں زیادتی پیدا ہوتی ہو تو برگ سداب۔ تخم سداب اور تخم کرم کلہ کا لیپ کریں؛

پستانوں کا ورم اور تناؤ

(اورام و تمدد پستان) اگر پستانوں میں ورم اور تناؤ گرم مادہ کی موجودگی سے پیدا ہوا ہو تو سرکہ و گرم پانی کسی جانور کے مثانہ میں بھر کر پستانوں کی ٹکور کریں۔ اور برگ مکو سبز مفرداً یا روغن گل میں ملا کر ضماد کریں۔ جب ورم پیدا ہوئے تین روز گذر گئے ہوں تو وہ لیپ لگائے جائیں جن کو ہم نے تجبن اللبن (دودھ جم جانے) کے ماتحت تحریر کیا ہے۔ اور اگر سرد مادہ کی وجہ سے پستان میں ورم و تناؤ پیدا ہوا ہو تو کرفس کو پانی میں پیس کر لگائیں۔ یا بابونہ آب بادیان تازہ میں پیس کر لگائیں۔ علاوہ ازیں مطلق ورم کو دفع کرنے والی دوسری تدابیر اختیار کریں؛

دودھ کا پستانوں میں جم جانا

(تجبن اللبن فی الثدی) اس مرض میں دودھ عورتوں کی چھاتیوں میں جم جاتا اور ورم پیدا کرتا ہے۔ دودھ منجمد ہونے کا سبب گاہے حرارت کی زیادتی ہوتی ہے۔ جو دودھ کے لطیف حصہ کو تحلیل کر کے غلیظ کو چھوڑ دیتی ہے۔ گاہے سردی کی زیادتی ہوتی ہے۔ جو دودھ میں انجمادی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ گاہے دودھ جم جانے کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ پستانوں سے عرصہ تک دودھ نہیں نکالا جاتا۔ لہٰذا وہ گاڑھا ہو کر منجمد ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں کو دودھ چھڑانے کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے

یا پھر بچہ کے سر مار دینے پر بھی پیدا ہو جاتا ہے ؛ علاج :۔ سبب کے مطابق مرض کا علاج کریں۔ جیسا کہ پستانوں کے ورم میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ اور اگر دودھ جمنے کا سبب پستانوں سے عرصہ تک دودھ نہ نکلنا ہو۔ تو ایسی صورت میں چھاتیوں پر گرم پانی کے تریڑے کریں۔ اور آہستہ آہستہ دودھ کو آلہ شیر کش (دودھ چوسنے والے آلے) سے کھینچیں۔ تاکہ تمام دودھ پستانوں سے خارج ہو جائے۔ لیکن اگر دودھ میں جمنے کی کیفیت کے ساتھ ساتھ تعفن بھی ہو چکا ہو تو اس کا علم ورم کی رنگت اور دودھ کے مزے و رنگ کی خرابی سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس ورم کو پکانے کی تدبیر کریں اور اس غرض کے لیے السی۔ میتھی۔ تخم خطمی۔ برگ خطمی۔ بابونہ ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور چقندر کے پانی یا سادہ پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔ تین دن استعمال کرنے سے اگر ورم پک کر پھٹ جائے تو بہتر ورنہ نشتر سے شگاف دیں۔

گاہے نشتر سے شگاف اس قدر ہلکا دیا جاتا ہے۔ کہ نشتر پیپ کے مقام تک نہیں پہنچتا جس سے پیپ خارج نہیں ہوتی۔ بلکہ خون خارج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ شاید ورم میں پیپ پیدا ہی نہیں ہوئی۔ ایسی صورت میں جراح کو بلا خوف و خطر گہرا شگاف لگانا چاہیے۔ تاکہ پیپ خارج ہو جائے۔ پیپ نکلنے کے بعد زخم کا علاج کیا جائے۔ جس کا اصول علاج بالکل ناک و زبان کے زخموں جیسا ہوتا ہے۔ اگر پستان میں بجائے ورم کے گٹھلیاں پیدا ہو جائیں تو موم روغن نیم گرم پستانوں پر ملیں :

پستانوں کا کھل جانا

(ارض الثدی) یہ مرض عموماً دودھ پلانے کے زمانے میں بچہ کے سر مار دینے پر پیدا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ابتدائی حالت میں تنہا لونگ یا منقی مع گٹھلیوں کے یا برگ کرتتے برگ سرو یا حب الآس میں ملا کر ضماد کریں۔ بعد ازاں جو تدبیر مناسب ہو اختیار کریں۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو اور ورم پیدا ہو جائے تو ورم کا باقاعدہ علاج کریں۔ اگر پھٹکری کو روغن زیتون کے ہمراہ سیسہ کی کھرل میں پیس کر متواتر پستانوں پر لگایا جائے تو پستان زیادہ بڑے نہیں ہونے پاتے۔ اس کے علاوہ پستان کو بڑے ہونے سے وہ دوائیں بھی روکتی ہیں جن کو عظم الانثیین (خصیہ کی تھیلی کا بڑا ہو جانا) کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے

تیرھواں باب

معدہ کی بیماریاں

(امراض معدہ)

سُوءِ مزاج معدہ گذشتہ صفحات میں سوءِ مزاج حارو بارد کی علامات کو تفصیل سے بتلایا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں مادی اور ساذج کے علامات کو بھی اچھی طرح تحریر کر دیا گیا ہے۔ اگر سوءِ مزاج حار سادہ میں لطیف و قلیل المقدار غذا کھلائی جائے تو وہ خراب و فاسد ہو جاتی ہے۔ برخلاف ازیں اگر اس حالت میں غلیظ و کثیر المقدار غذا استعمال کی جائے تو وہ اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہے۔ معدہ میں اگر شور بلغم موجود ہوتا ہے تو پیاس لگتی ہے۔ اگر اس پیاس کی موجودگی میں گرم پانی پی لیا جائے تو فوراً ساکن ہو جاتی ہے۔ اور اگر سرد پانی پی لیا جائے لیا جائے تو اور بھی زیادہ بھڑک جاتی ہے۔ نیز جو پیاس صفراء یا سادہ حرارت کی موجودگی سے پیدا ہوتی ہے وہ ٹھنڈا پانی پینے سے زائل ہو جاتی ہے۔ **علاج**:۔ سوءِ مزاج سادہ کی موجودگی میں صرف تعدیل مزاج کریں۔ اور سُوءِ مزاج مادی میں مادہ کی استعداد و مقدار کے مطابق تنقیہ کریں۔ اگر معدہ سے مادہ کو نکالنا مقصود ہو تو اس کے لیے قے نہایت مفید چیز ہے۔ علاوہ ازیں اگر معدہ میں دیگر اعضاء کی طرف سے مواد گر رہا ہو تو اُس عضو کا بھی تنقیہ کرنا چاہیے۔ تاکہ مادہ وہاں سے معدہ کی طرف آ ہی نہ سکے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ معدہ پر مواد اکثر دماغ، جگر اور طحال سے گرا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بات کا علم آپ کو دماغی نزلہ، جگر اور طحال کے سوءِ مزاج سے ہو جائے گا اگر دماغ میں نزلہ کی موجودگی سے معدہ میں شکایت ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ جگر کے سوءِ مزاج میں دائیں باسلیق یا اسیلم کی فصد کھولیں۔ طحال کے سوءِ مزاج میں بائیں ہاتھ کی باسلیق اور اسیلم کی فصد کھولی جائے۔

بعض آدمیوں میں یہ صورت بھی دیکھی جاتی ہے کہ اُن کا معدہ مواد سے پاک و صاف

اور طِ فتور ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو ان کا معدہ انتہائی ضعیف ہو جاتا ہے اور مواد کو قبول کرنے لگتا ہے۔ یہ صورت ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ جن میں بھوک کے وقت غذا نہ ملنے سے حالت خراب ہو جاتی اور ان میں غشی کے قریب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا علاج یہ ہے۔ کہ علی الصباح ترش چیز کے چند لقمے کھلائیں اور حتی المقدور معدہ کو خالی نہ رہنے دیں۔ معدہ کے ایسے سوءِ مزاج مادی ہیں جس کا مادہ معدہ کے طبقات میں گھسا ہوا ہو قے لانے کے لیے بہترین دوا ایارج فیقرا ہے۔ خصوصاً جبکہ شربت افسنتین یا ہلیلہ زرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے یہ چیزیں مواد کو معدہ کی گہرائی سے نکال کر خارج کر دیتی ہیں ؛

درد معدہ

(وجع المعدہ) اگر درد کا سبب سوءِ مزاج معدہ ہو تو اس کا حال گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا۔ اور اگر درد معدہ کا سبب ورم یا زخم معدہ ہو تو اس کی تفصیل آنے والی ہے۔ اور اگر درد معدہ کا سبب ریاح ہوں تو ایسی حالت میں ڈکاریں زیادہ آئیں گی۔ نفخ و قراقر موجود ہوگا۔ اور جب غذا قعرِ معدہ کی طرف جائے گی تو طحال کے قرب و جوار میں درد محسوس ہوگا ؛ علاج سبوس گندم اور نمک یا باجرہ و نمک کی پوٹلی باندھ کر معدہ کو سینکتے دیں۔ الائچی گلاب میں جوش دے کر پلائیں اور پودینہ چبانے کی ہدایت دیں تاکہ ڈکار آنے لگے۔ جوارش کمونی کھلائیں۔ اگر ریاح گاڑھی و غلیظ قسم کی ہوں تو بلغم کو خارج کرنے والا مسہل دیں۔ اور ہر طرح ہضم کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ ایسی حالت میں اگر معدہ پر آگ کی سینگھیاں لگائی جائیں تو فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ درد معدہ کی جملہ اقسام میں خواہ وہ کسی وجہ سے ہو سکنجبین گلاب یا پانی میں ملا کر پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے ؛

نوٹ :- اکثر یہ صورت بھی ہوا کرتی ہے۔ کہ درد پیدا کرنے والا مادہ رقیق یا شور بلغم ہوتا ہے لہٰذا بلغم کی ان اقسام کو معدہ سے خارج کرنے کے لیے ٹھنڈی دوائیں دی جاتی ہیں۔ جس سے مادہ کا لطیف و رقیق حصہ کم ہو جاتا اور درد میں سکون محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا طبیب کو گمان ہوتا ہے کہ درد پیدا کرنے والا مادہ گرم تھا۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف تھا۔ اسی طرح یہ صورت بھی اکثر ہوتی ہے کہ درد گرم

لہ خالی نمک سے ٹکور کرنا بھی ریاح کو تحلیل کرتا ہے :

مادّہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کو رفع کرنے کے لیے گرم دوائیں ہی دی جاتی ہیں۔ جس سے بخارات تحلیل ہو جاتے اور ریاح زائل ہو جاتی ہیں۔ اور آخر میں درد کسیقدر سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اِس صورت کے نمایاں ہو جانے سے بھی طبیب کو گمان ہوتا ہے۔ کہ درد پیدا کرنے والا مادہ سرد تھا۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ لہٰذا مرض کو تشخیص کرنے میں دوسری علامات سے بھی امداد حاصل کریں۔ کہ آیا درد پیدا کرنے والا مادہ گرم ہے یا سرد۔ وگرنہ آخر میں نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر طبیعت کو اس قسم کے چھوٹے فائدوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے آئندہ خطرات پیدا ہو جانے کا امکان ہے:

اگر معدہ میں درد کا سبب ایسی غذا ہو جو اپنی مقدار یا لاذع[1] و تیز کیفیت کے باعث درد پیدا کر رہی ہو۔ تو ایسے درد کا علاج یہ ہے۔ کہ غذا کو قے کے ذریعہ خارج کریں۔ اور اگر غذا کا سبب زیادتی مقدار ہو تو مریض کو چند یوم تک تھوڑی تھوڑی غذا کھلائیں۔ اِسی طرح اگر لاذع و سوزش پیدا کرنے والی غذا، درد معدہ کا سبب ہو تو مریض کو چند یوم تک عمدہ و بہترین کیفیت والی غذا، کھلائیں اگر درد کا سبب معدہ کی کمزوری ہو تو کھانا کھانے کے بعد درد میں زیادتی پیدا ہو جائے گی۔ جس میں قے یا دست آجانے کے بعد سکون پیدا ہو جائے گا۔

علاج :۔ معدہ کو قوی کرنے والی دوائیں کھلائیں۔ مثلاً جوارش جالینوس نوشدارو اس مرض میں نہایت مفید ہیں۔ اگر درد معدہ کا سبب معدہ میں اجتماع مواد ہو تو ان کو خارج کریں اور قرص انیسون (جن کے نسخے بڑی بیاض میں موجود ہیں) کھلانا بہت مفید ہے:

اگر معدہ کے درد کا سبب حس کی تیزی ہو تو ادنیٰ اسباب، مثلاً غذا کے بخارات۔ غذا کھانے اور طحال سے معدہ پر سوداء کے گرنے سے درد میں زیادتی ہو جائے گی۔ لیکن معدہ میں کسی قسم کا خلل یا فتور نمایاں نہ ہو گا:

علاج :۔ حس کو سست و بیکار کرنے کے لیے آب کوکنار پلائیں اور سری پائے پکا کر دیں۔ بعض لوگوں کے معدہ میں نہار مُنہ یا خالی پیٹ درد ہوا کرتا ہے جو کھانا کھانے کے بعد رفع ہو جاتا ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

[1] خراش پیدا کرنے والی۔ Irritant

اوّل۔ گاڑھے وغلیظ ریاح معدہ میں غالب ہوجائیں جن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بھوک وقت رطوبات تحلیل ہوجاتیں اور ان سے معدہ میں غلیظ ریاح پیدا ہونے لگتی ہیں۔ دوئم۔ جگر سے صفراء معدہ میں خلوء معدہ یا بھوک کے وقت گرے سوئم: تیز وحاد کیفیت والا سوداء طحال سے فم معدہ پر بھوک کے وقت مقدار معینہ سے زیادہ گرجائے؛

جو درد ریحی ہوتا ہے وہ ڈکار آنے کے بعد ہلکا پڑ جاتا ہے۔ نیز ریاحی درد کی صورت میں دوسرے علامات موجود نہیں ہوتے۔ اگر معدہ میں سوداء یا صفراء جمع ہونے سے درد پیدا ہو تو اس کے علامات گزشتہ صفحات میں چندبار تحریر کئے جا چکے ہیں۔ لیکن سوداوی درد معدہ میں جلن موجود ہوتی ہے:

علاج:۔ ریحی درد معدہ میں تنقیہ مواد کریں۔ اور معدہ کو قوی کریں۔ صفراوی میں تنقیہ مواد کے بعد تعدیل مزاج کریں۔ اور دائیں جانب کی فصد اسیلم کھولیں سوداوی درد معدہ میں مادہ کی کثرت کے وقت تنقیہ مواد کریں اور بائیں ہاتھ کی فصد اسیلم کھولیں۔ اور اگر معدہ کی حس تیز ہوجانے سے درد ہو تو بے حسی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مواد کو غلیظ کرنے کی کوشش کریں۔

بدہضمی (ضعف ہضم، سوء ہضم، تخمہ)

اِن تینوں بیماریوں کا سبب ایک ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب سبب مرض کمزور وضعیف ہوتا ہے۔ تو ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر سبب قوی ہوتا ہے تو تخمہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر سبب متوسط درجہ کا ہوتا ہے۔ تو سوء ہضم یعنی ہاضمہ کا فساد ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ضعف ہضم کی علامات یہ ہیں۔ کہ غذا معدہ میں دیر تک پڑی رہتی اور تھوڑی تھوڑی ہضم ہوکر معدہ سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ سوء ہضم کی موجودگی میں غذا ہضم نہیں ہوتی۔ بلکہ خراب ہوجاتی ہے۔ تخمہ میں قوت ہاضمہ غذا کے اندر قطعاً دخل نہیں رکھتی۔ بلکہ غذا خام صورت ہی میں قے یا دستوں کے راستے خارج ہوجاتی ہے:۔ علاج سبب کے مطابق علاج کریں اور جب غذا معدہ میں سے تیس گھنٹے تک رکی رہے تو تندرستی نہیں خیال کرنا چاہیے۔ اگر سکنجبین سفرجلی میں قدرے سونٹھ کا سفوف ملا کر کھلایا جائے تو یہ دوا

ؔ بدہضمی۔ ڈس پیپسیا Dyspepsia

معدہ کی اکثر بیماریوں میں مفید ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ بیماریاں زیادہ گرم مادہ سے نہ پیدا ہوئی ہوں۔ اس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ایک سیر سکنجبین میں ڈھائی تولہ سونٹھ ملا کر رکھ لیں اور وقت ضرورت کھلایا کریں۔

ہیضہ

اس مرض میں کچے و فاسد مواد بدن سے معدہ میں پہنچتے اور قے و دستوں کے ذریعے خارج ہو جاتے ہیں۔ بعض مریضوں میں قے نہیں آتی اور تمام مواد بکثرت دستوں کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں لیکن متلی ضرور موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ مرض نہایت خطرناک اور تیز ہوتا ہے۔ اور اس میں دستوں و قے کی زیادتی۔ کمزوری۔ سقوط نبض اور تشنج بہت بری صورتیں ہوتی ہیں لیکن یہ تمام باتیں اس وقت خطرناک نہیں ہوتیں جبکہ ان کا علاج غور و پرداخت سے کیا جائے۔ ایسی حالت میں یہ عوارضات فوراً ہی زائل ہو جاتے ہیں خصوصاً بچوں میں۔ غرضیکہ طبیب کو ہیضہ کے علاج میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ تاکہ بعد میں پیدا شدہ عوارضات سے طبیب پر خوف و دہشت طاری نہ ہو۔

نوٹ:۔ موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس مرض کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں جن کو عُصَیَّہ ہیضہ یا کالرا ببیسی لس کہتے ہیں۔ یہ جراثیم مریض کے معدہ میں کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ چلے جاتے اور مذکورہ بالا علامات پیدا کرتے ہیں۔ جب قے و اسہال کی زیادتی سے جسم میں پانی کی کمی (ناپیدگی) ہو جاتی ہے۔ اور خون گاڑھا پڑ جانے سے دوران خون میں فتور ہو کر ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں تو نمکین محلول کی وریدی پچکاری مریض کو موت کے منہ سے بچا لیتی ہے۔ اس سے خون پتلا ہو کر اپنے طبعی افعال سرانجام دینے لگتا ہے۔ اس عمل میں مریض کے خون کے وزن متناسبہ اور خون کے دباؤ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تفصیل کے لیے دیکھو پریسکرپشن بک۔ اس کے علاوہ افیون ایک چاول چونہ کے اندر رکھ کر گولی بنائی جائے اور گولی کو ہلدی کے سفوف میں رکھ کر خشک کر لیا جائے۔ یہی گولی ہر تین گھنٹہ کے بعد دی جائے۔ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ خواجہ

علاج:۔ ہیضہ خواہ کسی سبب سے ہوا ہو اس امر کی کوشش کی جائے۔ کہ تمام مواد فاسدہ قے و دستوں کے ذریعہ خارج ہو جائیں۔ پھر دست و قے کو جلد بند نہ کریں۔ بلکہ اگر قے و دست رک رک کر آرہے ہوں تو قے لانے والی اور دست جاری کرنے

والی دواؤں کے ذریعہ طبیعت کی امداد کی جائے۔ لیکن اگر کمزوری زیادہ پیدا ہونے کا خوف ہو تو مزاج کے مطابق دوائیں پلا کر قے و دستوں کو بند کر دیا جائے۔ پوست لیموں اگر منہ میں رکھ کر چوسا جائے۔ تو قے و دست عموماً بند ہو جاتے ہیں اور اگر مریض کو پیاس و گرمی بھی موجود ہو تو تریاق فاروق مفید ہوتا ہے۔ ہیضہ میں گرم دوائیں ہرگز نہ دی جائیں۔ نہ مریض کو زیادہ ہلایا جلایا اور حرکت کرائی جائے۔ غذا بھی نہ دی جائے۔ لیکن اگر ضرورت شدید ہو تو پھر غذا لطیف استعمال کرا سکتے ہیں۔ مریض کو سلانے کی کوشش کی جائے کیونکہ ہیضہ میں مریض کو آرام پہنچانے۔ غذا نہ دینے اور سلانے سے بہتر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ نیند لانے کے لیے ہر ممکن کوشش و تدبیر اختیار کی جائے۔ اور جب نیند آجائے تو مریض کو چپ چاپ سونے دیا جائے۔ جب ہیضہ کے عوارضات دفع ہو جائیں تو غذا کم اور زیادہ لطیف استعمال کرائی جائے تاکہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ واپس ہو جائے۔

نوٹ:۔ جو مریض کو رات کے آخری حصے میں قے ہوتی ہے تو اس سے لوگ وحشت زدہ ہو جاتے ہیں اور فوراً ہی تریاق فاروق، لونگ، اور اسی طرح کی دوسری گرم چیزیں بکثرت استعمال کرا دیتے جس سے مریض کو گرمی و بخار ہو جاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قے زنگاری بھی ہوتی ہے جو مہلک ہوتی اور اس کے آنے پر مریض کو غشی اور انتہائی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی قے خواہ رات کو آئے یا دن کو مذکورہ عوارضات کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اگر متلی کی موجودگی میں ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو وہ بدنی سمیات کو بہت حد تک کم کر دیتا ہے۔ اگر مریض کو صبح کے وقت قے آنے کے بعد غشی جیسی کیفیت پیدا ہو جائے تو تریاق فاروق بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر قے کے بعد غشی وغیرہ پیدا نہ ہو تو پھر طبیعت کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور تیسرے پہر تک کوئی غذا نہ دی جائے۔ غشی کے وقت تل کے تیل میں جائفل ملا کر پیٹ پر نیم گرم مالش کرنا بہت مفید چیز ہے۔

بھوک کی کمی اور بھوک نہ لگنا

(نقصان و بطلان اشتہا) ان دونوں بیماریوں کا سبب ایک ہی ہوتا ہے چنانچہ جب سبب ضعیف ہوتا ہے۔ تو بھوک میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور

جب سبب قوی ہوتا ہے۔ تو بھوک بالکل باطل ہو جاتی ہے:

اسباب:۔ ان بیماریوں کے اسباب بکثرت ہوتے ہیں۔ مثلاً سُوء مزاج سادہ سرد و گرم جو فم معدہ میں پیدا ہو جائے۔

(۲) معدہ میں اخلاط کا جمع ہونا۔

(۳) پورے بدن میں کچے و خام اخلاط کا جمع ہو جانا۔ جس کی موجودگی میں بدنی اعضاء جگر و معدہ سے غذا کم جذب کریں۔

(۴) مسامات بدن کثیف و سخت ہو کر تحلیل موادنہ کر سکیں:

(۵) جگر ضعیف ہو جائے یا جگر یا ماساریقا میں سدے پڑ جائیں:

(۶) فمِ معدہ و طحال کے درمیانی راستے میں سُدے پیدا ہو جائیں:

(۷) فمِ معدہ کی حس باطل ہو جائے:

نوٹ:۔ یہ حقیقت میں ایک علامت ہے۔ جو مختلف امراض میں نمایاں ہوتی ہے۔ جیساکہ مصنف ہٰذا نے تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں بخار۔ عظم طحال و جگر۔ کرم شکم اور طویل علالت سے بھی بھوک نہ لگنے کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح آرام طلب لوگوں میں بھی یہ شکایت عام ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں علاج کے اندر سبب کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں۔ خواجہ:

علامات:۔ سُوء مزاج مادی و سادج کی علامات بالکل ظاہر ہوتی ہیں لیکن بھوک میں کمی اور اس کا بطلان اگر طحال و فم معدہ کے درمیانی راستوں کے بند ہونے سے پیدا ہوا ہو۔ اور سوداء فمِ معدہ پر نہ گرتا ہو۔ یا دماغی آفتوں کے باعث سوداء فمِ معدہ پر گر رہا ہو تو دونوں میں یہ فرق ہے کہ طحال سے فمِ معدہ پر سوداء نہ گرنے کی صورت میں ترشی کھانے سے بھوک پیدا ہوتی ہے برخلاف ازیں جب فم معدہ کی حس باطل ہو جاتی ہے۔ تو ترشی کھانے سے بھوک میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوتی۔ جس وقت اعضاء غذا کے ضرورت مند ہوتے ہیں تو وہ رگوں سے غذا کو چوس کر طلب کرتے ہیں۔ بعد ازاں یہ رگیں جگر سے اور جگر ماساریقا سے اور ماساریقا معدہ سے غذا کو طلب کرتی ہیں۔ چونکہ فمِ معدہ ذکی الحس ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ماساریقی جذب (چوسنے) سے زیادہ متاثر ہوتا اور غذا کو مانگتا ہے۔ اسی مانگنے کے وقت

سوداور بھی طحال سے فم معدہ پر گِر جاتا ہے۔ جو اپنی ترشی و کسیلے پن سے معدہ میں تحریک و خبرداری پیدا کرتا اور اُس کے ریشوں میں سُکیٹر پیدا کرتا ہے۔ جب یہ کیفیت معدہ میں پیدا ہوتی ہے تو اس کو اصطلاح میں بھوک کہتے ہیں۔ پس اگر مذکورہ بالا امور میں سے کسی ایک میں بھی نقصان و کمی پیدا ہو جائے تو بھوک میں بھی خرابی و نقصان لاحق ہو جائے گا۔ **علاج:** سوءِ مزاج سادہ کی موجودگی میں مزاج کی تعدیل کریں۔ اور سُوءِ مزاج مادی کی موجودگی میں تنقیہ مواد کیا جائے۔ جلد کے مسامات کثیف ہونے کی صورت میں مریض کو حمام کرائیں۔ ضعف جگر کی موجودگی میں جگر کو قوت دیں۔ اور اگر طحال و فمِ معدہ کے درمیانی راستے میں سُدّہ پیدا ہو جانے سے بھوک میں نقصان پیدا ہوا ہو تو طحال کے مواد کا تنقیہ کیا جائے۔ اور عظمِ طحال کے ماتحت جو تدابیر تحریر کی گئی ہیں اُن سب کو کام میں لایا جائے۔ فمِ معدہ کی حِس باطل ہونے کے وقت دماغ کو قوی کریں۔ کیونکہ دماغ ہی کا ایک عصب (عصبِ راجع) فمِ معدہ میں آکر پھیلتا ہے۔

گاہے بھوک میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ بدن میں خون کم ہوتا ہے۔ یا روزمرّہ کی عادتیں ترک کر دی جاتی یا غم و فکر رہنے لگتا ہے۔ ان اسباب کا علاج مناسب دواؤں کے ذریعہ کریں۔ اور اگر پیٹ میں کیڑوں کی موجودگی پہ بھوک میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہو۔ تو اُن کا علاج وہی کریں جن کو ہم دیدان کے ماتحت آئندہ تحریر کریں گے۔ اسی طرح جو اسباب بھی بھوک کو کم کرنے یا باطل کرنے کے لیے موجود ہوں اُن کو مناسب طریقہ پر رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ بھوک لگانے والی دوائیں حسب ذیل ہیں۔

سکنجبین سفرجلی۔ شربت لیموں۔ سبز پودینہ سرکہ کے ہمراہ۔ پیاز سرکہ کے ہمراہ۔ شور دریا کے پانی کی مچھلی۔ انار ترش۔ شربت پودینہ اور اسی قسم کی دوسری دوائیں۔

خراب چیزیں کھانے کی خواہش ہونا

(فسادِ اشتہا) اس مرض میں ایسی چیزوں کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے جو عام طور پر نہیں کھائی جاتیں۔ جیسے مٹی، کوئلہ

چونہ وغیرہ۔ یہ بیماری حاملہ عورتوں کو اکثر ہُوا کرتی ہے۔ اسی کو اصطلاحِ طب میں وَحَم وفسادِ اشتہا بھی کہتے ہیں۔ میں نے ایک حاملہ کو دیکھا کہ وہ روئی اور کاغذ کھایا کرتی تھی۔ اِس بیماری کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ معدہ میں فاسِد قسم کے اخلاط جمع ہوجاتے اور اُن کی موجودگی سے طبیعت کو ایسی چیزوں کے کھانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ جو اس مجتمع خلط کے خلاف ہوتی ہیں۔ **علاج** معدہ سے فاسد قسم کے اخلاط کو خارج کیا جائے۔ لیکن حاملہ کو اس کی طبیعت پر چھوڑ دیا جائے کیونکہ جب حاملہ کو تین ماہ کا حمل ہوجاتا ہے۔ تو اس قسم کی چیزوں کو کھانے کی خواہش باطل ہوجاتی ہے۔ اگر کبوتر کے بچّے کی ہڈّی کو بھُون کر چبایا جائے۔ یا اس کو چبا کر رس نگل لیا جائے تو بُری چیزوں مثلاً مٹی وغیرہ کے کھانے کی خواہش زائل ہوجاتی ہے خواہ اِس قسم کی خواہش حاملہ کو ہو یا دوسرے اشخاص کو۔ اسی طرح تیتر وتیہو اور مُرغ کے چوزوں کی ہڈّیاں بھُون کر چبانا اور اُن کا مغز نگل لینا فسادِ اشتہاء کو رفع کرتا ہے۔ اجوائن وزیرہ کو چبا کر اُن کا رس نگل لینا بھی مفید ہے۔

کُتّے جیسی بھوک

(جُوع کلبی۔ جُوع الکلب[ل]) اس مرض میں اتنی بھُوک لگتی ہے۔ کہ مریض کتنی ہی غذا کھائے طبیعت سیر نہیں ہوتی اور مثل کُتّے کے کھانے کا بھُوکا ہوتا ہے چنانچہ اگر اس کا سبب فمِ معدہ کے سُوءِ مزاج بارد خفیف ہو جو فمِ معدہ کو کثیف کردے۔ تو مریض کو پیاس بہت کم لگے گی۔ نفخ موجود ہوگا۔ (اس کا **علاج** یہ ہے۔ کہ اجوائن۔ مصطگی رومی اور زیرہ چبا کر لعاب نگلا جائے اور فمّ معدہ پر جائفل اور بالچھڑ وغیرہ کا لیپ لگا کر اس کو گرم کیا جائے۔ اور اگر سُوءِ مزاج سادہ کے ساتھ ساتھ معدہ میں بلغم بھی موجود ہو تو پہلے حب قوقایا یا حب ایارج سے اس کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اگر اس کا سبب سوداوی مواد ہو اور وہ طحال سے فمِ معدہ پر متعینّہ مقدار سے زیادہ گرتا ہو۔ تو خالی معدہ میں سخت درجہ کی جلن اور چبھن کا احساس ہوگا۔ اور جب تک غذا نہیں کھائی جائے گی معدہ

[ل] اس طرح ہے کہ مہینہ میں ایک یا دو بار قے کریں۔ اس غرض کے لیے ماءُ العسل اور سکنجبین عملی کے نیچ کے جوشاندہ میں ملا کر دیں اور کبھی کبھی مسہل بھی دیں[ل] Bulimia

میں برابر جلن محسوس ہوتی رہے گی :- علاج جوشاندہ افتیمون کے ذریعہ سوداء کو خارج کریں۔ اور دائیں ہاتھ کی فصد باسلیق یا فصد اسیلم کھولیں۔ طحال پر آگ والی سینگھیاں لگائیں۔ اگر اس مرض کا سبب حرارت معدہ ہو جو علاوہ معدہ کے تمام بدن میں بھی پھیلی ہوئی ہو۔ جیسا کہ کشتہ وغیرہ کے کھانے سے ہوتا ہے۔ تو حرارت پیدا کرنے والے اسباب پہلے سے موجود ہوں گے۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ اسباب کو معلوم کر کے اُس کو زائل کیا جائے :-

اگر جوع الکلب کا سبب بلغم ہو جو دماغ سے معدہ پر گرنے کے بعد ترش ہو جائے تو ایسی صورت میں مریض کو ترش ڈکاریں آئیں گی۔ اور مریض کو جوع کلبی سے پیشتر نزلہ موجود ہوگا۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ نزلہ کو دماغ سے معدہ پر گرنے نہ دیا جائے
اگر اس مرض کا سبب آنتوں کے کیڑے ہوں تو جو کچھ بھی مریض غذا کھائے گا۔ اس کو معدہ و امعاء کے کیڑے صفا کر جائیں۔ لہٰذا غذا اعضاء تک نہ پہنچے گی۔ اس کیفیت کا حال مع علامات و علاج دیدان کے ماتحت تحریر کیا جائے گا :-

جُوعُ البقر

(جُوعِ بقری یعنی گائے۔ بیل جیسی بھوک) اس کو یونانی میں بُولیموس[1] بھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں مریض کو قطعاً بھوک نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ وہ غذا کے ایک لقمے سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ مگر اُس کے اعضاء بھوکے ہوتے اور غذا کے لیے پریشان رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام بھوک کے ساتھ ملا کر رکھا گیا ہے۔ ورنہ اس مرض کا نام عدم اشتہا (بھوک کا بالکل نہ ہونا) رکھنا چاہیے تھا۔ کیونکہ بھوک سے مراد فم معدہ کا سکڑنا ہے۔ جو اس مقام پر قطعاً نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے۔ اور یہاں

---

[1] بُولیموس ایک یونانی لُغت ہے جو مرکب ہے دو کلمات سے ایک بو ماخوذ از بواس یعنی بیل اور دوسرے لیموس بمعنی بھوک پس اس لفظ کے لُغوی معنی بیل کی بھوک یعنی جُوع البقر ہیں۔ بعض متقدمین اطباء لکھتے ہیں کہ اس مرض تمام اعضاء غذا کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن معدہ پُر ہونے کی وجہ سے کھانے کی خواہش نہیں کرتا۔ یہ برعکس نہند نام زنگی کافور والا مضمون ہے۔ کیونکہ یہ ماہیت سقوط اشتہا میں داخل جُوع یا بھوک میں داخل نہیں۔ چنانچہ علامہ گیلانی نے بھی ایسی ہی صراحت فرمائی ہے :-

یہ کیفیت بالکل نہیں ہوتی۔ اعضاء کے بھوکے ہونے کی علامت یہ ہے کہ بغیر کسی ظاہری سبب یا مرض کے بدن دبلا ہوتا چلا جاتا اور قوت بدن ساقط ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جب یہ مرض ایک عرصہ تک رہتا ہے تو مریض پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے۔

علاج:۔ اگر مریض پر غشی کا دورہ ہو جائے تو تمام وہ تدابیر استعمال کریں جن کو غشی کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں موجودہ اسباب کے ماتحت علاج کیا جائے اور جب تک بدنی قوتیں قوی نہ ہو جائیں بدن سے مواد کا تنقیہ کرنے کی جرأت نہ کی جائے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود معدہ کو قوی کرنے اور اس کے مزاج کے تعدیل کرنے میں کافی کوشش کی جائے۔

غشی پیدا کرنے والی بھوک

(جوعِ مُغشی) اس مرض میں آدمی بھوک کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ اگر اس کو بھوک کے وقت غذا نہ ملے یا وقت پر کھانا نصیب نہ ہو تو مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ نوٹ:۔ جوع البقر و جوع الکلب اور جوعِ مغشی تینوں ہی بھوک کی قسمیں قریب قریب ایک ہی سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں کے اعضاء بے حد کمزور ہوتے ہیں اُن میں بھوک کی برداشت بالکل نہیں ہوتی اور جب اُن کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ہے تو بیتاب ہو جاتے اور آخر میں بے ہوش بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ کیفیت سوزش معدہ مزمن اور ذیابطیس کے مریضوں میں اکثر دیکھی جاتی ہے۔ چنانچہ علاج میں ان امور کا لحاظ رکھیں۔ خواجہ

علاج:۔ ایسے مریض کے پاس ہر وقت کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے موجود رہنا چاہیے۔ اور وقت ضرورت کھٹے میٹھے انار یا سیب کے پانی میں روٹی بھگو کر کھلائیں تاکہ معدہ میں قوت پیدا ہو۔

پیاس کی زیادتی

(عطش مُفرط[1]) ایسی پیاس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صادق (۲) کاذب۔ سچی پیاس میں طبیعت بدنی حرارت بجھانے کے لیے رطوبت کا عوض یعنی پانی کی خواہش کرتی ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی پینے سے پیاس ضائع ہو جاتی ہے۔ پھر بدن میں گرمی و خشکی کے علامات موجود ہوتے ہیں۔

[1] بہت پیاس لگنا [illegible] Polydipsia

جھوٹی پیاس

(عطش کاذب) میں معدہ کے اندر بلغم شور یا بلغم حبسی (غلیظ) یا محرق و جلا ہوا سودا موجود ہوتا ہے۔ جس کی موجودگی میں طبیعت ان مواد سے خلاصی حاصل کرنے کے لیے پانی کی خواہش کرتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ ٹھنڈا پانی پینے سے پیاس نہیں بجھتی۔ علاوہ ازیں منہ کا مزہ بھی مادہ مرض کے مطابق بدلا ہوا ہوتا ہے۔ اس قسم کی پیاس کا خاصہ یہ ہے۔ کہ پیاس لگنے پر پانی نہ پیا جائے تو پیاس زائل ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ جس مقام پر حرارت کے علامات نمایاں ہوں۔ وہاں پر اس بات کو معلوم کیا جائے۔ کہ معدہ۔ جگر۔ سینہ۔ پھیپھڑہ اور دل میں سے کس مقام پر گرمی موجود ہے۔ لہٰذا جس عضو میں حرارت مشخص ہو جائے۔ اس میں ٹھنڈک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اگر پھیپھڑہ و سینہ یا دل میں حرارت موجود ہو تو ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے یا ٹھنڈی چیزیں سونگھنے سے فوراً فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ معدہ و جگر میں اگر حرارت معلوم ہو تو ایسی حالت میں ٹھنڈا پانی پینے سے نفع ہوتا ہے۔ ان ہی باتوں سے تم اعضاء تنفس اور اعضاء غذا کی حرارت میں فرق کر سکتے ہو۔ اور اگر پیاس کی زیادتی معدہ میں سرد مواد کی موجودگی سے ہو تو سکنجبین و گرم پانی پلا کر پلائیں اور قے کرادیں۔ بعد ازاں عرق بادیاں پلائیں۔ مرغ کا گوشت آب نخود کے ہمراہ کھلائیں۔ لہسن کو شہد کے ہمراہ کھلانا بھی فائدہ دیتا ہے۔ لیکن اگر معدہ میں بلغم شور موجود ہو۔ جس کا اجتماع حرارت معدہ کے باعث ہوا ہو تو عرق بادیان کے علاوہ کوئی گرم دوا نہ دیں۔ اور اگر سبب اس کا خشکی ہو۔ تو تری پیدا کرنے والی تدبیر کریں۔ جس کے لیے روغن بادام اور دودھ سب سے بہتر چیز ہے اگر پیاس کی زیادتی بخار یا ورم جگر کے باعث ہو۔ تو بخار و ورم جگر کا علاج کیا جائے۔

بعض مریضوں میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ حد سے زیادہ خون نکل جانے پر صفراء غالب ہو جاتا اور مچھلی کھانے سے معدہ میں لیسدار خلط پیدا ہو جانے کے باعث خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پہلی صورت کو معدہ میں سردی پہنچا اور دوسری کو بلغم کے ماتحت بیان کردہ تدابیر پر عمل کر کے رفع کیا جائے۔ گاہے برف پینے کے بعد بھی پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ جس کی پیدائش کے بارے میں اطباء کا اختلاف ہے۔ ایسی پیاس

شربت لیموں یا سکنجبین پینے کے بعد زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایسی بہت سی چیزیں ہیں جن کو کھانے کے بعد پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔ مثلاً لہسن۔ پیاز و بلیسنی روٹی وغیرہ۔ لہٰذا ان کو مناسب تدبیروں سے رفع کیا جائے۔ نیز اس قسم کی پیاس تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔

ورم معدہ

معدہ میں خواہ کسی وجہ سے ورم ہو۔ لیکن اس میں درد و بخار ضرور موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ورم پیدا کرنے والا مادہ گرم ہو تو بخار نہایت شدید ہوگا۔ اور اگر سرد ہو تو درد و بخار ہلکے ہوں گے۔ اس کے علاوہ تمام وہ علامات موجود ہوں گے۔ جو گرم و سرد مادّہ کی موجودگی میں لازمی طور پر ہوا کرتے ہیں ؛ علاج :۔ اگر ورم کا مادہ گرم ہو تو فصد کریں۔ اور زیادہ طاقتور مسہل اور قے سے پرہیز کریں۔ اگر مریض کو قبض موجود ہو تو مغز املتاس مکوہ خشک۔ املی۔ گل سرخ کا جوشاندہ پلائیں۔ معدہ پر ابتدار ورم میں صندل و مامیثا کا ضماد کریں۔ تین دن کے بعد آرد جو۔ خطمی۔ گلاب کا زیرہ۔ گلاب تند میں پیس کر معدہ پر لگائیں۔ اور اگر مادہ ورم سرد ہو تو مادہ مرض کے مطابق منضج و مسہل پلائیں۔ اور انگور کی لکڑیوں کی راکھ۔ ناگر موتھ۔ اذخر۔ بالچھڑ سرکہ میں پیس کر نیم گرم معدہ پر لگائیں۔ اگر قبض کی وجہ سے تلیین کی ضرورت ہو تو مغز املتاس۔ بجوشاندہ زوفا میں حل کر کے پلائیں۔ سوداوی ورم معدہ میں سختی ضرور ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کے ہمراہ حرارت معدہ نہ ہو۔ تو روغن بید انجیر میں مغز املتاس حل کر کے تین روز تک پلائیں۔ نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر ورم پرانا ہو گیا ہو تو قرص سنبل (جس کا نسخہ بڑی بیاض میں تحریر ہے) کھلائیں۔ فائدہ ہوگا ؛

معدہ کا پھوڑا

(دبیلۂ معدہ) اگر معدہ کا ورم تحلیل ہونے کے بجائے ایک جگہ اکٹھا ہو جائے اور اس میں پیپ پڑ جائے تو اس کو اصطلاح میں دُبیلہ کہتے ہیں۔ اب اگر دُبیلہ گرم ورم کے بعد پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو خُراج بھی کہتے ہیں۔ معدہ کا ورم پکنے اور پھٹنے کی وہی علامات ہیں جن کو ہم ذات الجنب اور ذات الریہ کے ماتحت کہہ چکے ہیں

علاج :۔ جب مادہ ایک جگہ جمع ہو جائے اور پکنے کے لیے تیار ہو جائے۔ تو

تخم کشوچہ۔ مغز بادام۔ روغن بید انجیر میں پیس کر نیم گرم ورم پر لگایا جائے۔ تاکہ مادہ جلد تر پک جائے۔ پکنے کے بعد اگر پھوڑا خود بخود پھوٹ جائے تو بہتر ورنہ گرم پانی یا تازہ دودھ مریض کو پلا کر ڈبیلہ کے مقام کو خوب دبائیں۔ تاکہ دباؤ پڑنے سے ورم پھٹ جائے۔ ورم پھوٹنے کے بعد مریض کو دودھ ماء العسل یا شکر کا شربت پلائیں۔ تاکہ معدہ پیپ سے بالکل پاک ہو جائے۔ اس کے بعد کندر۔ دم الاخوین۔ گلنار۔ کہربا اور گل ارمنی کا سفوف کھلائیں۔ تاکہ زخم جلد تر بھر جائے۔ غذا میں آش جو اور حریرہ پلائیں۔

معدہ کے زخم اور پھنسیاں

(قروح و بثور معدہ) اگر معدہ میں زخم اور پھنسیاں پیدا ہو جائیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ ترش و تیز چیز کھانے کے بعد درد میں زیادتی پیدا ہو جائے گی چنانچہ جب زخم و پھنسیاں فم معدہ و قعر معدہ میں ہوتی ہیں تو اس کا علم درد کے مقام سے ہو جاتا ہے۔ علاج فصد کھولیں اور ابتدائی حالت میں وہ تمام تدابیر کام میں لائیں جن کو ورم معدہ میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ کالی گائے کی گھٹی چھاچھ میں طباشیر۔ گل سرخ۔ تخم حماض باریک پیس کر مریض کو پلائیں۔ اگر پھنسیوں میں پیپ پڑ گئی ہو تو پہلے پھنسیوں کو پیپ سے پاک صاف کر کے بھرنے کی کوشش کریں اور ان کو صاف کرنے میں غفلت نہ برتیں۔ چنانچہ کبھی پھنسیوں کو پاک صاف کرنے والی اور کبھی زخم کو بھرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ اگر قبض موجود ہو تو رفع قبض کے لیے مغز املتاس شیرہ تخم کاسنی میں حل کر کے پلائیں۔ اور اگر دست آ رہے ہوں تو قرص طباشیر قابض اور جو کے ستو کھلائیں۔

نفخ شکم

(اپھارہ) اس مرض کا سبب گاہے سوء مزاج سرد ہوتا ہے۔ اور گاہے کھانے کی خرابی اور معدہ میں اخلاط فاسدہ و ریاح

لہ اگر بیماری فم معدہ میں ہو گی تو درد کوڑی سے نیچے معلوم ہو گا اور اگر معدہ میں ہو گی تو ناف کے اوپر درد ہو گا۔ اگر دونوں مقامات پر بیماری ہو گی تو دونوں جگہ پر درد ہو گا۔

کا اجتماع ۔ ان تمام اسباب کے علامات و علاج کو مفصلاً کضعف ہضم اور سوء مزاج معدہ میں تحریر کر دیا گیا۔ علاوہ ان چیزوں کے گلاب میں الائچی کو جوش دے کر پلائیں. بہت مفید ہوتی ہے ؛

کھٹی ڈکاریں۔ جمائیاں اور انگڑائیاں آنا

(جشاء و تثاؤب و تمطی) ڈکاریں ریاح معدہ منہ کے ذریعہ خارج ہوتی ہیں ۔ لہٰذا خروج ریاح کے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے ۔ اس کو اصطلاح میں ڈکار کہتے ہیں۔ جمائی اس حالت میں انسان بلا ارادہ منہ کھولنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ انگڑائی میں انسان اپنے تمام بدن کو تاننے اور ٹیڑھا کرنے ۔ نیز دونوں ہاتھوں کو سر سے اوپر اٹھانے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے ۔ ان تینوں کیفیات کی زیادتی کا سبب بخارات کی زیادتی اور معدہ و بدن میں ریاح کی پیدائش ہوتی ہے ؛ علاج تنقیہ مواد کیا جائے اور قوت ہاضمہ کو قوی کیا جائے ۔ سونف کا سفوف گلقند میں ملا کر کھلایا جائے ۔ بہت مفید ہوتا ہے اگر انسان کو مشک کھلایا جائے ۔ تو تمام بدن کی ریاح خارج ہو جاتی ہیں ۔ اسی طرح مصطگی و شہد کے کھلانے سے بھی ریاح تحلیل ہو جاتی ہیں ؛

قے متلی ۔ ابکائی ۔ جی متلانا وغیرہ

(قے و تہوع و غثیان) ہے ۔ اگر معدہ کی حرکت سے بذریعہ منہ معدہ کی غذا یا رطوبت خارج ہو جائے تو اس کو اصطلاح میں قے کہتے ہیں ۔ اور اگر اس حرکت سے کوئی چیز خارج نہ ہو ۔ تو اس کو اصطلاح میں ابکائی کہتے ہیں

مذکورہ قے و ابکائی سے پہلے جو حالت ہوتی اور منہ سے پانی خارج ہوتا ہے تو اس کو اصطلاح میں متلی کہتے ہیں ۔ یہ قے کا پیش خیمہ شمار کیا جاتا ہے ۔

جی متلانا (تقلب النفس) اگر مریض کو ہر وقت متلی رہے ۔ اور اس کا جی مالش کرتا ہے ۔ تو اس کو عربی میں تقلب نفس کہتے ہیں ۔ اس مرض کی موجودگی میں خلط کا غلبہ ہو اس کو نکالا جائے ۔ چنانچہ اگر قے کے ذریعہ مواد خارج کرنا مقصود ہو تو سکنجبین گرم پانی میں ملا کر قے کرائیں ۔ بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو ۔ اور اگر

معدہ میں کسی دوسرے عضو سے مادہ آکر جمع ہو تو پہلے اس عضو کا تنقیہ اور اصلاح کی جائے۔ اگر بحران کے روز قے پیدا ہو تو اُس کو بند نہیں کرنا چاہیے۔ حسب ذیل دوائیں صفراوی قے کو زائل کرتی ہیں۔ آملہ۔ کہرباد۔ املی۔ خرفہ۔ طباشیر۔ جَو کا ستّو وغیرہ۔ اِن چیزوں کو خواہ تنہا استعمال کیا جائے یا ایک دوسرے کے ساتھ مرکّب کر دیا جائے۔

حسب ذیل دوائیں بلغمی قے کو زائل کرتی ہیں:۔

نسخہ:۔ اگر۔ لونگ۔ مصطگی۔ پودینہ خشک ہر ایک سات ماشہ لے کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف گلقند میں ملا کر کھلائیں۔ یہ نسخہ سوداوی قے کے لیے نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ لادن۔ ناخونہ۔ چھڑیلا۔ برگ حب الآس سبز میں کوٹ چھان کر شراب خالص میں ملائیں۔ اور وقت ضرورت معدہ و طحال پر لگائیں۔ علاوہ ازیں بلغمی و سوداوی قے میں قرص ایلاوس نہایت مفید چیز ہے۔ مذکور دواؤں کے علاوہ ناف کے نزدیک یا دونوں شانوں کے درمیان خالی سینگھیاں لگوانا ہاتھ پیروں کی مالش کرنا۔ نیند لانا۔ قے کو رفع کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ اور اگر معدہ میں فاسد و خراب غذا کی موجودگی سے قے آ رہی ہو تو سب سے پہلے فاسد و خراب غذا کو قے و دستوں کے ذریعہ مکمل طور پر خارج کیا جائے۔ اور اگر ضعف معدہ کے باعث قے آ رہی ہو تو معدہ کو قوی کیا جائے۔ اور اگر معدہ میں کیڑوں کی موجودگی سے قے آ رہی ہو تو کیڑوں کو خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔

خون کی قے آنا

(قئ الدم) یہ دو طرح پر آتی ہے۔ اوّلاً مری یا معدہ کی کوئی رگ پھٹ جائے۔ یا ٹوٹ جائے۔ یا اُس کا منہ کھل جائے تو اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ مری یا معدہ میں تکلیف موجود ہوگی۔ پھر مری کے زخم کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ دونوں مونڈھوں کے درمیان درد محسوس ہوگا۔ علاج: باسلیق کی فصد کھول کر ضرورت کے مطابق خون نکالیں اگر بدن میں خون کی کافی زیادتی ہو۔ تو ایک سیر تک خون نکالا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہاتھ پاؤں کی مالش۔ پنڈلیوں پر سینگھیاں لگوانا اور خون کو بند کرنے

والی دواؤں کا کھلانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور اگر مُری سے خون آرہا ہو۔ تو دوا کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد گھونٹ گھونٹ کرکے پئیں۔ قرص گل رگوں کے پھٹ جانے اور چرجانے کے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح آب بارتنگ اور آب خرفہ بھی نہایت مفید ہوتے ہیں۔

دوئم:۔ جگر و طحال یا سر پر چوٹ لگنے کے بعد خون خارج ہو اور وہ معدہ میں داخل ہو کر بذریعہ قے خارج ہو۔ ایسی صورت میں ان مقامات کے اندر درد و تکلیف موجود ہوں گے۔

علاج:۔ خواہ خون کسی عضو سے گرے۔ سب کا علاج فصد ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس عضو ماؤف کی اصلاح کا بھی خیال رکھا جائے۔ نیز فصد میں تھوڑا تھوڑا کرکے کئی مرتبہ خون نکالا جائے۔ اور اگر بدن میں خون کی زیادتی ہو تو ایک ہی مرتبہ میں خون کی کافی مقدار نکال لی جائے۔ اور اگر قروح معدہ کی وجہ سے خون کی قے آرہی ہو تو اس کا علاج معدہ کے زخموں میں تحریر کیا جاچکا۔ اور اگر سینہ پر چوٹ لگنے سے خونی قے آنے لگے تو فصد کرنے کے بعد مُومیائی۔ مُغاث اقاقیا۔ گل ارمنی۔ ایلوا۔ مُرمکّی آب برگ حب الآس میں پیس کر چوٹ کے مقام پر لگائیں۔ قرص کہربا، چار ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ بریاں کے ہمراہ دیں۔ بعض مریضوں میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بغیر فصد کے مذکور بالا ضماد ہی سے خونی قے کو آرام ہو جائے۔

معدہ میں خون یا دودھ کا جم جانا

(جمُود الدّم و جمُود اللّبن) اگر خون کسی عضو سے معدہ میں گرے اور خارج نہ ہو تو وہ معدہ کے ضعف حرارت سے منجمد ہو جاتا ہے۔ نیز جب دودھ پیا جاتا ہے۔ تو معدہ کی سردی یا کسی جمانے والی چیز مثلاً پنیر مایہ[1] وغیرہ کے باعث منجمد ہو جاتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں خون یا دودھ جم جانے کے بعد مریض پر غشی طاری ہوتی اور بعض کو لرزہ و جاڑا بھی آجاتا ہے۔

علاج:۔ سویا و پودینہ کو جوش دے کر سکنجبین ملائیں اور گرم گرم مریض کو پلائیں۔ جملہ حیوانات خصوصاً خرگوش کا پنیر مایہ معدہ میں دودھ و خون کے منجمد

[1] کسی چوپایہ کے بچہ کو ولادت کے بعد دودھ پلاکر ذبح کرکے اس کا معدہ مع دودھ کے نکال لیتے ہیں۔ یہی منجمد دودھ پنیر مایہ کہلاتا ہے۔

لو تھڑے کو حل کر کے نکال دیتا ہے۔ پنیر مایہ کی خاصیت یہ ہے۔ کہ یہ پتلے دودھ کو جما دیتا اور جمے ہوئے دودھ کو پگھلا دیتا ہے۔ شیر خوار بچوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دایہ کے دودھ کی خرابی یا بچوں میں ضعف معدہ کے باعث پیا ہوا دودھ منجمد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا طریقہ علاج یہ ہے کہ معدہ کے منجمد لوتھڑے کو پنیر مایہ وغیرہ کے ذریعہ پگھلا دیا جائے۔ اور پھر اس دایہ کا دودھ چھڑا کر اونٹنی یا گائے یا بکری کا دودھ پلانا شروع کر دیا جائے۔ جن جانوروں کا دودھ بچوں کو پلایا جائے۔ اُن کو قیصوم اور سداب کھلایا جائے۔ اور اگر اس عورت کا دودھ چھڑانا ناممکن ہو تو پھر اسی عورت کی غذا کو بہتر و عمدہ کیا جائے۔ اور کبھی کبھی تریاق فاروق کھلا دیا جایا کرے بچہ کو بھی تھوڑا سا تریاق فاروق کھلا دیا کریں اور پیٹ بھر کر دودھ ایک دفعہ میں ہرگز نہ پلائیں۔ نیز بچہ کے پیٹ کو کپڑے وغیرہ سے ڈھانکے رکھیں۔ ڈیڑھ تولہ پودینہ خشک کا سفوف جوان آدمیوں کو کھلا دیا جائے تو جما ہوا دودھ پگھل جاتا ہے:۔

ہچکی آنا

(فواق) ہچکی معدہ (حجاب حاجز) کی اس حرکت کا نام ہے جس میں معدہ (حجاب حاجز) کے تمام طبقات یکبارگی سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔ چنانچہ اگر ہچکی زیادہ کھانے کی وجہ سے پیدا ہو تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ گرم پانی و نمک پلا کر غذا کے زائد حصہ کو خارج کر دیا جائے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کیا جائے۔ علاوہ ازیں الائچی و پودینہ چبانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ عموماً تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ہچکیاں اپنے آپ ہی بند ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ہچکی پیدا کرنے والا سبب معدہ میں ریاح کی موجودگی ہو تو اس قسم کی ہچکی ریاح پیدا کرنے والی غذاؤں کے استعمال سے پیدا ہو گی۔ اس قسم کی ہچکیاں عموماً بچوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان ہچکیوں کو رفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ریاح زائل کرنے اور تحلیل کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ اگر ہچکیوں کا سبب کوئی تیز خلط یا تیز دوا ہو تو سب سے پہلے سکنجبین و گرم پانی پلا کر موجودہ مواد معدہ کو قے کے ذریعہ نکال جائے۔ بعد ازاں معدہ کی تعدیل کے لیے سرد و تر لعاب اور شیرے پلائے جائیں۔ گرم پانی اور روغن بادام نیم گرم گھونٹ گھونٹ پلایا جائے۔ ان حالات میں اگر مکھن میں میٹھا ملا کر کھلایا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ہچکیاں آنے کا سبب معدہ میں بلغمی رطوبت کا اجتماع ہو۔ تو معدہ کی اندرونی سطح میں چسپاں ہو کر ہچکیاں پیدا

کیا کرتی ہے۔ تو اس کی علامت یہ ہے۔ کہ منہ میں ہر وقت پانی بھرا رہے گا۔ ہضم خراب ہو گا۔ ترش ڈکاریں آئیں گی۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ حب ایارج کھلا کر مواد کا تنقیہ کریں۔ اور اگر ہچکیوں کا سبب سوء مزاج سرد سادہ ہو۔ تو اس کی علامات وہی ہوں گی۔ جن کو ہم گذشتہ صفحات میں بارہا تحریر کر چکے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کھانے پینے اور لگانے کی چیزوں سے معدہ کو گرم کیا جائے۔ اس قسم کی ہچکی اور ریاح و بلغمی رطوبت سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج بہترین یہ ہے کہ سانس کو بند کیا جائے۔ غصہ لایا جائے۔ حرکت کرائی جائے۔ اور ہچکی وغیرہ کو روکا جائے۔ جس سے روح کے اندر حرکت پیدا ہوتی اور ہچکی زائل ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کا سبب ورم جگر یا ورم معدہ ہو۔ تو اس کے علامات و علاج کو جگر و معدہ کے ورم میں مفصلاً تحریر کیا جا چکا ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہچکی کی اکثر اقسام میں چھینک لانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح آب برگ پودینہ سبز۔ آب انار شیریں کے ہمراہ پلانا اور سرد پانی زیادہ سے زیادہ مقدار میں پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ریٹھ کو گلے میں لٹکانا۔ ڈرانا۔ دارچینی و مصطگی کا جوشاندہ پلانا ہچکی کو بند کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔

معدہ کا لوٹ جانا

(انقلاب المعدہ) اس مرض کی موجودگی میں جو غذا کھائی جاتی ہے۔ وہ ہضم ہونے کے بعد یا پہلے ہی قے کی صورت میں معدہ سے نکل جاتی ہے۔ اس کا سبب اثنا عشری آنت کا زخم ہوتا ہے۔ جو معدہ کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ لہٰذا جب غذا ہضم معدی کے بعد اس آنت کی طرف جاتی ہے۔ تو تکلیف کے خوف سے دوبارہ معدہ میں واپس آ جاتی اور قے کے ذریعہ معدہ سے باہر آ جاتی ہے اس مرض کا علاج سحج و خراش کے اصول پر کریں۔

معدہ کی بے قراری

(قلق المعدہ) اس مرض میں معدہ کے اندر اس قسم کی بے قراری پیدا ہوتی ہے۔ کہ مریض ایک حالت پر قائم نہیں رہتا اور اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ مریض گرم راکھ

پہ پڑا ہوا لوٹ رہا ہے۔ اس کو عربی میں کربِ معدی بھی کہتے ہیں۔
علاج :۔ معدہ میں جو خلط موجود ہو اس کا تنقیہ کریں ۔ بعدازاں موجودہ خلط کے مطابق تعدیل مزاج کریں۔

معدہ کی پھڑکن (اختلاجُ المعدہ) اس مرض میں خفقان قلب کے مانند معدہ میں بھی پھڑکن و اختلاج پیدا ہوتا ہے
علاج :۔ خلط کے مطابق تنقیہ مواد کریں۔ چنانچہ اگر اس کا سبب گرم مواد ہوں تو اُسی کے مطابق تنقیہ و تعدیل کرائیں ؛

فمِ معدہ کا درد (وَجعُ الفُواد) یہ نہایت سخت قسم کا درد ہوتا ہے جو فمِ معدہ میں ہوا کرتا ہے۔ جب اس کا دورہ ہوتا ہے تو ہاتھ پیر سرد ہو جاتے اور غشی جیسی کیفیت مریض پر طاری ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا علاج درد معدہ کے مطابق کریں
نوٹ :۔ یہ ایک علامت ہے جو التہاب فمِ معدہ یا تشنج فمِ معدہ کی صورت میں نمایاں ہوتی ہے۔ یہ جب بہت زیادہ شدید ہوتی ہے تو مُہلک بھی ہو جایا کرتی ہے ۔ اس کے علاج کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہیے۔ اور شدید حالتوں میں مارفیا کا انجکشن لگایا جائے۔ خواجہ ؛

معدہ کی جلن (حُرقتِ معدہ) اگر معدہ میں جلن خمیری روٹیوں کے کچّے پھلوں کے کھانے سے پیدا ہوئی ہو۔ یا معدہ میں خام رطوبات کے جمع ہو جانے سے پیدا ہو رہی ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ جلن سے پیشتر غلیظ و رطوبت دار چیزیں مریض نے استعمال کی ہوں گی ۔ نیز مریض کو ہلکی سی پیاس بھی ہوگی۔ اور اگر معدہ میں جلن طحال پر سودا کے گرنے سے پیدا ہوئی ہو۔ تو بھوک کے وقت جلن نہایت تیز ہوگی۔ اور روغن دار چیزوں کے کھانے سے بند ہو جائے گی ؛ نوٹ :۔ یہ ایک علامت ہے۔ جو سوزش و التہاب معدہ کی موجودگی میں ظاہر ہوتی ہے ۔ سودا کے گرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ ایسی کوئی نالی طحال و معدہ کے درمیان میں موجود نہیں۔ پھر طحال میں سودا کا وجود ہی قابلِ غور امر ہے۔ جس کی طرف کلیات میں توجہ کی گئی ہے۔ خواجہ ؛

علاج:۔ اگر غلیظ و مرطوب غذاؤں کے استعمال سے معدہ میں جلن پیدا ہوتی ہو تو قے کرائیں اور جلد ہضم کرنے والی غذائیں کھلائیں۔ معدہ کو قوی کریں۔ اور اگر سوداکی وجہ سے جلن میں اضافہ ہوا ہو تو بائیں جانب کی فصد باسلیق یا اسیلم کھولیں۔ بعد ازاں مربہ ہلیلہ اور سکنجبین مریض کو کھلائیں۔

معدہ کا ڈھیلا ہو جانا

(استرخاء معدہ) یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ اوّل:۔ یہ مرض معدہ میں طور سے موجود ہو۔ جس کی علامت یہ ہے کہ ہضم معدی خراب ہوگا۔ سینہ اُبھرا ہوا ہوگا۔ دوئم:۔ معدہ کے وہ رباطات ڈھیلے ہو جائیں جو معدہ کو دوسرے اعضاء کے ساتھ باندھتے اور اپنی جگہ پر قائم رکھتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ جس طرف کے رباطات ڈھیلے ہوں گے۔ معدہ اُس کے مخالف جانب جھک جائے گا۔ کیونکہ معدہ ڈیرہ وخیمہ کے مانند رباطات و رسیوں کے ذریعہ چاروں طرف سے بندھا ہوا اور جکڑا ہوا ہے۔ یعنی وہ بالائی جانب ہنسلی کی ہڈی سے ۔ پیچھے کی جانب پشت سے اسی طرح وہ دائیں اور بائیں جانب دیگر اعضاء سے بندھا ہوا ہے۔ لہٰذا جس طرف کا بندھن ڈھیلا ہوگا۔ معدہ اُس کے مخالف جانب جھک جائے گا۔ اور جس جانب جھکے گا بوجھ بھی اُسی طرف محسوس ہوگا۔

نوٹ:۔ جن لوگوں کے سینے تنگ و لمبے ہوتے یا جن عورتوں کے زیادہ بچے پیدا ہو چکے ہوں۔ اُن میں تیس سال کے بعد معدہ کا زیریں حصہ لٹک جاتا ہے زیادہ محنت کرنے والوں اور پرخور لوگوں میں بھی یہ تکلیف دیکھی گئی ہے۔ علاج یہ کہ مریض کو کھانا بہت تھوڑی تھوڑی مقدار میں چند بار دیا جائے۔ اور پیٹ پر پٹی باندھی جائے۔ اور داہنی کروٹ پر لٹایا جائے۔ اور چار پایوں کی طرح پر چلایا جائے تاکہ غذا معدہ سے بآسانی بواب کی راہ آنتوں میں چلی جائے۔ خواجہ۔

علاج۔ استرخاء و فالج کے مطابق علاج کریں۔ لطیف غذائیں کھلائیں اور قابض و خوشبودار چیزیں استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ساختوں کے کمزور و پھسپھسا ہونے میں جو دوائیں تحریر کی گئی ہیں اُن کو یہاں پر بھی استعمال کریں۔

معدہ کی ساخت کا کمزور و نازک ہو جانا

(اٹریک نسیج معدہ) یہ سخت درجہ کا ڈھیلا پن ہے جو معدہ کے ہر ایک حصّہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض معدہ کے تمام امراض میں نہایت خطرناک و خراب ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ ہضم بالکل ناقص و باطل ہو جاتا ہے۔ خواہ مریض کیسی ہی زُود ہضم غذا کیوں نہ استعمال کرے قبض انتہا درجہ پر ہوتا ہے۔ لیکن سوء مزاج اور ورم معدہ کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی ؛ نوٹ :۔ استرخار معدہ کا دوسرا نام ہے؛

علاج :۔ جوارش عود کھلائیں۔ اور روغن مصطگی معدہ پر مالش کریں۔ تیتر اور لوے کے گوشت غذا میں کھلائیں۔ پوست سنگدانہ مرغ کا سفوف بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے

معدہ کا کھنچ جانا

(تشنج معدہ) اگر تشنج خاص معدہ میں موجود ہو۔ تو ہضم خراب ہو جائے گا۔ لیکن اگر پشت کے رباطات ڈھیلا ہونے سے معدہ میں تشنج واقع ہو۔ تو غذا معدہ میں پہنچتے ہی آنتوں میں داخل ہو جائے گی۔ اور مریض ہمیشہ دائیں یا بائیں جانب جھکا ہوا رہے گا۔ اور پشت کو سیدھا نہیں کر سکے گا؛

نوٹ :۔ جن لوگوں کے معدہ کے زخم مندمل ہو جاتے یا اُن میں سرطان معدی موجود ہوتا ہے۔ یا مزمن قرحہ موجود ہوتا ہے۔ اُن میں معدہ سکڑ جایا کرتا لہٰذا کوشش کی جائے کہ انسان بسہولت زندگی بسر کر سکے۔ وگرنہ شفایابی کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ خواجہ ؛ علاج :۔ امتلاء و استفراغ کے علامات شناخت کرنے کے بعد تشنج کے طریقہ پر علاج کیا جاتے ؛

معدہ کا سخت ہو جانا

(خشونت المعدہ) یہ مرض اکثر فم معدہ میں پیدا ہوتا اور چھونے سے اس کی سختی کا اظہار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کی تشخیص کے لیے کسی دوسری علامت کی ضرورت نہیں۔ جن مریضوں میں یہ سختی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو قوت باصرہ ہی سے اس کی سختی کا علم ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی موجودگی میں فساد معدہ کا ہونا لازمی

ماتریل استرخاء ڈھیلا پن Relaxation

وضروری ہے ؛ علاج :۔ اگر گرمی کے علامات موجود ہوں تو باسلیق کی فصد کھولیں ۔ موم ۔ روغن گل ۔ روغن بنفشہ ملا کر معدہ پر مالش کریں ۔ گوشت قطعاً نہ دیں ۔ اور اگر سردی کی وجہ سے معدہ میں سختی پیدا ہوئی ہو ۔ تو بابونہ بالچھڑ ۔ بنفشہ ۔ اذخر مکی ۔ میتھی ۔ گوگل ۔ بادام تلخ کے سفوف کو مرغیوں کی چربی میں ملا کر معدہ پر ملیں ۔ نیز جو چیز غلیظ اخلاط کو تحلیل کرنے کے لیے مفید ہوتی ہو اس کو پلائیں اور اسی کا حقنہ بھی کریں ۔ لیکن ساتھ ہی معدہ میں تری پیدا کرنے کا بھی خیال رکھیں ۔ بعد آدمیوں میں ایسا اتفاق بھی ہوتا ہے ۔ کہ طحال کی سختی کے باعث معدہ میں بھی سختی پیدا ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا ایسی صورت میں طحال کی سختی کا علاج کریں ؛

معدہ کے عضلات کا سخت ہو جانا

(جساوت[1] عضلات معدہ) یہ سختی شکم ان عضلات میں پیدا ہوتی ہے ۔ جو پیٹ کی لمبائی میں سینہ سے پیڑو تک رکھے رہتے ہیں ۔ جب ان مقامات میں سختی پیدا ہو جاتی ہے ۔ تو چوہے کی دُم جیسی ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے پتلی و لمبی ہوتی ہے ۔ چونکہ ان عضلات کی سختی میں معدہ کے اندر کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ۔ لہٰذا معدہ کے جملہ افعال صحیح و سالم ہوتے ہیں ؛ نوٹ :۔ معدہ کی سختی اور اس کے عضلات کی سختی درحقیقت ایک ہی چیز ہیں جن کو مصنف نے علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا یہ علامات معدہ کے اکثر امراض میں پیدا ہوتیں اور زوال مرض کے ساتھ ساتھ رفع ہو جایا کرتی ہیں ۔ خواجہ ؛

علاج :۔ جو علاج و تدبیریں معدہ کی سختی میں تحریر کی گئی ہیں وہی تدبیریں ان مقامات پر بھی گرمی و سردی کی زیادتی کو سامنے رکھتے ہوئے استعمال کریں ؛

سنگرہنی و اسہال معدی

(ذرب دخلفہ) بعض اطباء کے نزدیک ذرب دخلفہ ہم معنی ہیں ۔ اس سے ان کی مراد معدہ کا وہ فساد ہوتا ہے ۔ جس کی موجودگی میں متواتر دست آتے رہتے ہیں ۔ چنانچہ ان امراض کا سبب سوء مزاج

[1] صلابت غیر طبعی سختی

سادہ یا مادی ہو تو اُن کی علامات و علاج سبب کے موافق ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سوءِ مزاج معدہ میں مفصلاً تحریر کیا جا چکا ہے۔ اور اگر ان کا سبب معدہ کی پھُنسیاں اور زخم ہوں تو اس کا بیان مفصلاً پہلے تحریر کیا جا چکا ہے۔ نیز سفوف[1] زلق الامعاء ثبوزی اور سفوف، حَبُّ الرمان بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتے ہیں اگر ان دستوں کا سبب دماغی نزلہ ہو تو اس وقت اس کو اسہال دماغی کہتے ہیں۔ جس کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ جب مریض سو کر اُٹھے گا۔ تو متواتر کئی دست آئیں گے۔ بعد ازاں کافی دیر تک بند رہیں گے۔ اس مرض کا علاج ان ہی اسباب کے مطابق کریں۔ جیسا کہ امراض سر میں نزلہ کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے نیز اس قسم کے دستوں کو نزلہ ہونے سے پیشتر ہرگز بند نہ کیا جائے۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ تنقیہ مواد تقویت دماغ اور نزلہ کو بند کرنے کی طرف رکھی جائے۔ اگر غذا کی خرابی کے باعث دست آ رہے ہوں۔ تو خراب غذائیں ترک کر کے عمدہ غذائیں کھلائیں۔ اور ہاضمہ کو قوی کریں۔ اور اگر دست رگوں میں اخلاط بھر جانے سے آ رہے ہوں تو اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ مریض دست آنے کے باوجود فربہ و توانا ہوگا۔ اور دستوں میں رطوبت بھی زیادہ خارج ہوگی۔ نوٹ:۔ یہ ایک قسم کے پُرانے دست ہیں۔ جو آنتوں کی اندرونی غشاء مخاطی کے پتلا پڑنے اور اُس کی قوت جاذبہ کم ہو جانے کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ حال ہی میں تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ جب غذا میں حیاتین ب کم ہو جاتی ہے۔ تو آنتوں کی غشاء مخاطی کیلوس کو جذب کر کے جگر تک نہیں پہنچاتی۔ دستوں کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔ چونکہ بدن کو غذا نہیں ملتی لہٰذا مریض روزانہ دُبلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر گرم ملک میں پایا جاتا ہے۔ اس میں مریض کے مُنہ کے اندر قلاعی کیفیت ہوتی ہے اور بعض میں چھالے، دانے اور زخم بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ صبح کے وقت مریض کو تین چار متعفن

---

[1] اس کا دوسرا نام سفوف چار تخم ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ اسپغول۔ تخم ریحاں۔ تخم کنوچہ۔ تخم بارتنگ ہموزن جس قدر چاہیں لیں اور مٹی کے برتن میں بھونیں۔ پھر گرم پانی ڈال کر ملا دیں اور روغن گل یا روغن بادام ذرا سا ملا کر کھلا دیں۔

وچھا گدار سفید یا مٹیالے رنگ کے دست آجاتے ہیں۔ علاج میں قابضات ہرگز استعمال نہ کئے جائیں۔ بلکہ مالتی بسنت، کشتہ فولاد، جوارش فوتنجی، جوارش عود شیریں یا معجون خوزی میں ملا کر استعمال کریں۔ غذا میں پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی پلائیں ماءالجبن پلائیں۔ کلیجی سیخ میں پرو کر اور انگاروں پہ بھون کر استعمال کریں:: خواجہ

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کرائیں۔ ورزش و مالش کریں۔ حمام میں بٹھلا کر پسینہ لائیں اور موقع ہو تو روزے رکھوائیں۔ اگر دستوں کا سبب ضعف جگر ہو تو دست آنے کے ساتھ بدن روزانہ دبلا و کمزور ہوتا جائے گا۔ نیز دستوں کا رنگ سبز یا سفید ہوگا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کھانے اور لگانے کی چیزوں سے جگر و معدہ کو قوی کیا جائے۔ اس غرض کے لیے جوارش مصطگی سب سے مفید چیز ہے۔ اگر معدہ سے جگر کی طرف کیلوس نہ جانے کی بنا پر سفید دست آرہے ہوں یا عروق ماساریقا کی طرف کیلوس جانے کے بعد دوبارہ آنتوں کی طرف لوٹ آئے تو ایسی حالت میں دستوں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

ذرب کی ایک اور قسم ہے جس کو دورالبطن یا اسہال دوری کہتے ہیں۔ اس مرض کے دورے مقرر ہوتے اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرے عضو سے معدہ میں مادہ آجاتا اور وہاں سے دستوں کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے ایسی صورت میں دستوں کی رنگت[1] سے خلط کو شناخت کیا جا سکتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ کسی عضو سے معدہ میں مادہ آکر جمع ہو رہا ہے چنانچہ جس عضو سے مادہ آتا ہے اس میں درد و تکلیف محسوس ہوگی۔ جس میں دستوں کے بعد تخفیف ہو جائے گی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس خلط کا غلبہ ہو اسی کا تنقیہ کرایا جائے::

---

[1] مثلاً اگر دست ایک دن درمیان آئیں اور رنگ زرد ہو نشان صفرا کا ہے۔ اور اگر چوتھے دن آئیں اور رنگ سیاہ ہو علامت سودا کی ہے۔ اور اگر سفید رنگ کے دست ہر روز آئیں نشان بلغم کا ہے۔۔ اور اگر دستوں کا دورہ معین نہ ہو اور کسی عضو میں درد رہتا ہو اور دست بند ہونے کی حالت میں درد بڑھے تو نشان خون کا ہے::

ذرب کی ایک اور قسم بھی ہے جو ماساریقا میں سُدّہ پیدا ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کی علامت بالکل جگر کے سُدّوں جیسی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مرض کا علاج بالکل جگر کے سُدّوں کے اصول پر کیا جائے۔ ذرب کی ایک اور قسم بھی ہے جو معدہ کی چُنٹوں کے زائل ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جب معدہ کی چُنٹیں زائل ہو جاتی ہیں تو غذا معدہ میں نہیں ٹھہرتی۔ ان چنٹوں کے زائل ہونے کا سبب گاہے کوئی خلط اکال (کھا جانے والی خلط) ہوتی ہے۔ یا معدہ کا گرم ورم یا زہروں کا استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ سبب دُور کرنے کے بعد سُماق۔ گلاب۔ زیرہ۔ طباشیر۔ چھالیا۔ صندل۔ پوست انار۔ رسوت باریک کر کے بہی کے پانی یا انگور کے رس میں ملا کر معدہ پر لگائیں۔ نیز جو کا ستّو۔ سیب کا ستّو اور روغن بادام کھلائیں۔ کھانے میں تیتر و چکور کا گوشت دیں اور کھانے کے بعد دیر تک دائیں پہلو پر لٹائے رکھیں۔ اور کوئی حرکت نہ کریں۔ بعض اطبّاء کا قول ہے کہ میدہ کی روٹی اور دُودھ سے حریرہ بنا کر اگر کھلایا جائے تو وہ بالخاصہ معدہ میں چُنٹیں اور خمل پیدا کر دیتا ہے۔ اور اگر مُسہل دواؤں کے استعمال سے یہ مرض پیدا ہُوا ہو تو اُس کا علاج یہ ہے۔ کہ دستوں کو فوراً بند کر دیں۔ اور چھاچھ کو ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ اس تدبیر سے بہت جلد معدہ میں خمل اور چُنٹیں پیدا ہو جاتی ہیں ؛

معدہ کا چھوٹا ہو جانا

(تصغر معدہ) اگر کسی شخص کا معدہ پیدائشی طور پر چھوٹا ہو تو شروع ہی سے زیادہ غذا کھانے پر نقصان و تکلیف کا باعث ہو گا۔ خواہ کیسی ہی لطیف غذا کیوں نہ استعمال کی جائے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اُن کو ایسی غذائیں کھلائی جائیں جن کی مقدار تو کم ہو۔ لیکن اُن میں غذائیت بہت زیادہ ہو۔ اور اگر تشنج یا ورم پیدا ہونے کی وجہ سے معدہ چھوٹا ہو گیا ہو تو پھر ان امراض کو رفع کیا جائے

چودھواں باب
جگر کی بیماریاں
(امراض کبد)

سُوءِ مزاج جگر | جگر میں خواہ سُوءِ مزاج سادہ ہو یا مادی۔ تمام میں وہی علامات پائی جائیں گی جن کو ہم گذشتہ صفحات میں تحریر کر چکے ہیں۔ صرف ان علامات کے ساتھ جگر میں بھی تکلیف ہوگی

نوٹ:۔ سُوءِ مزاج جگر سے مصنّف اور قدماء کی مراد یہ ہے۔ کہ جس عُضو میں سُوءِ مزاج واقع ہو اس کے اندر تشریحی اور پیتھالوجی کوئی تغیرّ نمایاں نہ ہو بلکہ مرض ابتدائی درجہ میں ہو اور صرف افعال عُضو میں تغیرّ و تبدّل پیدا ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں صرف اصلاح عُضو اور تبدیل غذا وغیرہ ہی سے کام چل جاتا ہے۔ دواؤں کے زیادہ استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ خود مصنّف نے سُوءِ مزاج جگر کے اندر بتلایا ہے۔ خواجہ

اس کا علاج یہ ہے۔ کہ سبب کو زائل کریں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ سُوءِ مزاج جگر کی جملہ اقسام میں خواہ سرد ہوں یا گرم تخم کاسنی کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر تخم کاسنی کے ساتھ مغز املتاس بھی دیا جائے تو جگر کے سُوءِ مزاج مادی میں نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ بشرطیکہ مریض کو قبض بھی موجود نہ ہو۔

ہم اس مقام پر ایسی تمام دوائیں تحریر کرتے ہیں جو جگر کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں۔ ان کو قبض و تلیین کی رعایت کے ساتھ ساتھ جگر کے ہر ایک مرض میں استعمال کیا جائے۔ چنانچہ جگر میں استعمال ہونے والی مفرد دوائیں حسب ذیل ہیں۔

آب کاسنی۔ آب انار۔ شربت صندل۔ سکنجبین، آب زرشک۔ ٹھنڈی چھاچھ

لعاب اسپغول وغیرہ۔ مذکورہ دواؤں کو علیحدہ علیحدہ یا ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔ اگر مریض کو دست آتے ہوں تو قرص طباشیر قابض رب بہی یا رب سیب خصوصاً شربت حماض کے ہمراہ نہایت مفید ہوتی ہیں۔ اگر مریض کو قبض ہو تو جوشاندہ ہلیلہ مغز املتاس کے ہمراہ نہایت مفید ہوتا ہے۔ سوءِ مزاج دموی میں تمام تدابیر استعمال کرنے سے پہلے باسلیق یا ورید ابطی (کن انگلی کے مقابل کی ورید) کی فصد کھولی جائے۔ بشرطیکہ فصد کھولنے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ اسی طرح سوءِ مزاج صفراوی میں سردی پہنچائیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو فصد بھی کھول دیں۔ اگر جگر میں ورم حار موجود ہو تو ٹھنڈی دواؤں کے لیپ لگانے سے حرارت جگر رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر جگر میں مادہ موجود ہو اور ایسی صورت میں بغیر تنقیہ کئے ٹھنڈی دواؤں کا لیپ جگر پر کرا دیا گیا تو جگر میں سدے پیدا ہو جائیں گے لہٰذا ایسی صورت اختیار کرنے سے پرہیز کیا جائے:۔

جگر پر استعمال ہونے والی گرم دوائیں حسب ذیل ہیں:۔

بادیان۔ تخم کرفس۔ گلقند عسلی۔ اثاناسیا۔ دواءُ الکرکم وغیرہ۔ اگر جگر میں بلغم موجود ہو۔ تو اخراج بلغم کے لیے ماءُ الاصول اور حب صبر مفید ہوتی ہیں۔ جوشاندہ زوفا۔ دواءُ الکرکم چار ماشہ کے ہمراہ کھلانا جگر میں حرارت پیدا کرنے اور اس کو قوت عطا کرنے میں نہایت مفید ہوتے ہیں۔ مواد کا تنقیہ کرنے میں مبالغہ اور حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے بدن میں لاغری و کمزوری پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ اگر سوءِ مزاج بلغمی کی موجودگی میں مریض کو دست بھی آرہے ہوں تو تخم ریحان اور گوند ببول ہر ایک ۶ ماشہ لے کر بھون لیں اور دونوں کو گلاب میں تر کر کے استعمال کریں:۔

سوءِ مزاج سوداوی میں جوشاندہ افتیمون یا حب افتیمون کے ذریعہ تنقیہ مواد کریں۔ لیکن پہلے بدن میں تری پیدا کر لیں۔ چنانچہ اس غرض کے لیے مریض کو ماءُ الجبن پلانا اور جگر پر رطوبت پیدا کرنے والی قیروطی لگانی چاہیے۔ لیکن تری پیدا کرنے میں بھی مبالغہ سے کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ اس سے استسقا پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ غذا میں ایسی تمام چیزیں دیں۔ جو مریض کے مناسب حال ہوں۔ لیکن اگر

جگر میں مرکب قسم کا مرض ہو۔ تو علاج بھی مرکب ہی شکل میں کیا جائے:

ضعف جگر

(ضعف کبد) خواہ کسی سبب سے ہو۔ لیکن اس میں حسب ذیل علامات ضرور موجود ہوتی ہیں۔ پاخانہ و پیشاب گوشت کے دھوون جیسا آتا ہے۔ بدن دُبلا ہوتا اور بھوک کم لگتی یا بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ دائیں پہلو میں زیریں پسلیوں تک کھچاوٹ محسوس ہوتی اور ہلکا سا درد بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً کھانے کے بعد جبکہ کیلوس امعاء و معدہ سے جگر کی طرف نفوذ کرتا ہے۔ مریض کا رنگ عموماً سبز یا سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اور گاہے اس کے رنگ میں زردی یا گدلا پن پایا جاتا ہے:

نوٹ:۔ ضعف جگر سے مراد یہ ہے۔ کہ قوائے جگر ضعیف ہو جائیں۔ یہ حقیقت میں تمام امراض جگر کو لازم ہے اور خود بذاتہ کوئی مرض نہیں۔ بلکہ جگر کے اکثر امراض میں یہ کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ صرف ابتدائی اور انتہائی کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی ابتدا مرض میں خفیف اور انتہا مرض میں شدید ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا ان کو دیگر امراض جگر کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اور ان ہی امراض کے مطابق ان کا ازالہ بھی کرنا چاہیے۔ خواجہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ ہر ایک عضو میں چار قوتیں ہوتی ہیں:۔

(۱) جاذبہ (۲) دافعہ (۳) ماسکہ (۴) ہاضمہ۔ چنانچہ ہم مندرجہ ذیل سطور میں جگر کی چاروں قوتوں کے کمزور ہونے کے علامات تحریر کرتے ہیں:

ضعف جاذبہ کی علامات

پاخانہ سفید نرم اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ نیز ایسے مریضوں کا بدن دُبلا و کمزور ہوتا ہے:

ضعف ہاضمہ کی علامات

بدن ڈھیلا اور چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے۔ پاخانہ گوشت کے دھوون جیسا آتا ہے:

ضعف ماسکہ کی علامات

جگر میں غذائی بوجھ بہت تھوڑی دیر تک محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام علامات موجود ہوتی ہیں۔ جن کو قوت ہاضمہ کے ضعف میں تحریر کیا گیا

ہے۔ کیونکہ جب قوت ہاضمہ ضعیف و کمزور ہو جاتی ہے۔ تو وہ غذا کو جگر میں اتنی دیر تک بند نہیں رکھتی کہ قوت ہاضمہ اس میں اچھی طرح سے عمل کرے پس ضعف ہاضمہ کے لیے جو باتیں لازمی و ضروری ہوتی ہیں وہ ضعف ماسکہ میں بھی پیدا ہوں گی ؛

ضعف دافعہ کی علامات

پیشاب و پاخانہ کا رنگ ہلکا ہوتا اور اس کی مقدار بھی کم ہوتی ہے نیز بدن ڈھیلا اور قبض موجود ہوتا ہے ؛

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جس طرح ایک قوت کے بعض یا اکثر افعال میں خلل و نقصان پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جگر کی بعض یا تمام قوتوں میں بھی نقصان و خلل پیدا ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا ان تمام باتوں کو مذکورہ علامات کے توسط سے معلوم کر سکتے ہیں۔ نیز جب جگر کی اکثر قوتیں ضعیف و کمزور ہو جاتی ہیں تو جگر کی قوت ممیزہ (جو خون کو پانی سے علیحدہ کر کے رگوں میں داخل کیا کرتی ہے) بھی ضعیف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں پیشاب سرخ آیا کرتا ہے۔ کیونکہ خون پانی سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اسی لیے ایسے سرخ پیشاب کو گوشت کے دھوون جیسا کہا گیا ہے ؛

علاج : ۔ اگر ضعف جگر کا سبب سوء مزاج سادہ یا مادی ہو تو اس کی تدابیر و علاج گذشتہ صفحات میں تحریر کر دئے گئے ہیں۔ اور اگر اس کا سبب سدہ یا ورم جگر کا انشقاق (پھٹنا) ہو تو اس کا علاج آئندہ صفحات میں تحریر کیا جائے گا اور اگر جگر میں ضعف دیگر اعضاء کی مشارکت سے پیدا ہوا ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ماؤف عضو کو درست کیا جائے۔ اور ساتھ ہی جگر کو قوت دینے کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ مریضان ضعف جگر کی شکایات رفع کرنے کے لیے جو دوائیں استعمال کی جائیں وہ خوشبودار ہوں۔ نیز ضعف دافعہ کی موجودگی میں فصد آسیلم کھولنا بھی مفید ہوتا ہے۔

سدۂ جگر

اس مرض میں جگر کی فضاؤں یا جگر کی رگوں میں گاڑھی و لیسدار خلط بند ہو جاتی ہے جس کی علامات حسب ذیل ہیں

نوٹ :۔ جگر کے اندر تین قسم کی نالیاں ہوتی ہیں (۱) وریدی نالیاں (۲) شریانی نالیاں (۳) صفراوی نالیاں۔ چنانچہ جب صفراوی نالیاں ورم کے باعث بند ہو جاتی ہیں۔ تو جسم میں یرقانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو یرقان کی ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جب ورید و شریان کی نالیوں کے اندر کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے جیسا کہ ضمور کبد کے اندر ہوتا ہے۔ تو اس وقت مریض کو مختلف قسم کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ مثلاً مریض کو دست آتے ہیں۔ بواسیر کا دورہ ہو جاتا ہے۔ حیض زیادہ آتا ہے۔ کبد کے مقام میں درد و بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ آخر میں استسقاء بھی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو سبب بھی رکاوٹ کا ہو اس کو زائل کریں۔ خواجہ :

خون کم پیدا ہوتا اور بدن کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے۔ نیز گوشت کے دھوون جیسے دست آتے ہیں۔ اور جس مقام پر جگر میں سُدّے پیدا ہوتے ہیں وہاں پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر سُدّے جگر کے محدب حصے میں واقع ہوں تو بوجھ محدب حصہ میں زیادہ محسوس ہوگا۔ اور پیشاب بہت پتلا آئے گا۔ اور اگر سُدّے جگر کے مقعر حصے میں پڑیں تو پاخانہ پتلا اور زیادہ مقدار میں آئے گا۔

فرق :۔ سُدّہ جگر اور ورم جگر میں یہ فرق ہے۔ کہ ورم جگر کی موجودگی میں بخار اور درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ لیکن سُدّہ جگر کی موجودگی میں بوجھ زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ علاج :۔ اگر سُدّہ جگر کی محدب سطح یعنی اوپر کو ابھرے ہوئے حصہ میں پیدا ہوا ہو تو مزاج کے مطابق پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ اور اگر مقعر جگر یعنی اندر کو دبے ہوئے حصہ میں سُدّہ واقع ہوا ہو۔ تو مناسب ادویہ کے ذریعہ دست لائے جائیں۔ نیز جگر پر ضماد لگانے اور مریض کو غذائیں کھلانے میں بھی ان ہی چیزوں کی رعایت رکھی جائے۔ اگر قابض چیزوں کے استعمال سے سُدّہ پیدا ہوا ہو تو دودھ و شکر۔ حریرہ۔ روغن بادام اور موٹے مرغ کے شوربے پلانے سے اس قسم کے سُدّے دفع ہو جاتے ہیں۔ اور اگر جگر کی رگوں کے پیدائشی طور پر تنگ ہونے سے سُدّے پیدا ہوئے ہوں۔ تو اس مرض کی علامات بچپن ہی سے نمایاں ہوتی ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ غلیظ چیزوں کے

کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ اور ہمیشہ پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کی جائیں ؛

سُدّہ ماساریقا

ماساریقا کے اندر سُدّے پڑ جانا۔ اسی کی علامت یہ ہے۔ کہ معدہ و شکم اور جگر کے مقام پر کھنچاؤ اور بوجھ محسوس ہو گا۔ لیکن معدہ و جگر میں کسی قسم کی تکلیف نہیں محسوس ہوتی۔ پاخانہ کیلوس کے مانند سفید اور آش جو جیسا آئے گا۔ اور بدن دبلا ہو جائے گا۔ علاج ۔ مُفتّح جگر کے سُدّوں کے مانند علاج کریں ؛

جگر کا پھول جانا

(النفخۃ الکبد) جگر میں ریاح کا جمع ہونا۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ دائیں پسلیوں کے نیچے تناؤ کے ساتھ درد محسوس ہو گا۔ لیکن بوجھ نہیں معلوم ہو گا اور نہ بخار ہو گا اور جب غذا ہضم ہو جائے گی۔ تو نفخ میں اضافہ ہو جائے گا ؛

علاج ۔ جوارش کمونی اور شربت دینار کھلائیں۔ نہار منہ حمام کرائیں۔ نمک و باجرہ کپڑے کی تھیلی میں باندھ کر ٹکور کریں۔ اور ضرورت کے مطابق مسہل اور مدرر دوائیں استعمال کریں۔ اور ریاح کو زائل کرنے والی چیزیں کھلائیں ؛

درد جگر

(وجع الکبد) اگر درد جگر کا سبب سوءِ مزاج یا سُدّہ یا نفخہ ہو تو اُن کا بیان گزشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا۔ اور اگر شرقہ یا ورم یا شق (پھٹ جانا) یا پتھری اور ریگ ہو تو اُن کا بیان آئندہ آئے گا ؛ نوٹ :۔ درد جگر کا سبب مرارہ کی صفراوی پتھریاں ہوا کرتی ہیں۔ یہ جب تک مرارہ میں پڑی رہتی ہیں تو کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ لیکن جب مرارہ میں آ کر اڑ جاتی ہیں تو شدید درد ہوا کرتا ہے۔ اس کا علاج آپریشن ہے۔ جو کسی ماہر جراح کے ذریعہ کرانا چاہیے۔

شَرقہ[۱]

اس مرض کو کہتے ہیں۔ کہ جب نہار منہ یا سخت ورزش یا حمام کرنے کے بعد ٹھنڈا پانی پی لیا جائے اور وہ بغیر کسی تبدیلی کے براہِ راست جگر میں پہنچ کر درد پیدا کر دے تو اس درد کو اصطلاح میں شرقہ کہتے ہیں۔

علاج :۔ کپڑے کو گرم پانی میں بھگو کر جگر کی ٹکور کریں اور بالچھڑ و مصطگی کا جگر پر لیپ لگائیں۔ نیز جگر پر گرم پانی کے ترشحے دیں۔ خدا نے چاہا تو بہت جلد اس مرض

[۱] اسے شرقۃ الکبد بھی کہتے ہیں۔ Hepatalgia

سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ اور اگر اس مرض کے علاج میں طبیب سے غلطی ہو جائے تو آخر میں مریض کو استسقا یا ورم جگر ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اس قسم کی کیفیت عام طور پر جوانوں اور تندرست و توانا اشخاص میں پیدا ہوتی ہے۔ تو فوراً زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن ناقہین اور بوڑھوں میں دیر تک رہتی اور زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ لہٰذا ایسا کرنے سے پرہیز کرایا جائے۔ خواجہ

ورم جگر

خواہ خون سے پیدا ہو یا صفرا سے۔ دونوں صورتوں میں مریض کو پیاس و بخار ہوگا۔ جگر کے مقام پر بوجھ۔ درد اور جلن ہوگی۔ اس کے علاوہ مادہ مرض کے مطابق دوسری علامات بھی پائی جائیں گی۔ پھر اس بات کی تشخیص کہ ورم مُقعّر جگر میں ہے یا مُحدّب جگر میں۔ اس کی تفصیل گزشتہ جگر کے ماتحت تحریر کی جا چکی۔ علاوہ ازیں مُقعّر جگر کے ورم میں قے۔ غشی اور ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا ضروری و لابدی ہے۔ اس طرح مُحدّب جگر کے ورم میں شدید کھانسی۔ دمہ۔ پیشاب کا بند ہونا۔ ہنسلی کی ہڈی کا زیریں جانب کھنچنا۔ نیز ورم کا ہلالی صورت میں نظر آنا مخصوص علامت ہیں۔

نوٹ:۔ جگر کے اندر خلیات کبد کے علاوہ ورید، شریان اور صفراوی نالیاں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جگر کے اوپر ایک جھلی بھی استر کرتی ہے چنانچہ گاہے صرف جگر کی بالائی جھلی ہی میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ جو اس قدر زیادہ مُہلک نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں علامات نہایت شدید ہوتی ہیں۔ اور گاہے صفراوی نالیوں میں ورم ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یرقان ہوتا ہے۔ اور گاہے خلیات کبد مع عروق کے ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو غشائے کبد بھی مبتلائے ورم ہو جایا کرتی ہے۔ ایسی صورت میں علامات و عوارضات بھی نہایت شدید ہوتے اور نقصان و خطرات بھی حد سے بڑھے ہوئے ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت علاج میں ان تمام باتوں پر عملدرآمد کیا جائے۔ جن کو مصنف نے تحریر کیا ہے۔ خواجہ

علاج:۔ ورم دموی میں سب سے پہلے فصد باسلیق یا اکحل کھولیں اور چند مرتبہ میں ضرورت کے مطابق خون نکالیں۔ فصد کے بعد آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ آب انارین۔ سکنجبین سکری کے ہمراہ پلائیں۔ لیکن اگر ورم مُقعّر جگر میں ہو تو

پیشاب لانے والی دوائیں قطعاً استعمال کی جائیں۔ بلکہ رفع قبض کے لیے صرف آب فواکہ دیا جائے۔ اور اگر اس سے زیادہ تلیین کی ضرورت ہو تو مغز املتاس آب کاسنی سبز مُروّق۔ آب مکوہ سبز مُروّق میں حل کر کے پلانا بہترین چیز ہے۔ اگر ورم محدّب جگر میں ہو۔ تو پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ لیکن موجودہ قبض کو سب سے پہلے رفع کر دیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں پیشاب لانے والی دواؤں کے استعمال سے درد میں زیادتی ہو جائے گی۔ لہٰذا رفع قبض کے لیے ہلکے درجہ کی ملیّن دوا کھلائیں۔ مثلاً لعاب بہدانہ۔ لعاب اسپغول۔ ماءالشعیر وغیرہ۔ ورم جگر دموی میں ابتدا اور اس کے بعد بھی ایسی دواؤں کے لیپ لگائیں جن میں مادہ کو لوٹانے اور تحلیل کرنے والی دونوں قسم کی دوائیں شریک ہوں۔ لیکن ابتدا میں مادہ کو لوٹانے والی اور انتہا میں مادہ کو تحلیل کرنے والی دواؤں کی مقدار زیادہ ہو اور زمانہ تزائد میں دونوں قسم کی دوائیں برابر برابر ہونی چاہئیں۔

ورم جگر صفراوی میں فقط کے علاوہ تمام وہی اصول علاج اختیار کریں۔ جس کو ورم جگر دموی میں تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن یہاں پر ابتدا میں صرف مادہ کو لوٹانے والی دوائیں استعمال کریں۔ جیسے آردجو۔ صندل۔ گلاب۔ آب کاسنی و سرکہ وغیرہ۔ اگر حالات مناسب ہوں اور ضرورت بھی ہو تو دواؤں میں تھوڑا سا کافور بھی شریک کر سکتے ہیں۔ اگر ورم جگر بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوا ہو تو جگر میں بوجھ ہو گا۔ لیکن بخار نہیں ہو گا۔ مگر جب ورم کا باعث بلغم شور ہو گا۔ تو چہرہ وزبان اور پاخانہ کی رنگت سفید ہو گی۔ لیکن جگر کے مقام پر درد کم ہو گا۔

علاج:۔ اگر ورم محدّب جگر میں ہو۔ تو پیشاب لانے والی دوائیں۔ اور اگر مُقعّر جگر میں ہو تو دست[2] لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ نیز مُدّرات[1] و مُسہلات کے بعد تعدیل مزاج کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر جگر میں ورم سودا کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو۔ تو جگر کے مقام پر سختی محسوس ہو گی۔ جس کا علاج یہ ہے

[1] مُدّرات مثلاً تخم کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ نانخواہ۔ بیخ کاسنی۔ سکنجبین بزوری وغیرہ

[2] عمل دیں اور ایارج فیقرا اور غاریقون کی گولیاں بنا کر سوتے وقت کھلائیں۔

کہ منضج سودا دوائیں ملا کر اور اسی قسم کی دواؤں سے ضماد تیار کر کے جگر پر لگائیں۔ جب سودا پختہ ہو جائے اور مقامی سختی دُور ہو کر نرمی پیدا ہو جائے تو مسہل سودا دوائیں پلائیں اور پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ اگر مناسب ہو تو فصد بھی کریں۔ کیونکہ فصد سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ ایک پیالہ شکر سے شیریں کر کے پلائیں۔ نہایت مفید چیز ہے۔ بشرطیکہ مریض کو بخار نہ ہو۔ اگر جگر میں ورم چوٹ لگنے یا گر پڑنے سے پیدا ہوا ہو تو فصد کریں۔ اور گل ارمنی تین ماشہ لعاب اسپغول میں پیس کر پلائیں۔ علاوہ ازیں زراوند۔ گل ارمنی۔ حب الآس کا سفوف بھی ایسے وقت مفید ہوتا ہے چھلے ہوئے چنے۔ ریوند چینی ہر ایک دس ماشہ۔ مومیائی سات ماشہ۔ تمام دواؤں کا سفوف کر کے روغن بنفشہ یا کسی دوسرے مناسب تیل میں ملا کر جگر پر لگائیں۔ نیز وہ تدابیر بھی ضرورت کے مطابق استعمال کریں جن کا تذکرہ پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے

ورم عضلات شکم

شکم کے عضلات کا ورم ایک جانب سے موٹا اور دوسری جانب سے پتلا ہوتا ہے۔ خواہ اس کو طول میں دیکھا جائے یا عرض میں۔ لیکن ورم کی شکل ہرگز ہلالی نہ ہوگی۔ جیسا کہ جگر کے ورم میں ہوا کرتا ہے۔ اور یہی وہ فرق ہے جو عضلات شکم اور جگر کے ورم میں ہوا کرتا ہے۔ علاج:۔ فصد کرائیں۔ مسہل دیں اور ابتدا مرض میں مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کا لیپ لگائیں۔ اور اس بارے میں ان دواؤں سے مادہ کے سخت ہو جانے کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ جب زمانہ انتہا آ جائے تو صرف مادہ کو تحلیل کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ اور قوی بدنیہ کے زائل و تحلیل ہونے کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ مرض کسی عضو رئیس میں موجود نہیں ہے۔ جس کے باعث مادہ کو لوٹانے والی اور تحلیل کرنے والی دواؤں کے استعمال سے منع کیا جائے۔ لیکن جس وقت بھی ورم پختہ ہو جائے۔ تو فوراً شگاف لگا دیا جائے۔ ورم کے خود بخود پھٹنے یا پھاڑنے والی دواؤں کے ذریعہ پھاڑنے کا انتظار نہ کیا جائے۔ کیونکہ دیر ہو جانے سے عضلات شکم اور پردہ صفاق

کے خراب ہو جانے اور ورم کے اندر کسی جانب پھٹنے کا خوف ہوتا ہے۔

جگر کا پھوڑا

(دُبیلۂ کبد) جگر کے پھوڑے کا علاج بالکل وہی ہے۔ جس کو ہم ذات الریہ اور معدہ کے پھوڑے میں تحریر کر چکے ہیں۔ چنانچہ جس وقت جگر کا پھوڑا آنتوں کی طرف رُخ کرے تو ہلکا سا مسہل دیں اور اگر مادہ مرض گردوں کی طرف رُخ کرے تو فوراً پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ لیکن اگر پھوڑے کا مادہ فضا شکم میں گر جائے تو اس سے مرض استسقاء پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں استسقاء زقی کا علاج کریں۔ اگرچہ یہ مرض بہت مشکل سے علاج کو قبول کرتا ہے۔ اگر ورم پکنے کے بعد اندر کو دب جائے۔ نیز عوارضات مرض بھی ہلکے پڑ جائیں۔ پھر پیشاب و پاخانہ میں بھی پیپ خارج نہ ہو اور اگر ہو تو نہایت ہی کم مقدار میں تو سمجھنا چاہیے۔ کہ پھوڑے کا مادہ پیٹ کی فضا میں پہنچ گیا ہے۔

نوٹ:۔ جگر میں پھوڑا پیدا ہونے سے پہلے اجتماع خون ہوتا۔ بعد ازاں ورم ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس ورم میں پیپ پیدا ہو کر چھوٹے چھوٹے دانے مختلف مقام میں پیدا ہو کر باہم مل جاتے اور ایک بڑا پھوڑا بن جاتے ہیں۔ جو اکثر مہلک ہوتا ہے۔ دبیلہ کبد عام طور پر گرم ممالک میں پایا جاتا ہے اس کا سبب آتشک۔ کثرت شراب خوری۔ جراثیم پیچش کا جگر میں داخلہ۔ ملیریا کے زہر کا جگر میں چلا جانا اور بعض وقت صفرا کی پتھریاں بھی اس کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ اگر امیبائی پیچش کی وجہ سے پھوڑا بن گیا ہو۔ تو ایمی ٹین ایک گرین کا دن میں ایک بار زیر جلد انجکشن کرنا یا کلورو کوین ۵ گرین روزانہ کھلانا شافی علاج ہے۔ (خواجہ)

بثور سطح کبد

(جگر کی بیرونی سطح پر پھنسیوں کا نکل آنا) اس مرض میں سوء مزاج جگر کے ساتھ ساتھ جلن بھی محسوس ہوگی۔ نیز یہ بھی ممکن ہے۔ کہ جگر کی بیرونی سطح سے تعلق رکھنے والی جلد پر پھنسیاں نکل آئیں۔ اس مرض میں بعض مریضوں کو لرزہ و پھریریاں بھی آیا کرتی ہیں۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جس کو سوء مزاج جگر حار مادی کے تحت تحریر کیا گیا ہے۔

جگر میں بے اختیاری حرکات ہونا

(خفقۃ الکبد) یہ مرض

میں جگر کے اندر اختلاجی حرکات ہوتیں اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا جگر میں کوئی چیز چبھو رہا ہے۔ لیکن یہ کیفیت تھوڑی دیر کے بعد فوراً ہی زائل ہو جاتی ہے۔ اِس مرض کا سبب جگر کے سُدّے ہوتے ہیں ۔

علاج :۔ سُدّہ کو کھولنے کی کوشش کریں اور دائیں ہاتھ کی فصد باسلیق کرائیں نہایت ہی مفید ہوتی ہے

جگر میں پتھری کا پیدا ہونا

(حصاۃ الکبد) جب جگر میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے تو اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ غذا ہضم ہونے کے بعد مریض کو قے آیا کرتی اور جگر میں اس وقت چبھن و درد محسوس ہُوا کرتا ہے۔ نیز جگر کے مقام پر ٹٹولنے یا دیکھنے پر ورم اور سختی محسوس ہوتی ہے۔ پھر اس کی علامت یہ بھی ہے۔ کہ دائیں ہاتھ کی فصد باسلیق کھلوا کر خون کا امتحان کریں۔ تو خون میں ریتیلے اجزاء تہ نشین ملیں گے بشرطیکہ فصد چوڑی و کشادہ کھولی جائے ۔ علاج :۔ گردہ کی پتھری کے اصول پر اس کا بھی علاج کیا جائے ۔

جگر کا چھوٹا ہو جانا

(صِغرِ الکبد) جو علامات معدہ کے چھوٹا ہونے کے ماتحت تحریر کی گئی ہیں۔ وہی تمام علامات یہاں پر بھی ہوتی ہیں۔ اُسی کے اصول پر اس کا بھی علاج کریں۔ نیز معدہ ہی کے اصول پر جگہ کا تنقیہ بھی نُلیّن اور مدر چیزوں سے کریں۔ مثلاً ایارج فیقرا (صبر)۔ ماءُ الاصول (جڑوں کا پانی) اور شربت بزوری وغیرہ پلائیں

نوٹ :۔ جگر کے چھوٹا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ خلیات کبد کے چاروں طرف مختلف قسم کے ریشے پیدا ہو کر جسامت جگر کو چھوٹا کر دیتے ہیں ۔ یہ صورت عام طور پر مزمن آتشک اور کثرت میخواری کے باعث ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ان اسباب کا ازالہ کیا جائے۔ خواجہ

جگر کے دست

(اسہال کبدی ۔ قیام کبدی) جو دست جگر کی وجہ سے آتے ہیں۔ اُن کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) اسہال قیحی :۔ (پیپ دار دست) ان دستوں میں پیپ کے اجزاء خارج

ہوتے ہیں۔ اس قسم کے دستوں کا سبب جگر کے پھوڑے کا پھٹنا ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا علاج دبیلہ کبد کے ماتحت تحریر کیا جا چکا:

۲۔ اسہال غسالی ان دستوں کا رنگ گوشت کے دھوؤں جیسا ہوتا اور اس کا سبب ضعف جگر ہوا کرتا ہے۔ ضعف جگر کی علامات وعلاج کو ہم پچھلے صفحات میں تحریر کر چکے ہیں۔ ان دستوں کو بند کرنے کے لیے شیخ بوعلی سینا نے مویز منقی کا کھلانا نہایت مجرب بتلایا ہے۔

۳۔ اسہال دموی وہ خونی دست جو جگر کی خرابی سے ہوں۔ ان کو ذوسنطاریا کبدی کہتے ہیں۔ اگر ان دستوں کا سبب خونی امتلاء ہو تو بغیر تفرق اتصال کے خون جب بھی خارج ہوگا۔ تو یکبارگی کافی مقدار میں آئے گا۔ لیکن آنے میں کافی وقفہ لگے گا۔ علاوہ ازیں مریض میں امتلاء کی دوسری علامات موجود ہوں گی۔ اور اگر خونی دستوں کا سبب تفرق اتصال ہو جو بالعموم ضربہ و سقطہ اور امتلاء دموی کثیر کے باعث پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ تو خلو معدہ و امعاء کے وقت خون بغیر کسی وقفہ کے آئے گا۔ علاوہ ازیں ضربہ و سقطہ نیز امتلاء کی دوسری علامات بھی مریض میں پہلے سے موجود ہوں گی: علاج:۔ اگر امتلاء کی وجہ سے خون کے دست آرہے ہوں۔ تو دستوں کو بند نہ[1] کیا جائے۔ لیکن اگر مریض میں ضعف و کمزوری پیدا ہونے لگے تو فوراً بند کر دیا جائے۔ ابتداء مرض میں فصد کی جائے اور ہاتھ پیر باندھ کر یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کر کے مادہ کو دوسری جانب مائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ فصد کے ذریعہ جو خون نکالا جائے۔ وہ چند مرتبہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے خارج کیا جائے۔ اگر ضرورت کے لحاظ سے دستوں کو بند کرنے کی ضرورت ہو۔ تو قرص کہربا۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ اور آب بارتنگ کے ہمراہ کھلائی جائیں۔ غذا کم مقدار میں دی جائے۔ اور تفرق اتصال امتلائی کی صورت میں بھی یعنی جبکہ غلبہ خون کی وجہ سے رگیں پھٹ گئی ہوں یہی علاج کیا جائے۔ لیکن اگر دست امتلاء کے علاوہ دوسرے اسباب سے آرہے ہوں تو سبب کو زائل کیا جائے اور قرص نفث الدم جس میں ریوند چینی بھی بطور ایک جزو

---

[1] کیونکہ بند کرنے میں خوف ہے۔ کہ مادہ دوسرے عضو مثل دل و دماغ پر نہ گرے۔

(حقنہ کے اضافہ کی گئی ہو۔ کھلائی جائے۔ یہ قرص دستوں کو بند کرنے اور زخموں کو اچھا کرنے کے لیے نہایت مفید و کارآمد ہوتی ہیں۔

(۴) **اسہال صفراوی** (صفراوی دست) اس قسم کے دستوں میں صفرا کی مقدار بہت زیادہ خارج ہوتی ہے۔ نیز ان حالات میں حرارت جگر کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس مرض کا علاج سوء مزاج حار کبد کے طریقہ پر کریں۔ اور جب تک تنقیہ و تعدیل مزاج نہ کر لیا جائے۔ دستوں کو قطعاً بند نہ کیا جائے۔

(۵) **اسہال صدیدی** اس قسم کے دستوں میں زرد آب خارج ہوا کرتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جگر میں خون اور دوسرے اخلاط جل جاتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جس کو ہم صفراوی اسہال میں تحریر کر چکے ہیں۔ ان دستوں میں زرد آب کا نکلنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی ذریعہ سے جلے ہوئے اخلاط خارج ہوا کرتے ہیں۔ صندل کو گلاب میں گھس کر دل و جگر پر لگائیں۔ تاکہ قلب و جگر احتراق سے محفوظ رہیں۔ دائیں ہاتھ کی فصد اسیلم کھولیں مفید چیز ہے۔

(۶) **اسہال خاثری** اس قسم کے دستوں میں تلچھٹ جیسی گاڑھی کوئی چیز خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کا سبب جگر کے پھوڑے کا پھٹنا یا جگر کے منفذوں کا کھلنا ہوا کرتا ہے۔ جو کہ جگر کے شدید احتراق سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس قسم کے اسباب ہوں ان ہی کے مطابق علاج کیا جائے۔ اگرچہ اسہال کبدی اور اسہال معوی میں ان علامات کے توسط سے فرق کیا جاتا ہے۔ جو ہر ایک عضو کے امراض میں مخصوص طور سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ جگر سے آنے والے دست بدبودار ہوتے ہیں۔ اور اکثر دورے کے ساتھ آیا کرتے ہیں۔ نیز خالی معدہ کے وقت کم ہو جاتے اور بغیر درد کے آیا کرتے ہیں۔ پھر دبلا پن اور کمزوری روزانہ بڑھتی جاتی ہے۔ لیکن اسہال کبدی جب ایک عرصہ تک آتے رہتے ہیں تو ان سے اسہال معوی بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور اس وقت خراش امعاء کی علامات اسہال کبدی کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اس وقت علاج بھی مرکب ہی طریقہ کا کرنا چاہیے۔

سُوءُ القِنیہ

مرض سُوءُ القِنیہ اِستِسقاء کا پیش خیمہ تصور کیا جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے۔ کہ چہرہ اور دیگر اعضاء میں بھر بھراہٹ موجود ہوتی۔ اور اس کا علاج اِستِسقاء کے اصول پر کیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سُوءُ القِنیہ بہ نسبت اِستِسقاء کے کمزور و ضعیف ہوتا ہے۔ لہٰذا اس وقت دوائیں بھی اِستِسقاء کے طریقہ جیسی قوی استعمال نہ کی جائیں۔ اس مرض کا سب سے بہترین علاج یہ ہے۔ کہ جج پیدل کیا جائے؛

لیکن اگر مرض پرانا ہو کر اِستِسقاء میں تبدیل ہو جائے تو اونٹ کا دودھ خصوصاً عربی اونٹنی کا دودھ یا اس کا پیشاب تقریباً چار رتی سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں انار بھی اس مرض میں مفید ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پانی پلانے سے قطعاً پرہیز کیا جائے۔ اور اس کے بدلے عرق بادیان یا عرق کاسنی پلایا جائے۔ اور اگر سُوءُ القِنیہ حیض یا بواسیر کا خون بند ہونے سے پیدا ہو۔ تو مریض کو پیشاب لانے والی دواؤں کے پلانے اور اسی قسم کے ضمادات لگا کر مرض کو دفع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ان تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو ہلکا سا جلاب پلا کر فصد کی جائے۔ لیکن خون کم نکالا جائے؛

اِستِسقاء

(جلندھر) اس مرض کی تین قسمیں ہیں (۱) لحمی۔ (۲) زقی (۳) طبلی؛

اگر اس مرض میں تمام بدن پھولا ہوا ہو تو اس کو اِستِسقاء لحمی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس مرض کا مادّہ گوشت میں پیوست ہوتا ہے۔ اور اگر صرف پیٹ ہی پھولا ہوا ہو۔ عام اس بات سے کہ اس کے ساتھ دوسرے اعضاء بھی پھولے ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ اب اگر اس کا مادہ پانی ہو جو شکم کے طبقات میں جمع ہو گیا ہو تو اس وقت اس کو زقی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں پیٹ کی کیفیت پانی سے بھری ہوئی مشک کے مانند ہو جاتی ہے۔ اور اگر ان مقامات میں بجائے پانی کے ریاح بھری ہوئی ہوں تو اس کو طبلی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں پیٹ تنا ہوا اور بجاتے پر ڈھول جیسی آواز دیتا ہے؛

نوٹ:۔ اِستِسقاء حقیقت میں بذاتہٖ کوئی مرض نہیں۔ بلکہ امراض قلب

جگر اور گُردہ کی علامت ہے۔ جو مختلف حالات میں مختلف مقامات پر نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ قدرت نے جن اعضاء میں حرکت پیدا کی ہے۔ تو دونوں اعضاء کی درمیانی خلاؤں میں ایک خاص قسم کی غشاءِ مخاطی بھی پیدا کی ہے۔ اِس غشاءِ مخاطی سے ایک خاص قسم کی رطوبت مترشح ہوتی ہے جو اپنا کام انجام دے کر جذب ہو جایا کرتی ہے۔ یہ رطوبت اگر کسی وجہ سے زیادہ مترشح ہوتے لگے یا مترشح تو طبعی مقدار میں ہو لیکن جذب کم ہو تو خلاء میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جسم کے جتنے خلاء والے مقامات ہیں۔ سب ہی میں رطوبت جمع ہو کر اِستسقار کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ دماغ۔ پیٹ قصبہ۔ سینہ۔ غلاف القلب میں عام طور پر رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اگر پیٹ میں پانی جگر کی وجہ سے جمع ہو۔ تو ابتدا میں ورم ناف کے نیچے سے شروع ہوتا ہے۔ گُردوں کی خرابی میں پپوٹے سب سے پہلے متورّم ہو جاتے ہیں۔ اور قلب کے خراب ہونے پر پاؤں پر سب سے پہلے ورم نمایاں ہُوا کرتا ہے۔ تشخیص مرض کے بعد مناسب علاج کیا جائے۔ اگر پیٹ میں بہت زیادہ پانی جمع ہو جائے تو پہلے آلہ بزل کے ذریعہ پانی نکال دیا جائے۔ بعدازاں ادویات استعمال کی جائیں۔ اس سے جلد فائدہ ہوگا۔ خواجہ

علاج :۔ اوّلاً سبب کو زائل کریں۔ بعدازاں جگر میں گرمی اور اعتدال پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر جگر میں حرارت موجود ہو تو ورم حار جگر کے ماتحت بیان کردہ دواؤں کے ذریعہ حرارت میں سکون پیدا کریں۔ علاوہ ازیں دست لانے پیشاب زیادہ کرنے، پسینہ جاری کرنے۔ گرم و خشک ادویہ میں دفن کرنے اور خشکی پیدا کرنے والی دواؤں کے ضماد کرنے سے اِستسقار کا علاج کریں۔ لیکن زیادہ گرم اور ٹھنڈی دواؤں سے قطعاً پرہیز کریں۔ اور اگر بغیر پانی پئے چارہ ہی نہ ہو تو تنگ ٹونٹی والے لوٹے سے گھونٹ گھونٹ کر کے پئیں۔ پھر پانی پکا ہوا یا اس میں سرکہ جوش دیا ہوا ہونا چاہیے۔ اور اگر پانی کی بجائے عرق کاسنی یا عرق مکوہ نیمگرم پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن عرقیات کو بھی جہاں تک ممکن ہو کم سے کم پلایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی تمام دن میں جو پانی پلایا جائے اس کی مقدار غذا کی مقدار سے سہ چند ہونی چاہیے اور غذا بھی ان مریضوں کی تندرستوں سے چھٹا حصہ ہونا

چاہیے۔ پھر کھانے کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز انار ہے۔ جس قدر انار کھا سکیں کھائیں۔ اور مرغ یا جوان بکری کا گوشت چنوں کے ساتھ پکا کر سماق سے ترش کر کے کھلائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس کے سوا کوئی غذا نہ دیں۔ لیکن اگر زیادہ ضرورت ہو تو چاول دے سکتے ہیں۔ اور اگر روٹی کو زیادہ جی چاہے تو آٹے میں انیسون ملا دیان گوندھ کر روٹی پکا کر کھلائیں۔ نیز اس روٹی کو کباب یا گوشت کے شوربے کے ہمراہ دیں۔ اور اگر مریض کے قویٰ کمزور و ضعیف ہوں۔ نیز مریض کو بھی روٹی کھانے کی عادت ہو تو خشک روٹی کھلانا زیادہ بہتر ہے۔ لیکن مریضانِ استسقاء کے لیے اونٹنی کا دودھ سب سے بہترین چیز ہے۔ پھر اگر یہ اونٹنی عرب کی ہو تو اور بھی بہتر ہے خصوصاً جبکہ مریض کو پانی اور غذا کے بجائے صرف اونٹنی ہی کا دودھ استعمال کرایا جائے۔ جس کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے روز بارہ تولہ بعد ازاں روزانہ تین تولہ بڑھا کر اس قدر کریں کہ طبیعت اس کو آسانی کے ساتھ ہضم کر سکے۔ اور برداشت بھی کر سکے۔ اونٹنی کا دودھ جس زمانہ میں استعمال کیا جائے اس وقت اس امر کی بھی احتیاط رکھیں کہ معدہ میں دودھ جمنے نہ پائے۔ اس غرض کے لیے پودینہ و سکبینج استعمال کریں۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں دودھ کو جمنے نہیں دیتیں۔ لہٰذا ان چیزوں کو کبھی کبھی دودھ کے بغیر استعمال کرتے رہیں۔ مریضانِ استسقاء کو اونٹنی و بکری کا دودھ پلانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔

استسقاء لحمی

میں دست لانے کے لیے حب ریوند استعمال کریں۔ لیکن اگر حرارت مزاج بھی موجود ہو تو جوشاندہ ہلیلہ اور شربت دردِ مکرر پلائیں۔ اور اگر استسقاء زقی میں حرارت مزاج موجود نہ ہو تو معجون کلکلانج بارد کھلائیں۔ اور اگر حرارت مزاج موجود ہو۔ تو۔ معجون کلکلانج بارد کھلائیں۔ ان دونوں معاجین کے نسخے بڑی بیاض اور دہلی کے صحیح مرکبات میں موجود ہیں۔ ہلیلہ زرد بھی ایسی حالت میں نہایت مفید ہوتی ہے اگر مریض کو استسقاء طبلی موجود ہو۔ تو ایسی صورت میں مزاج کے مطابق مسہل دے سکتے ہیں۔ استسقاء کی تمام اقسام میں تنقیہ کے بعد جگر کی تقویت کے واسطے قرص انبرباریس اور پیشاب لانے کے لیے قرص ماذریوں استعمال کرائیں۔ اور ان

قرصوں کے نسخے بڑی بیاض میں تحریر ہیں) - پھر ایک قسم کی مدر دوا پر بھی قائم نہ رہیں۔ بلکہ دو چار روز کے بعد پہلی دوا کو تبدیل کر دیں۔ تاکہ طبیعت ایک چیز سے مالوف ہو کر اس کے اثر کو قبول کرنا نہ چھوڑ دے۔ نیز استسقاء میں جو دوا بھی استعمال کرائی جائے اُس کو خوب باریک کر کے کھلایا جائے۔ تاکہ وہ جگر تک بخوبی نفوذ کر جائے:

پسینہ لانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ بورۂ ارمنی روغن بابونہ میں ملا کر تمام بدن پر لگائیں یا باریک نمک کو گائے کی چربی میں پگھلا کر مالش کریں۔ اور اگر مریض کو اس سے زیادہ پسینہ مطلوب ہو۔ تو مریض کو خشک حمام میں بٹھائیں اور جو پسینہ آئے اُسے پونچھتے رہیں۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ پسینہ لانا مقصود ہو تو مریض کو اتنے نیم گرم تنور میں بٹھلائیں جس میں بیٹھ کر مریض تنور کی گرمی کو برداشت کر سکے۔ اس میں بیٹھنے کے بعد جو پسینہ آئے صاف کرتے رہیں یہ طریقہ خشک حمام سے بہتر ہے:

مریضان استسقاء کو دفن کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ مریض کو لٹا کر علاوہ منہ کے تمام بدن نیم گرم ریگ سے ڈھانک دیں۔ جب یہ ریگ ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا نیم گرم ریگ بدل دیں۔ لیکن ریت اس قدر گرم ہونا چاہیے۔ کہ مریض اس کی گرمی کو برداشت کر سکے۔ اس طریقہ سے مریضانِ استسقا جلد شفایاب ہو جاتے ہیں۔ اگر تمام بدن کے علاوہ صرف ایک عضو ہی پھولا ہوا ہو تو اس کو بھی مذکورہ طریقہ پر ریت میں دفن کر سکتے ہیں۔ نیز سورج کی طرف پُشت کر کے بیٹھنا۔ گرم چشموں یا سمندر کے پانی میں نہانا دھونا بھی مریضانِ استسقاء کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر کسی مقام پر سمندر کا پانی دستیاب نہ ہو سکے تو نمک سادہ پانی میں حل کر کے چند روز تک دھوپ میں چھوڑ دیں۔ بعد ازاں اس نمکین پانی اور سمندر کے پانی میں کوئی فرق نہ ہو گا:

یہ ضماد بھی بدن کے پانی کو جذب کر کے خشک کر دیتا ہے:-

نسخہ :- بیٹھی۔ جنگلی کبوتر کی بیٹ۔ علک البطم (درخت بطم کا گوند) پرانی چربی سب کو باہم ملا کر تمام مقامات پر لگائیں۔ بشرطیکہ استسقاء لحمی ہو۔

اور اگر زِقّی ہو تو صرف شکم پر اور طبلی میں جس مقام پر بھی ریاح موجود ہوں مالش کی جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ استسقاء طبلی میں تنقیہ مواد کے بعد مذکورہ دواؤں کے ذریعہ ریاح کو تحلیل کرنے کی کوشش کریں۔ جن کا تذکرہ نفخ معدہ میں تحریر کیا جاچکا ہے۔ نیز سداب خشک۔ تخم اسپند (حرمل) بادیان۔ تخم کرفس۔ بورہ ارمنی۔ شکر سرخ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سداب کے پانی میں چھوٹے چھوٹے شیاف بنائیں اور مقعد میں حمول کریں۔ استسقاء زقی میں بعض اطباء عمل بزل (پیٹ کا پانی نکالنا) کر کے زرد آب خارج کر دیتے ہیں لیکن اس میں بعض وقت مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے (آج کل یہ طریقہ عام طور پر ہسپتالوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جس میں کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اس کی احتیاط ان طریقوں پر پہلے سے کر دینی چاہیے۔ جس کو استسقاء کے ماتحت جدید علم العلاج کی کتابوں میں تحریر کیا گیا ہے)۔ سرکہ کو پانی میں پکانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ سرکہ انگوری میں سو حصے پانی کے ملا کر اتنا پکائیں کہ تیسرا حصہ باقی رہ جائے۔ بعد ازاں چولھے سے اتار کر ٹھنڈا کریں۔ اور کام میں لائیں سرکہ میں پکایا ہوا پانی پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ سرکہ مریضان استسقاء کی پیاس بجھانے کے لیے نہایت مفید ہوتا اور جگر کے سدے بھی کھول دیتا ہے۔ خصوصاً استسقاء حار میں اسی طرح زرشک بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ لیکن اگر مریض کو کھانسی ہو تو زرشک اور دیگر ترش اشیاء قطعاً استعمال نہ کریں۔ نیز دیگر عوارضات استسقاء کا بھی خیال رکھیں:

استسقاء زقی میں یہ طلا شکم پر لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

نسخہ۔ بورہ ارمنی۔ بیخ سوسن۔ کالی زیری۔ مرمکی زرد ہر ایک دس ماشہ تخم کرم کلہ دو تولہ۔ بکری کی مینگنی ساڑھے چودہ تولہ۔ جو کا آٹا۔ گائے کا گوبر ہر ایک ساڑھے سترہ تولہ۔ تمام دواؤں کو آب بادیان و آب کاسنی میں پیس کر پیٹ پر نیمگرم لگائیں۔

جب استسقاء طبلی پرانا ہوجاتا ہے۔ تو سختی بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس وقت مریض کی حالت نہایت بہتر ہوتی۔ اور سوائے سختی شکم کے

اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس حالت کو اصطلاحِ طب میں استسقا حبکن کہتے ہیں۔ اس صورت میں ملین دواؤں کا استعمال کیا جائے۔ اور جب سختی میں کسی قدر نرمی پیدا ہو جائے تو بابونہ۔ ناخونہ۔ مرزنجوش۔ صعتر۔ تخم سداب۔ جند بیدستر۔ جھاڑ کی راکھ۔ جواکھار کوٹ چھان کر سداب کے پانی اور اونٹ کے پیشاب میں ملا کر پیٹ پر لگائیں۔ تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے۔ اور اگر اس قسم کی استسقار کو دواؤں سے آرام نہ ہو تو حسب ذیل پانچ جگہوں پر داغ لگایا جائے۔ اول فم معدہ پر۔ دوم جگر پر۔ سوم طحال پر۔ چہارم قعر معدہ پر۔ پنجم ناف کے بالائی حصہ پر۔ اگر مریض طاقتور ہو تو ایک ہی دفعہ میں پانچوں جگہ پر داغ لگایا جائے ورنہ وقفہ دے کر لگائیں۔

پندرھواں باب

یرقان و طحال کی بیماریاں

یرقان اس مرض میں تمام بدن کا رنگ زرد یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس وقت مریض کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ تو اس کو یرقان اصفر کہتے ہیں۔ لیکن جب مریض کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے تو اس کو یرقان اسود کہتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یرقان اصفر عموماً جگر و پتہ کی خرابیوں سے اور یرقان اسود عموماً طحال کی خرابیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اب ہم ہر ایک قسم کو علیحدہ علیحدہ تحریر کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے جتنی قسمیں یرقان کی تحریر کی ہیں۔ ان میں صرف ۱، ۲، ۳ سوا ہی حقیقی یرقان کی قسمیں ہیں۔ بقیہ قسمیں انہوں نے ذہنی اعتبار سے کی ہیں۔ علاج میں ان ہی اقسام کو سامنے رکھتے ہوئے علاج کیا جائے۔ خواجہ

یرقان اصفر اسباب کے لحاظ سے چودہ قسم کا ہوتا ہے۔
(۱) بحران کے روز واقع ہو۔ اس کی علامت

یہ ہے کہ اس قسم کا یرقان صفراوی بخاروں میں بحران کے دن پیدا ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ علاج یہ ہے۔ کہ بدن پر زردی ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ طبیعت میں بھی کمزوری کا احساس ہو۔ نیز طبیعت موجودہ مادّہ کو کامل طور پر دفع کرنے سے عاجز ہو تو فوراً طبیعت کی امداد کی جائے۔ وگرنہ کمزوری نہ ظاہر ہونے کی صورت میں مریض کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ جب مادہ کو جلد کے بیرونی حصّوں کی طرف دفع کرنا مقصود ہو۔ تو اس وقت طبیعت کی امداد کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں اور تنہا سکنجبین یا اس میں کاسنی کا شیرہ ملا کر پلائیں۔ چنانچہ جب طبیعت مادہ کو مکمل طور پر بیرون جلد کی طرف دفع کر دیتی ہے۔ تو جلد کی زردی پورے طور پر غائب ہو جاتی ہے۔ وگرنہ جلد کی زردی کو دفع کرنے کے لیے جلد کو پاک صاف کرنے والی دوائیں استعمال کریں:

(۲) اگر سوءِ مزاج گرم سے یرقان پیدا ہو تو اس کی مکمّل علامات و علاج کو سوءِ مزاج کے ماتحت تحریر کر دیا گیا ہے۔ اِس قسم کا یرقان اکثر سونوخس (جوش خون کا بخار) کے ساتھ پیدا ہوتا ہے:

(۳) مرارہ کے سوءِ مزاج گرم سے جو یرقان پیدا ہوتا ہے وہ یرقان دفعتاً پیدا ہوتا اور اس میں پیشاب ابتدائی ایام میں سفید اور بعد میں زرد ہو جایا کرتا ہے۔ نیز آخر میں سیاہ اور گاڑھا آنے لگتا ہے۔ اُس وقت سوءِ مزاج جگر یا سُدّہ جگر کی کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ بلکہ مریض کو بھوک بھی تندرستوں جیسی لگتی ہے: علاج:۔ شیرہ تخم کاسنی میں سکنجبین ملا کر پلائیں۔ علاوہ ازیں حرارت جگر کو رفع کرنے کے لیے جو تدابیر مفید ہوں اُن کو استعمال کریں۔ نیز تنقیہ مرارہ کے واسطے جوشاندہ ہلیلہ زرد۔ شاہترہ افسنتین اور آلو بخارا کھلائیں:

(۴) اگر یرقان مرارہ میں ورم پیدا ہونے کے باعث لاحق ہُوا ہو تو اس میں مریض کو ہر وقت بخار ہوگا۔ نیز اُبکائیاں اور قے برابر آئے گی۔ زبان کھُردری ہوگی۔ اِس یرقان کا علاج ورم جگر کے مانند کریں:

(۵) اگر یرقان تمام بدن اور رگوں کی حرارت سے پیدا ہوا ہو تو اس قسم کی یرقان میں بدن چھونے سے گرم معلوم ہوگا۔ قبض ہوگا۔ اور بدن پر پھنسیاں وخارش پیدا ہو جائے گی۔ نیز بدن پر گرمی کی تمام علامات موجود ہوں گی؛

علاج:۔ اگر گرمی سادہ قسم کی ہو۔ تو محض تبرید پہنچانا کافی ہوگا۔ لیکن اگر بدن میں گرم قسم کے مواد بھرے ہوئے ہوں تو ضرورت کے مطابق تنقیہ مواد کے بعد تعدیل مزاج کریں۔ اور بدن پر روغن بادام جیسے تر روغنوں کی مالش کی جائے۔ اور تری پہنچانے والے آبزن استعمال کرائے جائیں؛

(۶) گاہے یرقان اصفر بدنی مسامات بند ہونے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس قسم کی یرقان سے پہلے مریض نے گرم موسم یا گرم ملک میں سفر کیا ہوگا۔ یا بدن پر گرد و غبار حد سے زیادہ پڑا ہوگا جس کو صاف کرنے کا موقع بھی دستیاب نہ ہوا ہوگا؛ علاج:۔ مریض کو حمام میں لے جا کر بنفشہ ناخونہ۔ بابونہ۔ خطمی۔ سبوس گندم کے جوشاندے سے غسل کرائیں۔ تاکہ مسامات کھل جائیں اور یرقان جاتا رہے۔

(۷) گاہے یرقان ورم جگر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کا بیان گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا ہے؛

(۸) گاہے یرقان جگر میں سدّے پیدا ہونے سے واقع ہوتا ہے۔ اس کا بیان بھی گذشتہ صفحات میں گذر چکا؛

(۹) گاہے یرقان زہریلے جانوروں کے کاٹنے یا زہریلی دواؤں کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کا طریقہ علاج یہ ہے۔ کہ جو دوائیں کھائے ہوئے زہر کو دفع وخارج کرنے کے لیے مناسب ہوں۔ ان کو استعمال کیا جائے۔ چنانچہ گرم زہروں کے استعمال کے بعد قرص کافور اور دیگر سردی پیدا کرنے والی دوائیں مفید ہوتی ہیں اور سرد زہروں میں تریاق فاروق فائدہ دیتا ہے۔

(۱۰) گاہے یرقان مرارہ کے کمزور وضعیف ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا وہ حالت ضعف میں صفرا کو جگر سے جذب نہیں کرتا۔ اور اس وجہ سے

لے مثل آب انار۔ لعاب اسپغول اور شیرہ تخم کاسنی۔ آش جو اور روغن بادام وغیرہ؛

یرقان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ مریض کو متلی ہو گی اور صفراوی قے آئے گی۔ پاخانہ رنگین یا ہلکا رنگین ہو گا۔ اس کا علاج بالکل ضعف جگر کے مانند ہے ؛

(۱۱) یرقان اصفر کی ایک قسم وہ ہے۔ جو جگر و مرارہ کی درمیانی نالی (مجری کبدی) میں سُدہ پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامات وہی ہیں جن کو سابقہ صفحات میں ضعف مرارہ کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ نیز اس حالت میں پاخانہ رفتہ رفتہ سفید آنا شروع ہو گا ؛ علاج :۔ سُدہ جگر کے اصول پر علاج کریں ؛

(۱۲) یرقان اصفر کی ایک قسم وہ ہے جو مرارہ اور آنتوں کے درمیانی راستہ (مجری مرارہ) میں سُدہ پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس یرقان کی علامت یہ ہے۔ کہ پاخانہ فوری طور پر سفید ہو جائے گا۔ اور مریض کو ہمیشہ قبض رہے گا ؛ علاج :۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مقامی سُدے کو کھولا جائے اور حقنہ کیا جائے۔ کیونکہ حقنہ اس قسم کے یرقان میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا دونوں قسم کی یرقان سُدی میں مغز املتاس۔ گرم کلہ کے پانی میں حل کر کے روغن بادام تلخ اضافہ کر کے پلانا نہایت مفید ہے ؛

(۱۳) یرقان کی ایک قسم وہ ہے۔ جو مذکورہ بالا دونوں راستوں (مجریٰ کبدی مجریٰ مرارہ) میں زائد گوشت یا مسّہ پیدا ہو جانے سے ہوا کرتی ہے۔ اس کی علامات وہی ہیں جن کو اوپر تحریر کیا جا چکا ہے۔ یہ مرض لا علاج ہے۔ لیکن اگر مقام مرض کو کھول کر زائد گوشت یا مسّہ کو کھرچ دیا جائے تو اس مرض کو آرام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل عموماً ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے۔

(۱۴) یرقان اصفر کی ایک قسم وہ ہے جو قولنج بلغمی میں لیسدار بلغم کے اس رگ پر جمع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ جہاں سے صفرا آنتوں پر گرا کرتا ہے۔ (یہ راستہ کوئی دوسرا نہیں ہے)۔ بلکہ وہی مجریٰ مرارہ ہے۔ جس کو اوپر تحریر کر دیا گیا۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ قولنج کا علاج کیا جائے ؛

نوٹ :۔ یرقان دور ہونے کے بعد آنکھوں وغیرہ میں جو زردی رہ جاتی

ہے۔ اس کو رفع کرنے کے لیے حمام میں داخل ہوکر سرکہ ناک میں ٹپکائیں۔ اور سرکہ۔ گلاب و انار ترش کا پانی باہم ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں۔ نیز جوشاندہ افسنتین سے غرغرہ کرائیں ؛

یرقان اسود (سیاہ یرقان) اس کو سنڈھی یرقان بھی کہتے ہیں یہ سات قسم کا ہوتا ہے ؛

نوٹ :۔ یرقان اسود درحقیقت ورم سال ہے۔ جس میں تمام بدن کا خون سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب خون کے اندر سفید دانوں کی زیادتی ہوجاتی ہے۔ تو اس میں تمام بدن کا خون سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی کو قدما نے یرقان اسود شمار کیا ہے۔ لیکن آج کل کی تحقیقات کے مطابق یہ ورم طحال ہے۔ جس کا علاج بھی ورم طحال کے اصول پر کرنا چاہیے ؛ خواجہ

پہلی قسم یہ قسم امراض طحال میں بحران کے روز مادہ مرض کے دفع کرنے پر پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی یرقان کے بعد امراض موجودہ کے عوارضات میں کمی پیدا ہو جاتی ہے ؛ **علاج** :۔ اگر مناسب خیال کریں تو یرقان اصفر میں تحریر کردہ تدابیر سے طبیعت کی امداد کریں۔ تاکہ وہ تقویت حاصل ہونے کے بعد مادہ مرض کو نہایت آسانی کے ساتھ دفع کر دے۔ نیز روغن بابونہ و روغن سوسن کی مالش بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتی ہے ؛

دوسری قسم جگر و طحال کے درمیانی راستے میں سدہ پیدا ہو جانے سے واقع ہوتی ہے ؛

تیسری قسم طحال و فم معدہ کے درمیانی راستے میں سدہ پیدا ہو جانے سے واقع ہوتی ہے۔ مذکورہ دونوں اقسام کی علامت یہ ہے۔ کہ یرقان آہستہ آہستہ پیدا ہوگا۔ اور جگر میں بوجھ محسوس ہوگا اس یرقان کی پہلی قسم میں بھوک آہستہ آہستہ بند ہوگی۔ دوسری قسم میں طحال کے اندر بوجھ محسوس ہوگا۔ اور بھوک فوراً بند ہو جائے گی۔ ان دونوں قسموں کا علاج یہ ہے۔ کہ دست لانے والی اور سدوں کو کھولنے والی دواؤں کے ذریعہ مقامی سدوں کو کھولا جائے۔ نیز باسلیق و اسیلم کی فصد کھولنے سے اس مرض کو

بہت جلد آرام ہو جاتا ہے:

چوتھی قسم یہ قسم جگر میں شدید حرارت کے باعث خون جل جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامت و علاج بالکل سوء مزاج کبد حار کے مطابق کریں۔

پانچویں قسم طحال کے ضعف سے پیدا ہوتی ہے۔ عام اس بات سے کہ طحال کی قوت جاذبہ میں ضعف پیدا ہوا ہو یا ماسکہ میں چنانچہ جب طحال کی قوت جاذبہ میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ تو بھوک بند ہو جاتی اور آنکھ کی سفیدی میں گدلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ضعف ماسکہ کی صورت میں بدن کے اندر غلبہ سوداکی علامات محسوس نہ ہونے کے ساتھ ساتھ دست وقفے میں سودا خارج ہوتا ہے:

اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ضعفِ طحال کے اسباب تلاش کر کے ان کو رفع کریں:

چھٹی قسم ورم طحال کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ جس کا بیان آئندہ صفحات میں آنے والا ہے:

ساتویں قسم جگر میں سوء مزاج بارد کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ سوء مزاج جگر بارد کے اسباب معلوم کر کے ان کا ازالہ کریں۔ جن کو امراض جگر کے ماتحت بیان کر دیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ اگر یرقان زرد اور یرقان سیاہ ایک مریض میں ایک وقت کے اندر مجتمع ہو جائیں تو تین روز کا وقفہ دے کر دونوں ہاتھ کی فصد کھولی جائے۔ نیز صفرا و سودا خارج کرنے والے جوشاندوں کے ذریعہ ہلکے دست لائے جائیں۔ بعد ازاں جس خلط کا غلبہ موجود ہو اس کی تعدیل کرنے میں زیادہ خیال کریں۔ نیز جگر و طحال کی اصلاح بھی کریں:

سُوءِ مزاجِ طحال اگر طحال میں سوء مزاج گرم پیدا ہو جائے۔ تو طحال میں جلن کے ساتھ ساتھ پیشاب پاخانہ میں سرخی و سیاہی موجودگی۔ علاوہ ازیں حرارت طحال کی دوسری علامات بھی مریض میں

موجود ہوں گی۔ بھوک بالکل بند ہو گی۔ اور اگر سُوءِ مزاج خشک لاحق ہو جائے تو طحال میں سختی، خون میں گاڑھاپن اور بدن میں لاغری موجود ہو گی۔ اور اگر سُوءِ مزاج رطب پیدا ہو گیا ہے۔ تو طحال کے مقام پر گرانی کے ساتھ ساتھ مریض کا رنگ سیسہ کے رنگ جیسا ہو گا؛ علاج:۔ سُوءِ مزاج سادہ کی موجودگی میں محض تعدیل مزاج کرنا کافی ہے۔ جیسا کہ امراض جگر میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیا جا چکا ہے۔ مگر وہ دوائیں اس جگہ طحال کے مقام پر استعمال کریں اور بائیں ہاتھ کی فصد کھولیں۔ مذکورہ ذیل دوائیں طحال کے سُوءِ مزاج گرم میں مفید ہوتی ہیں:

آب مکوہ سبز۔ آب برگ بید سادہ۔ شیر تخم کشوث۔ سکنجبین کے ہمراہ اگر مریض کو قبض موجود ہو تو جوشاندہ ہلیلہ میں مغز املتاس حل کر کے پلائیں زیادہ حرارت موجود ہو تو وہ قرص کافور دیا جائے جس میں اسقولوقندریون[1] ڈالا گیا ہو۔ سُوءِ مزاج سرد کی موجودگی میں آب کرفس سکنجبین بزوری حار کے ہمراہ پلایا جائے۔ مریض کو نہار منہ مثلث[2] پلائیں۔ مولی کا پانی تریاق اربعہ گلقند۔ پوست بیخ کبر۔ سکنجبین بزوری کے ہمراہ پلایا جائے۔ اور اگر سُوءِ مزاج خشک پیدا ہو جائے۔ تو شربت بنفشہ اور ماءُ الجبن جیسی تری پیدا کرنے والی چیزیں شرباً و ضماداً استعمال کی جائیں۔ سُوءِ مزاج مادی کی موجودگی میں پہلے فصد کی جائے۔ بعد ازاں سودا کا مسہل دیا جائے۔ سُوءِ مزاج رطب میں گل سرخ۔ بیخ کبر۔ زراوند۔ سنبل الطیب۔ لاکھ مغسول۔ زرشک باریک کر کے جھاؤ کے شیرہ میں ملائیں اور قرص تیار کر کے وقت ضرورت استعمال کریں اور خشکی پیدا کرنے والی چیزیں لیپ کے طور پر لگائی جائیں۔ اگر قبض ہو تو اس کو رفع کرنے کے لیے حب ایارج دیں۔ اگر مرض پیدا کرنے والا مرکب

---

[1] یہ یونانی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں تلی کا پگھلانے والا اور یہ ایک قسم کی جنگلی پیاز ہے۔

[2] بقول شیخ مثلث سے مراد یہ ہے۔ کہ آب انگور تازہ تین پاؤ آب خالص پاؤ بھر ملا کر اس قدر جوش دیں کہ ایک تہائی جل جائے۔ یہ فائدہ اور مزاج میں قریب شراب کے ہے

نہ ہو تو علاج کو بھی مرکب صورت میں تبدیل کر دیا جائے۔ طحال کے سوءِ مزاج سرد و تر میں تنقیہ کے واسطے بیخ کبر مقرر ہے۔ للہٰذا وقت ضرورت اس کے ہم وزن افتیمون کا سفوف شہد میں ملا کر سات ماشہ کی مقدار میں کھلائیں:۔
اگر طحال میں سوءِ مزاج سرد و خشک پیدا ہو جائے تو اس کو اصطلاح طب میں جسارت و غلظت طحال بھی کہتے ہیں۔ اس کا مفصل بیان علیحدہ کیا جائے گا:۔

ورم طحال

اگر طحال میں گرم قسم کا ورم پیدا ہو جائے تو مریض کو ہر وقت بخار موجود ہو گا۔ چنانچہ اگر ورم خونی مادہ کی موجودگی سے پیدا ہوا ہے تو بخار میں تیسرے روز شدت پیدا ہو گی۔ علاوہ ازیں دیگر علامات صفرا و خون کا بھی وجود ہو گا۔ اگر طحال میں ورم بلغمی مادے کی موجودگی سے پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو تہبج طحال بھی کہتے ہیں اور اگر سوداوی مادے کی موجودگی سے پیدا ہوا ہے تو صلابت و جسارت طحال کہتے ہیں۔ طحال میں رطوبت و یبوست کی موجودگی کی علامات سوءِ مزاج طحال میں تفصیل سے تحریر کی جا چکی ہیں:۔

نوٹ:۔ ورم طحال بذاتہٖ بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے اعضاء مثلاً ورم صفاق، ورم معدہ وغیرہ کے ساتھ ورم طحال بھی ہو جاتا کرتا ہے۔ جس کی علامات و علاج بالکل اسی قسم کے ہوتے ہیں جیسے کہ ورم کبد وغیرہ میں ہوا کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں میں ملیریا بخار ایک عرصہ تک رہتا ہے۔ تو ان کی طحال بڑھ جایا کرتی ہے۔ جس کو مصنف نے جسارت، وصلابت طحال سے یاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ جب باب الکبد کے خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو اس وقت بھی طحال بڑھ جایا کرتی ہے۔ اگر ملیریا بخار کی وجہ سے طحال بڑھ گئی ہو تو بڑھی ہوئی طحال پر ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ اور بقیہ علاج ملیریا کے مطابق کریں۔ سنکھیا بہت تھوڑی مقدار میں اکثر اوقات مفید ہوتی ہے۔ باب الکبد میں رکاوٹ پیدا ہونے کی صورت میں روزانہ روغن زیتون مریض کو کھلائیں۔ بہت مفید ہوتا ہے۔ خواجہ

علاج:۔ یہ غور کرنا چاہیے۔ کہ کس خلط کی موجودگی سے ورم پیدا ہوا ہے۔

چنانچہ اسی خلط کے مطابق تنقیہ کیا جائے۔ بعد ازاں تعدیل مزاج کی جائے۔ اگر طحال میں گرم ورم پیدا ہوا ہے تو جو کا آٹا۔ برگ جھاؤ۔ برگ مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر طحال پر لگائیں۔ اور اگر ورم بلغمی موجود ہو تو انگور کی لکڑی کی راکھ روغن گل میں ملا کر لگائی جائے۔ یا بکری کی مینگنی کی راکھ تین حصہ بیخ کبر کی راکھ ایک حصہ سب کو سرکہ میں پیس کر لگایا جائے۔ ورم سوداوی میں اُشق سرکہ میں حل کر کے یا سُداب و پودینہ سرکہ میں پیس کر یا گیہوں کی بھوسی سرکہ میں جوش دے کر اور قدرے اُشق ملا کر لگائیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے۔ کہ اگر جھاؤ کی لکڑی سے برتن بنا کر مریض طحال اسی میں پانی پیئے اور اسی میں کھانا کھائے تو طحال کا ورم چالیس دن میں غائب ہو جاتا ہے۔ اگر پرسیاؤشان۔ زوفا خشک۔ تخم سنبھالو ہم وزن سفوف کر کے شہد کے ہمراہ سات ماشہ روزانہ کھایا جائے۔ تو ورم طحال کو زائل کرنے میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ اچار انجیر اور کبر بھی جو سرکہ میں بنا ہو کھانا یہی فائدہ کرتا ہے۔ اگر مریض طحال روزانہ اپنا پیشاب[1] ایک چلو دن میں تین مرتبہ پی لیا کرے۔ تو نہایت مفید ہوتا ہے۔ سوداوی ورم یعنی صلابت طحال میں سختی کو مرہموں کے ذریعہ دور کر کے بائیں اُسیلم کی فصد کھولی جائے تو نہایت مفید و کار آمد ہوتی ہے۔

تقیح طحال

(طحال میں پیپ پڑ جانا) یہ یاد رکھنا چاہیے کہ طحال میں پیدا شدہ ورم گاہے تحلیل ہو جاتا اور گاہے سخت ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں پختہ ہونے کے بعد پیپ بہت کم پیدا ہوتی ہے لیکن جب پیپ پڑ جاتی ہے تو طحال میں چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور پیشاب بدبودار آنے لگتا ہے۔ نیز قارورہ میں بعض اوقات غیر طبعی قسم کے اجسام بھی خارج ہونے لگتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ممکن ہے۔ کہ پیپ معدہ میں پہنچ جائے اور قے و پاخانہ میں خارج ہو جائے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے

---

[1] بعض مترجمین نے بوجہ حرام اور نجس ہونے پیشاب کے اس نسخہ کو نقل نہیں کیا۔ لیکن چونکہ اصل میں موجود تھا یہاں لکھا گیا۔ مگر بہر حال واجب الاجتناب ہے

کہ طحال سے خارج شدہ پیپ ہمیشہ میلی ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ جب ورم زیادہ دنوں تک قائم رہتا ہے۔ تو بعض وقت اُس میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ اور گاہے طحال پر براہ راست چوٹ لگنے اور ورم پیدا ہونے کے بعد بھی اُس میں پیپ پڑ جایا کرتی ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں کسی ماہر سرجن سے طحال کو نکلوا دیا جائے۔ خواجہ

علاج:۔ اِس مرض کا علاج بالکل وہی ہے۔ جو دبیلہ کبد کے ماتحت تحریر کیا جاچکا ہے۔ نیز یہاں پر مُدرات (پیشاب لانے والی) کے استعمال کی رعایت ضروری رکھی جائے۔ اگر پیپ پڑنے کے بعد طحال میں سختی رہ جائے تو ورم سوداوی میں بیان کردہ ضماد استعمال کریں۔ اور ہر حالت میں قبض پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ اگر ورم صَلب پُرانا ہو جائے۔ اور دواؤں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ تو حسب ذیل طریقہ پر داغ دینا چاہیے۔۔ اوّلاً طحال کے اُوپر والی جلد کو مخصوص سَنّارہ (کانٹا) سے پکڑ کر اُٹھالیں۔ بعد ازاں لمبے دو شاخہ لوہے کے آلے سے داغ دیں۔ یہ داغ قریب قریب تین عدد دئیے جائیں۔ اِس طرح پر تین دفعہ میں چھ داغ لگ جاتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا داغ دینے والا آلہ بنا لیا جائے جس میں چھ زوائد ہوں۔ تو ایک ہی مرتبہ میں چھ مقام پر داغ لگ جاتے ہیں۔

ضُعفِ طحال

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب طحال کی قوتِ جاذبہ ضعیف و کمزور ہوتی ہے۔ تو بھوک بند ہو جاتی ہے نیز سوداوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر قوتِ ماسکہ ضعیف ہوتی ہے تو قے و دست سوداوی قسم کے آنے لگتے ہیں۔ اور اگر قوت دافعہ ضعیف ہوتی ہے تو طحال بڑھ جاتی اور بھوک بند ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ طحال کو قوی کرنے کے لیے افسنتین۔ بالچھڑ۔ جھاؤ۔ کالی زیری شگوفہ اِذخر۔ بیخ کبر۔ گل سُرخ۔ گُوگل تمام کو سفوف کرکے جھاؤ یا سداب کے پانی میں ملائیں اور وقت ضرورت سرکہ اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں۔ علاوہ ازیں ضماد سے پہلے طحال کو کھُردرے موٹے کپڑے سے ملیں اور بغیر پچھنوں کے

سادہ قسم کی سینگھیاں اس پر لگائیں:

طحال میں سُدّوں کا پیدا ہو جانا

(سُدّہ طحال) جب طِحال میں سُدّے پڑ جاتے ہیں تو اس میں بوجھ محسوس ہوتا اور ورم کی علامات قطعاً موجود نہیں ہوتیں:

علاج:- سُدّہ جگر کے ماتحت بیان کردہ طریقہ علاج یہاں پر بھی اختیار کریں۔ لیکن اس وقت زیادہ قوی قسم کی دوائیں استعمال کریں۔ نیز سکنجبین[1] بزوری اور قرص کبیر بھی نہایت مفید ہوتی ہیں۔ دیکھو طحال کا بڑھ جانا:

طحال کا پھول جانا

(نفخۃ الطحال) یہ کیفیت طحال میں قوت ہاضمہ و دافعہ کے کمزور ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج:- طحال کو قوی کریں۔ اور گیہوں کی بھوسی۔ باجرہ و نمک پوٹلی میں باندھ کر سکائی کریں۔ پودینہ و سداب۔ سرکہ و شہد میں ملا کر کھلائیں۔ نیز مقام طحال پر آگ کی سینگھیاں لگائیں اور سفوف ترہ تیزک یعنی ہالون (جس کا نسخہ تلی بڑھنے میں موجود ہے) کھلائیں:

نوٹ:- بعض مصنفین کو اس کا عظم الطحال کے ساتھ مغالطہ ہوا ہے۔ جس میں تلی بڑھ جایا کرتی ہے۔ جیسا کہ ملیریائی بخاروں میں دیکھا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ الگ مرض ہے۔ اس مہلک مرض میں تلی و جگر اور خصوصاً غدد لمفاویہ بڑھ جاتے ہیں۔ مسوڑے پھیلے اور متورم ہو جاتے ہیں نہ ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ سفید دانہائے خون بڑھ جاتے ہیں۔ اور یہ مرض چالیس پچاس سال کی عمر میں مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ یہ وہی مرض ہے جس کو آج کل ڈاکٹر لیوکیمیا کہتے ہیں۔ اس لئے عام طور پر ملیریا میں جو طحال بڑھ جاتی ہے اس کو نفخۃ الطحال نہ کہنا چاہیے تفصیل کے لیے دیکھو ڈاکٹر اعوان کی لکھی ہوئی کتاب ہوم ڈاکٹر یا گھر کا حکیم باتصویر۔ الغرض تلی کا پھول جانا لیوکیمیا کی ایک علامت ہے مستقل مرض نہیں:

طحال میں پتھری پیدا ہو جانا

(حجارۃ الطحال) جب طحال میں پتھری

[1] اگر سکنجبین میں دوسرے تخم (بزوری) بھی شامل کئے جائیں تو اسے سکنجبین بزوری کہتے ہیں۔

پیدا ہو جاتی ہے تو پیشاب میں ریگ آنے لگتی اور طحال میں چبھن محسوس ہوتی ہے لیکن بدن کے دوسرے اعضاء میں کسی قسم کا مرض محسوس نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ بعض وقت طحال کے اندر بھی پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اس مادہ سے بنتی ہے جو طحال میں عرصہ تک پڑا رہتا ہے۔ خواجہ

علاج:۔ سرکہ میں پڑا ہوا انجیر کھلائیں اور مناسب قسم کا لیپ لگائیں۔ علاوہ ازیں پیشاب لانے والی اور پتھری کو توڑنے والی دوائیں استعمال کریں جن کو گردہ و مثانہ کی پتھری کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔

سولہواں باب

آنتوں کی بیماریاں

(امراض امعاء)

زلق الامعاء اس مرض میں غذا آنتوں میں نہیں ٹھہرتی اور بغیر ہضم ہونے کے دستوں میں خارج ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا سبب (۱) اگر پھنسیاں ہوں جو آنتوں کی اندرونی سطح پر نکل آتی ہیں۔ تو اس وقت گرمی کی علامات نمایاں ہوں گی۔ نیز غذا جب آنتوں میں داخل ہو گی تو درد محسوس ہو گا اگر مریض کو قے ہو جائے تو قے میں زرد آب غذا میں ملا ہوا خارج ہو گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کی جائے۔ اور صفرا کا مسہل دیا جائے۔ اور پینے اور حقنہ کے ذریعہ سرد دواؤں سے حرارت میں تسکین پیدا کی جائے۔ علاوہ ازیں سفوف زلق الامعاء بثوری کھلانا بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

(۲) اگر پھنسیاں آنتوں کی بیرونی سطح پر نکلیں تو سوزش اور لذع (گدگداہٹ)

ؔ تخم کاسنی۔ تخم کثوث۔ گوکھرو۔ بادیان۔ کاکنج۔ تخم کرفس۔ بلیوں وغیرہ حسب ضرورت استعمال کریں

احشار میں محسوس ہوگی اور درد کبھی ناف کے اُوپر اور کبھی ناف کے نیچے اور کبھی پہلو میں معلوم ہوگا۔ علاوہ ازیں غذا غیر منہضم دستوں میں خارج ہوگی۔ اس کا علاج سوائے اس کے کوئی نہیں کہ وہی کا حقنہ کیا جائے۔ جو پہلے بیان کر دیا گیا۔ لیکن اس وقت سرد دواؤں کا لیپ ناف کے نیچے لگایا جائے۔

نوٹ:۔ مصنف کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ امعاء کے ورم کی علامات کو اصل مرض قرار دے کر بحث کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ آنتوں کے ورم۔ زخم اور پھنسیوں کو اصل مرض قرار دے کر وہی علامات بیان کر دیتا تو زیادہ بہتر تھا۔ لہٰذا بیان واضح ہے۔ اس میں مزید تفصیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ خواجہ

(۳) اگر زلق الامعاء کا سبب ایسی رطوبت بلغمی کی زیادتی ہو جو آنتوں کی اندرونی سطح کو چکنا کرے۔ تو اس وقت غیر منہضم غذا کے ساتھ وہ چکنی رطوبت بھی خارج ہوگی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو قے کرائی جائے اور دست لائے جائیں۔ ان مریضوں کو دست لانے کے لیے حب ایارج بہترین چیز ہے۔ علاوہ ازیں اس وقت ہر ایک خشکی پیدا کرنے والی دوا اور تدبیر نہایت مفید ہوتی ہے۔

(۴) اگر آنتوں میں سُوء مزاج رطب سادہ کے عارض ہو جانے سے زلق الامعاء پیدا ہُوا ہو۔ تو اس وقت رطوبت کے نشان موجود ہوں گے۔ لیکن پاخانہ کے ہمراہ کوئی رطوبت خارج نہ ہوگی:

علاج:۔ پیدا شدہ رطوبت کو خشک کرنے والے سفوف کھلائیں۔ اور پیٹ پر روغن گُل کی مالش کریں۔

(۵) اگر زلق الامعاء کا سبب صفرا ہو تو علامات صفرا موجود ہوں گی۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ قے و دستوں کے ذریعہ صفرا کو خارج کریں۔ چنانچہ اس وقت دست لانے کے لیے ہلیلہ زرد کا سفوف شکر کے ہمراہ کھلایا جائے نہایت مفید ہوتا ہے:

(۶) اگر زلق الامعاء کا سبب بلغم و صفراء کا غلبہ ہو۔ تو دونوں خلطوں کی علامات موجود ہوں گی۔ نیز اس مرض کے پیدا ہونے سے پہلے مریض نے گرم و تر میوہ جات بکثرت استعمال کئے ہوں گے:

علاج :۔ صفراوبلغم کو بدن سے خارج کریں۔ چنانچہ اس قسم کے زلق الامعاء میں یہ سفوف بہت فائدہ کرتا ہے :۔

نسخہ :۔ پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ۔ ہالوں۔ حب الآس۔ سماق۔ کزمازج ہر ایک پونے سات ماشہ۔ تمام دواؤں کو علاوہ ہالوں کے کوٹ چھان کر سفوف کریں۔ بعدازاں ہالوں مسلّم ملا کر وقت ضرورت سات ماشہ روزانہ کھلائیں :۔

(۷) اگر زلق الامعاء کا سبب فالج کی وجہ سے آنتوں کا ضعف استرخا ہو۔ تو اس کا علاج فالج و استرخا کے طریقہ پر کریں :۔

(۸) اگر کسی قوی مسہل دوا کے پینے سے زلق الامعاء پیدا ہوا ہو تو چہار تخم بریاں روغن گل میں چرب کر کے پھنکائیں۔ یا ہالوں کو چھاچھ میں اتنا جوش دیں کہ وہ گاڑھی ہو جائے۔ بعدازاں مریض کو کھلائیں۔ یہ مرکب بھی جلد اثر دکھاتا ہے :۔

خون کے دست آنا

(اسہال دموی) اس کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل۔ وہ اسہال جن میں آنتیں چھل جاتی ہیں۔ ان کو اصطلاح میں سحج کہتے ہیں۔ (جب آنتوں کی اندرونی سطح کی بالائی طبق چھل جائے تو اس کو عربی میں سحج کہتے ہیں۔ مترجم) :۔

دوئم۔ وہ اسہال ہیں جن میں آنتوں کی رگیں خون سے بھر جاتیں اور کبھی کبھی ان رگوں میں سے کسی ایک کا منہ کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ بواسیر و پچش میں ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں قسموں کو علیحدہ علیحدہ تحریر کرتے ہیں :۔

قسم اوّل سحج

(۱) اگر اس کا سبب صفرا ہو تو پہلے صفراوی دست آئیں گے۔ بعد ازاں آنتوں کے چھلکے صفرا کے ہمراہ خارج ہوں گے اور آخر میں خونی چھلکے اور دوسری لیسدار قسم کی رطوبتیں خارج ہوں گی۔ جیسا کہ زحیر میں ہوا کرتا ہے۔ علاج :۔ شروع میں رب انگور خام رب انار جیسی ترش و قابض چیزیں استعمال کریں۔ اگر بدن میں مادہ کی زیادتی ہو تو پہلے تنقیہ کرائیں اور سبب مرض دور کرنے کے بعد لعاب دار اور لیس پیدا کرنے

والی چیزیں کھلائیں۔ (۳) وقت شیرہ تخم خرفہ۔ گل ارمنی کے ہمراہ دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔ سفوف مقلیاثا بھی نافع ہے۔ خصوصاً جبکہ قبض پیدا کرنے کی ضرورت زیادہ ہو۔ تو مقلیاثا کے تخموں کو بریاں کر لینا چاہیے۔ صرف تخم بارتنگ مادہ کو قطع کرنے اور خراش و دستوں کو رفع کرنے میں مفید ہوتا ہے۔ اگر مریض کو درد زیادہ ہو۔ تو چار تخم یعنی اسپغول۔ تخم ریحاں۔ تخم کنوچہ۔ تخم بارتنگ ہم وزن گرم پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں اور پانچ ماشہ روغن گل ملا کر پلائیں۔

(۲) اگر سحج کا سبب بلغم کی موجودگی ہو۔ تو شروع میں دستوں کے اندر بلغم خارج ہوگا۔ علاوہ ازیں اس قسم کی شکایت عموماً نزلہ و زکام کے بعد پیدا ہوگی علاج:۔ پہلے استفراغ مادہ کریں۔ بعد ازاں نزلہ کے انصباب کو بند کر کے سبب مرض کو زائل کریں۔ بعد ازاں تخم ریحاں جیسی لیسدار چیزیں کھلائیں۔ ہلیلہ سیاہ کو گھی میں بھون کر سفوف کر لیں اور اسی کے ہم وزن شکر سفید ملا کر سات ماشہ روزانہ کھلائیں بہت فائدہ کرتی ہے۔

(۳) اگر سحج کا سبب سودا ہو تو پیچش متواتر ہوگی اور مریض کو نہایت بے قراری ہوگی۔ پاخانہ میں سودا مع خون اور خراطے (چھلکے) خارج ہوگا۔

علاج:۔ سبب مرض کو دور کرنے کے بعد طحال کو قوی کرنے کی کوشش کریں۔ اور جو تخم کہ ملتین ہوں اور سفوف الطین استعمال کرائیں۔

(۴) اگر سحج کا سبب غلیظ اور خشک پاخانہ ہو جو اپنے کھردرے پن یعنی خشونت کی وجہ سے آنتوں کو چھیل ڈالتا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ قبض پہلے سے موجود ہوگا۔ اور مریض نے قابض چیزیں کھائی ہوں گی۔ اور اس کو خشک پاخانہ خارج ہوتا ہوگا۔ علاج:۔ مرطب یعنی تری پیدا کرنے والی ملین یعنی نرمی پیدا کرنے والی ادویہ مثلاً لعاب بہدانہ۔ لعاب اسپغول شربت بنفشہ و روغن بادام جیسی چیزوں کے ہمراہ کھلائیں۔ اور جب آنتیں فضلہ سے پاک و صاف ہو جائیں۔ لیکن آنتوں میں خراش باقی رہے۔ تو مناسب قسم کی قابض دوائیں استعمال کریں۔ مگر جب تک آنتوں کو صاف نہ کر لیا جائے۔ قابض قسم کی دوائیں ہرگز استعمال نہ کرائی جائیں۔ کیونکہ اس سے سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

(۵) اگر کسی زہریلی دواؤں مثلاً ہڑتال ۔ نوشادر ۔ چونہ وغیرہ کے استعمال سے سَحج پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج یہ ہے ۔ کہ مریض کو قے کرائیں اور تازہ دودھ اور خربوزے پلائیں ؛

(۶) اگر مسہل دواؤں کے پینے سے سَحج پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ لیس دار اور ٹھنڈی دوائیں استعمال کریں ۔ اور چھاچھ جس میں تپایا ہوا لوہا بجھایا گیا ہو پلائیں نہایت مفید ہے ؛

دستوں کی دوسری قسم جو آنتوں کی کسی رگ کے کھل جانے سے پیدا ہوئی ہو تو نشان اس کا یہ ہے ۔ کہ ایسے دستوں میں خون آئے گا ۔ حالانکہ برلیعنی میں سحج ۔ بواسیر اور اسہال کبدی کی علامات موجود نہ ہوں گی ؛

نوٹ :۔ اس قسم کے دستوں میں پیٹ کے اندر کسی قسم کا درد نہیں ہو گا ۔ لیکن سحج کے دستوں میں درد اکثر پایا جاتا ہے ؛

علاج :۔ اگر دستوں میں خون کی کافی مقدار خارج ہو اور بدن میں ابھی تک کافی قوت موجود ہو تو پھر باسلیق کی فصد کھولیں ۔ اور اس کے بعد قرص کہربا وغیرہ کے ذریعہ دستوں کو بند کرنے کی کوشش کریں ۔ نیز گل ارمنی پونے دو ماشہ شربت انجبار ۔ یا شربت حب الآس کے ہمراہ کھلانی نہایت مفید ہوتی ہے ۔ یا پوست انار ۔ چھوٹی مائیں ۔ گیرو تینوں ہم وزن لے کر باریک سفوف کر کے گولیاں بنائیں اور سات ماشہ کے قریب روزانہ کھلائیں ۔ اسہال بند کرنے کے لیے مذکورہ گولیاں مجرب ہیں ۔ علاوہ ازیں اگر چار گھنٹہ تک پیٹ پر سینگھیاں لگائے رکھیں تو یہ ترکیب بھی دستوں کے بند کرنے میں نہایت مفید ہے ؛

نوٹ :۔ اسہال بند کرنے میں حتی الامکان مُخدِّرات (بے حسی پیدا کرنے والی دوائیں) نہ استعمال کی جائیں ۔ بلکہ مخدرات کھلانے کی بجائے مناسب قسم کے سفوفوں سے کام نکالا جائے ۔ اگر بالکل ضرورت ہی آپڑے تو مخدرات کی اصلاح[1] کرنے کے بعد استعمال کریں ۔ جیسا کہ قرابادینوں میں تحریر کیا گیا ہے

[1] مثلاً اگر افیون کا استعمال کرنا منظور ہو تو زعفران یا جندبیدستر کے ساتھ دیں ؛

آنتوں سے پیپ آنا

(خروج المدۃ من الامعاء) اس کیفیت کی پیدائش کا سبب حالت سحج میں پیپ پڑ جانا یا آنتوں میں کسی ورم کا پھٹ جانا ہوا کرتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ مریض کو اس سے پیشتر سحج کی شکایت ہوگی یا اس کی آنتوں میں ورم موجود ہوگا۔

نوٹ:۔ جب آنتوں کے زخم پرانے ہو جاتے اور احتیاط کے ساتھ ان کا علاج نہیں کیا جاتا تو پاخانہ میں پیپ آنے لگتی ہے۔ لہٰذا اس کا علاج بہت غور و فکر کے ساتھ کیا جائے۔ خوب جانو۔

علاج:۔ قبل اس کے کہ آنتوں سے پیپ صاف کرنے کی کوشش کی جائے اولاً حقنہ مجلّیہ (صاف کرنے والا حقنہ) لگایا جائے۔ بعد ازاں زخم کو بھرنے والے حقنے کئے جائیں۔

حقنہ مجلّی کا نسخہ

یہ ہے۔ پوست انار۔ سماق۔ حب الآس۔ چاول۔ جو۔ تمام دواؤں کو جو کوب کر کے پانی میں پکائیں۔ جب یہ دوائیں گل جائیں تو چھان کر اس میں تھوڑا سا لب بجھا چونہ ملا کر حقنہ کریں۔ حقنہ مدمّل۔ (زخموں کو بھرنے والا حقنہ) حسب ذیل ہے:۔

حقنہ مدمّل

گوند ببول۔ گل ارمنی۔ دم الاخوین۔ ریش برگد۔ کاغذ سوختہ تمام دواؤں کو سفوف کر کے شیرہ بازرنگ و شیرہ توت خام میں ملا کر حقنہ کریں۔ اور اگر آنتوں سے پیپ آنے کا سبب سحج ہو اور اس کا اثر ابھی تک آنتوں میں موجود ہو تو پہلے سحج کا علاج کریں۔ بعد ازاں زخم کو بھرنے کے لیے مختلف قسم کی مناسب دوائیں استعمال کریں۔

زحیر پیچش

اس کو علت الدجاجہ (مرغی کی بیماری) بھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں تھوڑی تھوڑی سفید رطوبت (آنوؤں) ذرا ذرا سی دیر میں پاخانہ کے ساتھ یا بلا پاخانہ کے خارج ہوتی ہے۔ اس رطوبت میں گاہے خون ملا ہوا ہوتا ہے اور گاہے اس میں خون شریک نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ موجودہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے۔ کہ پیچش دو قسم کے جراثیم

سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ عصیہ زحیر یعنی ڈنڈے نما جراثیم آنتوں پر حملہ آور ہوتے ہیں تو پیچش نہایت تیزی کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے۔ مریض دن رات میں تیس چالیس بار پاخانہ جاتا اور زیادہ کو نمتا ہے۔

یہ مرض وبائی صورت میں پیدا ہوتا اور خونی اسہال پیدا کرتا ہے۔ بر خلاف ازیں جب امیبائی قسم کے جراثیم آنتوں پر حملہ آور ہو کر پیچش کرتے ہیں تو علامات تیزی کے ساتھ شروع نہیں ہوتے۔ بخار بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے جگہ میں پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کی مقدار زیادہ ہوتی۔ لیکن وہ تعداد میں زیادہ نہیں ہوتے۔ اگر دونوں قسم کے مریضوں کا خوردبینی معائنہ کیا جائے۔ تو عصیہ زحیری اور امیبا زحیری نظر آئیں گے۔ امیبائی زحیر میں آج کل امی ٹین کے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں۔ لیکن مشرقی پاکستان میں وقتی اثر پیدا ہوتا ہے مستقل فائدہ نہیں ہوتا بقیہ علاج ہضم و اصلاح غذا کو سامنے رکھ کر کیا جائے عرصہ تک جوارش جالینوس کھلانے سے فائدہ ہوا ہے۔ خواجہ

زحیر کا سبب گاہے خشک پاخانہ ہوتا ہے جو آنتوں میں رک جاتا اور طبیعت اس کو دفع کرنا چاہتی ہے۔ لیکن وہ خشکی کے باعث دفع نہیں ہوتا۔ اور بجائے اس کے آنتوں کی رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کو زحیر کاذب یعنی جھوٹی پیچش کہتے ہیں۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ مریض کو اسپغول یا اسی قسم کی دوسری دوائیں کھلائی جائیں تو وہ پاخانہ میں خارج نہیں ہوتیں۔

علاج :- اس کا علاج یہ ہے۔ کہ مناسب قسم کے شربت اور نرمی پیدا کرنے والے حقنوں کے ذریعہ آنتوں میں نرمی پیدا کریں۔ بعض مریضوں میں گرم پانی پینے سے بھی نرم اجابت ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں کوئی قابض چیز استعمال نہ کرائی جائے۔ کیونکہ قابض اشیاء ایسی حالت میں بعض مریضوں کے اندر مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ اس لیے اطباء نے ہدایت کی ہے۔ کہ جب تک پیچش میں تحقیقات نہ کر لی جائے قابضات بالکل استعمال نہ کرائے جائیں اگرچہ مریض کو پیچش پرانی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر پیچش کا سبب آنتوں میں بلغم۔ صفرا یا سودا کی موجودگی ہو تو اس کی علامات و علاج سحج کے بیان میں پڑھیں۔

نوٹ:۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ پیچش میں حقنہ و شیاف بہ نسبت پینے والی چیزوں کے زیادہ مفید ہوتے ہیں:

اگر زیریں امعاء میں ورم حار پیدا ہو جانے سے پیچش لاحق ہوئی ہو تو اس کی علامت یہ ہے۔ کہ زیریں آنتوں میں ضربانی کیفیت موجود ہوگی۔ اور اسی مقام پر بوجھ بھی معلوم ہوگا۔ نیز ممکن ہے۔ کہ مریض کو بخار اور مشکل سے پیشاب آنے کی شکایت بھی موجود ہو: علاج:۔ فصد کریں اور کمر کے نچلے حصّہ میں سینگھیاں لگوائیں۔ غذا کم دیں اور خون کی حرارت کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ جب مادہ پاخانہ میں خارج ہونے سے رُک جائے تو خطمی بنفشہ، بیتھی بابونہ۔ کرم کلہ کے جوشاندہ سے مقعد و شکم پر ترڑے دیں۔ جن مریضوں میں قے کرنا آسان ہو اُن کو قے کرانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور اگر مقعد میں سردی لگنے کی وجہ سے پیچش پیدا ہوئی ہو۔ تو سردی لگنے کے اسباب پہلے سے موجود ہوں گے: علاج:۔ گرم پانی سے ٹکور کریں اور روغن قسط وغیرہ کی گرم مالش کریں۔ اینٹ کو گرم کر کے اُس پر بیٹھیں۔ اور حالوں کا سفوف بریاں کر کے سات ماشہ روزانہ نہار منہ کھلائیں۔ نہایت مفید ہوتا ہے:

اگر گھوڑے کی سواری یا کسی سخت چیز پر بیٹھنے سے مقعد میں تکلیف پیدا ہو جائے اور اس سے نتیجہ کے طور پر پیچش ہو تو مقعد پر روغن و موم ملا کر ملنا مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں زردی بیضہ مرغ۔ روغن گل میں حل کر کے لگانا پیچش کی تمام قسموں میں نہایت مفید ہوتا ہے:

نوٹ:۔ اگر خلو معدہ کے وقت ترش چیزوں کے کھانے سے پیچش پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مصری کا شربت پلائیں۔ اور زردی بیضہ نیم برشت پر گوند ببول و گِل ارمنی چھڑک کر پلائیں:

مروڑ (مغص) آنتوں کے درد کا دوسرا نام مروڑ ہے یہ قولنج سحج اور پیچش میں ضروری طور پر ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر ان امراض کی عدم موجودگی میں یہ شکایت پیدا ہو تو سبب کے مطابق اس کا علاج کیا جائے: جیسا کہ گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا اور آئندہ قولنج و دیدان

کے ماتحت بیان کیا جائے گا۔ اور اگر محض مسہل دواؤں کے پینے سے آنتوں میں مروڑ پیدا ہوئی ہو تو گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پینے سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ نیز روغن گل کی مالش بھی نہایت مفید ہوتی ہے:

نوٹ:۔ جب آنتوں میں ہلکا سا ورم ہوتا یا پیچش کی ابتدا ہوتی ہے تو اس قسم کی کیفیت نمایاں ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ سبوس اسپغول سے یہ کیفیت رفع ہو جاتی ہے۔ خواجہ:

آنتوں میں نفخ و قراقر ہونا

(نفخ و قراقر امعا) اگر آنتوں میں نفخ و قراقر کسی نفخ پیدا کرنے والی غذا کے کھانے سے پیدا ہوا ہو یا مقدار سے زیادہ یا خراب قسم کی غذائیں مثلاً بھینسے کا گوشت استعمال کرنے سے نفخ و قراقر پیدا ہو تو عمدہ غذائیں کھلائیں اور عام طور پر جس خراب غذا کے استعمال کا عادی ہو اس کو چھڑا دیں۔ ایسی حالت میں گلقند و گلاب کھلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر آنتوں میں ضعف و کمزوری پیدا ہو جانے سے نفخ و قراقر پیدا ہوا ہو تو اس وقت عمدہ و بہترین غذائیں معتدل مقدار میں کھانے سے نفخ و قراقر میں کوئی کمی محسوس نہ ہوگی:۔ نوٹ:۔ جب آنتوں میں غذا کے اندر کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہونے سے گیس و بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ تو پیٹ پھول جاتا ہے لہٰذا ہضم و غذا کی طرف غور و فکر کر کے علاج کریں۔ خواجہ:

علاج:۔ غذا بہت کم کھلائیں۔ معجون فلافلی اور جوارش کمونی بھی مفید ہوتی ہیں۔ اگر نفخ و قراقر کے ساتھ دست بھی آتے ہوں تو جوارش خوزی[1] بہت مفید ہوتی ہے:

قولنج:۔ یہ پیٹ کا نہایت شدید درد ہے۔ جو قولون نامی آنت

---

[1] منسوب ہے مؤلف کے شہر خوزستان سے۔ نسخہ یہ ہے۔ کندر۔ اجوائن۔ مصطگی۔ ناگرموتھا بالچھڑ ایک ایک درم۔ منقٰے مرکہ میں ترکر کے اور بھون کر پیسا ہوا تیس درم۔ حب الآس ساٹھ درم سب کو پیس چھان کر بموزن شہد اور قند کے قوام بنائیں خوراک تین درم سے چار درم تک:

میں سُدّہ پڑ جانے سے ہُوا کرتا ہے۔ اسی لیے اس درد کے ساتھ عموماً مریض کو قبض ہوتا اور اگر پاخانہ کچھ تھوڑی مقدار میں خارج بھی ہوتا ہے۔ تو نہایت دقت و دشواری سے ہے ؛

نوٹ :- قُولنج حقیقت میں قُولُون نامی آنت کا تشنّج ہے۔ جو مختلف اسباب کی بنا پر عضلات قولون میں تبدیل ہوتا اور آخر میں تمام آنتوں کے اندر پھیل جاتا ہے۔ یہ اس قدر شدید ہوتا ہے۔ کہ مریض برداشت نہیں کر سکتا۔ اور بعض وقت شدّت درد سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ جو لوگ عام طور پر قبض میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اُن میں ابتدا ریاحی قُولنج ہوتا ہے۔ بعد ازاں آنتوں میں صفرا کے زیادہ گر جانے سے صفراوی قولنج ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر آنتوں پر صفرا نہ گرے تو زیریں آنتوں میں سُدے پڑ جاتے اور قولنج سُدّی واقع ہوتا ہے اسی کو قُولنج تشنجی بھی کہتے ہیں۔ یہ کبھی گھٹیا کے زہر، برف کے زیادہ استعمال خوف و وحشت اور مریض ہسٹیریا کو بھی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے قُولنج میں انتقالی درد ہوتا اور اخراج ریاح سے درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے قولنج میں مُخرج ریاح اور مسکّنات درد اجزاء چیزیں استعمال کی جائیں۔ خواجہ

(۱) اگر قُولنج کا سبب غلیظ بلغم ہو۔ تو مریض نے قولنج کی پیدائش سے پہلے غلیظ غذائیں زیادہ استعمال کی ہوں گی۔ اور اس کو پہلے سے شدید قبض بھی موجود ہوگا۔ نیز مریض ترُش اور شور چیزوں کے کھانے کی طرف مائل ہوگا۔

علاج :- سب سے پہلے شافہ اور حُقنہ کے ذریعے سُدّے خارج کرنے اور پاخانہ لانے کی کوشش کریں۔ بعد ازاں تمام بدن کے مواد خارج کرنے کے لیے مسُہل پلائیں۔ ایسی دوائیں جو دست لانے کے ساتھ ساتھ معدہ کو قوّت دیتی اور متلی کو روکتی ہیں وہ جوارش سَفَرجلی مُسہل اور جوارش شہریاراں وغیرہ ہیں ؛

تنبیہ :- جب تک مریض کا قبض نہ رفع کر لیا جائے۔ پیٹ پر کسی قسم کا آبزن ٹکور اور ضماد استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح جب مریض کا قبض دور ہو جائے تو ایک دن رات تک اُس کو غذا نہ دی جائے۔ اس مرض میں بہترین غذا جو قبض رفع ہونے کے بعد پہلی دفعہ دی جاتی ہے وہ چنوں کا شوربہ ہے۔ جو بوڑھے

مرغ کے گوشت میں چنے اور گرم مصالحہ ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ اگر مرغ کا گوشت دستیاب نہ ہو تو چکور۔ چڑیا اور جوان بکری کے گوشت سے شوربہ تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ مریض کو پانی بہت کم پلائیں۔ بلکہ بجائے پانی کے اگر گلاب عرق بادیان اور ماء العسل پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ جلد شفا ہو جائے گی:

(۲) اگر قولنج کا سبب غلیظ و گاڑھے ریاح ہوں تو پیٹ میں درد اس قسم کا ہوگا جیسے کہ کوئی پیٹ میں تکلہ چبھو رہا ہے۔ نیز درد سے پیشتر انگور خام و ککڑی جیسے نفاخ میوے و ترکاریاں کھائی ہوں گی۔ اس وقت پیٹ میں قراقر موجود ہوگا۔ اور درد ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوتا ہوا محسوس ہوگا۔ علاوہ ازیں مریض اوندھے منہ پیٹ کو دبائے ہوئے ملتا ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ جی متلاتا اور کبھی قے بھی آجاتی ہے۔ درد باری کے ساتھ ہوتا اور اخراج ریاح کے بعد زائل ہو جاتا یا کم ہو جاتا ہے۔ زیادتی درد کے باعث بعض میں غشی بھی ہو جایا کرتی ہے

خواجہ:

اس درد کا علاج بھی وہی جو اوپر تحریر کیا جا چکا۔ لیکن اگر اس موقعہ پر قبض رفع کرنے سے پہلے پیٹ پر ٹکور اور نطول وغیرہ استعمال کر لیے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ نیز پیٹ پر روغن سویہ کی مالش اور جوارش کمونی کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نفخ معدہ میں جو دوائیں تحریر کی گئی ہیں۔ ان کا استعمال بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ اگر اڑد (مونگ) کے آٹے کی روٹی توے پر ایک طرف سے پکا کر خام جانب (روغن گل چپڑ کر) پیٹ پر باندھ دی جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح پیٹ پر آگ کی سینگھیاں لگانا قولنج کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ نوشادر کو توے پر سینک کر پان میں ڈال کر کھلائیں۔ فوراً ریاح خارج ہو کر درد سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ خواجہ:

(۳) قولنج ریحی کی ایک قسم سودا کے پیٹ پر گر جانے سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مریضان مالیخولیا مراقی کو ہو جایا کرتا ہے۔ یہ قولنج دفعتاً پیدا ہوتا اور شکم میں نفخ موجود ہوتا ہے۔ ترش ڈکاریں آتی ہیں اور درد شدت سے نہیں ہوتا

علاج :۔ سوداکا تنقیہ کریں۔ رگ اُسیلم کی فصد کھولیں اور مقام مرض پر تیل کی خوب مالش کریں ؛

(۴) اگر آنتوں میں ورم پیدا ہو جانے سے قولنج شروع ہوجائے تو موجودہ مادہ کے لحاظ سے تنقیہ کریں۔ اور جو تدابیر ورم معدہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ اُن سب کا استعمال یہاں بھی مفید ہو گا۔ لیکن اس بات کو ذہن نشین رکھا جائے کہ قولنج میں اولاً حقنہ کے ذریعہ دست لائیں۔ پہلے ہی مسُہل نہ پلائیں۔ آنتوں میں ڈھیلا ورم بلغمی شاذو نادر ہی پیدا ہوتا ہے۔ ورم سوداوی کی موجودگی میں وہ حُقنہ مفید ہوتا ہے۔ جس کے اندر مرُغ کی چربی اور روغن شریک کئے گئے ہوں اگر قولنج کا سبب آنتوں کا التواء (اینٹھ جانا اور اپنی جگہ سے ہٹ جانا) ہو تو اس قسم کے قولنج سے پیشتر مریض نے سخت حرکت کی ہوگی یا وہ زور سے کوُدا پھاندا ہوگا؛ علاج :۔ پیٹ و کمر کو مناسب طریقہ پر مل کر آنتوں کو اپنی جگہ پر لوٹائیں اور مریض کو پشت کے بل لٹا کر دونوں ہاتھ و پاؤں کو اِدھر اُدھر خوب حرکت دیں۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ عوام آنتوں کے ٹلنے کو ناف کا ٹلنا بولتے ہیں۔

(۵) اگر قولنج التوائی فتقؔ و قیلتہُ الماء کی وجہ سے پیدا ہوُا ہو تو آنتوں کو اپنی جگہ اس طریقہ پر لوٹائیں جیسے کہ فتق میں لوٹایا جاتا ہے۔ اگر قولنج آنتوں میں پاخانہ بند ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوُا ہو۔ یا بند شدہ پاخانہ کو پھسلانے والی دواؤں کے ذریعہ خارج کیا جائے۔ جیسا کہ ہم پیچش کے بیان میں تحریر کر چکے ہیں۔ اگر سبب کے باقی رہ جانے سے قولنج کے دوبارہ لوٹ آنے کا خطرہ ہو تو اس کو بھی زائل کر دیں۔ تاکہ قولنج دوبارہ پیدا نہ ہو سکے ؛

(۶) اگر قولنج کا سبب آنتوں کی خلا میں صفرا کا اجتماع ہو تو اُس وقت محض تنقیہ مواد ہی کفایت کرتا ہے۔ قولنج کی یہ قسم صفرا کی کمی اور لطافت مادہ کے باعث بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے ؛

صفراوی قولنج کا دورہ آہستہ آہستہ شروع ہوتا اور قے و متلی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ قے میں سبزی مائل یا زرد رنگ کا صفرا بہت خارج ہوتا ہے

بعض میں یرقان بھی ہو جاتی ہے۔ اور غشی بھی ہو جایا کرتی ہے۔ عموماً اس قولنج کے دورے پندرہ بیس دن یا چند مہینوں کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاج میں سب سے پہلے سکنجبین گرم پانی میں ملا کر خوب پلائیں تاکہ کھل کر قے ہو جائے۔ بعد ازاں افراج صفرا کی طرف متوجہ ہوں۔ خواجہ؛

(۷) اگر قولنج دیگر اعضاء کی مشارکت سے پیدا ہو۔ مثلاً قولنج کا سبب ورم مثانہ۔ ورم گردہ۔ ورم جگر۔ ورم رحم۔ ورم طحال وغیرہ ہو تو ان اعضاء کے ورموں کا علاج کرنا چاہیے۔

(۸) قولنج کی ایک اور قسم ہے جس کو ایلاؤس[1] کہتے ہیں۔ یہ قولنج کی بدترین قسم ہوتی ہے۔ اس میں مریض کو قے و ہچکائی نہایت شدید ہوتی ہے اور جب قولنج کی یہ قسم شدید ہو جاتی ہے۔ تو بجائے پانی و بلغم کے منہ سے پاخانہ آنے لگتا ہے۔ اس کا علاج بھی قولنج سُدّی کے مطابق ہے۔ چنانچہ سُدّے کا جو سبب ہو اُس کو رفع کریں۔ فصد اس مرض کی ابتدا میں نہایت مفید ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ورم پیدا ہونے کا خوف ہو یا پہلے سے ورم موجود ہو؛

نوٹ:۔ قولنج کی پانچویں اور آٹھویں قسم درحقیقت ایک ہی ہے۔ کیونکہ جب آنتوں میں بل پڑ جاتا اور فضلہ آگے کی طرف نہیں بڑھتا تو آخر میں پیچھے کی طرف لوٹنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس مرض میں مُنہ سے پاخانہ خارج ہوا کرتا ہے۔ اگر اس قسم کی کیفیت پیدا ہو جائے تو فوراً ایک سیر پانی میں ایک چھٹانک سوڈا ملا کر حقنہ کریں اور جب یہ پانی خارج ہو جائے تو چار چھٹانک پانی میں تین ماشہ سِٹرک ایسڈ حل کر کے حُقنہ کریں۔ اس سے آنتوں میں گیس بہت زیادہ پیدا ہوتا اور آنتوں کے بل کھل جاتے ہیں۔ اگر اس پر کام نہ چلے تو فوراً پیٹ کو کھول کر آنتوں کو درست کیا جائے۔ یہی صورت فتق خناقی میں کی جائے۔ یعنی اگر معمولی تدبیروں سے فتق نہ کھلے تو اپریشن کرا دینا چاہیے۔ خواجہ

نوٹ:۔ حسب ذیل دوائیں اور غذائیں قولنج کی جملہ قسموں میں مفید ہوتی ہیں۔ گوشت ہُدہُد (کٹ کٹ بڑھئی) خشک کیچوئے۔ بھُونا ہوا بچھو۔ خاکستر شاخ بارہ سینگھا۔ مذکورہ دواؤں سے پیچش اور شدید دردوں کو بہت جلد آرام

[1] اس کے لغوی معنی ہیں اے اللہ رحم کر۔

ہو جاتا ہے ؛

قبض (حقیر) اس میں درد نہیں ہوتا۔ اس کا علاج قولنج کے قاعدے پر کریں۔ نیز شربت بنفشہ و روغن بادام نہایت مفید ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ روزانہ وقت مقررہ پاخانہ کے لیے جایا کریں اور جب تک اجابت نہ ہو بیٹھے رہیں ؛

دیدان (پیٹ کے کیڑے) پیٹ میں چار طرح کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) حیات۔ کیچوئے۔ (۲) حب القرع۔ یہ کدو دانے بھی کہلاتے ہیں یہ چوڑے چوڑے اور کدو کے دانوں کی شکل پر ہوتے ہیں۔ (۳) نہایت باریک و چھوٹے چھوٹے سرکہ کے کیڑوں کی طرح اس کو دود الخل کہتے ہیں۔ ان کا کوئی خاص نام مقرر نہیں۔ اردو میں اس قسم کو چرنے یا چنونے کہتے ہیں ؛

علامات :۔ پیٹ میں خواہ کسی قسم کے کیڑے پیدا ہوں۔ سب کی موجودگی میں ہونٹ دن کے وقت خشک اور رات کو تر رہتے ہیں۔ بلکہ منہ سے لعاب خارج ہوتا رہتا ہے۔ مگر حیات (کیچوے) چونکہ بالائی انتوں میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ فم معدہ کے مقام پر سوزش و جلن محسوس ہوگی۔ اور بھوک کے وقت کیڑے اوپر چڑھتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ حب القرع یعنی کدو دانوں کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ مریض کو بھوک زیادہ ہوگی اور پاخانہ میں کبھی کبھی اس قسم کے کیڑے خارج ہوں گے۔ تیسری قسم کے کیڑے قولون اور اعور میں پیدا ہوتے ہیں ان کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ مقعد میں کبھی کبھی خارش و گدگدی محسوس ہوگی۔ چوتھی قسم کے کیڑے عموماً معاء مستقیم میں پیدا ہوتے اور یہ شکایت عموماً چھوٹے بچوں کو ہوا کرتی ہے۔

نوٹ :۔ تیسری و چوتھی قسم کے کیڑے درحقیقت ایک ہی قسم ہیں مصنف نے دو علیحدہ علیحدہ بیان کر دی ہیں۔ تیسری قسم کے کیڑے وہ ہیں جو چھوٹی انتوں میں نشو و نما پا کر بارہ انگشتی آنت کی اندرونی دیوار سے چمٹ کر خون چوسا کرتے

ہیں۔ ان کو دُودۂ خطا فی یا کلہاڑی نما کیڑے کہتے ہیں۔ انگریزی میں ان کا نام ہک ورم ہے۔ یہ ان مقامات میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں؛ جہاں کے لوگ ننگے پیر پھرا کرتے ہیں کیونکہ یہ کیڑے جلد میں گھُس کر پھیپھڑے میں جاتے اور وہاں سے نرخرہ کی راہ غذائی نالی سے ہوتے ہوئے آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ بقیہ اقسام بھی گندہ پانی پینے سے یا ان میں اشیاء جوش دے کر استعمال کرنے سے آنتوں میں پہنچ جاتے یا خراب گوشت استعمال کرنے سے پیدا ہوتے اور آنتوں میں نشوونما پایا کرتے ہیں۔ آج کل چُرنوں کیچوے اور کلہاڑی نما کیڑوں کے لیے ایک خاص دوا ہکسل رسارسی نول ۵ اگرین کیپشول میں بند کر کے کھلائیں۔ بعد ازاں سیّال نمکین کا حُقنہ کریں تو اس سے نوّے فیصدی کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔ کدّو دانوں کے لئے ایکسٹرکٹ میل فرن ۵ اونڈ کیپ شول میں بند کر کے کھلائیں۔ اور دس دس پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے ایسی چار خوراکیں کھلائیں آخری خوراک کے دو گھنٹہ بعد سڈلٹز پوڈر بطور جلاّب پلائیں۔ تمام کدّو دانے خارج ہو جائیں گے۔ میرا تجربہ یہ ہے۔ کہ مریض کو تین دن تک صرف ناریل گڑ کے ہمراہ کھلائیں۔ تمام کدّو دانے خارج ہو جائیں گے۔ خواجہ:

علاج:۔ کیڑوں کو ہلاک کر کے خارج کریں۔ جس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ تین روز تک متواتر شکر سے شیریں کیا ہُوا دودھ پلائیں اور چوتھے روز حسب ذیل سفوف سات ماشہ کھلائیں۔ کیڑے مُردہ ہو کر خارج ہو جائیں گے:۔

نسخہ:۔ سفوف۔ باؤبڑنگ، کابلی مقشّر۔ تخم خس۔ تربُد مجوّف۔ کمیلہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ نرمُس۔ قُسط تلخ ہر ایک دو تولہ۔ درمنہ ترکی تین تولہ۔ نمک ہندی چار ماشہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور وقت ضرورت سفوف استعمال کریں۔ لیکن اس سفوف کے استعمال کرتے وقت ناک کو بند کر لیں۔ تاکہ دوا کی بو کیڑوں تک نہ پہنچے؛ لوٹ:۔ یہ لطیفہ طب کی ہر ایک کتاب میں تحریر ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لطیفہ کس طرح ایسے قابل طبیبوں تک پہنچ گیا۔ اور انہوں نے بھی اس کو صحیح تسلیم کر کے اپنی کتابوں میں تحریر کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قسم کے کیڑے آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سوائے قوّت حسّیہ کے

بقیہ حواس یعنی سونگھنے۔ چکھنے۔ سُننے اور دیکھنے کی قوت قطعاً موجود نہیں ہوتی۔ لہٰذا جب وہ ان حواس سے محروم ہیں۔ تو پھر اُن کو کسی چیز کی بُو کیسے محسوس ہو سکتی ہے۔ (مترجم)

اگر مریض کا مزاج گرم ہو تو دوائیں قطعاً استعمال نہ کریں۔ بلکہ یہ دوا کھلائیں بہت مفید ہوتی ہے۔ پوست ذبیخ درخت انار ترش کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور بار بار پلائیں۔ یہ جوشاندہ کیڑوں کو ہلاک کر کے خارج کر دیتا ہے اگر مریض اس دوا کے پینے سے نفرت کرے تو بذریعہ حقنہ آنتوں میں پہنچائیں اور اِن ہی دواؤں سے شافہ[1] بنا کر استعمال کریں۔ اگر اس کا بھی موقع نہ ہو تو سماق۔ اقاقیا۔ گل مختوم شراب میں حل کر کے پیٹ پر لگائیں۔ یا کڑوے بادام کمیلہ۔ ترمس۔ کرنب (کرم کلہ) سرکہ میں پیس کر ضماد کریں۔ معاء مستقیم کے چھوٹے کیڑوں کے خارج کرنے کا بہترین حیلہ و تدبیر یہ ہے۔ کہ مہندی و موم کو باہم ملا کر شافہ بنائیں اور بچہ کی مقعد میں رکھ دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد چراغ کے سامنے بچہ کی مقعد کی چنٹیں کھول کر دیکھیں اور جس قدر کیڑے کنارے پر نظر آئیں پکڑ کر نکال لیں۔ اگر کچے زیتون کا تیل مریض کو پلا دیا جائے تو ہر قسم کے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روغن زیتون خام کا مقعد کے مقام پر لگانا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

---

[1] یہ شافہ بھی نافع ہے۔ اندرائن کا گودا ڈیڑھ دانگ۔ کمیلہ نصف درم پیس کر گائے کے پتے کے پانی میں گوندھ کر شافے بنائیں اور استعمال کریں۔

سترھواں باب

مقعد کی بیماریاں

(امراضِ مقعد)

بواسیر اس مرض میں مقعد کے کناروں پر مسّے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ان مسّوں سے خون و زرد آب خارج ہو تو اس کو بواسیر خونی کہتے ہیں۔ اور اگر کچھ نہ نکلے تو اس کو بواسیر عمیا (اندھی بواسیر) کہتے ہیں۔ پھر مسّوں کی شکل جس چیز کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس چیز کی نسبت سے بواسیر کا نام بھی رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے بواسیر نخلی (شاخوں[1] اور جڑوں والی بواسیر) بواسیر عنبی (انگور جیسی[2] بواسیر) تینی (انجیر جیسی) ثولولی (مسّہ جیسی) تمری (چھوارے جیسی) توتی (شہتوت جیسی)

نخل سے مشابہت ان مسّوں کو دی جاتی ہے۔ جن میں جڑیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور تمری بواسیر اس بواسیر کو کہتے ہیں جس کے مسّے خستہ خرما کے برابر سخت و دراز ہوں۔

بواسیر کا سبب فساد خون ہوتا ہے۔ جو گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر صفرا کی موجودگی سے بھی بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر بواسیر میں جلن، سوزش اور درد محسوس ہو تو یہ صفراوی خون کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور چبھن بوجھ کی زیادتی۔ بوجھل درد اور سوزش کی کمی غلظت خون کو ظاہر کرتی ہے۔

نوٹ :۔ بواسیر کی پیدائش کا حقیقی سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ باب الکبد کے اندر کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر دائمی قبض یا امراض جگر میں ہوتا ہے۔ اس رکاوٹ کا اثر باب الکبد کی اُن شاخوں پر پڑتا ہے۔ جس کے آخری کنارے مقعد کے چاروں طرف ہوتے ہیں۔ ابتدا میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن جوں جوں دباؤ کے باعث یہ وریدیں پھولتی جاتی اور مقامی ساختوں کا

[1] اس کا مادہ غائر (گہرا) اور منتشر ہوتا ہے [2] یعنی انگور کے مانند مدوّر اور عریض۔

دباؤ کم ہوتا جاتا ہے۔ تو یہاں پر خون کی مقدار اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے۔ کہ سخت پاخانہ کی رگڑ یا دوسری خراش سے رگوں کا منہ کھل جاتا اور خون خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اخراج خون اس وقت تک ہوتا رہتا ہے۔ جب تک کہ باب الکبد کے اندر خونی دباؤ بالکل کم نہیں ہو جاتا۔ اِس طرح پر خون خارج ہونے سے مریض انتہائی کمزور ہو جاتا اور درد کے باعث بے چین رہتا ہے۔ علاج میں سب سے پہلے قبض کو رفع کریں۔ اور گوشت۔ انڈا۔ مچھلی وغیرہ بالکل نہ کھائیں۔ سبزیاں زیادہ استعمال کریں اور روٹی موٹے آٹے سے بنا کر استعمال کریں۔ چاول بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ حَبّ رسوت و حَبّ بواسیر استعمال کریں۔ لعاب ریشہ خطمی برابر پیتے رہیں۔ خون بند کرنے کے لیے کافور سیّال۔ عرق گاؤزبان میں ملا کر دن میں تین بار استعمال کریں۔ مقعد میں ویسلین لگائیں - برگ بھنگ کی مسّوں پر دھونی دیں۔ مسّوں کو اپریشن کے ذریعہ کٹوا دیں۔ یا یوریا کے انجکشن لگوائیں۔ اِس سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔ **خواجہ:**

علاج:۔ فصد باسلیق یا صافن کریں اور ضرورت کے مطابق خون خارج کریں۔ اگر فصد کرنے میں رکاوٹیں موجود ہوں تو دونوں سُرین کے درمیان پُشت پر سینگھیاں لگوائیں۔ قبض نہ ہونے دیں اور خون کی اصلاح کرتے رہیں اگر بواسیر میں خون کی زیادہ مقدار خارج ہو تو قرص کہربا کھلا کر خون کو بند کیا جائے۔ لیکن جب بواسیری خون کا رنگ سیاہ ہو اور مریض میں قوت کے کمزور وضعیف ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو خون ہرگز بند نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کا خون خارج ہو جانے سے اکثر امراض پیدا نہیں ہوتے۔ اگر مسّے خون سے بھرے ہوئے ہوں اور اُن میں درد بھی ہو۔ لیکن خون خارج نہ ہو رہا ہو تو خطمی اور سویہ کے جوشاندے سے ٹکور کی جائے۔ اور روغن شفتالو۔ اونٹ کے کوہان کی چربی یا گائے کی پنڈلی کا گودا مسّوں پر لگایا جائے۔ اس کے بعد آب پیاز۔ گائے کا پتّہ اور عرطنیثا[1] کو باہم ملا کر کپڑا اس میں تر کر کے بطور حمول مقعد میں رکھیں۔ اگر صرف پیاز کو بھوبل میں دبا کر مسّوں پر باندھ دیا جائے تو مسّوں کے منہ اس تدبیر سے کھل جاتے ہیں۔ لیکن اکثر مذکورہ بالا تدبیر و تدہین (روغن کی مالش) ہی مسّوں

[1] اُشنان یعنی لانہ جس کی سجی جلا کر بنائی جاتی ہے۔

کے مُنہ کھولنے کے لیے کافی ہوتی اور مُفتحات استعمال کرنے کی نوبت نہیں آتی۔ اگر بواسیر کے مسّوں میں درد موجود ہو تو مرہم سفید تسکین درد کے لیے استعمال کریں اِسی طرح زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر لگانا بھی مسّوں کے درد میں سکون پیدا کر دیتا ہے۔ اگر مسّوں میں درد نہ ہو تو خواہ اُن کو کاٹ دیا جائے یا خشک کر دیا جائے۔ لیکن مسّوں کے کاٹنے میں ہمیشہ خطرہ ہوتا ہے۔ اگر کاٹنے کی ضرورت پڑے تو تمام مسّوں کو کاٹ کر ایک مسّہ باقی رکھا جائے۔ تاکہ کاٹنے سے جو خطرہ پیدا ہوتا ہے اُس سے یہ مسّہ محفوظ رکھے۔ اگر مسّوں پر گوگل ۔ مُرمکی ۔ شحم حنظل ۔ سانپ کی کینچلی۔ بینگن کی بالائی ٹوپی کی دُھونی دی جائے تو مسّے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ خواہ اُن میں سے کسی ایک کو تنہا استعمال کیا جائے یا ان سب کو ملا کر دُھونی دی جائے ؛

ریحی بواسیر

(بواسیر بادی) اس مرض میں آنتوں کے اندر غلیظ ریاح بند ہو کر درد پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ بند شدہ ریاح کبھی اُوپر چڑھتی ہیں۔ کبھی نیچے اُترتی اور گاہے پُشت کی طرف جاتی۔ اور گاہے ہاتھ پاؤں کی طرف رُخ کرتی ہیں۔ اس مرض کی موجودگی میں گاہے خونی دست آتے ہیں۔ مگر قراقر شکم کی شکایت ہر ایک مریض میں لازمی طور پر ہوتی ہے۔

علاج :۔ سودا کا تنقیہ[1] کریں۔ اور ریاح کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ پوست بیخ کبر ایک حصّہ۔ صعتر فارسی نصف حصّہ۔ دونوں کو کُوٹ چھان کر سات ماشہ کے برابر استعمال کریں۔ ریاحی بواسیر کی صورت میں مالش کرنا۔ گھوڑے پر سواری کرنا۔ اور ورزش نہایت مفید ہوتی ہے۔ رگ باسلیق کی فصد بھی نفع پہنچاتی ہے ؛

مقعد کا ناصُور

(بھگندر) یہ نہایت گہرا اور مشکل سے اچھا ہونے والا زخم ہے جو مقعد کے کناروں پر معاء مستقیم کی جانب پیدا ہوتا ہے۔ اس زخم سے ہمیشہ زرد آبی قسم کا مادہ خارج ہُوا کرتا ہے۔ علاج :۔ اول ناصُور پر دباؤ ڈال کر نچوڑیں تاکہ اندرونی زرد آبی مادہ بالکل خارج ہو جائے۔ بعد ازاں مریض کو چت لٹا کر چوتڑوں کے نیچے

[1] تنقیہ سودا کے لیے افتیموں کا جوشاندہ لائیں۔

تکیہ رکھ کر سرین کو اونچا کریں اور شیاف عزب پانی میں حل کر کے دو تین قطرے ناصور میں ٹپکائیں۔ جب تک دوا خشک نہ ہو جائے مریض کو اسی طرح لٹائے رکھیں روزانہ صبح و شام یہی عمل کیا کریں۔ اگر ناصور کے اندر بتی جا سکتی ہو تو بتی کو شیاف عزب میں لتھیڑ کر کیکر کا گوند پانی میں حل کر کے اور بتی پر لگا کر ناصور میں رکھیں اگر سلائی پر روئی لپیٹ کر بتی کے طریقہ پر استعمال کی جائے۔ تو نہایت بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر ناصور آنتوں تک چلا جائے اور زرد آب و ریاح کے ساتھ پاخانہ خارج ہونے لگے تو پھر اس کے علاج کی تکلیف نہیں اٹھانی چاہیے۔ اس لیے کہ ایسے ناصور کو قطعاً آرام نہیں ہوتا اور مریض بھی خطرہ مبتلا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ بیرونی چوٹ یا اندرونی صدمہ (مثل مچھلی کا کانٹا جو کہ آنتوں میں اٹکا ہو) اس کا محرک ہو سکتا ہے۔ نیز لیفی نرم ساخت ہونے کے باعث اس مقام کا پھوڑا بھی بھگندر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ سرجری کی کتابوں میں اس کی تین اقسام لکھی ہوئی ہیں (۱) غیر مکمل اندرونی (Incomplete Internal) یہ ناصور صرف آنت میں کھلا رہتا ہے۔ جلد کی طرف اس کا سوراخ نہیں ہوتا۔ یعنی کنارہ مقعد کے قریب زخم دکھائی نہیں دیتا۔ اور ناصور کا منہ آنت کے اندر کھلتا ہے۔ اس لیے پیپ پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ رودہ مستقیم میں ناصور کا سوراخ انگلی سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ (۲) غیر مکمل بیرونی (Incomplete External) جب گہرا زخم مقعد کے سرے پر ہو۔ لیکن آنت میں نفوذ نہیں کر چکا۔ یہ ناصور صرف سطح جلد پر کھلا رہتا ہے۔ آنت کی طرف اس کا سوراخ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں زرد پانی نکلتا رہتا ہے۔ (۳) ناصور مکمل (Complete) اس صورت میں ناصور آنت میں نفوذ کر جاتا ہے اور اس کا منہ باہر دکھائی دیتا ہے یعنی آر پار ہوتا ہے۔ اکثر اندرونی طرف اس کے راستے مختلف سمتوں کی طرف پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً عجان۔ سرین وغیرہ کی طرف کبھی ریاح یا پاخانہ ناسور کی راہ سے نکل آتا ہے۔ ہر سہ حالتوں میں مریض درد

؎ سیون کا مقام

اور جلن کی شکایت بیان کرتا ہے۔ فضلات کی گذر گاہ ہونے کے علاوہ اُٹھتے بیٹھتے وقت دباؤ پڑنے یا متحرک رہنے کے باعث زخم مُندمل نہیں ہوتا۔ اس کا بہترین علاج عمل جراحی ہے۔ اس مرض کی تفصیل اور مکمل علاج "جراحیات صغیرہ باتصور" میں مطالعہ کریں ؛

ورم مقعد

(۱) اگر مقعد میں گرم قسم کا ورم پیدا ہو تو اس کے ساتھ درد و جلن محسوس ہو گی ؛ علاج:۔ رگ باسلیق کی فصد کھولیں۔ اور کمر کے مقام پر سینگھیاں لگوائیں۔ نیز سفیدی بیضہ مرغ کو روغن گل میں حل کر کے رانگ یا سیسہ کے کھرل میں کھرل کیا جائے۔ بعد ازاں ورم پر لگایا جائے۔ اگر مقعد میں درد زیادہ ہو تو اس میں تھوڑی سی افیون بڑھا دیں۔ اس مرض میں قے کرانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس مرض کے علاج میں خاص بات یہ ہے۔ کہ مناسب قسم کی کھانے پینے کی چیزوں سے تعدیل مزاج کی جائے۔ لیکن جب ورم کا مادہ پختہ ہونے لگے تو مناسب حالات میں بغیر پختگی کا انتظار کئے شگاف لگا دینا چاہیے۔ کیونکہ اگر جلد سے جلد اس مقام پر شگاف نہ دیا گیا۔ تو مادہ عضو کی گہرائی تک پہنچ کر ناصور میں تبدیل ہو جائے گا ؛

(۲) اگر ورم سرد و بلغمی ہو تو ورم ڈھیلا ہو گا اور حرارت کی کوئی علامت موجود نہ ہو گی ؛ علاج:۔ قے کرائیں اور مادہ کو تحلیل کرنے والے مرہم استعمال کریں۔ اگر ورم پک جائے تو فوراً شگاف لگایا جائے اور گر ورم سخت قسم کا ہو تو حسبِ ضابطہ جیسے ملیّن و محلل اجزاء لگائے جائیں ؛

مقعد کا پھٹ جانا

(انشقاق المقعد[۱]) اس مرض کا علاج بالکل ہونٹوں کے پھٹنے کے مطابق ہے۔ مریض کو نہایت ٹھنڈے پانی، ترشی اور مرچوں سے پرہیز کیا جائے۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اس مرض کی موجودگی میں اطباء ہدایت کرتے ہیں۔ کہ ایسے مریض کو روزانہ صبح کے وقت شربت بنفشہ میں روغن بادام یا لعاب بہدانہ حل کر کے پلایا جائے۔ اور ملیّن قسم کی غذائیں کھلائی جائیں ؛

مقعد کا ڈھیلا ہو جانا

(استرخائے شرج[۲]) اس مرض کی

[۱] پروکٹائی ٹس [۲] فشر آف دی انیس سے پر یسے سس آف دی انیس

موجودگی میں پاخانہ اور ریاح بغیر ارادے کے خارج ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کا سبب اندرونی یا بیرونی برودت و رطوبت ہو تو اسباب برودت و رطوبت مریض میں پہلے سے موجود ہوں گے۔ نیز بدن میں سستی بھی ہوگی۔

علاج:۔ ڈھیلاپن پیدا کرنے والے مادے کو خارج کریں۔ اور فالج میں بیان کئے ہوئے اجزاء کے ذریعہ مزاج کی تعدیل کریں۔ اور اگر مقعد کے ڈھیلا ہونے کا سبب ورم مقعد ہو تو اس کا علاج اور علامات گذشتہ صفحہ میں تحریر کی جا چکیں۔ اور اگر استرخار کا سبب اعصاب کا کٹ جانا یا ضربہ و سقطہ وغیرہ ہو جو عموماً بواسیری مسّے کاٹتے وقت ہوا کرتا ہے۔ تو اس قسم کا استرخار فوراً پیدا ہوتا ہے اور لا علاج ہوتا ہے۔

کانچ نکلنا

(خروج مقعد) اگر کانچ نکلنے کا سبب ورم مقعد ہو تو اس کی تدابیر پچھلے صفحہ پر گذر چکیں۔ لیکن ورم مقعد کی حالت میں کانچ اندر داخل کرنے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ مریض کو خطمی و بنفشہ کے جوشاندہ میں بٹھلائیں اور موم روغن سے کانچ کو چکنا کر کے اندر داخل کر دیں۔ اگر عضلہ ماسکہ کے ڈھیلا ہو جانے سے کانچ باہر آتی ہو تو ایسی حالت میں آسانی کے ساتھ باہر آتی اور اندر چلی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ یہ کیفیت عام طور پر قبض دائمی کے وقت یا بواسیر میں مبتلا اشخاص کے اندر ہوا کرتی ہے۔ بچوں میں بھی پاخانہ کے لیے زیادہ زور لگانے کے باعث مقعد باہر آجاتی ہے۔ جو بڑے ہونے پر درست ہو جایا کرتی ہے۔ علاج میں وہی تمام تدابیر استعمال کریں جن کو مصنف نے تحریر کیا ہے۔ **خواجہ**

علاج:۔ روغن گل خام مقعد پر لگائیں۔ اور سفیدہ کاشغری۔ گلنار۔ مازو۔ پھٹکری۔ سرمہ۔ پوست انار کو بالکل غبار جیسا باریک کر کے مقعد پر چھڑکیں۔ بعد ازاں گدّی رکھ کر پٹی سے مضبوط باندھ دیں۔

مقعد کے زخم

(قروح المقعد) کی موجودگی میں مرہم اسود حل کر کے لگائیں۔ اور زیادہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ اگر درد زیادہ ہو تو افیون اضافہ کریں۔ بقیہ تدبیر و علاج

وہی ہے جو عام زخموں کا ہوتا ہے۔

مقعد کی خارش (حکۃ المقعد) اگر مقعد میں چھوٹے کیڑوں کی موجودگی سے خارش پیدا ہو رہی ہو تو اس کی علامات و علاج گذر چکا۔ لیکن اگر خارش کا سبب کوئی خلط ہو تو موجودہ خلط کے مطابق تنقیہ کیا جائے اور عصعص کے مقام پر سینگھیاں لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ سرکہ و گلاب کی مالش بھی نہایت مفید ہوتی ہے۔

اٹھارواں باب

گردے کی بیماریاں

(امراض گردہ)

گردہ کا سوء مزاج اس مرض کی موجودگی میں گردہ کے مقام پر تکلیف ہوگی اور گرمی و سردی کے مطابق خواہ گرمی و سردی سادہ قسم کی ہو یا مادہ کی وجہ سے تو اس کے مطابق علامات موجود ہوں گی۔ جیسا کہ سوء مزاج جگہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور اسی اصول پر اس کا علاج بھی ہے۔ سوء مزاج گرم کی موجودگی میں کافور نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال میں زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ کافور قوت باہ کو ختم کر دیتا اور مختلف اعضاء میں پتھری پیدا کرتا ہے۔

ہزال الکلیہ (گردہ کی لاغری و دبلا پن) اس مرض میں پیشاب سفید اور بکثرت آتا ہے۔ نیز بدن دبلا اور قوت باہ کمزور ہوتی ہے۔ ریڑھ اور سر کے پچھلے حصہ میں ہر وقت درد رہتا ہے۔

علاج:۔ سبب مرض کو دور کرنے کے بعد گرمی پیدا کرنے والی دوائیں

کے ذریعہ گردوں کو فربہ کیا جائے۔ اس قسم کی فربہ کرنے والی دواؤں کا تذکرہ آئندہ آنے والا ہے۔ دواء الترنجبین اور قوت باہ کو قوی کرنے والی دوائیں یہاں پر بہت مفید ہوتی ہیں ؛

ضعف گردہ (ضعف کلیہ) اس کی علامت یہ ہے۔ کہ کمر میں درد ہوگا۔ خصوصاً جبکہ مریض جھکے یا کھڑا ہو یا ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف تبدیل ہو تو اس وقت بھی کمر میں درد ہوگا۔ قوت باہ کمزور ہوگی۔ پیشاب کم آئے گا۔ نیز ہضم کبدی کے بعد پیشاب غسالی[1] رنگ کا اور اس سے پہلے پانی جیسا ہوگا ؛ **علاج** :۔ اگر ضعف گردہ سوء مزاج کے باعث پیدا ہوا ہو تو تبدیل مزاج کے مطابق تعدیل مزاج کی جائے۔ اور اگر ضعف گردہ کا سبب گردہ کی لاغری ہو تو اس کو فربہ کرنے کی کوشش کریں ؛

اور اگر گردہ کی سستی اور اس کی نالیوں میں کشادگی پیدا ہو جانے سے ضعف گردہ لاحق ہوا ہو۔ تو پیشاب لانے والی دواؤں کا کثرت استعمال کثرت جماع یا چوٹ اور گر پڑنا وقوع مرض سے پیشتر پیدا ہوئے ہوں گے ،

علاج :۔ سبب کو دور کرنے کے بعد گردہ کو قوی کرنے کی کوشش کریں نیز جو چیزیں جگر کو قوت بخشتی یا منی و گردہ کو قوی کرتی ہیں استعمال کی جائیں۔ معجون لبوب اس وقت نہایت مفید ہوتی ہیں ؛ نیز مقوی باہ دوائیں اور غذائیں بھی اس وقت نہایت مفید ہوتی ہیں ؛

ریح گردہ کمر کے قرب و جوار میں بغیر بوجھ کے درد و تناؤ محسوس ہوگا اور گردہ میں پتھری کی موجودگی کی علامت موجود نہ ہوگی نیز بھوک کے وقت درد میں کمی محسوس ہوگی۔

علاج :۔ زیرہ۔ سویا۔ تخم سداب۔ بابونہ سب کو باریک کر کے گردہ پر لگائیں اور شربت بزوری پلائیں۔ نیز ریاح کو خارج کرنے والی دوائیں کھلانا اور لگانا مفید ہوتا ہے۔ ہاضمہ کو قوی کریں۔

درد گردہ (وجع الکلیہ) کا سبب گاہے ریاح یا ضعف گردہ اور گاہے ورم یا پتھری یا زخم ہوتا ہے۔ لہٰذا علاج ہر

[1] گوشت کے دھوون جیسا رنگ

حالت میں سبب مرض کو معلوم کر کے زائل کریں۔

نوٹ :۔ درد گردہ کا سبب پتھری ہوتی ہے۔ چنانچہ جب پتھری گردہ میں ہوتی ہے تو زیادہ درد نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہ حالبین میں اٹک جاتی ہے تو انتہائی شدت کا درد ہوا کرتا ہے۔ ایسے وقت میں مریض کو فوراً گرم پانی کے ٹب میں بٹھلا دیں۔ تاکہ جسم کے تمام عضلات گرمی سے ڈھیلے پڑ جائیں۔ اور پتھری فوراً خارج ہو جائے۔ اس کے علاوہ حقنہ کریں۔ تاکہ آنتیں صاف ہو کر درد میں کمی پیدا ہو۔ زیادتی درد کے وقت مارفیا کا انجکشن لگائیں۔ کشتہ حجر الیہود اور دوا ر پتھری اس مرض میں بہت مفید ہوتے ہیں۔ افشردہ انناس بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار میں کھلائیں۔ پتھری کے علاوہ بعینہٖ اسی قسم کا درد ریاح سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لیے نوشادر پان میں رکھ کر کھلائیں۔ یا مالکنگنی پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ آکو لیٹ کی پتھری دواؤں سے حل نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کے لیے عمل جراحی بہترین علاج ہے۔ خواجہ

درد گردہ خواہ کسی سبب سے ہو بابونہ۔ سویہ۔ خطمی اور برگ کرم کلہ کے جوشاندے سے آبزن کرانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

ورم گردہ کے علامات اور علاجات بالکل وہی ہیں جو ورم جگر میں تحریر کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ایسے مریض کی کمر میں درد ضرور ہوگا۔ چنانچہ اگر ورم دائیں گردہ میں ہے۔ تو درد بھی قدرے اوپر کی جانب جگر کے پاس محسوس ہوگا۔ اور اگر ورم بائیں گردے میں ہے۔ تو درد زیریں جانب مثانہ کی طرف محسوس ہوگا۔ کیونکہ دایاں گردہ بہ نسبت بائیں کے بلند ہوتا ہے

موجودہ تشریحی تحقیقات کے مطابق معاملہ بالکل برعکس ہے یعنی دایاں گردہ قدرے نیچا ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کا پچھلا کنارہ اس طرف کے گردہ کو زیریں جانب رہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ برخلاف ازیں بائیں جانب کوئی ایسا عضو نہیں ہوتا جو گردہ کو زیریں جانب مائل ہونے پر مجبور کرائے۔ مترجم

نوٹ :۔ گردوں میں دو قسم کا ورم ہوتا ہے ۱ و لاً پورے گردہ میں ورم پیدا ہو جائے۔ اس کو اصطلاح میں ورم گردہ کہتے ہیں۔ دوئم صرف حوض الکلیہ یعنی اُس

خلا میں ورم ہو جائے۔ جس میں گردہ کی نالیوں سے پیشاب مترشح ہو کر جمع رہتا اور آہستہ آہستہ حالبین کے ذریعہ مثانہ میں پہنچتا رہتا ہے ۔ ورم گردہ اس قدر خطرناک نہیں ہوتا جتنا کہ حوض الکلیہ کا ورم مُہلک ہوتا ہے ۔ چنانچہ ورم گردہ کے علاوہ بے شمار اسباب کے جراثیم ملیریا ۔ بعض حمیات حادّہ۔ آتشک، سِل۔ اکزیما کے جراثیم ۔ کثرت شہرا بخوری اور تیلنی مکھی کے خلاصہ کے استعمال سے پیدا ہو جاتا ہے بعض حاملہ عورتوں میں بھی رحم کا دباؤ پڑنے سے بھی ورم گردہ ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن وضع حمل کے بعد یہ کیفیت خود بخود زائل ہو جایا کرتی ہے۔ جب یہ معمولی صورت میں نمایاں ہوتا ہے تو جلد تر زائل ہو جاتا اور زیادہ علامات نمایاں نہیں ہوتیں ۔ لیکن جب یہ عرصہ قائم رہتا ہے تو مریض کو استسقا ہو جاتا، پپوٹے پھول جاتے پر آنکھیں دھنس جاتی ہیں ۔ قارورہ کا جب امتحان کیمیاوی کیا جاتا ہے۔ تو اس میں سفیدی بیضہ موجود ہوتی ہے۔ پیشاب مقدار میں کم لیکن تعداد میں زیادہ ہوتا ہے ۔ جس سے مریض رات کو آرام سے نہیں سو سکتا۔ ورم حاد گردہ میں مریض کو بخار بھی ہوتا اور جی مالش کرتا ۔ بعض کو قے اور ہچکیاں بھی آیا کرتی ہیں ۔

علاج میں جوارش زرعونی عنبری، نسخہ کلاں ہمراہ شیرہ بادیان ، شیرہ انیسوں وغیرہ استعمال کریں ۔ ملیّنات اور پسینہ لانے والی چیزیں زیادہ استعمال کریں ۔ پیشاب لانے والی چیزیں زیادہ نہ دیں ۔ غذا میں صرف دُودھ ۔ آش جو وغیرہ دیں گوشت کے قسم کی تمام چیزیں بند کر دیں ۔ ورم حوض الکلیہ میں بھی اس قسم کی علامات موجود ہوتی ہیں ۔ لیکن استسقا نہیں ہوتا ۔ قارورہ میں خون ، پیپ اور قشور پائے جاتے ہیں ۔ علاج میں وہی تدابیر اختیار کریں ۔ جس کو ورم گردہ میں تحریر کیا گیا ہے ۔ جدید طور پر سلفینامائیڈ گروپ کا استعمال بھی نہایت مفید پایا گیا ہے ۔ خواجہ

اگر درد گردہ نہایت شدید ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے ۔ کہ گردہ کی اندرونی جھلّی اور اس کے قرب وجوار میں ورم ہے ۔ اور اگر گردہ کی نالیوں میں ورم ہے تو مریض کو پیشاب بمشکل خارج ہو گا ۔ اور اگر ورم گردہ آنتوں کی جانب ہو تو درد پیٹ کی گہرائی میں محسوس ہو گا اور ممکن ہے کہ اس سے مریض کو قولنج کی شکایت پیدا ہو جائے ۔ جب درد گردہ پرانا ہو جاتا ہے ۔ تو ایسی صورت میں

ورید باسلیق کی فصد نہایت مفید ہوتی ہے:۔

زخم گردہ

(قروح الکلیہ) جب گردوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں تو پیشاب میں پیپ خون اور قشور برآمد ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں گردہ کے مقام پر درد و بوجھ بھی محسوس ہوتا ہے:۔

علاج:۔ موجودہ خلط کی تعدیل و تنقیہ کریں۔ اور جس جانب کے گردہ میں مرض ہو اسی جانب کے ہاتھ میں فصد باسلیق کھولیں۔ گردہ میں جب زخم موجود ہو تو قوی درجہ کے مسہل ہرگز نہ پلائیں۔ لیکن خفیف قسم کے دست آور اجزاء ضرور استعمال کیے جائیں۔ جب تعدیل اور فصد سے فارغ ہو جائیں تو موجودہ حرارت و برودت کے مطابق مدرات (پیشاب لانے والی دوائیں) استعمال کریں۔ اور بعد ازاں مناسب قسم کے مدملات (زخموں کو بھرنے والی دوائیں) ملائیں۔ قرص کا کنج اور بنادق البزور اس مرض میں نہایت مفید ہیں:۔

خارش گردہ

(جرب الکلیہ) اس مرض کی موجودگی میں مقام گردہ پر خارش و گدگداہٹ محسوس ہوتی ہے۔

علاج:۔ موجودہ خلط کو خارج کریں۔ اور ہفتہ میں دو بار قے کرائیں، شربت بنفشہ پلائیں۔ شیاف ابیض، روغن بادام میں حل کر کے پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔ بنادق البزور بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتے ہیں۔

ذیابیطس

اس مرض میں پیشاب بکثرت آتا ہے۔ چنانچہ جب مریض پانی پیتا ہے تو فوراً پیشاب کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے:۔

نوٹ:۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں اس کا اکثر و بیشتر حصہ ہمارے معدہ، امعاء اور جگر کی رطوبتوں سے متاثر ہو کر ایک خاص قسم کی شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ شکر زیادہ تر جگر اور عضلات بدن میں جمع رہتی ہے۔ جو وقت ضرورت اور حسب ضرورت لبلبہ رطوبت بالقراس کے جز انسولین کے عمل سے ہمارے جسم میں جذب و ہضم ہوتی رہتی ہے اگر

۱؎ جب اس کے ساتھ فصد کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد باطن زانو یعنی گھٹنے کا پچھلا مقام (جدھر گھٹنے کا جوڑ مڑتا ہے) کی رگ ہے۔

کسی وجہ سے جزء انسولین بالقراس میں پیدا نہ ہو۔ جیساکہ امراض بالقراس میں ہوتا ہے۔ تو یہ شکر جذب و ہضم ہونے کے بجائے قارورہ کی راہ خارج ہونے لگتی ہے چونکہ شکر ہی ہماری غذا ہے اور وہ بدن کو نہیں ملتی۔ لہٰذا مریض بھوک کی وجہ سے زیادہ کھانا کھاتا ہے۔ مگر وہ جزو بدن نہیں ہوتا۔ جس سے مریض ہر وقت بھوکا رہتا ہے۔ اور چونکہ اس شکر کو نکالنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا مریض کو پیاس بھی بہت زیادہ لگتی ہے۔ اس مرض کی خاص شناخت یہ ہے۔ کہ قارورہ میں شکر موجود ہوتی ہے۔ جس کا پتہ قارورہ کا امتحان کیمیاوی کرنے سے چل جاتا ہے علاج میں دو وہی اصول اختیار کئے جائیں۔ (۱) غذا سے تمام ایسی چیزیں بند کر دی جائیں۔ جو شکر کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں۔ اور چونکہ ایسا کرنا قطعاً ناممکن ہوتا ہے لہٰذا باہر سے انسولین بذریعہ انجکشن داخل کر دی جاتی ہے جو آج کل دوافروشوں سے بنی بنائی ملتی ہے۔ علاوہ ازیں ذیابطیس دوسرے وجوہات سے بھی پیدا ہوتی ہے جس کی تفصیل منافع الاعضاء میں ملے گی۔

اگر اعصاب میں ہیجان پیدا ہونے سے ذیابطیس پیدا ہو۔ جیساکہ عام طور پر دماغی کام کرنے والوں کو ہوا کرتا ہے۔ تو پھر حسب ذیل نسخہ بہت مفید ہوتا ہے:۔

نسخہ:۔ گیہوں پاؤ بھر کڑاہی میں ڈال کر بھونیں۔ جب وہ جل جائیں تو رال سفید پانچ تولہ۔ افیون چھ ماشہ سفوف کر کے گیہوں پر ڈالتے رہیں اور چلاتے رہیں۔ جب رال کی تری ختم ہو جائے تو اُتار کر سفوف کر لیں اور ایک ماشہ روزانہ دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ میرا مجرب ہے۔ خواجہ۔

علاج:۔ بدن کی موجودہ حرارت و برُودت کے مطابق علاج کریں۔ مثلاً حرارت کی موجودگی میں قرص کافور۔ قرص طباشیر اور قرص ذیابطیس مفید ہوتی ہیں لیکن برُودت کی موجودگی میں مثرودیطوس اور معجون ماسک البول مفید ہوتی ہیں۔

گردہ میں پتھری وریگ ہو جانا (حصات و رمل کلیہ)

جب گردوں میں پتھری یا ریت ہو جاتا ہے۔ تو یہ مرض ایک سال یا اس سے کم مدت میں دوروں کی صورت اختیار کر کے شدید و سخت ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ کمر میں بوجھ اور تناؤ محسوس ہوتا اور پیشاب سُرخ یا زرد آتا ہے۔ نیز کبھی کبھی پیشاب میں پتھری یا ریت بھی خارج ہوتا ہے۔ پھر جب آنتیں صاف نہ ہوں گی تو درد میں اضافہ ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں جن لوگوں میں پتھری ہوتی ہے۔ اُن میں عوارضات شدید ہوتے ہیں۔ اور جن میں ریگ موجود ہوتی ہے اُن میں علامات و عوارضات ہلکے ہوتے ہیں۔ دیکھو درد گردہ کا بیان (خواجہ)

علاج:۔ اولاً قے کرائیں۔ بعد ازاں مُسہل دیں اور پتھری توڑنے والی دوائیں استعمال کریں۔ اور اگر درد شدید ہو تو درد گُردہ میں بیان کیا ہوا آبزن تیار کرا کے مریض کو بٹھلائیں۔ معجون عقرب اور معجون حجر الیہود پتھری کو توڑنے میں نہایت مفید ہوتی ہیں۔ اخلاط کو غلیظ و گاڑھا کرنے والی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ ہاضمہ کو قوی کیا جائے اور خلوءِ معدہ کے وقت ورزش کرائی جائے۔ معتدل قسم کا حمام کرنا۔ جماع بہت کم کرنا۔ کتان کے نرم بستر پر سونا۔ اور کھانا کھانے وقت یا نہار مُنہ ٹھنڈا پانی پینا۔ پتھری کی پیدائش کو روک دیتا ہے۔

اُنیسواں باب

مثانہ کی بیماریاں

(امراض مثانہ)

ورم مثانہ اگر مثانہ میں گرم قسم کا ورم موجود ہو۔ تو پیڑو میں ناف کے نیچے درد و چبھن شدید ہوگی۔ بخار اور عسر البول (مشکل سے پیشاب آنا) کی شکایت بھی موجود ہوگی۔

نوٹ:۔ مثانہ میں ورم عام طور پر جراثیم سوزاک کے مثانہ میں چلے جانے یا پتھری پیدا ہو جانے کے باعث ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں چوٹ۔ ورم معاد مستقیم و

ورم رحم اور بعض غیر اشد ادویہ کے استعمال مثلاً تیلنی مکھی کے ٹنکچر کا استعمال بھی ورم مثانہ پیدا کرتا ہے۔ سوزاک کی وجہ سے جب ورم مثانہ ہوتا ہے۔ تو پیشاب میں جلن ہوتی اور اگر قارورہ کسی شیشی میں کر دیا جاتا ہے تو پیپ کے اجزاء تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ پتھری کی موجودگی میں پیشاب میں ریت کے ذرات تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ نیز پیشاب کرنے کے بعد بھی پیشاب کی خواہش ہوتی رہتی ہے۔ علاوہ ازیں سیون کے مقام میں درد ہوتا رہتا ہے۔ ورم مثانہ کی موجودگی میں مدرات زیادہ استعمال کریں۔ نیز پتھری کو توڑنے اور پیپ کو خارج کرنے والی دوائیں جیسے شورہ قلمی وغیرہ دیں۔ اگر پلیتہ کا پھول پانی میں پیس کر شربت بزوری کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ تو سوزاک میں بے حد مفید ہوتا ہے۔ روغن صندل بھی فائدہ کرتا ہے۔ خواجہ

علاج:۔ باسلیق کی فصد ابتداء مرض میں کھولیں اور تین دن کے بعد ابطی کی فصد کھولی جائے۔ (ایسا نہ کیا جائے ورنہ موت واقع ہو جائے گی) ملینات مبارک آب مکوہ سبز کے ہمراہ پلائیں۔ مرض کے شروع میں قوی درجہ کے مدرات ہرگز نہ دئے جائیں۔ نیز ابتداء مرض میں خالص مادہ کو لوٹانے والے اجزاء کا بھی لیپ نہ کیا جائے خصوصاً ورم خونی میں تاکہ مادہ سخت نہ ہو جائے۔ اور جب مادہ پختہ ہونے لگے تو اس کو پکانے۔ پھاڑنے۔ پیپ صاف کرنے اور زخم کو اچھا کرنے کی ان ہی اصولوں پر کوشش کرنی چاہیے۔ جن کو اندرونی اعضاء ورم کے علاج میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور اگر سرد قسم کا ورم ہو تو ورم کی سختی و نرمی اور بلغم و سودا کی دوسری علامات سے معلوم کیا جائے۔ کہ آیا ورم بلغمی ہے یا سوداوی ۔

چنانچہ علاج اگر ورم بلغمی ہو۔ تو قے کرائیں اور تیز قسم کا حقنہ استعمال کریں۔ ورم کو تحلیل کرنے والے آبزن[1] میں بٹھلائیں۔ گرم قسم کی پیشاب لانے والی دوائیں۔ شربت شہد کے ہمراہ استعمال کریں۔ مغز املتاس کھلائیں۔ مفید ہوتا ہے۔ سوداوی ورم کی موجودگی میں ملین چیزوں کا لیپ کریں ۔ اور تیز و محلل چیزوں کے جوشاندہ سے مثانہ کو تڑیڑا دیں ۔ آب کرم کلہ اور آب نخود پلائیں

[1] جس میں مرزنجوش نمام۔ بابونہ۔ برگ خارخسک کیا ہو۔

تخم خیارین۔ تخم بلیون۔ انیسون۔ پرسیاؤشان اور مغز املتاس کا جوشاندہ روغن بادام میں ملا کر جلاب کے طریقہ پر پلائیں۔ نیز پیشاب لانے میں زیادتی نہ پیدا کی جائے۔ کیونکہ اس سے مثانہ کو نقصان ہوتا ہے۔ جب ورم نرم ہو جائے۔ تو باسلیق یا صافن کی فصد کھولنا نہایت مفید ہوتا ہے

زخم مثانہ

(قروح المثانہ) پیشاب میں قشور خارج ہوں گے اور پیشاب جلن و درد کے ساتھ مشکل سے آئے گا۔ نیز قارورہ میں بدبو بھی موجود ہو گی۔ ایسا پتھری کی موجودگی یا سوزاک میں ہوا کرتا ہے۔ علاج:۔ زخم گردہ کے مطابق اس کا بھی علاج کیا جائے۔ لیکن جب درد شدید قسم کا ہو تو شیاف ابیض عورت کے دودھ میں حل کر کے پیشاب کے سوراخ میں ٹپکایا جائے۔ اور اگر پیشاب کے ذریعہ میل زیادہ خارج ہو رہا ہو تو آب شہد احلیل میں ٹپکایا جائے۔ کیونکہ ماء العسل زخم کو بہت جلد صاف کر دیتا ہے:

نوٹ:۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔ کہ امراض مثانہ میں جو دوا پیشاب کے سوراخ سے مثانہ میں پہنچائی جاتی ہے۔ اس سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں جب پیشاب کی نالی میں پچکاری کے ذریعہ دوا پہنچائی جاتی ہے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ لہٰذا مردوں اور عورتوں کے مثانہ تک دوا کو پچکاری کے ذریعہ پہنچایا جائے:

مثانہ کی خارش

(جرب مثانہ) اس مرض کی موجودگی میں مثانہ کے مقام پر درد و خارش ہوتی۔ پیشاب جلن کے ساتھ بار بار آتا اور بدبودار ہوتا ہے اور مریض پیشاب کو نہیں روک سکتا۔ نیز ممکن ہے کہ خون بھی پیشاب میں خارج ہو: علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد تعدیل مزاج کریں لیکن یہاں پر تنقیہ کی نسبت تعدیل کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ کیونکہ تعدیل مزاج سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن خارش گردہ کی موجودگی میں تنقیہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ نیز لعاب بہدانہ۔ عورت کا دودھ اور روغن بادام سوراخ پیشاب میں ٹپکانا بغایت مفید ہوتا ہے۔ اگر ان دواؤں کا حقنہ کیا جائے تو

اس سے مثانہ کو بخوبی قوت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مریض کی بہترین غذا آش جو، سری پائے اور سادے بلانمک کے روغنی شوربے ہیں۔ پھر دودھ چاول بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتے ہیں۔ عرق گذرہ عرق ہرا بھرا شربت صندل یا شربت بزوری کے ہمراہ مفید ہوتا ہے۔

مثانہ میں خون جم جانا (جمود الدم فی المثانہ) یہ مرض عموماً خونی پیشاب یا مثانہ پر چوٹ لگنے یا مثانہ کے بل گر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سوزاک کے جراثیم مثانہ میں پہنچ کر بھی یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں:

علامات۔ مریض کو غشی و بے چینی ہوتی اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ علاج:۔ سکنجبین عنصلی[1] کو تنہا یا اس میں انگور کی لکڑی کی تھوڑی سی راکھ ملا کر پلائیں۔ نیز اس کا مثانہ پر لیپ کیا جائے۔ اور اسی کو پیشاب کے سوراخ میں ٹپکایا جائے۔ اگر ان تدابیر سے خون نہ حل ہو تو زیادہ پیشاب لانے والی دوائیں اور پتھری کو توڑنے والی دوائیں خوب استعمال کریں۔ نخود سیاہ اور سداب کا جوشاندہ پلائیں اور انجیر کی لکڑی کی راکھ کا محلول پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔ اگر کسی دوا سے آرام نہ ہو اور مریض کے مرجانے کا بھی خوف ہو۔ تو عمل جراحی کے ذریعہ جمے ہوئے خون کو نکالا جائے۔ بعض مریضوں کو مرغ کے گوشت میں نخود سیاہ اور دار چینی پکا کر اس کا شوربہ پلا دیا جائے تو آرام ہو جاتا ہے۔

مثانہ کا درد (وجع المثانہ) مثانہ میں درد (۱) گاہے ورم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا زخم و خارش کی موجودگی سے۔ ان تینوں امراض کا بیان گذشتہ صفحات میں کیا جا چکا (۳) گاہے مثانہ میں پتھری و ریاح کی موجودگی سے بھی درد مثانہ ہوا کرتا ہے۔ ان دونوں امراض کا بیان

---

[1] وہ شربت جو سرکہ و شہد سے بنایا گیا ہو۔ بجائے شہد کے قند کے ساتھ قوام کیا جائے تو یہ سکنجبین سادہ ہے۔ لیکن اگر اس میں اسقیل (جنگلی پیاز) بھی شامل کیا جائے تو اسے سکنجبین عنصلی کہتے ہیں۔

آنے والا ہے۔ (۴) گاہے درد مثانہ کا سبب سُوءِ مزاج مثانہ ہوتا ہے۔ (۵) یا دہ مواد ہوتے ہیں جن کو دوسرے اعضاءِ مثانہ کی طرف دفع کر دیتے ہیں یہاں دونوں اسباب کا تذکرہ اس مقام پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ درد مثانہ اگر سُوءِ مزاج مثانہ کے باعث پیدا ہُوا ہو تو اگر عارض شدہ سُوءِ مزاج گرم قسم کا ہو تو مریض کو پیاس ہو گی پیشاب جلن سے آئے گا۔ نیز مرض کے پیدا ہونے سے پہلے مریض نے بکثرت پیشاب لانے والی اور گرم چیزیں خُوب کھائی ہوں گی ؛

علاج :۔ ٹھنڈی چیزیں کھلائیں ۔ اور اسی قسم کی چیزیں مقام مرض پر لگا کر ٹھنڈک پیدا کی جائے۔ بنادق البزور بارد کا استعمال بھی جلد فائدہ دیتا ہے اگر مثانہ میں سُوءِ مزاج سرد پیدا ہُوا ہو تو پیشاب سفید ہو گا۔ اور مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض نے سرد دوائیں مثلاً کافور وغیرہ یا سرد غذائیں بکثرت استعمال کی ہوں گی۔ گاہے سرد ریاح کے مثانہ میں جمع ہونے سے بھی سُوءِ مزاج سرد پیدا ہو کر درد پیدا ہو جایا کرتا ہے ؛

علاج :۔ گرم دوائیں اور غذائیں کھلا کر مثانہ میں گرمی پہنچائیں۔ نیم گرم پانی مثانہ پر ڈال کر گرمی پیدا کریں ؛

اگر درد مثانہ دوسرے اعضاء کے مواد دفع کرنے سے پیدا ہُوا ہے۔ تو درد مثانہ بحران کے دن پیدا ہو گا۔ نیز پیشاب درد کے ساتھ آئے گا ؛

علاج :۔ زیادہ پیشاب لانے کے لیے طبیعت کی مدد کی جائے ؛

مثانہ ٹل جانا

(خَلعِ مثانہ) اس مرض کا سبب گاہے چوٹ لگ جانا یا گر پڑنا ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ مریض پُشت کے بل گرے یا پُشت پر چوٹ لگے ؛ علاج :۔ خرگوش کے خُصیے جلا کر شراب ریحانی میں حل کر کے کھلائیں اور مُرغ کا نرخرہ (حنجرہ) گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ مفید ہو گا۔ غالیہ[۱] کا طلا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر خَلعِ مثانہ کے ساتھ عضلہ مثانہ میں بھی تناؤ پیدا ہو جائے۔ تو پیشاب بند ہو جاتا ہے اور اگر

[۱] خوشبودار چیزوں کو کہتے ہیں جیسے مشک۔ عنبر۔ زعفران و دیگر خوشبودار دوائیں ؛

عضلہ ماسکۃ المثانہ میں اتساع پیدا ہو جائے تو مریض کو بار بار پیشاب آنے لگتا ہے۔ چنانچہ جب عضلہ میں تناؤ پیدا ہو جائے تو صافن کی فصد نہایت مفید ہوتی ہے۔ اگر خلع مثانہ کے ساتھ دوسرے امراض بھی جمع ہو جائیں تو پے در پے امراض کو زائل کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ بعد ازاں اگر خلع باقی رہے تو اُس کا علاج کیا جائے:۔

مثانہ کا پھول جانا

(انتفاخ المثانہ) اس مرض کا دوسرا نام ریحُ المثانہ بھی ہے۔

علامت:۔ مثانہ میں تناؤ ہوگا۔ چنانچہ اگر تناؤ کے ساتھ بوجھ نہ ہو۔ نیز وہ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہا ہو تو اس درد کا سبب ریاح ہیں۔ اور اگر درد کے ساتھ ثقل بھی محسوس ہو اور وہ درد ایک ہی جگہ پر قائم ہو ادھر اُدھر منتقل نہ ہو رہا ہو تو اس کا سبب ریاح ضرور ہوتے ہیں لیکن ریاح کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے:۔ علاج:۔ چند دن تک ماءُ العسل حار میں تھوڑا سا روغن بیدانجیر ملا کر پلائیں۔ نیز روغن بیدانجیر روزانہ تو ماشہ کھلائیں مثانہ پر ریاح کو زائل کرنے والے تیل ملیں۔ اور اُن ہی کو پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔ اس مرض میں روغن زعفران کا ملنا اور کھلانا دونوں مفید ہوتے ہیں اگر مریض کو مشکل سے پیشاب آنے لگے تو خربوزے کے خشک چھلکے باریک کر کے شکر سفید ملا کر کھلائیں۔ مناسب قسم کے آبزن میں مریض کو بٹھلائیں۔ اگر ریاح کے ساتھ رطوبت بھی شریک ہو تو مریض کو متواتر قے کرائیں۔ اور تریاق مثرودیطوس وانجیر روزانہ کھلائیں۔ بہت مفید ہوتا ہے:۔

مثانہ میں پتھری پیدا ہو جانا

(سنگ مثانہ) جب مثانہ میں پتھری موجود ہوتی ہے تو عضو تناسل کی جڑ یعنی سیون میں درد و خارش ہوتی اور پیشاب کرنے کے بعد دوبارہ پیشاب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پھر عضو تناسل میں دفعتاً ایستادگی پیدا ہوتی اور فوراً ہی یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن احتباس بول (پیشاب کا بند ہو جانا) عسر البول (پیشاب مشکل سے آنا) اور درد مثانہ کی کوئی شکایت موجود نہیں ہوتی۔ اور اگر

پتھری مثانہ کے مُنہ میں اڑ جائے۔ تو پھر مذکورہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ پتھری خواہ مثانہ میں پیدا ہو یا گردہ میں پیدا ہو کر مثانہ میں چلی آئی ہو۔ دونوں حالات میں مذکورہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اگر گردہ و کُنج ران میں درد پیدا ہونے کے بعد جاتا رہے۔ تو یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ پتھری گردہ میں پیدا ہو کر مثانہ میں آئی ہے:۔ **علاج:**۔ گُردہ کی پتھری کے ماتحت جو علاج تحریر کیا گیا ہے وہی طریقہ علاج یہاں پر بھی استعمال کریں۔ لیکن یہاں پر زیادہ قوی دوائیں استعمال کی جائیں۔ روغن عقرب اور روغن خارخشک جیسے تیل پیڑو پر ملیں۔ اور ان ہی کو پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔۔ اگر حالات اجازت دیں اور ضرورت بھی ہو تو پھر عمل جرّاحی کے ذریعہ پتھری کو نکالا جائے۔ پتھری نکالنے کے لیے سترہ وانیس سال کی عمر میں عمل جراحی کی جائے۔ اس کے قبل وبعد میں دستکاری کے ذریعہ پتھری نکالنا خطرناک ہے۔ علاوہ ازیں اس عمر میں بھی پتھری نکالنے کی جرأت عام طور پر نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس طریقہ میں مریض کے مرجانے کا خطرہ ہے۔ (آج کل ہندو پاکستان کے تمام ہسپتالوں میں نہایت آسانی کے ساتھ مثانہ وگردہ کی پتھری نکالی جاتی ہے اور مریض کی جان کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ ہاں پہلے زمانہ میں اس قسم کے عملیات خطرناک ہو سکتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں عمل جراحی کرنے کے لیے اتنی سہولتیں مہیّا نہ تھیں)۔ اگر پتھری پیشاب کے سُوراخ میں رُک جائے اور پیشاب بمشکل آنے لگے تو فوراً بیمار کو چت لٹا کر دونوں پاؤں اوپر کر دئے جائیں۔ اور پیڑو پر گرم پانی گرائیں۔ نیز نیچے سے اوپر کی طرف عضو تناسل کو ملیں۔ اس تدبیر سے پتھری مثانہ کی گردن سے خارج ہو کر جوف مثانہ میں چلی جاتی اور پیشاب آسانی سے آنے لگتا ہے۔ حجرالیہود فاسفیٹ سے پیدا شدہ پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرنے میں مجرّب ومفید دوا ہے:۔

پیشاب جلن کے ساتھ آنا

(حُرقتِ بَول) اگر اس مرض کا سبب گُردہ یا مثانہ کی خارش ہو یا پیپ کی خراش ہو جو گُردہ ومثانہ کے زخموں سے آ کر پیشاب کی نالی میں

خراش پیدا کرتی ہے۔ تو مثانہ و گردہ کی خارش و زخموں کا علاج کریں۔ اور اگر عضو تناسل کا زخم پیشاب میں جلن پیدا کر رہا ہو جیسا کہ سوزاک میں ہوتا ہے۔ تو اس کا علاج علیحدہ سے بیان کیا جائے گا۔ اور اگر اس کا سبب جگہ کی گرمی اور صفرا کی زیادتی ہو تو اس وقت زیادتی صفرا کی علامات موجود ہوں گی۔

علاج:۔ جگر کے سوء مزاج گرم میں بیان کردہ ٹھنڈی دواؤں کے ذریعہ ٹھنڈک پیدا کی جائے۔ اور اگر مادّہ کی زیادتی کے باعث تعدیل مزاج کافی نہ ہو تو اولاً مادہ کی صفائی کی جائے اور شیاف ابیض عورت کے دودھ میں حل کر کے روغن گل یا روغن بادام اضافہ کر کے پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔ نیز عضو تناسل کو لعاب اسپغول میں رکھیں۔ اور اگر پیشاب کی نالی میں استر کرنے والی رطوبت کے معدوم ہو جانے سے پیشاب میں جلن پیدا ہو رہی ہو تو مرض پیدا ہونے سے پہلے گرم پیشاب لانے والی دوائیں کثرت جماع اور اسی قسم کے دوسرے محلّل امور واقع ہوئے ہوں گے:۔ علاج:۔ سبب دور کرنے کے بعد شیاف ابیض عورت کے دودھ میں حل کر کے پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں اور لعابات و مغزیات کا استعمال شروع کر دیں۔ خواہ ان چیزوں کو پیا جائے یا لگایا جائے۔

پیشاب کا بند ہو جانا

(احتباس البول) اگر پیشاب بالکل بند ہو جائے تو اس کو اصطلاح طب میں أسر البول کہتے ہیں اور اگر مشکل سے آ رہا ہو تو اس کو عسر البول کہتے ہیں۔

(۱) اگر ان امراض کی پیدائش کا سبب گردہ و مثانہ کا ورم یا پتھری یا ان اعضاء میں خون و پیپ کا جم جانا یا ریاح مثانہ ہو تو ان امراض کو گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا۔ (۲) اور اگر پیشاب کی نالی میں زائد گوشت پیدا ہو جانے سے پیشاب بند ہوا ہو تو اس وقت دیگر امراض کے عوارضات موجود نہ ہوں گے۔ دو لم یہ مرض لا علاج ہے۔ لیکن اگر زائد گوشت کی مقدار حد سے بڑھی ہوئی نہ ہو تو پھر اس غرض کو حاصل کرنے کے لیے گوشت کو ڈھیلا کرنے والے جوشاندوں سے آبزن کرائیں۔ اس وقت مریض کو پیشاب بالکل بند نہیں ہوتا۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا مشکل سے خارج ہوتا رہتا ہے:۔

(۳) اور اگر احتباس بول کی شکایت عضلات مثانہ وقضیب کے ڈھیلا ہو جانے سے پیدا ہوئی ہو تو جس وقت مثانہ کو دبایا جائے گا تو پیشاب قطرہ قطرہ کرکے آسانی سے خارج ہوتا رہے گا۔ علاج:۔ پینے والی اور لگانے والی دواؤں کے ذریعہ مثانہ وقضیب میں گرمی پہنچائیں۔ اور فالج کے ماتحت جن تیلوں کو بیان کیا گیا ہے وہی یہاں پر بھی استعمال کریں۔

(۴) اگر مثانہ وعضو تناسل کی درمیانی نالی میں لیسدار اخلاط کے جمع ہو جانے سے پیشاب بند ہو جائے تو پیڑو میں بوجھ محسوس ہوگا۔ اور مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض نے مادہ کو غلیظ کرنے والی چیزیں استعمال کی ہوں گی ان عوارضات کے علاوہ مریض کو اور کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

علاج:۔ مدراتؔ قوی یعنی پیشاب لانے والی قوی دوائیں استعمال کریں اور جب مناسب قسم کے آبزن استعمال کر چکیں تو فوراً اس سے نکلنے کے بعد روغن گوکھرو یا روغن عقرب پیشاب کے سوراخ میں ٹپکائیں۔

(۵) اگر پیشاب میں تیز خلط خارج ہونے کے نالی کی لیسدار رطوبت غائب ہو جائے تو ایسی حالت میں احتباس بول کے ساتھ عضو تناسل ومثانہ میں گرمی محسوس ہوگی۔ اور پیشاب بالکل بند نہ ہوگا۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا تکلیف کے ساتھ آئے گا۔ علاج:۔ مناسب قسم کی دواؤں سے مثانہ وعضو تناسل میں سردی وتری پیدا کریں اور نالی میں لیسدار پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔

(۶) اگر مثانہ کی قوت دافعہ غائب ہو جانے سے پیشاب بند ہو گیا ہو تو مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض نے کسی تکلیف کی موجودگی یا کسی کام میں مشغول ہونے کے باعث ایک عرصہ تک پیشاب کو روکے رکھا ہوگا۔

علاج:۔ مناسب قسم کی دواؤں سے آبزن تیار کرکے مریض کو بٹھلائیں

ؔ جیسے کرفس۔ انیسون۔ تخم شلجم۔ تخم دو دو تولہ کوٹ چھان کر ضرورت کے مطابق سویہ کے جوشاندہ کے ہمراہ دیں یا سبزی ہولی اور کرفس کا پانی روغن بادام ملا کر پلائیں۔

اور مثانہ کو ہاتھ سے دبائیں۔ تاکہ پیشاب آسانی کے ساتھ خارج ہو جائے۔ نیز قوت دافعہ کو قوی کرنے کے لیے روغن بلسان اور روغن قسط مثانہ و پیڑو پر ملیں۔ اگر مذکورہ تدابیر سے پیشاب خارج نہ ہو تو پھر قاثاطیر کے ذریعہ پیشاب نکالا جائے۔ جس کا طریقۂ استعمال جراحیات صغیرہ میں مفصلاً بتلایا گیا ہے۔

(۷) اگر پیشاب کی نالی میں پھنسی یا زخم پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں احتباس بول کی شکایت پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ مریض کو پیشاب کرتے وقت انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا طبیعت پیشاب کرنے سے پرہیز کرتی ہے ایسی حالت میں پیشاب کی نالی کے اندر زخم و پھنسیاں موجود ہوں گی۔

علاج :۔ مقامی زخم کا علاج کریں۔

(۸) اگر پشت اور مثانہ پر چوٹ لگ جانے سے پیشاب بند ہو گیا ہو تو پھر یہ غور کرنا چاہیے کہ اس کی خاص وجہ کیا ہے۔ آیا یہ صورت ورم مثانہ کے باعث رونما ہوئی ہے یا مثانہ کے عضلاتی ریشوں میں تشنج و تہتک[1] پیدا ہو جانے سے یہ واقعہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اگر اس کا سبب ورم ہے تو ورم مثانہ کے طریقہ پر علاج کریں۔ اور اگر عضلاتی ریشوں کا تشنج و تہتک کا سبب ہوا ہے تو پہلے فصد باسلیق کھولی جائے۔ بعد ازاں مثانہ کے مقام پر روغن گل کی مالش کی جائے۔

(۹) اگر پیشاب کی نالی میں حد سے زیادہ گرمی بڑھ جانے کے باعث قبض وخشکی پیدا ہو کر احتباس بول کی شکایت پیدا ہوئی ہو تو اس وقت حرارت کے آثار پائے جائیں گے۔ نیز مرطبات یعنی تری پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ نیز جب مثانہ میں پیشاب کی مقدار کم ہوگی۔ تو پیشاب بالکل خارج نہ ہوگا۔ لیکن جس وقت پیشاب کی مقدار مثانہ میں زیادہ ہوگی تو بآسانی خارج ہو جائے گا۔ علاج :۔ سرد و تر دواؤں کو استعمال کریں۔

(۱۰) اگر مثانہ و مجری بول کے اعصاب و رباطات پر بلغم گر جانے سے تشنج لاحق ہو جائے تو اس سے بھی احتباس بول کی شکایت پیدا ہو جائے گی ایسی صورت میں اعصاب و رباطات کے اندر تشنج موجود ہوگا۔ اور جب پیشاب

[1] ساخت کا ڈھیلا اور بدلو دار ہونا۔

آئے گا تو مقدار میں تھوڑا اور پچکاری کی صورت میں اُچھل کر خارج ہوگا۔ قطرہ قطرہ خارج نہ ہوگا۔ جیساکہ استرخاء کی صورت میں ہُوا کرتا ہے۔

علاج:۔ تشنج کو اسی طریقہ پر زائل کریں جیساکہ پہلے تحریر کیا جاچکا ہے :

(۱۱) اگر خصیوں کے اُوپر چڑھ جانے سے پیشاب بند ہُوا ہو تو اُس کا علاج آئندہ تحریر کریں گے :

(۱۲) اگر مثانہ کی حس کمزور ہوجانے سے پیشاب کی جلن و سوزش کا احساس جاتا رہا ہو جیساکہ قدرتی طور پر پیشاب کرتے وقت مثانہ میں ہوُا کرتا ہے تو اُس کو **مخصوص علامت** یہ ہے۔ کہ اس وقت مریض کو پیشاب آنے کا احساس ہی نہ ہوگا : علاج :۔ روغن زعفران یا روغن بلسان پیشاب کے سُوراخ میں ٹپکائیں۔ خوشبودار چیزیں باریک کرکے بطور ضماد مثانہ پر لگائیں۔ جوشاندہ ماءُ الاصول میں روغن بیدانجیر ملاکر پلائیں تریاق کبیر کھلائیں :

(۱۳) اگر پیشاب بند ہونے کا سبب اِمتلاء مثانہ ہو تو سب سے پہلے قے کرائیں۔ اور اگر اس کا سبب خلعِ مثانہ ہو تو اُس کا علاج گذشتہ صفحات میں گزر چکا :

(۱۴) اگر احتباس بول کا سبب مثانہ کے قرب و جوار کے اعضاء کا ورم ہو یا اور کوئی دوسری تکلیف۔ احتباس بول کا سبب ہوئی ہو تو اُن اعضاء کے امراض وعوارضات کا علاج کیا جائے :

(۱۵) اگر مثانہ کے محاذ میں رہنے والے پُشت کے مُہرے ٹل جانے سے اِحتباس بول پیدا ہُوا ہو تو مہروں کو اپنی جگہ پر لانے کی کوشش کی جائے۔ اس کو مفصلاً سلسل البول کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔

پیشاب قطرہ قطرہ آنا

(تقطیرالبول) اس مرض کے جملہ اسباب بالکل احتباس بول کے مطابق ہیں۔ لہٰذا ان ہی کے مطابق اس کا علاج بھی کیا جائے۔

بار بار پیشاب آنا

(سلس البول) اس مرض میں پیشاب

بلا ارادہ اور بار بار آتا ہے۔ چنانچہ (۱) اگر اس مرض کا سبب مثانہ کا ڈھیلا پن ہو یا (۲) سوء مزاج گرم ہو جو اکثر مثانہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یا (۳) ورم مثانہ ہوتا ہے جو مثانہ اور اس کے قریبی اعضاء میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یا (۴) خلع مثانہ ہوتا ہے تو ان اسباب سے پیدا شدہ سلس البول کا علاج احتباس بول کے ماتحت دیکھنا چاہیے۔ (۵) اور اگر پیشاب لانے والی دواؤں کے بکثرت استعمال سے سلس البول پیدا ہوا ہو تو سبب کو زائل کریں۔ (۶) اور اگر مثانہ کے مقابل میں رہنے والے مہروں کے ٹل جانے سے سلس البول پیدا ہوا ہو تو اس قسم کا عارضہ کسی چوٹ لگ جانے یا گر جانے کے فوراً بعد پیدا ہوتا ہے۔ اگر مہرے اندر کی طرف دب گئے ہوں تو ان کو سینگھیوں کے ذریعہ چوس کر یا ان پر زفت لگا کر باہر کی طرف کھینچا جائے۔ اور اگر مہرے باہر کی طرف ابھر آئے ہوں تو ان کو ہاتھ سے دبا دیا جائے (۷) اور اگر مثانہ کے رباطات ٹوٹ جانے سے سلس البول پیدا ہوا ہو تو وہ لاعلاج مرض ہے۔

نوٹ:۔ سلس البول حقیقت میں کوئی مرض نہیں۔ بلکہ ایک علامت ہے جو امراض اعضاء تناسل مرض غدہ مذی اور امراض مثانہ میں رونما ہوتی ہے چنانچہ جو سبب بھی معلوم ہو اس کا علاج کیا جائے۔ خواجہ

بستر میں پیشاب نکل جانا

(بول فی الفراش) یہ مرض زیادہ تر بچوں میں بہ نسبت لڑکیوں کے لڑکوں کو زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس بچہ میں یہ مرض لاحق ہو اس کو گرم رکھنے کی کوشش کریں اور اگر مثانہ کا عضلہ ڈھیلا پڑ گیا ہو تو اس کو رفع کریں۔ جیسا کہ احتباس البول کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ مگر اس مرض کو دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ بچہ کو رات کے وقت سوتے سے اٹھا کر کئی بار پیشاب کرائیں اور رات کو کھانا اور پانی نہ دیں۔ بلکہ یہ دن کا کھلائیں۔

نسخہ:۔ زیرہ۔ کندر۔ حب الآس۔ ہر ایک پانچ تولہ کا سفوف بنا کر چالیس تولہ شہد میں ملا کر معجون بنائیں اور رات کو سوتے وقت سات ماشے کھلائیں۔ نوٹ:۔ بستر میں پیشاب نکلنا حقیقت میں کوئی مرض نہیں۔

بلکہ علامت مرض ہے۔ جو بچوں میں زیادہ تر اعصاب نخاعیہ کے کمزور ہونے اور عضلہ ماسکتہ المثانہ پر پورا قبضہ و اقتدار نہ ہونے کے باعث عموماً ہوا کرتا ہے یہ کیفیت بڑے ہونے پر خود بخود زائل ہو جایا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض بچوں کے پیشاب میں تیزابیت زیادہ ہوتی ہے۔ جس کو لٹمس پیپر کے ذریعہ باآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کا علم ہو جائے تو کھاری اشیاء مثلاً سوڈا۔ جوارش کمونی وغیرہ استعمال کریں اور اگر پیشاب میں تیزابیت نہ ہو تو پھر پانی کی مقدار آخر دن میں کم کرنے سے یہ شکایت زائل ہو جاتی ہے۔ بعض بچوں میں ضعف مثانہ مثانہ اس کا سبب ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے بچوں کو جب بکری کا غدہ ورقیہ خشک کر کے ایک ہفتہ تک ارتی روزانہ کی مقدار کھلایا گیا تو یہ شکایت رفع ہو گئی۔ بوڑھوں میں جب یہ شکایت پیدا ہوتی ہے تو اس کا سبب ضعف اعصاب ہوتا ہے چنانچہ ان کو کچلہ کے مرکبات مثلاً معجون اذاراقی۔ حب کچلہ۔ معجون لنا وغیرہ مفید ہوتے ہیں۔ خواجہ +

خون کا پیشاب آنا

(بول الدم) اگر گردہ کی کسی رگ کے کٹ پھٹ جانے یا اس کا منہ کھل جانے سے خون کا پیشاب آ رہا ہو تو اس وقت خونی پیشاب بغیر کسی تکلیف کے صاف خون خارج ہو گا۔ اور اس میں پیپ وغیرہ نہ ہو گی۔ اور اگر خون تھوڑا تھوڑا خارج ہو تو اس قسم کا پیشاب رگ کا منہ کھلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو وہ رگوں کے پھٹنے سے آئے گا۔

علاج :۔ باسلیق یا صافن کی فصد کھولیں۔ قرص کہربا، اور قرص بول الدم کھلائیں۔ مقعد اور پیڑو پر سینگھیاں لگوائیں۔ اور اگر مثانہ کے خون میں حدت تیزی ہو تو مثانہ پر سرد پانی ڈالیں۔ نیز ٹھنڈے ضمادات لگائیں اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مثانہ میں خون منجمد نہ ہونے پائے۔ اگر شربت عناب میں کشنیز کا جوشاندہ ملا کر پلایا جائے تو وہ خون کو بند کر دیتا اور حرارت کو تسکین بخشتا ہے۔ اگر خونی پیشاب آنے کا سبب گردہ کا ضعف ہو اور اس وجہ سے اعضاء خون کی مائیت کو جدا نہ کر رہے ہوں تو اس وقت

پیشاب گوشت کے دھوون جیسا سُرخی مائل اور گاڑھا آئے گا - اور اگر ضعف جگر میں ہو تو پیشاب سفیدی مائل اور پتلا ہوتا ہے :-

علاج :- جگر و گردہ کو قوت پہنچائیں - اگر اعضاء بول کی رگوں کے تاکل یعنی گل سڑ جانے سے خونی پیشاب آرہا ہو تو زخموں کی علامات موجود ہوں گی - اس کا علاج گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جا چکا - نیز ایسی صورت میں قرص کا کنج بھی مفید ہوتی ہے - دیکھو مثانہ میں خون جم جانا :-

بیسواں باب

مردوں کے مخصوص امراض

(امراض مخصوصہ مرداں)

ضعفِ باہ قوت باہ کا کمال اعضاء رئیسہ کی صحت و تندرستی پر موقوف ہے - چنانچہ قوت باہ میں ضعف دو طریقہ پر پیدا ہوتا ہے -

اوّل - جماع کی خواہش کم ہو جائے (ضعف شہوت)

دوئم - عضو تناسل میں اس قسم کی ایستادگی ہی نہ ہو کہ وہ زنانہ عضو تناسل میں داخل ہو سکے - (استرخاء عضو تناسل)

(۱) ضعفِ شہوت کے اسباب مختلف ہوتے ہیں - چنانچہ (۱) بعض اشخاص میں غذا کی کمی کے باعث بدن ضعیف و کمزور ہو جاتا اور اس لحاظ سے روح - ریاح اور خون جو شہوت کا مادہ ہوتے ہیں اُن میں کمی پیدا ہو جاتی ہے - جس کی علامت یہ ہے کہ ضعف قوت اور وقوع مرض سے پیشتر مریض بھوکا رہا ہوگا اور اُس کو پے در پے فاقوں

سے واسطہ رہا ہوگا۔ علاج:۔ لذیذ و خوش ذائقہ مقوی غذائیں وغیرہ کھلائیں ورزش و مختلف قسم کے کھیلوں میں وقت صرف کریں۔ نیز ہر ایک قسم کا رنج و غم پاس نہ آنے دیں۔ (۲) گاہے بعض مریضوں میں غذا پوری مقدار میں کھانے کے باوجود مادہ منویہ کم پیدا ہوتا اور اس کی وجہ سے ضعف شہوت پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ جماع کے بعد منی کی مقدار کم اور قوام پتلا ہوتا ہے۔ اس کیفیت کے پیدا ہونے کا سبب آلات منویہ کا سوء مزاج ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر سوء مزاج گرم پیدا ہو تو گرم چیزوں سے نقصان پیدا ہوگا۔ اور اگر سوء مزاج سرد پیدا ہوا ہے تو ٹھنڈی چیزوں سے نقصان واقع ہوگا۔

علاج:۔ پیدا شدہ سوء مزاج میں تبدیلی پیدا کریں۔

(۳) گاہے ضعف شہوت کا سبب منی کا متحرک نہ ہونا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں منی کے اندر تیزی اور گدگداہٹ وغیرہ موجود نہیں ہوتا۔ اگرچہ منی کی مقدار کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ جب منی میں حرکت پیدا نہیں ہوتی اور نہ بخارات اٹھتے ہیں۔ تو بخارات نہ اٹھنے کی صورت میں خواہش جماع نہیں ہوتی۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ منی مقدار میں زیادہ اور گاڑھی ہوتی نیز انزال کے وقت منی بمشکل خارج ہوتی ہے۔ اس کیفیت کی موجودگی میں عضو تناسل ابتدا میں سخت اور قوی نہ ہوگا۔ لیکن دخول کے بعد زیادہ سخت اور تیز و تند ہو جائے گا۔ علاج:۔ مریض کو معجون بُزور، معجون بلادری اور معجون لبوب کھلائیں۔ تاکہ بدن میں گرمی پیدا ہو جائے۔

(۴) مریض کو ایک عرصہ تک جماع کرنے کا موقع نہ ملا ہو اور اس وجہ سے قوت باہ میں ضعف پیدا ہو گیا ہو۔ علاج:۔ طبیعت کو مختلف حیلوں کے ذریعہ جماع کی طرف راغب کریں۔ حیوانات کو جماع کرتے ہوئے ملاحظہ

لہ اگر خشکی اور لاغری کے سبب سے ہو۔ تو غذا میں دودھ اور چکنے شوربے وغیرہ دیں۔ اگر سردی سے ہو تو سونٹھ کا مربہ اور معجون لبوب۔ اگر گرمی سے ہو تو دہی۔ دودھ۔ خرفہ کا شیرہ وغیرہ پلائیں اور اگر تری سے ہو اطریفل وغیرہ کھلائیں۔

فرمائیں اور جماع کے متعلق حکایات و قصے سنیں اور اس قسم کی دوائیں کھلائیں جس سے قوت باہ میں برانگیختگی وہیجان پیدا ہوتا ہے۔ جیسے عاقرقرحا۔ روغن بنولہ میں حل کرکے پیڑو، خصیوں اور عضو تناسل پر لگائیں۔

(۵) گاہے شہوت کے ضعف کا سبب دماغ میں کسی قسم کے وہم کا سما جانا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی مفعولہ (عورت) کا رُعب دل پر چھا جائے یا اس کی جانب سے دل میں نفرت وحقارت بیٹھ جائے۔ یا مریض کو یہ خیال پیدا ہو جائے۔ کہ فلاں عورت نے مجھ پر ایسا جادو کر دیا ہے۔ کہ میں جماع کرنے پر قادر نہ ہو سکوں گا۔ ان خیالات کے روزانہ بڑھ جانے سے مریض میں رفتہ رفتہ ضعف قوت بڑھتا جاتا ہے۔ ایسے مریضوں میں اعضاء بالکل تندرست وصحیح ہوتے اور منی کی مقدار بھی کافی ہوتی ہے۔ کیونکہ امور نفسانیہ (خیالات وجذبات) تمام دیگر موثرات سے زیادہ قوی وغالب ہوتے ہیں؛ علاج:۔ حتی الامکان مریض کے باطل خیالات اور وہم کو زائل کرنے کی کوشش کریں،

(۶) مریض کے قلب وجگر یا معدہ و دماغ یا گردوں میں مخصوص قسم کے امراض یا کمزوری پیدا ہو جائے؛ علاج:۔ جس عضو میں کوئی مرض یا تکلیف ہو اس کو زائل کیا جائے اور عضو ماؤف کے مزاج کی اصلاح کی جائے؛

ذکر کا ڈھیلا ہو جانا (استرخائے عضو تناسل) (۱) اگر اس کیفیت کے پیدا ہونے کا سبب ضعف بدن اور عرصہ تک ترک جماع ہو تو اس کا علاج و تدبیر گذشتہ صفحہ میں تحریر کیا جا چکا۔ علاوہ ازیں اس حالت میں عضو تناسل پر گرم پانی کے ترڑے کریں۔ بھیڑ کا دودھ مالش کرکے زفت کا ضماد لگائیں۔ یہ علاج ان لوگوں میں لازمی طور پر کرنا چاہیے۔ جن میں عرصہ تک ترک جماع کے باعث یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو۔

(۲) اگر استرخاء آلے کے سبب نچلے حصہ میں نفخ ورِیاح کی کمی پیدائش ہو تو معلوم کریں کہ نفخ وریاح کی کمی پیدائش سردی کی وجہ سے ہے یا گرمی وخشکی کے باعث۔ چنانچہ جو سبب بھی معلوم ہو اُسی کے مطابق علاج وتدارک کریں۔ اس کیفیت کی موجودگی میں بدنی قوت اور اعضاء بالکل صحیح وسالم ہوتے ہیں۔ نیز

نفاخ اور ریاح پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر اعصاب میں بلغم جمع ہو جانے یا سخت سردی پہنچ جانے سے فالج لاحق ہو جائے۔ اور اس کے نتیجے میں عضو تناسل کے اندر ڈھیلا پن پیدا ہو جائے تو اس کی علامت یہ ہے۔ کہ وقوع مرض سے پیشتر اسباب مرض موجود ہوں گے۔ نیز منی پتلی ہوگی اور بغیر انتشار کے نہایت سہولت سے خارج ہو جائے گی۔ اس کیفیت کا علاج بالکل فالج کے طریقہ پر کریں۔ جس کو امراض راس میں تحریر کیا جا چکا۔ نیز حقنہ۔ حمول اور گرم دواؤں کا استعمال بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر عضو تناسل اس قسم کا ڈھیلا ہو جائے۔ کہ ٹھنڈا پانی ڈالنے کے بعد بھی نہ سکڑے تو پھر اس قسم کے استرخاء کا کوئی علاج نہیں:

یہاں پر ہم چند دوائیں اور تدابیر ایسی تحریر کرتے ہیں جو عضو تناسل کو بڑھانے کے لیے مخصوص ہیں:

اولاً عضو تناسل کو کھردرے کپڑے سے اس قدر رگڑیں کہ سرخ ہو جائے بعد ازاں روغن مورچہ (چیونٹوں کا تیل) یا اسی قسم کے دوسرے تیل عضو تناسل پر مالش کر کے اوپر زفت کا ضماد لگائیں۔ اس عمل کو کئی بار کرنے سے فائدہ ہوتا ہے یا اولاً چند بار آب کرفس سے عضو تناسل کو کئی بار دھوئیں۔ بعد ازاں خشک کیچوے یا خشک جونک روغن سوسن میں پیس کر عضو تناسل پر طلا کریں۔ یہ طریقہ بھی عضو تناسل کے بڑھانے میں نہایت مفید ہوتا ہے:

نوٹ:۔ ضعف باہ موجودہ دور میں ایسا مرض ہے کہ اس میں ہر ایک شخص مبتلا ہے۔ کچھ تو ایسے مریض ہیں جو ذہنی اعتبار سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر وقت اس دلچسپ شغل میں مصروف رہیں۔ لیکن عضو تناسل میں کسی قسم کا ضعف و کمزوری پیدا نہ ہو۔ ایسے لوگ ذہنی علاج کے محتاج ہیں بعض ایسے ہیں جو حقیقتاً ضعف باہ میں مبتلا ہیں۔ اور وہ وظیفہ زوجیت کی بجا آوری سے معذور ہیں۔ ایسے لوگ قابل علاج ہیں۔ چنانچہ ان میں سبب مرض تلاش کر کے علاج شروع کیا جائے۔ بعض نوجوان ایسے ہیں کہ بری مجالس میں عرصہ تک زندگی گذارنے کے باعث

جلق لگانے کے عادی ہوجاتے اور قبل از وقت قوت بدنیہ کو زائل کردیتے ہیں۔ ان میں صرف جلق چھڑا دینے سے اصلاح ہوجاتی ہے۔ لیکن ایسے لوگوں میں یہ صورت بھی واقع ہوتی ہے۔ کہ عضو تناسل کی جلد جلق لگانے سے زکی الحس ہوجاتی اور معمولی تحریکات سے فوراً اخراج منی ہوجایا کرتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں میں بہتر تدبیر یہ ہے کہ طلا[1] لگایا جائے۔ جس کا نسخہ دہلی کے مرکبات میں درج ہے۔ علاوہ ازیں حب احتلام کھلائی جائے۔ تاکہ دماغی مراکز میں جو ہیجانی کیفیت پیدا ہوگئی ہے وہ داخلی علاج سے رفع ہوجائے۔ اس کا نسخہ بھی دہلی کے مرکبات میں درج ہے۔ اس تدبیر سے مریض کو کافی فائدہ ہوتا اور وہ تھوڑے دنوں کے بعد وظیفہ زوجیت طبیعی حالت میں انجام دینے لگتا ہے۔ آخری قسم میں وہ کھول (ادھیڑ) آتے ہیں جن کو جماع کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس پر کما ینبغی قادر نہیں ہو سکتے۔ اس کی دو وجہ ہوتی ہیں ۱۔ ان کا غدۂ مذی بڑھ جانا نیز اعندیدوس میں بھی کسی قدر ورمی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں خصیہ کے افعال پر اثر انداز ہوتی ہیں اور یہ امر زمانہ قدیم سے متحقق چلا آرہا ہے۔ کہ خصیہ ہی وہ عضو ہیں جو منی بناتے اور عضو کی ایستادگی میں ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں میں ضعف اعصاب پیدا ہوجاتا ہے۔ لہٰذا عضو تناسل میں جب تحریک پیدا کی جاتی ہے۔ تو دوران خون شروع ہوجاتا ہے۔ مگر قدرت نے عضو تناسل کی ساخت میں ایسی اسفنجی کیفیت پیدا کی ہے۔ کہ خون کی جتنی مقدار یہاں ایستادگی کے وقت آتی ہے وہ تمام غلافوں میں پھیل جاتی اور عضو تناسل کے پچھلے رباط کے سخت ہوجانے کی بنا پر کم مقدار میں واپس جاتی ہے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو تو پھر عضو میں ایستادگی ہی پیدا نہ ہو۔ لہٰذا انسان کے جب اعصاب اور مرکزی نظام عصب کسی وجہ سے کمزور ہوجاتا ہے تو عضو تناسل میں پچھلے رباط کے ڈھیلا ہوجانے کی بنا پر دوران خون کا وہ نظام باقی نہیں رہتا جو ایستادگی عضو تناسل کے لیے قدرت نے مقرر کیا تھا۔ لہٰذا عضو تناسل شدت شبق[1] کے ساتھ کھڑا نہیں ہوتا اور جب یہ حالت ہے تو پھر جماع میں لذت پیدا نہیں ہوتی اور عورت بھی اس کیفیت کو ناپسند کرتی ہے۔ لہٰذا مرد میں مختلف قسم کے جذبات پیدا ہوتے اور وہ اپنے آپ کو افعالی اور ذہنی اعتبار سے نامرد تصور کرنے

[1] غلبہ شہوت، خواہش جماع

لگتا ہے۔ بعض اطباء نے اس کیفیت کو زائل کرنے کے لیے مختلف قسم کے طریقے ایجاد کئے ہیں۔ چنانچہ بعض اصحاب عضو تناسل کے مقامی اعصاب کو قوی کرنے کے لیے طلا استعمال کرواتے ہیں اور بعض ایسے طلا استعمال کراتے ہیں جن سے عضوِ تناسل کی بیرونی جلد اکھڑ کر علیحدہ ہو جاتی اور بعد میں مذبی اور لیفی ساخت پیدا ہو کر اسفنجی خانوں کو چھوٹا کر دیتی اور رباط کو بھی تنگ کر دیتی ہے۔ جس سے وقتی طور پر فائدہ ہو جاتا ہے۔ اسی اصول پر مغربی اشخاص نے بعض آلات ایجاد کئے ہیں جو عضو تناسل پر لگا دئے جاتے ہیں۔ جن کے فوائد بھی مذکورہ بالا ہیں۔ چنانچہ طلاؤں سے وقتی فائدہ ہو جاتا ہے عمومی اور کلی فائدہ نہیں ہوتا۔ جن لڑکوں کے خصیے قبل از وقت کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان میں مقوی باہ اور محرک اعصاب چیزیں استعمال کرنے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ اس غرض کے لیے ڈاکٹر ورونوف نے پیوند لگانے کا عمل بھی ایجاد کیا تھا لیکن وہ بھی ناکام رہا۔ لہٰذا میری رائے یہی ہے۔ کہ مصنف نے ضعفِ باہ کے متعلق جو یہ جملہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "قوت باہ کا کمال اعضاء رئیسہ کی صحت و تندرستی پر موقوف ہے" بالکل صحیح و درست ہے۔ لہٰذا اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اطباء کو علاج معالجہ کرنا چاہیے۔ خواجہ

سُرعتِ اِنزال

(۱) اگر اس مرض کی پیدائش سردی و تری لاحق ہو جانے سے قوت ماسکہ میں کمی آجانے کے باعث ہوئی ہو تو منی پتلی و سفید ہو گی۔ اور گرمی کی علامات قطعاً موجود نہ ہوں گی ؛

علاج:۔ گرم قسم کی مسہل دواؤں سے مواد کا تنقیہ کریں۔ قے بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتی ہے۔ معجون خبث الحدید[1] کھلانا اور شربت فنجنوش پلانا بھی نہایت سود مند ہے۔ اور اگر شہدانہ (بھنگ کے بیج) کو پانی میں جوش دے کر شہد کے ہمراہ پلایا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے ؛

(۲) اگر سرعت انزال کا سبب منی کی زیادتی اور خون کا غلبہ ہو تو منی بکثرت

---

[1] نسخہ یہ ہے:۔ آب انگور خام چھ رطل۔ سماق۔ مازو۔ گلنار سرخ۔ صعتر۔ سعد ہر ایک دس درم زعفران۔ شب یمانی ہر ایک ایک درم۔ خبث الحدید تیس مثقال۔ سب دوائیں پیس کر انگور کے پانی میں اتنا پکائیں کہ تین حصہ پانی جل جائے۔ پھر مل کر چھان لیں ؛

اور معتدل القوام خارج ہوگی۔ عضو تناسل قوی و سخت ہوگا۔
علاج:۔ فصد کرائیں اور جماع بار بار کرنے کی ہدایت کریں۔ غذا کم کھلائیں ایسی چیزیں زیادہ کھلائیں جو خون و منی کو کم کرنے والی ہوں جیسے ترشیاں وغیرہ۔
(۳) اگر سرعت انزال کا سبب منی کی حدت و تیزی ہو تو منی پتلی اور زرد رنگ کی ہوگی۔ علاوہ ازیں اخراج کے وقت جلن و سوزش محسوس ہوگی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بدن میں سردی پیدا کی جائے۔ علاوہ ازیں تخم کاہو کا استعمال بھی ان حالات میں نہایت مفید ہوتا ہے۔
(۴) اگر سرعت انزال کا سبب اعضاء کا ضعف خصوصاً اعضاء رئیسہ کا ضعف ہو۔ تو سرعت انزال کے ساتھ ساتھ ضعف باہ بھی ہوگا۔ نیز کسی عضو رئیس میں ضعف بھی موجود ہوگا۔ علاج:۔ ضعیف و کمزور اعضاء کو قوی کریں اور ان کے مزاج میں تبدیلی پیدا کریں۔

کثرت شہوت

(۱) اگر اس کا سبب خون و منی کی زیادتی ہو۔ تو بدن کی عمدہ صحت اور تندرستی اس پر شاہد ہوگی اس کا علاج نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کے علاج سے نقصانات ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو فصد باسلیق کی جائے اور دست لا کر تنقیہ کریں۔ نیز ترشیاں وغیرہ کھلا کر خون و منی کو کم کرنے کی کوشش کریں۔
(۲) اگر کثرت شہوت کا سبب منی کی تیزی و حدت ہو تو صرف تبرید کافی ہے۔ نیز ان حالات میں ٹھنڈا پانی گرانا بھی مفید ہوتا ہے۔
(۳) اگر کثرت شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہو۔ باوجودیکہ ضعف اعضاء اور قلت خون کی علامات موجود ہوں تو ان حالات میں منی زیادہ نکلے گی۔ اور پتلی اور سفید ہوگی۔ نیز نفخ بھی بہت زیادہ ہوگا۔ علاج:۔ کلونجی۔ تخم سداب۔ تخم سنبھالو سب کو ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور وقت ضرورت چھ ماشہ مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ جوارش کمونی بھی اس مرض میں نہایت مفید ہوتی ہے
(۴) اگر کثرت شہوت کا سبب اعضاء منویہ کی قوت ہو لیکن اعضاء رئیسہ

میں ضعف موجود ہو۔ تو اس وقت یقیناً اعضاء منویہ کے قوی ہونے کی علامت کے ساتھ ضرور کسی نہ کسی عضو رئیسہ میں کمزوری ضرور موجود ہوگی ؛

علاج :۔ اعضاء منویہ کی حس کو گھٹائیں اور موجودہ عضو رئیس کے ضعف کو زائل کریں ؛

(۵) اگر اوعیہ منی یا مجری منی میں پھنسیاں یا زخم یا خارش ہونے کی وجہ سے کثرت شہوت پیدا ہو تو جماع کرنے کے بعد شہوت جماع میں اور بھی غلبہ پیدا ہو جائے گا۔ نیز انزال لذت کے ساتھ بہت جلد ہوگا۔ اور اگر پھنسیاں دردناک ہو کر زخمی ہو جائیں تو اس وقت زخم کی علامات بھی پیپ وغیرہ نکلنے سے ظاہر ہوں گی۔

علاج :۔ فصد و اسہال وغیرہ کرائے جائیں اور بقیہ علاج بالکل اسی طریقہ پر کیا جائے۔ جیسا کہ زخم مثانہ میں کیا جاتا ہے۔

(۶) اگر کثرت شہوت کا سبب نفخ کی زیادتی ہو جیسا کہ مالیخولیا کے مراقی میں ہوا کرتا ہے۔ تو ان حالات میں عضو تناسل کے اندر شدید قسم کی ایستادگی پیدا ہوگی۔ نیز مرض کی پیدائش سے پہلے نفاخ قسم کی چیزیں کھائی ہوں گی ؛

علاج :۔ اگر بدن میں حرارت کا غلبہ ہو۔ تو سردی[۱] پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ اور اگر رطوبت کی زیادتی ہو تو خشکی پیدا کرنے والی اور ریاح کو تحلیل کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ اور اگر سودا کی زیادتی کے باعث ایسا ہوا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ اور سودا خارج کرنے والے مسہل استعمال کریں ؛

سیلان منی و مذی و ودی

مذی۔ وہ رطوبت ہے جو شہوت و عضو تناسل کی ایستادگی کے وقت تھوڑی تھوڑی لیسدار شکل میں مجری بول سے خارج ہوا کرتی ہے۔ ودی۔ وہ رطوبت ہے۔ جو پیشاب خارج ہونے سے پہلے مجری بول کو تر کر دیتی اور اس پر لیس و چپکاہٹ کا ایک استر چڑھا دیتی ہے۔ جس سے پیشاب کی جلن محسوس

---

[۱] مثلاً تعدیل مزاج کے لیے شیرہ خرفہ۔ کاہو۔ خشخاش۔ لعاب اسپغول۔ شربت بنفشہ پلائیں۔

[۲] شیرہ تخم خرفہ۔ شیرہ تخم کاہو۔ رب بہی ملا کر پلائیں۔

نہیں ہوتی۔

(۱) اگر سیلان منی کا سبب منی کی زیادتی یا منی کی حدت و تیزی یا اوعیہ[1] منی کا استرخاء ہو تو اس کی تدبیر و علاج کو سرعت انزال کے ماتحت تحریر کیا جا چکا۔

(۲) اگر سیلان منی کا سبب عضلات اوعیہ منی کے عضلے کا تشنج ہو تو عضو تناسل کی ایستادگی کے ساتھ منی جلد تر خارج ہو جائے گی۔ نیز اوعیہ منی میں بھی تناؤ موجود ہوگا؛ علاج پیڑو اور خصیوں پر تیل کی مالش کریں۔ اور تشنج میں بیان کردہ طریقہ پر علاج کریں؛

(۳) اگر سیلان منی کا سبب ضعف گردہ ہو اور کسی وجہ سے گردے کی چربی پگھل پگھل کر آ رہی ہو تو اس کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ جماع سے فراغت کے بعد پیشاب کرتے وقت سفید و گاڑھی گاڑھی کوئی چیز بغیر کسی لذت کے بلا کو دے ہوئے خارج ہوگی۔ نیز مریض میں ضعف گردے کی علامات بھی موجود ہوں گی؛ علاج؛۔ ضعف گردہ کا علاج کریں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اس قسم کا شمار مجازاً سیلان منی کے ماتحت کر دیا ہے۔ وگرنہ حقیقت میں یہ گردہ کی چربی کا سیلان ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تحریر سے معلوم ہو گیا؛

(۴) اگر سیلان منی کا سبب ہر وقت جماع کی باتیں سننا اور اسی فکر میں ہر وقت مشغول رہنا ہو۔ جس کے باعث نفس و طبیعت میں بھی ہر وقت جماع کی خواہش رہتی ہو۔ اور اسی سے سیلان منی ہو رہا ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ سبب کو دور کریں۔ یعنی جماع کی باتوں اور تحریکات شہوانیہ کو قطعاً ترک کر دیں۔ بعد ازاں دیکھیں۔ کہ اگر سیلان کثرت منی یا ضعف اعضاء منویہ یا حدت منی کے باعث ہو تو اس کا مناسب تدارک کریں؛

مذکورہ بالا اسباب سے عورتوں[2] میں بھی سیلان منی ہو جایا کرتی ہے۔ اور گاہے فم رحم کے ڈھیلا ہو جانے سے سیلان منی جیسی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

---

[1] یہ دو خانہ دار عشائی تھیلیاں ہیں جو مثانہ کی جڑ اور مقعد کے درمیان واقع ہوتی ہیں ان میں منی جمع رہتی ہے۔

[2] دیکھو مترجم کا اختلافی نوٹ شقر کے بیان میں؛

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو قے کرائیں۔ اور قابض دواؤں کے جوشاندے میں بٹھلائیں۔ یہ دوا ہر قسم کے سیلان میں مفید ہوتی ہے۔

نسخہ :۔ تخم سداب ساڑھے دس ماشہ۔ تخم سنبھالو۔ بیخ سوسن ہر ایک سات ماشہ۔ گلنار۔ گل سرخ ہر ایک سوا پانچ ماشہ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور وقت ضرورت سات ماشہ۔ چھاچھ یا آب انگور خام کے ہمراہ استعمال کریں۔

دیگر :۔ سیلان منی و مذی کے لیے یہ نسخہ بھی نہایت مفید مجرب ہے تخم بھنگ بریاں کر کے شہد میں ملا کر کھلائیں۔

منی الدم

(انزال کے وقت بجائے سفید منی کے خون آمیز خارج ہونا) یہ کیفیت بالعموم ان لوگوں میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ جو ایک ہی شب میں متواتر پانچ سات مرتبہ جماع کرتے ہیں۔ اس مرض کا سبب گاہے ضعف خصیہ اور گاہے ضعف گردہ ہوتا ہے :: علاج :۔ اگر بدن میں حرارت موجود نہ ہو تو خصیوں پر خوب روغن مصطگی کی مالش کریں۔ اور گردوں میں طاقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

کثرت احتلام

اس مرض کے اسباب و علامات و علاج بالکل وہی ہیں۔ جو سیلان منی کے ماتحت تحریر کیے گئے ہیں نیز اس مرض کو دفع کرنے کے لیے پشت پر گردہ کے مقام میں سیسہ کا ٹکڑا باندھنا نہایت مفید و کار آمد ہوتا ہے ::

فریسموس

(نغوظ دائمی) اس مرض میں مریض کا عضو تناسل ہر وقت ایستادگی و انتشار کی حالت میں رہتا اور اکڑا رہتا ہے :: علاج :۔ (۱) اگر خون کی زیادتی سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ تو خون خارج کرنے کے بعد بدن میں سردی پیدا کریں۔ (۲) اگر سردی و خشکی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو مریض کو قے کرائیں اور ریاح کو توڑنے والی دوائیں داخلاً و خارجاً استعمال کرائیں۔ اس مرض میں روغن سداب کا پھویا اور پشت پر ملنا نہایت مفید ہوتا ہے ::

عذیطہ و عذیوط

اِس مرض کی موجودگی میں مریض جب جماع کرتا ہے۔ تو اِنزال کے وقت بلا اختیار پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب اعضاء رئیسہ کا ضعف اور رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے ؛ علاج :۔ اعضاء کو قوی کریں اور اَقاقیا۔ رامک[1]۔ گلنار۔ گوند ببول اور کُندر کے سفوف کا شافہ بنا کر مقعد میں رکھیں۔ خصوصاً جب مریض جماع میں مشغول ہو۔ نیز روغن ناردین (سنبل الطیب) سے مقعد کو چرب کریں۔ اور جب پیٹ خالی ہو تو جماع میں مشغول ہوں۔ (یعنی پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر جماع کریں) ؛

اغلام بازی (اُبنہ)

(لواطت لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا) اس کو علّۃ المشائخ[2] بھی کہتے ہیں۔

(اس مرض کی پیدائش کے متعلق ماہرین کا مقولہ ہے۔ کہ جب ابتداء عمر میں لڑکے بد فعلی کراتے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک وہ اس فعل سے باز نہیں آتے تو پھر بڑھاپے میں بھی وہ جوان مردوں سے اپنی خواہش پوری کرانے کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں) اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ معاء مستقیم میں خارش پیدا ہوتی ہے۔ اور جب تک دُبر میں کوئی چیز داخل نہ ہو۔ وہ خارش نہیں مٹتی ؛ علاج :۔ اگر معاء مستقیم میں کوئی مادہ مثلاً بلغم شور موجود ہے۔ تو تنقیہ کریں۔ اور اگر ہیجڑا بننے کا زیادہ شوق دامنگیر ہے۔ تو سختی اور مار دھاڑ سے اس فعل بد کو بند کریں ؛

خصیوں کا ورم

(التہاب خصیہ) (۱) اگر خصیوں میں ورم کی پیدائش کا سبب خون ہے تو ورم بڑا پھیلا ہوا اور گرم ہوگا۔ اور اگر صفرا کی موجودگی سے ورم پیدا ہوا ہے۔ تو اس میں گرمی نہایت شدید ہوگی ؛

---

[1] ایک سیاہ زفت رطب جیسی مرکب خوشبودار دوا ہے۔ جو مازو کے عصارہ، بید مشک اور زعفران سے تیار کی جاتی ہے۔ جب اس میں مشک شامل کر دیا جاتا ہے تو اسے رامک المسک کہتے ہیں۔ آج کل متروک ہے

[2] چونکہ یہ بیماری بالعموم مشائخ یعنی بوڑھوں کو ہوتی ہے اس لیے اس کو علت المشائخ بھی کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ خصیوں میں ورم عام طور پر چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے جس کا علاج تسکین درد اور تحلیل ورم ہے۔ علاوہ ازیں آتشک و سوزاک کے مریضوں میں بھی خصیے متورم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے وقت میں آتشک و سوزاک کا علاج کریں۔ بعض وقت خصیے مرض کن پیڑ کا بخار آنے کے بعد بھی متورم و بڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں کان کے پیچھے ورم ہوتا ہے۔ جو بعد میں خصیے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس وقت مریض کا قبض رفع کریں اور گل بابونہ و گل ٹیسو سے خصیوں کی ٹکور کر کے تمباکو کا پتہ نیم گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک رات میں ورم زائل ہو جائے گا۔ خواجہ

علاج:۔ فصد کریں۔ بعد ازاں پشت و پنڈلیوں پر سینگھیاں لگوائیں۔ اگر مرض ابتدائی درجہ میں ہو تو مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کا ضماد کریں۔ بعدہٗ اثنائے زمانہ تزائد میں ان دواؤں کے ساتھ محلل دوائیں بھی شریک کر دیں اور زمانہ انحطاط میں صرف محلل دواؤں کا لیپ کیا جائے۔ جیسا کہ عام اورام کے علاج میں تحریر کیا گیا ہے۔

(۲) اگر ورم کا سبب بلغم کی موجودگی ہے۔ تو ورم ڈھیلا اور سفید قسم کا ہوگا۔ علاج: قے کرائیں اور بلغم کا منضج پلا کر مسہل دیں۔ نیز آرد باقلا۔ آرد نخود۔ شہد میں حل کر کے ضماداً استعمال کریں۔

(۳) اگر ورم کا سبب سودا ہو تو ورم سخت و سیاہی مائل ہوگا۔

علاج:۔ ورم کو نرم کرنے والی دوائیں لگائیں۔ اس کے بعد سودا کا منضج پلا کر مسہل دوائیں دیں۔

(۴) اگر ورم ریاح کی موجودگی کے باعث پیدا ہوا ہو۔ تو عضو پھولا ہوا ہوگا اور کسی دوسرے مادے کی موجودگی کی علامات نہ پائی جائیں گی۔

علاج:۔ مقام مرض پر ٹکور کریں۔ جوارش کمونی کھلائیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو مریض کو قے کرائیں۔ مسہل دیں۔ مگر یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ قے زیریں اعضاء کے امراض میں نہایت مفید اور بلا خطر ہوتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی

لے مثل آرد جو۔ آرد نخود۔ آرد باقلہ۔ سرکہ۔ گلاب۔ لعاب اسپغول اور کاسنی لگائیں۔

لے مثل بابونہ۔ خاخنہ۔ زیرہ۔ روغن گل۔ انڈے کی زردی ابھی کے لعاب کے ہمراہ حسب ضرورت طلا کریں

چاہیے ۔ کہ جب ورم خصیہ کی تھیلی میں ہوتا ہے تو عوارضات نہایت خفیف و ہلکے ہوتے ہیں ۔ اور ورم صرف خصیہ کی تھیلی ہی میں محسوس ہوتا ہے ۔ لیکن جب ورم خاص خصیوں میں ہوتا ہے تو مریض کو بخار ۔ پیاس جیسے دیگر عوارضات نہایت شدید ہوتے ہیں ؛

خصیوں کا بڑا ہونا

(عظم الخصیتین) اگر خصیے بغیر ورم کے بڑے ہو جائیں تو یہ فربہی کی قسم میں شمار ہوتے ہیں نہ کہ ورم کی قسم میں ۔ (اس مرض میں خصیے بغیر کسی تکلیف کے کافی بڑے ہو جاتے ہیں ۔ حتیٰ کہ بعض وقت اتنے بڑے ہو جاتے ہیں کہ انسان کو چلنا پھرنا اور حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ یہ مرض عام طور سے بہار و بنگال میں پیدا ہوتا ہے ۔ اس مرض میں خصیے کے اندر چربی یا گوشت کے اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض وقت ان میں پانی اُتر آتا ہے ۔ جس کو مرض قیلۃ الماء کہتے ہیں ۔ اس کا علاج سوائے عمل جراحی کے کچھ نہیں ۔ خواجہ

علاج :۔ اجوائن خراسانی ۔ شوکران ۔ لُفاح ۔ کوکنار ۔ چاقو تیز کرنے والی پتھری کا غبار ۔ تمام دواؤں کو سبز دھنیے کے پانی میں پیس کر مقام مرض پر ضماد کریں ۔ اگر ان دواؤں میں گل ارمنی اور سرکہ بڑھا دیں تو ضماد زیادہ قوی اور بہتر ہو جائے گا ۔ اور اگر اس لیپ کو بڑھے ہوئے پستانوں پر لگا دیا جائے تو اُن کو زیادہ بڑا ہونے سے روک دیتا ہے ۔ بشرطیکہ مریضہ کی غذا میں بھی کمی کر دی جائے ؛

عاقُونا

اس مرض میں عضو تناسل یا فمِ رحم میں اختلاجی کیفیت پیدا ہوتی ہے ؛ **علاج** :۔ تنقیہ مواد کے بعد تلطیفہ خون یعنی سرد دواؤں سے خون کے جوش کو کم کرنے کی کوشش کریں ۔ علاوہ ازیں تنقیہ عام کے بعد مرض کے عضو تناسل پر اور عورتوں کی فرج پر جونکیں لگائیں ۔ نیز غذا کی اصلاح کریں ؛

خصیوں کا درد

(المِ خصیہ ۔ وجع الانثیین) (۱) اگر خصیوں میں درد کا سبب ورم خصیہ ہو تو اس کا بیان

لہ قیلۃ الماء ۔ ہائیڈروسل : HYDROCELE

پچھلے صفحات میں گذر چکا۔ (۲) اور اگر اس کا سبب ریاح ہوں تو درد ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہوگا۔ ایسی صورت میں خصیوں پر گرم تیلوں کی مالش کریں۔ (۳) اگر اس کا سبب سوء مزاج گرم یا سرد ہو تو مزاج میں اعتدال پیدا کرنے والی چیزیں کھلائیں اور لگائیں۔ (۴) اور اگر درد کا سبب خصیوں پر چوٹ یا کچل جانا وغیرہ ہوں تو فصد کرنا لازمی ہے۔ علاوہ ازیں ایسی صورت میں بنفشہ۔ خطمی۔ مکوہ خشک۔ نیلوفر اور کدو کا ضماد کیا جائے۔ نہایت مفید ہوتا ہے۔

خصیوں کا چھوٹا ہو جانا

(تصغر الخصیہ) گاہے اس کا سبب سردی ہوتی ہے۔ جو خصیوں کو مرجھا دیتی اور سکیڑ دیتی ہے۔ علاج:۔ حمام کرائیں اور خصیوں کو ڈھیلا کرنے کے لیے تری اور گرمی پہنچانے والی چیزیں استعمال کریں اور گرمی پہنچائیں۔

خصیوں کا اوپر چڑھ جانا

(ارتفاع الخصیہ) بعض اشخاص میں یہ خصیے مراق[۱] کی طرف چڑھ جاتے اور بالکل نظر نہیں آتے۔ ایسی حالت میں مریض کو عسر البول (مشکل سے پیشاب آنا)۔ تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب آنا) عارض ہوتا اور خصیوں میں حرکات میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر خصیہ تھوڑا ہی سا اوپر چڑھا ہو تو سوائے ہلکے سے درد کے اور کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوتی۔ بلکہ بعض مریضوں میں درد بھی نہیں ہوتا۔ ہاں اگر یہ حالت ایک عرصہ تک قائم رہے۔ تو پھر خرابیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ علاج:۔ حمام کرائیں اور خصیوں کو نیچے لانے کے لیے فرفیون کا تیل ان پر ملیں۔ اور اگر مریض کو حمام کرانے اور آبزن میں بٹھلانے کے بعد خصیہ پر بڑی سینگھی لگا کر آہستہ آہستہ چوسا جائے۔ تو خصیہ نیچے کی طرف کھنچ آتا ہے۔ گاہے بعض اشخاص کا عضو تناسل بھی اوپر چڑھ جاتا

---

[۱] :۔ وہ جھلی جو جلد شکم کے نیچے اور عضلات شکم کے اوپر واقع ہے۔ اس لفظ کا اطلاق شکم کے ملائم اور نازک حصص پر بھی کرتے ہیں۔ یہاں مراق سے مراد شکم کے عضلات وغیرہ ہیں۔

اور سکڑ جاتا ہے۔ یہ اتنا کم ہو جاتا ہے۔ کہ باہر سے اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ (غلط ہے) اس کا علاج بھی وہی ہے جو خصیوں کے اوپر چڑھ جانے میں تحریر کیا گیا ہے ؛ نوٹ:۔ بعض اشخاص نے تجربہ سے بتلایا ہے۔ کہ اوپر چڑھے ہوئے خصیوں کی حالت میں اگر نیولے کا خشک گوشت سفوف کر کے کھلایا جائے تو خصیے نیچے آجاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ خواجہ ؛

دوالی الصفن[1]

(خصیوں کی وریدوں کا پھول جانا) اس مرض میں خصیہ کی تھیلی کی رگیں اسی طرح ابھر آتی ہیں۔ جیسی کہ بعض آدمیوں کی پنڈلی کی رگیں ابھر آیا کرتی ہیں۔ اس مرض کا علاج بالکل اسی اصول پر کریں جیسا کہ ہم پنڈلی کی رگوں کے پھول جانے میں تحریر کریں گے۔ اور اگر خصیوں کی تھیلی میں سختی بھی پیدا ہو جائے۔ تو جو علاج خصیوں کے ورم صلیب میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس کو اختیار کرنے سے یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے ؛ سوائے عمل جراحی کے دوسرا علاج نہیں۔ خواجہ ؛

کیسہ خصیہ کا لٹک جانا

(استرخاء الصفن) بعض آدمیوں کی خصیہ کی تھیلی نیچے لٹک جاتی اور حالت اعتدال سے لمبی ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب عام ضعف اور بڑھاپا ہوتا ہے۔

علاج:۔ مازو۔ حب الآس۔ گل سرخ۔ گلنار جیسی قابض و سکیڑ پیدا کرنے والی دواؤں کا لیپ کریں۔ نیز اسی قسم کی دواؤں کے جوشاندے سے نطول کیا کریں ؛

قروح قضیب و خصیہ

(عضو تناسل و خصیہ اور ان کے قرب وجوار کے زخم) ان مقامات پر جو زخم پیدا ہوتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ **اول**۔ تازہ زخم۔ ان کا علاج

---

[1] دوال فارسی میں چمڑے کے تسمے کو کہتے ہیں۔ پس دوالی کے لغوی معنی تسمہ نما ہیں۔ چونکہ اس مرض میں وریدیں پھول کر مثل تسمہ کے دکھائی دیتی ہیں۔ اس لیے یہ مرض اس نام سے موسوم ہے اور صفن کے معنی خصیوں کی تھیلی ؛

یہ ہے۔ کہ مُردار سنگ اور توتیا خوب باریک کر کے بطور سفوف اس پر چھڑکیں یا ان چیزوں کا مرہم بنا کر لگائیں۔ اگر بدن میں خون غالب ہو تو مادہ کا تنقیہ کریں:۔

نوٹ:۔ توتیا نہایت کاٹنے والی چیز ہے۔ لہٰذا اس کو بہت ہی خفیف مقدار میں استعمال کریں:۔

دوئم:۔ پرانے زخم۔ ایسے زخموں پر حسب ذیل مرہم لگایا جائے:۔

نسخہ:۔ دَمُ الاخوین۔ مرکی ہر ایک نو ماشہ۔ ایلوا۔ مردار سنگ۔ انزروت ہر ایک سات ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک کر کے نو ماشہ موم سفید اور چار تولہ روغن گُل میں ملا کر مرہم بنائیں اور مقام مرض پر لگائیں۔ عضو تناسل کے سوراخ میں جو زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ گاہے پیشاب جلن سے آنا ہوتا ہے۔ نیز عضو تناسل میں زخم کے مقام پر پیشاب کرتے وقت اور بلا پیشاب کرتے وقت درد محسوس ہوتا ہے۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو مثانہ کے زخموں میں تحریر کیا گیا ہے:۔

عُضوِ تناسُل کا ورم

اس مرض کا علاج ورم خصیہ کے طریقہ پر کریں:۔

عُضوِ تناسل و خُصیہ کی خارش

(حکۂ قضیب و خُصیہ) اس مرض کی موجودگی میں فصد کھولیں اور زانو وران کے مقام پر سینگھیاں لگائیں۔ صفرا کو خارج کرنے والے مسہل پلائیں اور مقام مرض پر گرم پانی کے تریڑے دیں۔ روغن گُل لگائیں اور سفیدی بیضۂ مرغ کا عضو تناسل و خصیہ پر طلا کریں:۔

نوٹ:۔ ٹنکچر آئیوڈین کا طلاء بہت مفید ہوتا ہے۔ خواجہ:۔

عضوِ تناسُل کے مسّے اور پھنسیاں

(ثآلیل و بثور صلب قضیب) ان مقامات پر جو مسّے اور سخت قسم کی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان پر کلونجی و سرکہ۔ مرغ کی چربی میں حل کر کے لگائیں۔ نیز مقامی مسوں کا علاج مسّوں کے طریقہ پر کریں۔

سُدّہ مجرائے قضیب

(عضو تناسل کے سوراخوں میں سُدّے پیدا ہو جانا)

اس مرض کا مطلب یہ ہے۔ کہ عضوِ تناسل کا سوراخ کسی وجہ سے بند ہو جائے چنانچہ اگر اس سوراخ کی بندش کا سبب مقامی پھنسی ہو۔ تو پیشاب جل کر اور مشکل سے آئے گا۔ علاج:۔ فصد کریں اور شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ شیرہ تخم۔ خرپزہ باقلہ میں نکال کر اور شربت خشخاش شریک کر کے پلائیں۔ اور اسپغول روغن بنفشہ میں لت کر کے عضوِ تناسل پر طلا کریں۔ اور جب پھنسی پھوٹ جائے تو شیاف ابیض۔ روغن گل اور عورت کے دودھ میں حل کر کے عضوِ تناسل کے سوراخ میں ٹپکائیں۔ اگر عضوِ تناسل میں شدید درد بھی ہو تو پھر تھوڑی سی افیون بھی شریک کر دیں:

(۲) اگر مجری بول بند ہو جانے کا سبب کوئی لیسدار خلط ہو تو پیشاب بغیر کسی تکلیف کے مشکل سے آئے گا اور گاڑھا ہو گا۔ علاج:۔ پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں اور عضو کو ڈھیلا کرنے والی دواؤں کے جوشاندے سے تر ڈیرے دیں۔ نیز ان ہی جوشاندوں میں تھوڑا سا روغن بابونہ ملا کر مجری بول میں پچکاری لگائیں:

(۳) اور اگر پیشاب کے راستوں مسّے پیدا ہو گئے ہوں تو اس صورت میں بھی پیشاب بمشکل اور بغیر جلن کے آئے گا۔ لیکن پیشاب گاڑھا نہ ہو گا:

علاج:۔ اگر مسے بیرونی منہ کے قریب ہوں تو ایلوا و سفیدہ کاشغری روغن گل میں حل کر کے مجری بول میں ٹپکائیں۔ اور اگر درد شدید ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔ نیز اس مقام پر سینگھیاں لگائیں:

عضوِ تناسل کا ٹیڑھا ہو جانا

(انعوجاجُ الذّکر) اس مرض کی پیدائش کا سبب گاہے عصبی تشنج یا عضلاتی ورم ہوتا ہے۔ نیز یہ صورت ان لوگوں میں بھی عموماً پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کو جلق لگانے اور لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی عادت ہو جاتی ہے

علاج:۔ سبب کو زائل کرنے کے بعد عضو پر روغن سوسن یا روغن نرگس مرغیوں کی چربی وغیرہ میں حل کر کے لگائیں۔ بعد ازاں حمام میں داخل ہو کر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب سیدھا ہو جائے تو پٹی باندھ دیں۔ طلا

پیرسے والا اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس کا نسخہ دہلی کے مرکبات موجود ہے۔ (خواجہ)

اکیسواں باب

صفاق۔ ثرب اور مراق کی بیماریاں

(امراض صفاق، ثرب و مراق)

یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ شکم کے عضلات کی زبریں جھلی کو اصطلاح میں مراق اور اس سے نچلی جھلّی کو صِفاق کہتے ہیں۔ اِسی صِفاق کے زیریں جانب نہایت موٹا چربی دار پردہ ہوتا ہے۔ جو احشاء کے ساتھ لگا رہتا اور آنتوں کے سامنے جھالر کی طرح لٹکا رہتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں ثَرب کہتے ہیں

قیل۔ قیلہ (خصیہ کی تھیلی میں پانی یا کسی دوسری سیّال چیز کا جمع ہونا) اس مرض میں صِفاق کا وہ سوراخ جو کنج ران میں ہوتا۔ اور اس کے اندر سے خصیہ کے رباطات۔ مجرئ منی اور عروق وغیرہ خارج ہو کر خصیوں میں پہنچتے ہیں۔ وہ کسی قدر کشادہ ہو جاتا۔ یا اس مقام سے صِفاق پھٹ جاتی ہے (جو نا ممکن ہے) لہٰذا اس سوراخ کے ذریعہ ثرب یا مقامی آنت یا ریاح یا پانی اتر کر خصیہ کی تھیلی میں چلا جاتا ہے۔ اس کو اصطلاح طب میں فَتق کہتے ہیں۔ لیکن جمہور اطبّاء اس کا نام اُدرَہ اور قَرو بھی رکھتے ہیں۔ لیکن اگر اس مقام پر بجائے سیّال مادہ کے غلیظ و گاڑھا مادّہ اُتر آئے تو اس کو قَیل و لحمی کہتے ہیں۔ میں اس مرض کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے تحریر کرتا ہوں:۔

(۱) قیلۃ الامعاء اس اصطلاح کے معنی یہ ہیں کہ خصیے کی تھیلی میں

مجریٰ اربیہ کی راہ آنت اُتر آئے۔ جس کا اُترنا رفتہ رفتہ ہو اور وہ بمشکل واپس ہوتی ہو۔ نیز آنت لوٹاتے وقت قراقر کی آواز موجود ہوتی ہے۔ اس صورت کی موجودگی میں بعض اوقات مریض کو قولنج بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ اُتری ہوئی آنت کو آہستہ آہستہ ملیں اور اپنی جگہ واپس کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آنت جلد اپنے مقام پر واپس نہ ہو تو گرم پانی اس مقام پر ڈالیں آبزن میں بٹھلائیں۔ جب اس تدبیر سے آنت اپنی جگہ پر واپس ہو جائے تو یہ لیپ خصیوں۔ کنج ران اور پیڑو پر لگائیں :

نسخہ ضماد :۔ مصطگی۔ انزروت۔ سرو کا پھل۔ سرو کے پتے۔ اقاقیا۔ گلنار مرکی۔ دم الاخوین۔ پھٹکری۔ رسوت۔ اُکھلؔ۔ ایلوا تمام دوائیں ہموزن لے کر سفوف کریں اور مکوہ کے پتوں کے پانی میں حل کر کے کپڑے پر چپکا کر خصیوں پر لگائیں اور گدی رکھ کر باندھ دیں۔ تاکہ وہ اپنی جگہ مضبوطی سے بندھا رہے تین روز تک اسی طرح بندھا رہنے دیں۔ اور اس دوران میں مریض کو پشت کے بل لٹائیں۔ بعد ازاں تین دن گذر جانے پر آہستہ آہستہ کھلائیں۔ اور ایسی چیزوں کے کھلانے پلانے سے قطعاً پرہیز کریں جو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ جوارش کمونی کھلاتے رہیں۔ اور اس مرض کے لیے جو پیٹی (لگام) مخصوص ہوتی ہے اس کو ہر وقت باندھے رہیں (یہ پیٹیاں عام طور سے ہر سائز کی بازار میں ٹرس کے نام سے فروخت ہوتی ہیں)

(۲) قیلتہ الثرب اس حالت میں کنج ران کے سوراخ سے بجائے آنتوں کے ثرب نکل آتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ خارج شدہ ثرب لوٹانے سے بمشکل اپنی جگہ واپس ہوتی ہے۔ مگر اس میں لوٹتے وقت قراقر قطعاً نہیں ہوتا۔ قیلتہ الامعاء اور ثرب میں یہی فرق ہے۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جو اوپر تحریر کر دیا گیا۔

(۳) قیلتہ الریح اس کیفیت میں خصیوں کی تھیلی کے اندر ریاح بھر جاتی ہیں۔ لیکن ان ریاح کو جب اوپر کی طرف دبایا جاتا ہے تو بآسانی واپس چلی جاتی ہیں۔ مگر واپسی پر قراقر کی آوازیں نہایت شدید ہوتی ہیں۔

علاج:- ریاح کو زائل کرنے اور خارج کرنے والی چیزیں کھلائیں اور لگائیں۔ نیز ریاح پیدا[1] کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ اور خصیوں پر ہر وقت لنگوٹ کسے رہنا چاہیے:

نوٹ:- خصیوں کے اوپر صفاق کا استر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پانی مترشح ہوتا رہتا اور جذب ہوتا رہتا ہے۔ اگر انجذاب میں کمی پیدا ہو جائے۔ یا پانی حد سے زیادہ مترشح ہو تو پھر طبقہ بیضا کے نیچے پانی جمع ہو کر خصیوں کے حجم کو بڑھا دیتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ خصیہ کے طبقہ بیضا کو کاٹ کر پانی نکال دیا جائے اور طبقہ کو الٹ کر خصیہ سے سی دیا جائے۔ (خواجہ)

(۴) قیلۃ الماء (قیلہ مائیہ - استسقاء الخصیہ) اس حالت میں خصیہ کی تھیلی کے اندر پانی بھر جاتا ہے۔ جس سے وہ سخت ہو جاتی اور پانی کسی تدبیر سے اوپر واپس نہیں جاتا: علاج[2]:- پانی کو اسی طریقہ پر جذب کریں۔ جیسا کہ ہم نے استسقاء زقی کے ماتحت تحریر کر دیا ہے۔ اگر اس تدبیر سے آرام نہ ہو تو عمل بزل[3] کریں۔ یعنی آلہ کے ذریعہ دستور کے مطابق خصیہ کا پانی نکال دیا جائے۔ (اس کا طریقہ جراحیات صغیرہ مصور میں درج ہے):

(۵) قرو لحمی اس حالت میں خصیہ کی تھیلی کے اندر غلظت، تناؤ اور سختی محسوس ہوتی ہے۔ مگر خصیہ کے جسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوتی۔ اسی علامت سے ورم خصیہ اور قرو لحمی میں فرق کیا جاتا ہے: اس مرض میں خصیہ کی تھیلی کے اندر بجائے پانی کے گوشت یا چربی کے اجزاء جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ درحقیقت خصیوں کی ایک لحمی رسولی ہے۔ یہ مرض بنگال۔ آسام اور دکن میں بکثرت ہوتا ہے۔ اس کا علاج سوائے عمل جراحی کے کچھ نہیں: (خواجہ):

---

[1] ریاح پیدا کرنے والے کھانے اور میوے مثل باقلا۔ لوبیا۔ مسور۔ امرود۔ کھیرے۔ ککڑی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ [2] جو کا آٹا اور بکری کی مینگنی ملا کر لیپ کریں اور معجون کندر کھلائیں۔

[3] اصطلاح جراحی میں استسقاء زقی کے مریضوں میں ناف کے نیچے شگاف دے کر پانی نکالنا یا مرض قیلہ مائیہ میں فوطوں میں شگاف دے کر پانی نکالنا۔ ٹے پنگ tapping

علاج:۔ جوشاندہ افتیمون کے ذریعہ سودا کو خارج کریں۔ بقیہ وہ تمام طریقہ علاج اختیار کریں جو خصیہ کے ورم صلب میں بیان کیا گیا ہے:۔

فتق۔ مراق البطن وفتق الاربیہ

(شکم کے پردہ مراق کا پھٹ جانا یا کنج ران کے پاس پردہ صفاق کا پھٹ کر ابھر آنا) بعض اشخاص میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے کہ ان میں صفاق ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے سے پھٹ جاتی اور پردۂ مراق صحیح و سالم رہتا ہے۔ چنانچہ اس پھٹی ہوئی صفاق کے نیچے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ صفاق سے باہر آ کر ابھر جاتا اور اپنے ساتھ پردۂ مراق کو بھی ابھار دیتا ہے۔ اسی کو اصطلاح میں فتق البطن کہتے ہیں۔ گاہے بعض آدمیوں میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کہ کنج ران کے پاس تقبۂ اربیہ کے مقام پر صفاق پھٹ جاتی (غلط ہے) اور صفاق کے نیچے رہنے والی چیزیں کنج ران میں ابھر آتی ہیں۔ اس کو اصطلاح طب میں فتق الاربیہ کہتے ہیں:۔

نوٹ:۔ بعض لوگوں کا مجرئی اربیہ پیدائشی طور پر کسی قدر کشادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا آنت اس راستہ میں آ کر بند ہو جاتی ہے جس سے یہ مقام کسی قدر پھول جاتا ہے۔ اس کو فتق کی ابتدا خیال کرنا چاہیے۔ بعض لوگوں میں پیدائشی طور پر ناف کے اندر داخل ہونے والی حبل السرہ کا سوراخ کسی قدر نامکمل رہ جاتا ہے۔ لہٰذا آنت کا کچھ حصہ اس سوراخ کی راہ باہر آ جاتا اور ناف کے مقام پر بڑھاؤ پیدا کر دیتا ہے۔ جس کو اصطلاح میں فتق السرہ بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کا علاج عمل جراحی ہے۔ (خواجہ)

علاج:۔ جس مقام پر صفاق یا مراق میں شگاف پیدا ہوا ہو وہاں پر موٹی گدیاں رکھ کر مضبوط پٹیاں باندھ دی جائیں۔ نیز قبض و سکیڑ پیدا کرنے والی دواؤں کا لیپ کیا جائے۔ علاوہ ازیں وہ تمام قسم کے پرہیز اختیار کئے جائیں۔ جو قیلۃ الامعاء کے ماتحت تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ مرض علاج کرنے پر زائل نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس سے زیادہ علاج اس کا اور کوئی نہیں کہ مرض کو زیادہ نہ ہونے دیا جائے۔ بعض اطباء نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ گرم سلاخ سے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو فتق کی ابتدا میں داغ دیا جائے تو کافی فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ میں جو رگ ہے اس پر مخالف جانب

ئے فیمرل ہرنیا۔

کے انگوٹھے کی رگ میں داغ دے دیا جائے۔ مفید ہوتا ہے۔

ناف کا اُبھر جانا

(نتوء السرہ) اگر پیدائش کے فوراً بعد ناف کاٹتے وقت کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ اور اس وجہ سے ناف میں تکلیف بھی ہو اور وہ اُوپر کی طرف اُبھر بھی آئے تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ مقام اُبھار پر موٹی گدّیاں رکھ کر مضبوط پٹی باندھ دی جائے لیکن جب یہ مرض پُرانا و مستحکم ہو جاتا ہے تو پھر دُور نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ مرض پیدائش کے بعد ناف کاٹنے کی خرابی سے پیدا نہ ہُوا ہو تو پھر ناف کے مقام پر پردۂ صفاق کے پھٹنے سے پیدا ہُوا ہوگا۔ یا اس مقام پر رطوبت بلغمیہ کے اجتماع سے لاحق ہُوا ہو گا۔ جیسا کہ استسقاء زقّی میں ہوتا ہے۔ گاہے ریاح کے جمع ہو جانے سے بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ استسقاء طبلی میں ہوا کرتا ہے۔ گاہے ناف کے مقام پر جلد کے نیچے زائد گوشت پیدا ہو جانے سے ناف اُبھر آیا کرتی ہے۔ گاہے ناف کے زیریں جانب کسی رگ کے پھٹ جانے اور خون جمع ہونے سے واقع ہُوا کرتی ہے ؛ گاہے حمل کے آخری ایام میں بھی ناف اُبھر آیا کرتی ہے جو وضع حمل کے بعد زائل ہو جاتی ہے۔

علامت: اگر ناف اُبھرنے کا سبب فتق ہے تو دبانے سے اندر کو دب جائے گی۔ لیکن واپسی میں بعض اشخاص کے اندر قراقر ہو گا اور بعض میں نہیں۔ اور اگر اس کا سبب رطوبت ہوگی۔ تو اس اُبھار میں بوجھ محسوس ہو گا۔ ریاح کی موجودگی میں مقام مرض چھُونے پر نرم معلوم ہو گا۔ نیز ریاح پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے ورم میں زیادتی ہو جائے گی۔ اور اگر ریاح کو زائل کرنے والی چیزیں کھائی جائیں گی تو ورم میں کمی پیدا ہو جائے گی۔ ناف کے زیریں حصہ میں زائد گوشت پیدا ہونے کی صورت میں اُبھار کے اندر سختی محسوس ہو گی۔ اور وہ ایک حالت پر قائم رہے گا۔ اور اگر مقام مرض پر خون جمع ہو جانے سے اُبھار پیدا ہُوا ہے تو ورم کا رنگ بنفشی یا سیاہ ہو گا۔ **علاج:** فتق کے باعث پیدا شدہ ورم کا علاج فتق کے ماتحت تحریر کیا جا چکا۔ رطوبت و ریاح سے پیدا شدہ اُبھار کا علاج استسقاء زقّی و طبلی میں بتلایا جا چکا ہے۔ اگر زائد گوشت پیدا

ہو جانے کی صورت میں اُبھار پیدا ہوا ہو تو اس کو قطعاً نہ چھیڑا جائے۔ کیونکہ یہ لا علاج مرض ہے۔ اگر اس کو کاٹا گیا۔ تو اس میں مریض کے مر جانے کا خطرہ ہے۔ اور اگر مقام مرض پر اجتماع خون واقع ہونے سے اُبھار پیدا ہوا ہو تو وہاں پر جونک لگائیں۔ اور رگوں کے منہ کو بند کرنے والی قابض دوائیں جن کا تذکرہ نکسیر کے ماتحت کیا جا چکا ہے۔ پیس کر ضماد کریں۔ تاکہ دوبارہ اُبھار پیدا نہ ہونے پائے۔

بائیسواں باب

عورتوں کی مخصوص بیماریاں

(امراض مخصوصہ نسواں)

عُقر (بانجھ پن بے اولاد ہونا) (۱) اگر اس مرض کا سبب رحم کا سوء مزاج ہے۔ عام اس بات سے کہ وہ گرم ہو یا سرد تر ہو یا خشک سادہ ہو یا مادی۔ تو اس کا علاج سبب کے موافق کریں۔

(۲) اگر رحم میں حرارت موجود ہو۔ تو اس کی علامت یہ ہے۔ کہ خون گرم غلیظ اور کالا سیاہ ہوگا۔ رحم میں سردی کی موجودگی پر حیض دیر سے اور بغیر کسی سوزش و جلن کے آئے گا۔ نیز خون کا قوام پتلا ہوگا۔ خشکی کی موجودگی میں مزاج خشک ہوگا۔ اور حیض کی مقدار بہت تھوڑی ہوگی۔ تری کی موجودگی میں رحم سے سیلان رطوبت ہوگا۔ اگر اس قسم کی عورتوں کو حمل رہ جائے تو دو تین ماہ سے زیادہ نہ ٹھہرے گا۔

(۳) اگر رحم میں سوء مزاج مادی موجود ہے تو رحم سے خارج ہونے والی رطوبت کے رنگ

ف پس سفیدی اس رطوبت کی مادہ بلغمی۔ زردی مادہ صفراوی اور سیاہی مادہ سوداوی کا نشان ہے۔

سے تشخیص کر سکتے ہیں۔ کہ وہ کس خلط کی موجودگی کے باعث ہو رہا ہے۔ (۴) اگر زیادہ فربہی کے باعث عورت میں بانجھ پن پیدا ہو تو عورت کو دُبلا کیا جائے اور اگر اس کا سبب زیادہ دُبلا پن ہو تو عورت کو اوسط درجہ میں موٹا و گداز کیا جائے (۵) اگر بانجھ پن کا سبب حیض کی بندش ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ حیض کو جاری کیا جائے۔ (۶) اگر بانجھ پن کا سبب رحم کا ورم یا بواسیر رحم یا زخم و صلابت رحم ہو تو ان امراض کے اسباب کو رفع کیا جائے۔ جن کا تذکرہ ہر ایک مرض کے ماتحت مناسب موقع پر کر دیا گیا ہے۔ (۷) اگر بانجھ پن کا سبب رحم کی غلیظ ریاح ہوں تو ایسی صورت میں پیڑو کے اندر نفخ موجود ہو گا۔ اور جماع کے وقت ریاح کی آواز رحم سے زور کے ساتھ خارج ہو گی ؛ علاج :۔ ریاح کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور پیڑو پہ آگ کی سینگھیاں لگائیں نیز روغن بیدانجیر دس ماشہ روزانہ جوشاندہ اصول کے ہمراہ استعمال کریں۔ پرندوں کا گوشت کھلائیں ؛ (۸) اگر فمِ رحم میں ورم صلب یا رتق یا مسئوں کے پیدا ہو جانے سے رحم کا منہ بند ہو جائے اور اس وجہ سے عورت میں بانجھ پن لاحق ہو جائے تو ان امراض کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ جس کی ترکیب مفصلاً آئندہ تحریر کی جائے گی۔ بانجھ پن کی اس قسم کو اصطلاح طب میں انغلاق الرحم کہتے ہیں۔

(۹) اگر فمِ رحم فرج کے سوراخ کی سیدھ سے ہٹ کر کسی جانب پھر جائے اور اس صورت میں منی رحم کے اندر نہ ہو سکے۔ تو عورت بے اولاد رہے گی۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ جماع کے وقت عورت کو درد محسوس ہو گا۔ اس کا علاج میلان الرحم کے ماتحت بیان کیا جائے گا ؛

(۱۰) اگر بانجھ پن کا سبب یہ ہو۔ کہ عورت مرد کے انزال کے فوراً بعد اُٹھ کھڑی ہو یا ایسی سخت حرکت وغیرہ کرے جس سے منی پھسل کر باہر آجائے تو ان امراض کا علاج یہ ہے کہ ایسا کرنا چھوڑ دیا جائے۔

(۱۱) گاہے بانجھ پن بجائے عورت کے مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں منی کے فاسد مزاج کو معلوم کر کے اور عضو کی حقیقت و کیفیت سے واقفیت

حاصل کر کے مرد کا مناسب علاج کیا جائے:

(۱۲) گاہے ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ مرد و عورت پیدائشی طریقہ پر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے ۔ جیسے کہ بعض درخت پھل پیدا کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں جو حقیقتاً اصلی و حقیقی بانجھ پن ہے اور یہ بالکل لاعلاج مرض ہے:

بفرض محال بانجھ پن خواہ مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے دونوں کے امتحان کا طریقہ یہ ہے کہ مرد و عورت کی منی جدا جدا حاصل کر کے پانی میں ڈالی جائیں ۔ جس فرد کی منی پانی پر تیرتی رہے ۔ اسی کو بانجھ تصور کیا جائے ۔

نوٹ :۔ عورت کی منی درحقیقت وہی رطوبت ہے جس میں بیضہ انثیٰ ہوتا ہے اور جس کے ذریعہ وہ بیضہ انثیٰ خصیۃ الرحم سے قاذف نالی اور رحم میں پہنچتا ہے مرد کی منی کا جزو اصلی کرم منی ہے ۔ اور عورت کی منی جزو اصلی بیضہ انثیٰ ہے ۔ انہی دونوں کے باہم اتصال سے حمل قرار پاتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن اطبائے قدیم اور عوام کے نزدیک عورت کی منی سے مراد وہی رطوبت لی جاتی ہے ۔ جو مباشرت کے اختتامی دور میں خارج ہوتی ہے ۔ حالانکہ اس وقت عورت کے غدد مہبلی سے جو رطوبت لزج آہستہ آہستہ خارج ہوتی اور تمام اعضائے تناسل بیرونی کو تر کر دیتی ہے ۔ وہ عورت کی مذی ہے منی نہیں ۔ گو عورت اس کے اخراج سے لذت حاصل کرتی ہے ۔ لیکن اس کا استقرار حمل سے کوئی تعلق نہیں انزال سے ذرا قبل وظیفہ زوجیت منقطع کر دینے پر مرد کی منی برائے امتحان حاصل کی جا سکتی ہے ۔ لیکن عورت کی نہیں ۔ ایسی حالت میں وہ اکثر رطوبت مذی کے اخراج کے ذریعہ اس قدرتی تسکین حاصل کرنے سے رک جاتی ہے جو اعضائے نسوانی میں جماع سے پیدا شدہ اجتماع خون کو رفع کرنے کے لیے ضروری ہے ۔ اس لیئے قدمائے اس مسئلہ میں دھوکا کھایا ہے: (خواجہ)

موجودہ دور میں مرد کے بانجھ ہونے کی علامت یہ ہے ۔ کہ اگر اس کا مادہ منویہ خوردبین سے دیکھا جائے تو اس میں حوین منویہ موجود نہ ہوں ۔ یہ حقیقی بانجھ پن ہے اور اس کا کوئی علاج نہیں ۔ علاوہ ازیں تمام ایسے اسباب جو عمومی طور پہ بدن کو کمزور کر دیں یا مقامی طور پر اعضائے تناسل کو خراب کر دیں تو وہ سبب عقر ہو سکتے

ہیں ۔ لہٰذا جو سبب بھی عُقر کا ہو اُس کو زائل کرنے کی کوشش کریں ۔ لیکن اگر کوئی سبب پیدائشی ہو تو وہ لاعلاج ہے ۔ (خواجہ)

دوائیں جو بالخاصہ استقرار حمل کے لیے مفید ہوتی ہیں حسب ذیل ہیں ۔

برادہ دندان فیل بمقدار ساڑھے چار ماشہ روزانہ کھلائیں ۔ **دیگر ۔** ہاتھی کا پیشاب جماع کے وقت یا جماع سے پہلے پلائیں ۔ **دیگر ۔** پنیر مایہ خصوصاً خرگوش کا پنیر مایہ بطور فرزجہ حیض سے فارغ ہوتے ہی استعمال کریں ۔ اور تھوڑی دیر رکھنے کے بعد نکال ڈالیں اور جماع میں مشغول ہوں ؛

کثرت اسقاط

کے اسباب گاہے خارجی ہوتے ہیں اور گاہے نفسانی یا بدنی ۔ **علاج :** ۔ اسباب کو زائل کیا جائے ۔ جن کا تفصیلی تذکرہ عُقر کے ماتحت کیا جا چکا ہے ۔ کیونکہ یہ دونوں مرض اکثر اوقات متحدہ اسباب سے پیدا ہوتے ہیں ؛

نوٹ : ۔ اکثر اوقات اسقاط کی وجہ یہ ہوتی ہے ۔ کہ زوجین (مرد عورت) سوزاک یا آتشک میں مبتلا ہوتے ہیں پس سوزاک و آتشک کا علاج مقدّم ہے ۔ (مترجم)

مُشکل سے بچّہ پیدا ہونا

(عُسرِ ولادت) اس مرض کا علاج حسب ضرورت جیسا موقع ہو ویسا کیا جائے ۔ لیکن ہر ایک حاملہ خصوصاً وہ حاملہ جس کے بچّہ بڑی مشکل و دشواری سے پیدا ہوتا ہو ۔ اس کے لیے ہمارا صحیح مشورہ یہ ہے ۔ کہ طبیعت اور قوت ہضم کی برداشت کے مطابق دُودھ پلایا جائے ۔ اور جب وضع حمل کے علامات نمایاں ہوں تو پہلے حمام کرایا جائے ۔ بعد ازاں بدن پر گرم پانی گرایا جائے اور آبزن میں بٹھلایا جائے ۔ نیز روغن کی مالش کی جائے ۔ حاملہ کو چند قدم ٹہلایا جائے ۔ ان چیزوں سے فراغت پانے کے بعد وضع حمل کے لیے قابلہ کو توجہ دلائی جائے لیکن حاملہ کو پہلے ہی سے پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو جانا چاہیے ۔ ٹھنڈے پانی اور دیگر ٹھنڈی و تُرش چیزوں سے پرہیز کیا جائے ۔ اور وضع حمل سے چند یوم پہلے ہی صرف شوربہ ہی غذا میں رکھا جائے ۔

نوٹ :۔ اگر عسرِ ولادت کا سبب عانہ کی بد وضعیاں ہوں تو پھر عمل قیصر یہ ہی زیادہ کارآمد ہے ۔ وگرنہ ماں یا بچہ سے ہاتھ دھونا پڑے گا ۔ (خواجہ)

جب وضع حمل کا درد شروع ہو تو سکون سے کام لیا جائے ۔ اور سانس روکا جائے ۔ زیادہ زور سے آواز نہ نکالیں اور پیروں کو پائنتی میں اڑا کر زور لگائیں ۔ اس حالت میں قابلہ کو چاہیے ۔ کہ وہ روغن بادام ۔ یا روغن کتاں نیم گرم فمِ رحم پر مالش کرے اور رحم میں ٹپکائے ۔ تاکہ بچہ آسانی کے ساتھ پھسل کر خارج ہو جائے ؎

حسب ذیل دوائیں عسرِ ولادت کو آسان بنا دیتی ہیں ۔ سنگ مقناطیس کا بڑا سا ٹکڑا وضع حمل کے وقت حاملہ کے بائیں ہاتھ میں رکھیں

دیگر :۔ بیخ مرجان دائیں بازو پر باندھیں ۔ دیگر ۔ دارچینی کھلائیں ۔

دیگر :۔ اگر بھنگ وجند بیدستر دونوں باہم ملا کر استعمال کریں تو وضع حمل بہت جلد ہو جاتا ہے لیکن یہ دوا اس وقت دیں جب کہ حاملہ کو حرارت موجود نہ ہو

دیگر :۔ پوست املتاس ڈیڑھ تولہ سفوف کر کے کھلائیں ۔ شربت بنفشہ میں چنوں کا پانی ملا کر پلائیں ۔ اس تدبیر سے بچہ اور آنول نال فوراً خارج ہو جاتی ہے ۔ حاملہ کو عطریات زیادہ نہ سونگھائیں ۔ خصوصاً وضع حمل کے وقت ان چیزوں سے بالکل پرہیز کرایا جائے ؎

مشیمہ کا رک جانا اور بچہ کا پیٹ میں مرجانا

(احتباس مشیمہ و موت جنین)

جب بچہ پیٹ میں مرجاتا ہے تو اس کی حرکت رحم کے اندر بند ہو جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں حاملہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے اور اس کا سانس الٹ پلٹ کر متواتر آنے لگتا ہے ؎ علاج :۔ مرتے ہوئے بچہ کو خارج کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں ۔ اس غرض کے لیے مشکطرامشیع ۔ پرسیاؤشان ۔ ابہل ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ۔ ترمس ۔ پودینہ ہر ایک سات ماشہ تمام دواؤں کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور پونے چار تولہ مصری ملا کر پلائیں ؎ نیز نکچھکنی اور گلونجی کا

سفوف سونگھا کر چھینکیں لائیں۔ اور جب چھینک آنے لگے تو ناک اور منہ بند کر لیا جائے۔ تاکہ چھینک کا جھٹکہ اندرونی احشار خصوصاً رحم پر پڑے اور بچہ جلد تر خارج ہو جائے۔ اگر سانپ کی کینچلی اور کبوتر کی بیٹ دونوں ایک ساتھ یا علیحدہ علیحدہ جلا کر رحم میں دھونی دیں تو مرا ہوا بچہ اور مشیمہ جلد تر باہر آجاتا ہے۔ اگر مذکورہ تدابیر سے بچہ خارج نہ ہو تو جنین کو کاٹ کر نکالا جائے جس کا طریقہ ہر ایک قابلہ جو ان فرائض کو انجام دینے کی اہل ہو بخوبی جانتی ہے:

نفاس کا بند ہو جانا

(احتباس نفاس) نفاس وہ رطوبت ہے جو وضع حمل کے بعد چند یوم تک تقریباً بیس سے چالیس دن تک عورتوں کے رحم سے خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کی تفصیل مڈوائفری مصنفہ ڈاکٹر مس شمیم خواجہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس مرض کا علاج بالکل احتباس حیض کے اصول پر کریں:

ضروری دوائیں

یہاں پر ایسی دوائیں تحریر کی جاتی ہیں جو رحم کے اس درد کو سکون دیتی ہیں جو بعض عورتوں کو وضع حمل کے بعد ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک تخم کتان ہے۔ اس کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور بذریعہ حقنہ رحم تک اس جوشاندے کو پہنچائیں۔ وضع حمل کے بعد بلا ضرورت حقنہ کرنا سخت خطرناک ہے:

دیگر:۔ گدھی کے نیمگرم دودھ سے عورت کو طہارت کرائیں:

دیگر:۔ خچر اور گدھے کے سُم کی دھونی رحم میں پہنچائیں:

دیگر:۔ آب صعتر پلائیں

دیگر:۔ خبازی کا جوشاندہ پلائیں اور اُسی کا حقنہ رحمی کریں:

دیگر:۔ اگر مذکورہ بالا چیزوں سے فائدہ نہ ہو تو کنار پانی میں بھگو کر چھان لیں اور مریضہ کو ایک ایک گھونٹ کر کے پلائیں:

انتباہ:۔ گاہے اس قسم کی ضرورتیں پیش آجاتی ہیں۔ کہ حمل کو ساقط کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ لیکن حمل ساقط کرنے کا فعل اس وقت تک ہرگز نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی شدید ضرورت نہ ہو۔ خصوصاً اس وقت تو بہت ہی احتیاط سے

کام لیا جائے جبکہ جنین میں زندگی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔

تدبیر اسقاط یہ ہے کہ معمولی کاغذ کا فتیلہ بنا کر رحم کے منہ میں رکھیں اگر اس فتیلہ کو قطران یا آب [illegible] یا جوشاندہ اندرائن میں بھگو کر اور لگائے کے پتہ میں لت کر کے استعمال کیا جائے تو بہت جلد اسقاط ہو جاتا ہے۔

دیگر:- ہینگ پونے دو ماشہ۔ سداب خشک ساڑھے دس ماشہ مُرمکی[1] ساڑھے تین ماشہ تمام کو کوٹ چھان کر اُبہل کے جوشاندے کے ہمراہ صبح و شام کھلایا جائے۔ بیان کردہ دواؤں کی مقدار ایک خوراک ہے۔ جب یہ دوا پلائی جائے تو عورت کو غذا میں چنوں کا شوربہ پلایا جائے۔

دیگر:- تریاق اربعہ بھی اس غرض کے لئے نہایت مجرب و مفید چیز ہے پھر جو دوائیں مردہ جنین اور مشیمہ کو خارج کرنے والی ہیں وہ اسقاط میں بھی مفید ہوتی ہیں۔ جب اسقاط کرانا مقصود ہو تو عورت کو پہلے حمام کرا دیا جائے۔ اور پیٹ پر روغن بید انجیر کی مالش کی جائے اور غذا میں کافی روغن دار شوربے پلائے جائیں۔ بعد ازاں اسقاط کرنے والی دوائیں پلائی جائیں۔ اور جب اسقاط کا عمل ختم ہو جائے تو گوگل ورائی کی رحم میں دھونی دی جائے۔ تاکہ خون اچھی طرح خارج ہو جائے۔ اور مقام اسقاط پر لوتھڑوں کی شکل میں بند ہو کر نہ رہ جائے۔

اگر یہ غرض مقصود ہو کہ عورت کو حمل ہی نہ ہونے پائے۔ تو اس کی بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ جماع سے فراغت ہونے کے بعد عورت سات آٹھ مرتبہ کودے یا جماع کے بعد فوراً چھینک لانے کی کوشش کی جائے۔ اگر حشفہ پر تل کا تیل لگا کر جماع کیا جائے تو وہ منی کو پھسلا کر باہر نکال دیتا ہے۔ اسی طرح مرچ سیاہ کا حمول جماع کے بعد مانع حمل ہے۔ اگر ہاتھی کی لید خشک کر کے پیس لی جائے اور شہد میں حل کر کے عورت کو کھلا دی جائے تو تمام عمر عورت حاملہ نہ ہوگی۔

جھوٹا حمل (رحا جار) یہ مرض بالکل حمل کے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اور صحیح حمل میں یہ فرق ہے۔ کہ جھوٹے

[1] اس کو مکہ کی طرف نسبت دے کر مُرمکی لکھا جاتا ہے۔

حمل میں حمل کی مدت گزر جانے پر بھی ولادت نہیں ہوتی۔ نیز حقیقی حمل کی دوسری علامات بھی موجود نہیں ہوتیں۔ نیز جھوٹے حمل اور اِستسقاء[1] میں ایک عقلمند اور حاذق طبیب بہت آسانی سے فرق کر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں جھوٹے حمل میں پیٹ کے اندر جو سختی ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ پاؤں میں سستی اور ترہل یعنی ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ اگر اس مرض کا سبب ورم صَلَب ہو تو اس کا علاج آنے والا ہے۔ اور اگر اس کا سبب کسی خلط کا اجتماع یا پیدائش ریح ہو تو ان کا تذکرہ و علاج عُقر کے ماتحت تحریر کیا جا چکا۔ اور اگر اس کا سبب کوئی ناقص صورت ہو مثلاً رحم صرف عورت کی منی کو قبول کر کے اس میں تغیّر و تصرف شروع کر دے تو اس نامکمل لوتھڑے کو اسی طریقہ پر خارج کیا جائے جس کو ہم نے اِسقاط و اخراج جنین کے ماتحت تحریر کیا ہے۔

حیض کی زیادتی

(کثرت طمث) اگر حیض ایام مقررہ کے علاوہ برابر آتا رہے تو اس کو اصطلاح طب میں اِستحاضہ کہتے ہیں۔ پس (۱) اگر اس کا سبب خون کی زیادتی ہو تو امتلاء خون کی علامات تمام بدن میں موجود ہوں گی۔

نوٹ:۔ کثرت حیض ایک علامت ہے جو رحم کے اکثر امراض میں نمایاں ہوتی ہے۔ مثلاً انقلاب الرحم۔ سرطان الرحم۔ ورم رحم۔ زخم رحم۔ انشقاق رحم۔ وغیرہ میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اسی طرح جن عورتوں کو خون بواسیر جانے کی عادت ہوتی ہے۔ ان میں خون بواسیر بند ہونے پر حیض بکثرت آنے لگتا ہے۔ چنانچہ حیض کی کثرت کا سبب جو بھی ہو اس کا باقاعدہ علاج کیا جائے۔ جیسا کہ مصنف نے خود علیحدہ علیحدہ اپنے مقام پر بیان کیا ہے۔ (خواجہ)

علاج:۔ فصد کے ذریعہ خون کو کم کرنے کی کوشش کریں یا دونوں پستانوں

---

[1] اِستسقاء میں پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ شکم بہت بڑا ہوتا ہے۔ جس کو دبانے سے پانی کی لہر محسوس ہوتی ہے۔[2] یہ دوا حمل گرانے کے لیے دی جاتی ہے۔ رجا اور آسانی وضع حمل میں بھی مستعمل ہے۔ مرکی ست گندہ بہروزہ۔ جاؤ شیر ہموزن پیس کر سات ماشہ کھلائیں اور اوپر سے سونف یا کرفس کا پانی پلائیں۔

پہ مضبوط پٹیاں باندھ کر یا ان پر سینگھیاں لگا کر خون کو دوسری طرف مائل کرنے کی کوشش کریں۔ فصد سے فارغ ہونے کے بعد قرص کہربا قبض پیدا کرنے کے لیے کھلائیں۔ ممسک شافی استعمال کریں :

(۲) اگر کثرت حیض کا سبب خون کی حدّت و تیزی اور اس کا پتلا پن ہو تو بدن میں صفرا کی موجودگی کی علامات پائی جائیں گی : علاج۔ صفرا کو بدن سے خارج کریں اور خون کو گاڑھا کرنے کی کوشش کریں۔ وہ قرص و شافی استعمال کریں جو زیادتی خون کے ماتحت تحریر کئے گئے ہیں۔ پیڑو پر صندل کا طلا کرنا نہایت مفید ہوتا ہے :

(۳) اگر بدن میں بلغم یا مائیت دمویہ کی زیادتی کے باعث حیض کی مقدار زیادہ ہو گئی ہو تو بدن میں بلغم کے آثار پائے جائیں گے۔ نیز خون پتلا اور سفید آئے گا : علاج :۔ بلغم کو بدن سے خارج کریں اور باقی حصّہ کو خشک کیا جائے :

(۴) اگر سودا کی زیادتی اور تیزی کی بنا پر حیض بکثرت آرہا ہو تو خون میں سیاہی و پتلاپن یا سبزی موجود ہوگی : علاج :۔ فصد و اسہال کے ذریعہ سودا کو بدن سے خارج کریں۔

(۵) اگر بواسیر رحم یا قروح رحم کثرت حیض کا سبب ہوں تو اُن کا مناسب علاج کیا جائے :

(۶) اگر عسرِ ولادت کے باعث رحم کی رگیں پھٹ گئی ہوں اور اس لحاظ سے خون بکثرت آرہا ہو۔ تو اس کا علاج قروح رحم اور شقاق رحم کے مطابق کیا جائے :

(۷) اگر پردۂ بکارت پھٹ جانے کی وجہ سے خون بکثرت آرہا ہو جیسا کہ پہلی بار جماع کرنے سے عورتوں میں ہوا کرتا ہے۔ تو اس وقت عورت کو قابض قسم کی شراب میں بٹھلایا جائے اور قابض دواؤں کے جوشاندے سے فرج کو دھویا جائے۔ اور روغن گل لگایا جائے۔ نیز انگور کی لکڑیوں کی راکھ کپڑے پر رکھ کر فرج پر رکھیں اور اوپر سے گدّی رکھ کر لنگوٹ کس دیں۔ اس تدبیر سے خون بند ہو جاتا ہے۔ فافہم

چھاچھ کے ہمراہ پلایا جائے۔ اگر رحم پھٹ گیا ہو تو اُس کا علاج شقاق الرحم کے مطابق کیا جائے۔

رحم کے زخم

(قُرُوح و جُرُوحِ رحم) علامت۔ جب رحم میں زخم موجود ہوتے ہیں تو رحم میں ہر وقت درد رہتا ہے اور پیپ یا خون آلود پیپ خارج ہوتی ہے۔ اگر زخم کے اندر پیپ پڑ گئی ہے تو رحم سے پیپ ضرور خارج ہوگی۔ علاج:۔ اگر زخم میں پیپ نہ پڑی ہو اور فصد کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو فوراً فصد کی جائے۔ غذا میں اصلاح کی جائے۔ اور قرص کہربا کھلائی جائے۔ قبض و سکیڑ پیدا کرنے والے حقنے اور فرزجے استعمال کئے جائیں۔ لیکن اگر زخم میں پیپ پڑ جائے۔ یا ورم پک کر پھٹ جائے تو اس وقت اس کا نام قرحہ رکھا جاتا ہے۔ علاج:۔ اس زخم کا علاج یہ ہے کہ روغن گل۔ روغن بنفشہ اور آب شکر کو باہم ملا کر حقنہ کریں۔ تاکہ زخم کا میل وغیرہ صاف ہو جائے۔ بعد ازاں مرہم باسلیقون روغن گل میں حل کر کے بذریعہ حقنہ زخم تک پہنچائیں۔ تاکہ زخم جلد سے جلد درست ہو جائے۔ اگر رحم کی گردن میں زخم پیدا ہُوا ہو تو مذکورہ دواؤں کا فرزجہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اور حقنہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں خالص شہد یا شہد اور دودھ باہم جوش دے کر اس میں صوف یا روئی تر کر کے بطور حمول استعمال کریں۔ یہ نسخہ رحم کو صاف کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ اگر زخم میں شدید درد ہو تو افیون و زعفران عورت کے دُودھ میں حل کر کے حمول کے طور پر استعمال کریں۔

رحم کا پھٹ جانا

(شُقاقُ الرحم) علامت۔ جب عورت کے ساتھ جماع کیا جائے گا تو درد میں زیادتی ہو جائے گی۔ نیز مرد کا عضو تناسل خون میں لتھڑا ہُوا خارج ہوگا۔ خصوصاً جبکہ شگاف رحم کی گردن میں ہو۔ علاج:۔ مقعد پھٹ جانے کے ماتحت جن مرہموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اُن ہی کو یہاں پر بھی استعمال کریں۔ نیز مرہم باسلیقون بطخ کی چربی اور روغن بنفشہ بھی مفید ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ گاہے ولادت کے وقت یا پردہ بکارت زائل کرتے وقت

عورت کا وہ پردہ پھٹ جاتا ہے جو مقعد و فرج کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی سیون پھٹ جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ گائے کی پنڈلی کا گودا، موم سفید اور بکری کے گردہ کی چربی سے مرہم بنا کر لگائیں۔ نیز سنگ جراحت کا باریک سفوف کافی مقدار میں گدی پہ رکھ کر پھٹے ہوئے مقام پر رکھیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں تاکہ سنگ جراحت پھٹی ہوئی جگہ پر جم جائے۔ دوران علاج میں جو چیزیں مضر ہوں اُن سے پرہیز کیا جائے۔ اور اگر شگاف بہت لمبا آگیا ہو تو سوئی سے سی دیا جائے جیسا کہ مدّوالفری (دوائی جنائی) میں تحریر کیا گیا ہے۔

رحم کی خارش

(حِکّۃ الرَّحِم) اس مرض کی موجودگی میں عورت کے ساتھ کتنا ہی جماع کیا جائے وہ سیراب نہیں ہوتی۔ (مترجم) علاج:۔ موجودہ مواد کو خارج کرنے کے بعد برگ پودینہ۔ پوست انار۔ مسور چھلی ہوئی سب کو کوٹ چھان لیں اور شراب مُثلّث[1] یا دیگر قسم کی شراب یا سرکہ میں اون یا روئی تر کر کے اور مذکورہ سفوف میں اس اون یا روئی کو لتھیڑ کر بطور حمول استعمال کریں۔ مقام خارش پر روغن گل و روغن بنفشہ لگائیں۔ اگر فرج میں خارش (حِکّۃ القُبُل) پیدا ہو جائے تو اس کا علاج بھی یہی ہے۔

رحم کی بواسیر

(بواسیر الرحم) یہ بالکل مقعد کی بواسیر کے مانند ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح مقعد میں مسّے پیدا ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح رحم میں بھی مسّے پیدا ہو کر بواسیر رحم پیدا کر دیتے ہیں۔ اس کا علاج بالکل بواسیر مقعد کے طریقہ پر کریں۔

رحم کی پھنسیاں

(بُثُور رِحم) جب ورم میں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو وہ ہاتھ سے محسوس ہوتیں اور ان میں خارش بھی ہوا کرتی ہے۔ علاج:۔ فصد کھول کر مواد خارج کیا جائے۔ تعدیل

[1] تین حصہ انگور کے پانی میں ایک حصہ خالص پانی ملا کر اس کو اس قدر جوش دیا جائے کہ ایک تہائی سوکھ جائے اور دو تہائی باقی رہے۔ اسی کو شراب مُثلّث کہتے ہیں۔

مزاج کی جائے۔ مقام مرض پر سفیدہ کاشغری لگایا جائے۔ اور اگر پھنسیاں رحم کے اندر ہوں تو رحم میں مناسب قسم کی دواؤں کا حقنہ کیا جائے:۔

رحم میں مسّے پیدا ہو جانا

(ثاٰلیل رحم) رحم کے مسّے چھونے سے معلوم ہوتے ہیں:۔

علاج:۔ فصد کی جائے اور سوداکو خارج کرنے والے مسہل دئے جائیں بابونہ۔ ناخونہ۔ میتھی اور السی کے جوشاندے میں مریضہ کو بٹھلایا جائے۔ نیز ان ہی دواؤں کے جوشاندہ سے مریضہ کو طہارت کرنے کی ہدایت کی جائے:۔

رحم میں ناصُور ہو جانا

جب رحم کا زخم پُرانا ہو جاتا ہے تو اس کو اصطلاح میں ناصُور کہتے ہیں۔ اس کا علاج رحم کے زخموں میں تحریر کر دیا گیا۔ اسی کے مطابق علاج کیا جائے:۔

سَیلانُ الرّحم

(رحم سے رطوبت کا جاری رہنا) اگر عورت کی فرج سے ہر وقت سفید رطوبت رِستی رہتی ہو تو مریضہ کی مزاجی سردی و گرمی کا لحاظ کرتے ہوئے فصد و مسہل کے ذریعہ مواد کو خارج کیا جائے۔ اور موجودہ رطوبت کو خشک کرنے والی دوائیں اور تدابیر اختیار کی جائیں۔

عورتوں میں سَیلان منی کا ہونا[1]

عورتوں کے سیلان الرحم اور سیلان منی میں فرق ہے کہ رحم سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس میں بدبو ہوتی ہے۔ نیز منی بہ نسبت رطوبت کے زیادہ سفید اور معتدل القوام ہوتی ہے۔ اس مرض کا علاج وہی ہے جو مردوں کے سیلان منی میں تحریر کیا گیا ہے:۔

حیض کا بند ہو جانا

(احتباسُ الطمث) (۱) اگر بندش حیض کا سبب خون کی کمی ہو تو بدن دُبلا ہوگا۔ نیز کمی خون کی دوسری علامات موجود ہوں گی:۔ (علاج:۔ مقوّی قسم کی غذائیں کھلا کر خون پیدا کیا جائے:۔ (۲) اگر سردی لگ جانے یا کوئی گاڑھی خلط مل جانے سے حیض بند ہوا ہو تو مریض میں سردی لگنے کی علامات موجود ہوں گی:۔ علاج:۔ غلیظ خلط کو خارج کیا جائے۔ اور خلط میں لطافت پیدا کرنے والی دوائیں کھلائیں۔ نیز

[1] دیکھو نوٹ مندرجہ صفحہ ۲۱۷

اعضاء تناسل کو دھونی دیں :: (۳) اگر رگوں کا منہ بند ہو جانے سے حیض نہ آرہا ہوں ہو۔ تو رگوں کے بند ہونے کا سبب معلوم کریں کہ آیا اس کا سبب گرمی ہے یا خشکی یا سردی۔ چنانچہ تشخیص ہو جانے پر اُسی کے مطابق تنقیہ و تعدیل مزاج کریں جیسا کہ عُقر کے ماتحت تحریر کیا جا چکا ہے :: (۴) اگر رحم میں زخم اچھا ہونے کے بعد رگوں کے منہ بند ہو گئے ہیں تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن تکلیف کو بڑھنے سے روکنے کے لیئے مریضہ کی فصد کریں۔ ورزش کرائیں۔ اور غذا کم مقدار میں دیں ::(۵) اگر بندش حیض کا سبب رتق (سوراخ فرج کا بند ہو جانا) تو اس کا مفصّل تذکرہ رتق کے ماتحت کیا جائے گا :: (۶) اگر بندش حیض کا سبب اتنا موٹاپا ہو کہ وہ رحم کے راستوں کو بند کر دے۔ تو مریضہ کو دُبلا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور (۷) اگر رحم کا ٹیڑھا ہو جانا اس کا سبب ہو تو میلان الرحم کا علاج کیا جائے ::

رتق[1]

اس مرض میں کوئی غیر طبعی چیز فرج کے اگلے حصّہ یا اندرون فرج یا رحم کے منہ پر پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے پہلی صورت میں (یعنی فرج کے اگلے حصہ میں غیر طبعی چیز کا پیدا ہو جانا) مردوں کا عضو تناسل قطعاً داخل نہیں ہوتا۔ دوسری صورت میں عضو تناسل کا کچھ حصّہ داخل ہوتا اور تیسری صورت میں پورا عضو تناسل داخل ہو جاتا ہے۔ لیکن حیض قطعاً نہیں آتا۔ اور نہ اس عورت کو حمل قرار پاتا ہے۔ لہٰذا اس مرض کا علاج یہ ہے کہ عمل جراحی کے ذریعہ غیر طبعی چیز کو کاٹ کر نکال دیا جائے ::

نتوء الرحم[2]

(رحم کا اُبھر آنا) جب رحم اپنی مخصوص جگہ سے اُبھر آتا ہے تو پیڑو۔ کمر اور مقعد میں سخت درد محسوس ہوتا اور مریضہ کو رعشہ و کُزاز کے دَورے پڑنے لگتے ہیں۔ علاوہ ازیں فرج کے مقام پر کوئی چیز اُبھری ہوئی محسوس ہوتی ہے :: علاج :۔ سب سے پہلے حقنہ کے ذریعہ آنتوں کو صاف کریں۔ بعد ازاں پیشاب لانے والی دوائیں پلا کر مثانہ کو صاف کیا جائے۔ پھر روغن چنبیلی یا روغن اگر میں تھوڑا سا روغن زعفران یا مُشک ملا کر رحم میں چند قطرے ٹپکائیں۔ نیز اسی مرکب کی پیڑو کے مقام پر مالش کریں۔ اب مریضہ کو چت لٹا کر دونوں پیروں کو اس طرح اُٹھائیں کہ دونوں پیر ایک دوسرے سے

علیحدہ رہیں۔ اب دایہ نرم اون کی ایک بتی (لمبا شافہ) بنا کر قابض دواؤں کے جوشاندے میں جو شراب کے اندر پکائی گئی ہوں، تر کر کے اس پر اقاقیا۔ مُسک (رُبّ آملہ) اور زرانک (ایک مرکب خوشبودار دوا) کے سفوف میں لتھیڑ کر فرج میں آہستہ آہستہ داخل کریں تاکہ نکلا ہوا رحم اپنی جگہ پہنچ جائے۔ جب یہ عمل پورا ہو جائے تو زائد بتی کاٹ کر اس پر گدّیاں رکھیں اور مضبوط پٹی کے ذریعہ اپنی جگہ قائم کر دیں۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد پیڑو اس کے قرب وجوار میں قابض دواؤں کے ضماد لگائیں۔ ناف کے مقام پر بلا پچھنوں کی سینگھیاں لگائیں اور چوسیں۔ تین روز تک پٹی کو اسی طرح بندھا رہنے دیں۔ اور ہر قسم کی مفسد اور محرک دواؤں سے قطعاً پرہیز کریں۔ نیز مریضہ عطریات سونگھتی رہے۔ تین دن کے بعد سابقہ بتی کو نکال کر دوسری بتی اسی طریقہ پر رکھ دیں۔ اور مضبوط پٹی باندھ کر چہل قدمی کریں تاکہ اطمینان حاصل ہو جائے:۔

رحم کا کسی جانب جھک جانا

(میلان الرحم[1]) جب رحم کسی جانب جھک جاتا ہے۔ تو قابلہ اس کیفیت کو آنکھ سے دیکھ کر یا انگلی سے چھو کر معلوم کر لیتی ہے۔ نیز ایسی عورت کو فعل جماع باعث درد بن جاتا ہے۔ نیز جب میلان رحم کا دباؤ معاء مستقیم پر پڑتا ہے تو پیچش ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ عورت کا پیشاب پاخانہ دونوں بند ہو جائیں:۔ علاج:۔ اگر اس کا سبب عروق دمویہ کا امتلاء اور تناؤ ہو تو جس طرف کو رحم میں جھکاؤ پیدا ہوا ہے۔ اُسی طرف کی فصد کھولیں اور اگر سردی کے باعث رحم میں قبض وسکیڑ پیدا ہو کر رحم کسی جانب مائل ہو جائے تو تری پیدا کرنے والی دواؤں کے جوشاندے میں مریضہ کو بٹھلائیں۔ روغن بابونہ اور بطخ کی چربی مالش کے طور پر استعمال کریں۔ اگر رحم پر بکثرت رطوبت گر جانے سے رحم میں میلان و جھکاؤ پیدا ہو گیا ہو تو ایارجات گرم پانی میں حل کر کے حقنہ کریں۔ اگر اسباب میلان دور ہونے کے بعد بھی رحم میں جھکاؤ و میلان باقی رہے تو طبیبہ کو انگلیوں سے سیدھا کر دینا چاہیے۔ لیکن انگلیوں پر قیروطی یا کوئی نرمی پیدا کر دینے والی چیز لگا لینی چاہیے۔ تاکہ گرفت

[1] Sisplacement of the uterus

کرتے وقت رحم میں کوئی تکلیف پیدا نہ ہو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ رحم کے منہ پر زنگ پیسیری چڑھا دی جائے تو اس سے میلان رحم قطعاً زائل ہو جاتا ہے۔ (خواجہ)

ورم رحم

(۱) اگر رحم میں ورم پیدا کرنے کا سبب گرم مادے ہوں تو بخار نہایت تیز ہوگا۔ نبض و تنفس بھی متواتر و سریع ہوں گے ممکن ہے کہ دماغ و معدہ میں فساد موجود ہو۔ (۲) اگر ورم رحم کے اگلے حصہ میں ہو تو پیڑو کے سامنے درد محسوس ہوگا (۳) اگر ورم رحم کے پچھلے حصہ میں ہو تو درد کمر کے اندر پایا جائے گا۔ (۴) اور اگر ورم رحم کے دونوں پہلوؤں میں ہو تو درد دونوں سرینوں (چوتڑوں) میں محسوس ہوگا۔

علاج:۔ ورم مثانہ میں جو طریقہ علاج تحریر کیا گیا ہے۔ اسی سے علاج کیا جائے۔ اور اگر ورم میں پیپ پیدا ہو کر پھٹ جائے تو رحم کے زخموں کے مطابق علاج کیا جائے۔

(۵) اگر ورم رحم کا سبب بلغم کی زیادتی ہو تو پیڑو میں بوجھ کے ساتھ درد محسوس ہوگا۔ علاج:۔ قے کرائیں اور ورم مثانہ کے مطابق علاج کریں۔

(۶) اگر ورم کا سبب سودا کی زیادتی ہو تو ورم میں سختی ہوگی۔ نیز قلب و رحم کے درمیان درد اور بوجھ محسوس ہوگا۔ (یہ علامت یونہی بیان کر دی گئی جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا)۔ علاج:۔ فصد کرائیں اور سودا کو خارج کرنے والی دواؤں کے ذریعہ سودا کو نکال ڈالیں۔ مناسب قسم کے مرہم۔ چربیاں اور روغن پچکاری کے ذریعہ عموماً استعمال کریں۔ نیز مریضہ کو دن اور رات میں دو مرتبہ سویہ و خطمی کے جوشاندوں میں بٹھلائیں۔

رحم میں پھوڑا ہو جانا

(ڈبیلہ رحم) جب ورم پک جائے۔ لیکن پھوٹتا نہیں تو اس کو اصطلاح میں دبیلہ یا پھوڑا کہتے ہیں۔ پس اگر پھوڑا فم رحم میں ہو تو شگاف دے کر اس کی پیپ خارج کر دیں۔ اور اگر رحم کے گہرے حصہ (قعر رحم) میں ہو تو پیشاب لانے والی دوائیں پلائیں اور ورم کو ڈھیلا کرنے والے لیپ لگائیں۔ یہ طریقہ علاج اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ پھوڑا پھٹ نہ جائے۔ اگر پھٹنے میں دیر ہو جائے تو

وانجیر ائی کے جوشاندہ کا رحم میں حقنہ کریں۔ اور ان دواؤں کے پھوک کو کوٹ کر پیڑو پر باندھ دیں۔ جب پھوڑا پھٹ جائے تو زخم کو صاف کرنے اور بھرنے کی وہی تدابیر اختیار کریں۔ جن کو ورم رحم کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے

سرطان رحم

یہ مرض عموماً رحم کے گرم ورموں کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ مقام مرض پر سختی و گرمی ہوگی۔ ضربانی کیفیت ہوگی۔ نیز سینہ تک درد محسوس ہوگا۔ علاوہ ازیں پاؤں کی پشت پر ورم موجود ہوگا۔ رحم کا سرطان اگرچہ لاعلاج مرض ہے لیکن مرض کی ترقی کو روکنے کے لیے اصلاح کی کوشش کریں۔ مناسب دواؤں کے مراہم اور فرزجہ استعمال کیے جائیں۔ نیز اس بارے میں مرہم رسلؑ کی عجیب خاصیت بتلائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سودا کو خارج کرنے کے لیے کبھی کبھی فصد اور مسہل ضرور دیے جائیں۔ اور بدن میں تری پیدا کرنے کا بھی خیال رکھا جائے۔

نوٹ:۔ اگر ابتدا مرض میں اس کا پتہ چل جائے تو جس عضو میں سرطان پیدا ہوا ہے اس کے سرطانی حصہ کو بالکل کاٹ کر نکال دیں۔ اور اگر بعد میں سرطان الرحم تشخیص ہو تو پھر ریڈیم کے ذریعہ علاج کرائیں۔ اگرچہ اس سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں دیکھا گیا۔ (خواجہ)

اختناق الرحم

یہ مرض دوروں کے اعتبار سے بالکل غشی اور مرگی جیسا ہوتا ہے۔ لیکن اس مرض کے دورہ کے وقت منہ سے مرگی کی طرح جھاگ برآمد نہیں ہوتے۔ اور نہ مریض مرگی کی طرح بے چین و پریشان ہوتا ہے۔ لیکن غفلت بہ نسبت مرگی کے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کسی کی آواز نہیں سن سکتا۔

نوٹ:۔ اختناق الرحم درحقیقت ضعف اعصاب ہے۔ جو عورتوں کی طرح مردوں کو بھی ہوتا ہے لیکن عورتوں میں ان کی نازک مزاجی اور ضعف بنیت کی بنا پر زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس میں غشی جیسے دورے ہوا کرتے ہیں۔ جن کا علاج اعصاب کو قوت دینا ہے

ؑ اس کا نام مرہم عیسیٰ بھی ہے۔ کیونکہ اسے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ترتیب دیا تھا۔

اگر کا پھل۔ جدوار اور جند بید ستر۔ مشک۔ زعفران۔ اور کچلہ سے گولیاں بنا کر کھلائی جائیں تو اس مرض کا دورہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ (خواجہ)

علاج :۔ اس مرض کا علاج و تدبیر بالکل غشی اور مرگی کی طرح کریں۔ مگر کوئی خوشبودار چیز نہ سونگھائیں۔ بلکہ گندھک اور گوگل کی ناک میں دھونی دیں۔ رحم میں عطریات لگائیں۔ اور اس میں گدگداہٹ پیدا کریں۔ مریضہ اگر کنواری ہو یا اس کے ساتھ ایک عرصہ سے جماع نہ کیا ہو تو فوراً شادی کر دیں۔ یا جماع کیا جائے بشرطیکہ جماع کا نہ کرنا اور منی کا بکثرت جمع ہونا اس مرض کا سبب ہوا ہو۔ اور اگر اختناق الرحم کا سبب حیض کی بندش ہو۔ تو فرفیون۔ مرچ سیاہ کا حمول کیا جائے اور اگر فاقہ کے باعث اختناقی دورے پڑتے ہوں تو ضرورت کے مطابق مواد کا تنقیہ کیا جائے۔ اور بدن میں قوت پہنچائی جائے۔

رحم میں پانی جمع ہو جانا

(استسقاء الرحم) اس حالت میں حیض بند ہوگا۔ اور استسقاء زقی جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ بعض مریضوں میں رطوبات رحم سے باہر بھی آجاتی ہیں۔ لہٰذا اس کے علاج میں تنقیہ مواد کے ساتھ پیشاب لانے والی دوائیں استعمال کریں۔ نیز استسقاء و سیلان الرحم کے ماتحت جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو یہاں پر کام میں لائیں۔ مریض کو بھوکا رکھنا اور ورزش کرانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ بعض اطباء کا بیان ہے۔ کہ کشکی مفیدہ کا حمول اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ رحم میں کوئی ایسی خلاء نہیں جس میں استسقاء زقی کی طرح پانی جمع ہو۔ یا خصیۃ الرحم میں جب رسولی پیدا ہو جاتی ہے تو مریضہ کی حالت استسقاء سے مشابہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے۔ کہ رسولی کو عمل جراحی کے ذریعہ خارج کر دیا جائے۔ (خواجہ)

رحم کا پھول جانا

(نفخۃ الرحم) اس حالت میں پیڑو پر ہاتھ مارنے سے ڈھول جیسی آواز سنائی دے گی۔ اور پیڑو میں درد کے ساتھ نفخ بھی ہوگا۔ بعض اطباء کی رائے کے مطابق نفخہ رحم

(رحم کا پھول جانا) استسقاء طبلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ علاج:- بدن کا تنقیہ کیا جائے اور ریاح کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ جیسے جوارش کمونی - بابونہ - سویہ - مرزنجوش - سداب - کرفس - بادیان - زیرہ - اجوائن - پودینہ وغیرہ مذکورہ دواؤں سے حقنہ یا فرزجہ بنا کر استعمال کریں یا لیپ ٹکور و آبزن بنا کر استعمال کیا جائے۔

ان تدابیر کے علاوہ جو کچھ علاج و تدابیر استسقاء طبلی میں تحریر کیا گیا ہے اس کو کام میں لائیں۔ مذکورہ امراض کے علاوہ غدیوط - ابنہ اور عاقر نامردوں کی طرح عورتوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر عورتوں میں ان امراض میں سے کوئی مرض پیدا ہو تو پھر ان کا علاج بھی اسی طرح پر کیا جائے جیسا کہ مردوں میں کیا جاتا ہے۔

تیئیسواں باب

کمر اور ہاتھ کی بیماریاں

(امراض ظہر - دست وپا)

حدبہ

(کوب - کوبڑ نکلنا) اس مرض میں کمر کے مہرے آگے یا پیچھے دائیں یا بائیں جانب مائل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت مہرے آگے کی طرف نکلتے ہیں تو اس کو اصطلاح میں حُدبَۃُ المُقَدَّم یا تقعُّع کہتے ہیں اور اگر مہرے پہلوی جانب ٹلتے ہیں۔ تو اس کو اصطلاح میں اَلْتِوَاء کہتے ہیں۔ لیکن حُدبۃُ المؤخرہ (مہروں کا پیچھے کی جانب ٹل جانا) کا کوئی مخصوص نام نہیں حالانکہ حدبہ حقیقی یہی ہے۔ جس کو ہندوستان میں کوبڑ نکل آنا کہتے ہیں:

حدبہ مذکورہ بالا قسم میں سے ہر ایک قسم کے پانچ اسباب ہوتے ہیں جو

حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مہروں کے قریبی عضلہ میں ورم پیدا ہو جانا۔ (۲) غلیظ قسم کی ریاح مہروں کے آس پاس رُک جائیں۔ (۳) رطوبت مائیہ مہروں کے رباطات میں بند ہو کر اُس میں ڈھیلا پن پیدا کر دیں۔ (۴) مذکورہ رباطات کے اندر تشنج پیدا ہو جائے (۵) مہروں پر چوٹ لگ جائے۔

کوبڑ نکلنے کا سبب جب غلیظ ریاح ہوتی ہیں تو اس کو ریاح اُفرستہ[1] کہتے ہیں۔

علامات:۔ حدبہ ورمیہ میں وقوع مرض سے پہلے تیز بخار کے ساتھ ساتھ شدید قسم کا درد پہلے سے موجود ہوگا۔ اور حدبہ ریاحیہ میں درد ہوگا۔ لیکن بخار نہ ہوگا۔ اور حدبہ رطوبیہ میں کوبڑ کی جگہ سفیدی مائل ہوگی۔ نیز وقوع مرض سے پیشتر تری پہنچانے والی چیزیں استعمال کی گئی ہوں گی۔ ضربیہ وسقطیہ کی موجودگی میں علامات بالکل واضح ہوتی ہیں۔

علاج:۔ حدبہ ورمیہ میں فصد کریں اور تلیین کریں۔ نیز حسب ضرورت مناسب قسم کے ضماد استعمال کریں اور ورم کی دوسری تدبیریں کام میں لائیں۔ حدبہ ریاحیہ میں وہ تدابیر کام میں لائیں جن کو ریح الکلیہ کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے حدبہ رطوبیہ کا علاج بالکل حدبہ ریاحیہ کے مطابق کریں۔ اور حدبہ تشنجیہ کی موجودگی میں تشنج کا علاج کریں۔ حدبہ ضربیہ وسقطیہ میں مہروں کو اپنی جگہ پر واپس لائیں۔ اگر مہرے اندر گھس گئے ہوں تو آگ کی بھری ہوئی سینگھیاں لگا کر مہرہ کو باہر کی طرف جذب کیا جائے۔ بعد ازاں زفت، دوگل قدرے عاقرقرحا کے ہمراہ باریک کر کے لگائیں۔ اگر مہرہ باہر کی طرف نکل آیا ہو تو ہاتھ سے دبا کر اندر لوٹا دیں۔ مرض کی خواہ کوئی صورت ہو مہروں کو اپنی جگہ لوٹا کر بعد میں حفاظت کے لیے قابض قسم کی دوائیں لگائیں۔

پیٹھ کا درد (وجع الظہر) (۱) اگر درد پشت کا سبب سوء مزاج

---

[1] اُفرسہ جمع فرس کی ہے اور یہ ایک رگ ہے جو ریح میں بیٹھ جائے اور جس کے باعث پیٹھ میں کب نکل آئے۔

سادہ ہو تو مریض کو سردی محسوس ہو گی۔ نیز مقام مرض پر بغیر ثقل کے درد محسوس ہو گا۔ اور گرمی پہنچنے سے فائدہ و آرام محسوس ہو گا۔ علاج:۔ کھانے اور لگانے کی گرم دواؤں سے پشت میں گرمی پہنچائیں۔

(۲) اور اگر درد پشت کا باعث پشت میں بلغم کی پیدائش یا اُس کا انصباب (اگرنا) ہو تو درد کے ساتھ ثقل بھی محسوس ہو گا۔ نیز وقوع مرض سے پیشتر بلغم پیدا کرنے والی چیزیں زیادہ استعمال کی ہوں گی۔ علاوہ ازیں اس قسم کا درد پشت غصہ و غضب اور تکان کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں مادہ کے اندر تحریک پیدا ہو کر بلغم پشت پر گر جایا کرتا ہے۔ علاج:۔ بلغم کا تنقیہ کریں اور اسی قسم کے شیاف استعمال کریں۔ لیکن اگر درد پشت کا سبب بلغم کا انصباب ہو تو صرف محلل دواؤں کا لیپ لگانا ہی کافی ہوتا ہے۔ تنقیہ کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

(۳) اگر درد پشت کا سبب مہروں میں ریاح کا جمع ہونا ہو تو انصباب بلغم کے ماتحت جو علامات بیان ہوتی ہیں۔ وہی یہاں پر ہوں گی۔ مگر یہاں پر ثقل نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت کم۔ نیز درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو ریاح کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے کیونکہ ریاح کا سبب اصلی بلغم ہی ہے۔

(۴) اگر درد پشت کا سبب کثرت جماع ہو تو جماع کو بالکل چھوڑ دیا جائے اور پشت پر روغن گُل میں سورنجاں حل کر کے مالش کی جائے۔ اگر مذکورہ علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو تو پھر بلغم کا تنقیہ کریں۔

(۵) اگر درد پشت کا سبب ضعف گردہ ہو تو اُس کی علامات و علاج کو گذشتہ صفحات میں تحریر کر دیا گیا۔

(۶) اگر پشت کی رگوں میں زیادہ خون بھر جانے سے درد پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں پشت کے پہلے مہرے سے لے کر آخرہ مہرہ ڈھڈی تک درد محسوس ہو گا۔ اور تپک ہو گی۔

علاج:۔ باسلیق اور مابض کی فصد کھولیں۔ نیز پینے اور لگانے کی

ٹھنڈی[1] دواؤں سے مقام مرض پر سردی پہنچائی جائے۔

(۷) اگر درد پشت رحم کی مشارکت سے پیدا ہو جیسا کہ بعض عورتوں کو ایام حیض میں یا بعد فراغت حیض ہوا کرتا ہے۔ تو حیض کو جاری کرنے والی دوائیں پلائیں۔[2] اور پشت پر حیض سے فارغ ہونے کے بعد روغن گل کی مالش کریں۔

نوٹ:۔ علامہ کنتوری لکھتے ہیں کہ بادرنجبویہ (بلّی لوٹن) نو ماشہ پانی میں جوش دے کر پلانا اس مرض میں بالخاصہ مفید ہے۔ (مترجم)

کولھے کا درد

(وجع خاصرہ) اس کے اسباب و علامات اور علاج وہی ہیں جو درد پشت کے ماتحت تحریر کئے جا چکے ہیں۔ یہ بھی ایک علامت جو احشاء عانہ اور عضلات و عظام عانہ کے امراض میں نمایاں ہوتی ہے۔

گھٹیا

(وجع مفاصل) گھٹیا کے لئے ورم کا ہونا ضروری نہیں چنانچہ جب درد کولھے کے جوڑ میں ہوتا ہے تو اس کو **وجع الورک** کہتے ہیں۔ اور اگر درد کولھے میں پیدا ہو کر پیر میں چلا جائے تو اُسے **عرق النسا**[3] کہتے ہیں۔ اگر درد ٹخنے یا پیر کی انگلیوں کے جوڑ میں ہوتا ہے تو اس کو **نقرس** کہتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر پیر کے انگوٹھے میں ہوتا ہے۔ ہاتھ و پیر کے جوڑ میں جو درد پیدا ہوتا ہے اس کا کوئی علیحدہ و مخصوص نام نہیں۔ اس کو اصطلاح میں **وجع المفاصل** کہتے ہیں۔ چونکہ وجع المفاصل کی تمام قسموں کے اسباب و علاج یکساں ہیں۔ لہٰذا اولاً کل تدابیر تحریر کی جاتی ہیں۔ لیکن جو باتیں کسی سبب کے ساتھ مخصوص ہوتی

---

[1] مثلاً آب انارین۔ شربت لیموں۔ شیرہ خیارین و خرفہ۔ سکنجبین کے ساتھ دیں اور غذائیں بھی سرد و تر کھلائیں۔ نیز پشت پر صندل گلاب میں گھس کر روغن گل ملا کر لگائیں۔ [2] مدرات حیض مثل کرفس بادیان۔ انیسون۔ خیارین۔ شبت وغیرہ کے استعمال کریں۔ [3] اطبائے قدیم نے لکھا ہے۔ کہ عرق النسا نام ہے ایک رگ کا جو سُرین سے لے کر ٹخنے تک جاتی ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا رگ کے درد کا بھی یہی نام لکھا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پیڑو کے بڑے عصب و رگ کبیر میں ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری میں گریٹ سائی ٹک نَرو کہتے ہیں۔ عرق النسا سے مراد پوشیدہ رگ عرق = رگ۔ نسا = پوشیدہ یا گہری۔

اُن کی طرف حسب موقع اشارہ کر دیا جائے گا۔

نوٹ :- جو غذائیں از قسم گوشت انڈا مچھلی وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ ہماری رطوبات ہاضمہ کے عمل سے دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہیں ملہ نشاستہ دار جُزو شکر انگوری ہیں اور ملہ نائٹروجنی (شورجینی) جُزو یُوریا یعنی مادۃ البول میں تبدیل ہو کر قارورہ کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے انسان کے جگر کا فعل خراب ہو جائے تو یہ نائٹروجنی جزو یوریا میں تبدیل نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ ناقص قسم کا یوریا خون میں چکر لگاتا رہتا اور جوڑوں میں مترشح ہو کر تہ نشین ہوتا رہتا ہے۔ یا اگر جگر تو اپنا پورا پُورا عمل کر دے لیکن گُردے اس مادۃ البول کو کسی وجہ سے خارج نہ کر سکیں تو اس وقت بھی یہ یُوریا یورک ایسڈ میں تبدیل ہو کر جوڑوں میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ ابتدا میں یہ چھوٹے جوڑوں کو متاثر کرتا اور بعد میں بڑے جوڑوں کو تباہ و برباد کرنا شروع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سیسہ کا زہر بھی وجع مفاصل پیدا کرنے کا سبب ہُوا کرتا ہے۔ نیز یہ مرض موروثی طور پر بھی ہُوا کرتا ہے۔ اس مرض کا دورہ ہوتا ہے جس میں انتہائی شدید بخار کے ساتھ جوڑوں میں بے حد درد ہوتا ہے۔ مریض درد سے بے چین ہو کر زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ ۱۹۵۵ء میں مجھے اس درد کا دورہ ہُوا اور ۱۹۵۶ء کے آخر تک رہا اس دوران میں ہر قسم کی طبّی امداد طلب کی گئی۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہُوا ڈاکٹر دوستوں نے سلفا گروپ بکثرت استعمال کرایا جس سے دانت بھی ختم ہو گئے۔ اور مرض میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ دو ماہ ہسپتال میں بھی رہا۔ لیکن مجبوراً گھر واپس آکر حسب ذیل علاج شروع کیا۔ پانی قطعاً بند کر کے عرق گاؤزبان۔ عرق مکوہ۔ عرق برنجاسف۔ عرق بادیان پینا شروع کیا۔ اور تسکین درد کے لیے سورنجان شیریں۔ اسپرین۔ سوڈا بائی کارب کی پڑیاں تین بار دن میں استعمال کرتا رہا تھا۔ اور غذا میں صرف سبزی ترکاری بلا روٹی کے کھانا شروع کیا۔ صبح کو ڈبل روٹی پر مکھن لگا کر کھاتا تھا۔ تین ماہ تک مسلسل علاج کیا۔ اور بالکل شفا پائی۔ اگرچہ افاقہ ایک ہی ہفتہ کے بعد سے شروع ہو گیا تھا۔ ابھی تک اس کا کوئی دورہ نہیں ہُوا اور نہ جوڑوں میں کوئی شکایت ہے۔ (خواجہ)

(۱) چنانچہ اگر وجع مفاصل کا سبب سوءِ مزاج سادہ ہو، عام اس بات سے کہ وہ گرم ہو یا سرد یا خشک۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس قسم کا درد رفتہ

رفتہ و بتدریج واقع ہوگا۔ نیز درد کے مقام پر ورم و ثقل قطعاً موجود نہ ہوگا۔ پھر سُوء مزاج کی ہر ایک قسم کے لیے جو آثار و علامات مخصوص ہیں۔ وہ یہاں پر بھی موجود ہوں گی۔

علاج :- کھلانے اور لگانے کی دواؤں کے ذریعہ مزاج میں تعدیل پیدا کی جائے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سُوء مزاج تر کبھی درد کا سبب نہیں ہوتا۔

(۲) اگر زیادتی خون کے باعث وجع مفاصل پیدا ہُوا ہو تو عُضو سُرخ ہوگا اور اُس میں تناؤ اور ضربانی کیفیت موجود ہوگی۔ علاج :- جس جانب درد ہو اس کے مخالف جانب فصد کھولیں اور اگر بیماری دونوں جانب ہو تو دونوں طرف کی فصد کھولی جائے۔ پھر اگر درد ہاتھ میں ہو تو رگ اکحل کی فصد کھولیں۔ اور پاؤں کے درد میں باسلیق کی فصد کی جائے۔ فصد میں خون اچھی طرح نکالا جائے بعد ازاں ضرورت کے مطابق ملیّن دوائیں کھلا کر قبض رفع کیا جائے۔ مزاج میں تعدیل پیدا کرنے والے شربت پلائیں اور ابتدا تزائد اور انتہا میں مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کے طلا کریں۔ لیکن فصد کے بعد اور درد کی شدت کے وقت مُخدرات (بے حسی پیدا کرنے والی چیزیں) بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ زمانہ انتہا میں مادہ کو ڈھیلا کرنے والی دوائیں جیسے بنفشہ و خطمی وغیرہ کا ضماد کریں۔ اور جب زمانہ انتہا مکمل ہو جائے تو بابونہ و ناخونہ جیسے محلل اجزا کا ضماد کیا جائے یا ان اجزاء کے جوشاندے سے ترڑیرا کریں۔

(۳) اگر وجع مفاصل فساد خون اور صفرا کے مل جانے سے پیدا ہُوا ہو تو اُس وقت صفرا کی علامات مثلاً شدید درد اور جلن وغیرہ موجود ہوں گی۔

علاج :- فصد و تلیین کریں۔ لیکن زیادہ خون نہ نکالا جائے۔ نیز تنقیہ مواد کے بعد سرد قسم کی پیشاب لانے والی دوائیں جیسے تخم کاسنی و خیارین وغیرہ استعمال کریں۔ محللات کا ضماد اس وقت میں بالکل نہ لگایا جائے۔ سکنجبین دونوں صورت میں نہایت مفید دوا ہے۔ لیکن زیادہ ترش نہیں ہونا چاہیے۔

(۴) اگر گٹھیا کا سبب صرف صفرا ہو تو صفرا کی تمام علامات موجود ہوں گی۔

علاج :- مزاج میں تعدیل پیدا کرنے کے بعد قبض رفع کریں۔ قے اس وقت نہایت مفید ہوتی ہے۔ صفراوی گٹھیا میں فصد کی ضرورت نہیں

ہوتی۔ لیکن یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ کہ محض صفراسے کسی وقت بھی وجع مفاصل نہیں پیدا ہوتا؛

(۵) اگر وجع مفاصل کا سبب بلغم کی زیادتی ہو تو درد کے ساتھ بوجھ ہوگا۔ اور بلغم کی موجودگی کی تمام علامات موجود ہوں گی۔ علاج:۔ قے کرائیں اگر قے سے مرض رفع نہ ہو تو بار بار منضج بلغم پلاکر مسہل دیا جائے۔ اور کامل تنقیہ کے بعد پیشاب لانے والی گرم دوائیں جیسے بادیان دانیسون (تخم خربزہ ٹھنڈا ہے) وغیرہ استعمال کریں۔ اس قسم کے وجع مفاصل میں صرف محلل اور صرف رادع چیزیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں؛

(۶) اگر وجع مفاصل کا سبب سودا کی زیادتی ہو تو عضو ماؤف کی رنگت نیلی ہوگی۔ درد و تناؤ میں کمی ہوگی۔ لیکن ورم زیادہ سخت ہوگا؛

علاج:۔ فصد کی جائے۔ اور سودا کے نضج ہونے کے بعد مسہل سودا دوائیں پلائی جائیں۔ نیز عضو میں نرمی پیدا کرنے والے مرہم بھی استعمال کرائے جائیں۔ سودا کی موجودگی میں جب فصد کھولی جائے تو کشادہ شگاف لگایا جائے۔ چنانچہ اگر فصد میں گاڑھا اور سیاہ خون برآمد ہو تو بہت سا خون نکالا جائے۔ اور جب سرخ شوخ رنگ کا خون خارج ہونے لگے تو فوراً بند کر دیا جائے۔ مادہ کو لطیف کیا جائے۔ بعد ازاں دوبارہ فصد کرنے کی کوشش کی جائے؛

(۷) اگر وجع مفاصل کا سبب ریاح ہوں تو درد ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوتا رہے گا۔ نیز مقام مرض پر شدید قسم کا تناؤ ہوگا؛ علاج:۔ گلقند گلاب عرق بادیان اور شربت بزوری جوش دے کر پلائیں۔ مقام مرض پر روغن گل کی مالش کریں۔ بلغم کا تنقیہ کریں۔ اور ہضم کو بہتر بنانے کی کوشش کریں؛

(۸) ریح کی ایک تیز قسم بھی ہے۔ جو اپنی تیزی و شدت کے باعث ہڈیوں

؎ اس لیے کہ رواد عات سرد ہیں۔ صرف ان کے استعمال سے مادہ غلیظ ہو کر درد کے زیادہ ہونے اور مرض کے دیرپا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور فقط محللات کے استعمال سے حرارت کے زیادہ ہونے اور مواد کے کھنچ آنے کا احتمال ہے؛

تک میں گھس جاتی اور ان کو توڑ پھوڑ کر خراب کر دیتی ہے۔ ایسی ریح کو ریح الشوکہ[1] کہتے ہیں:۔ علاج:۔ خون نکالنے کے بعد بقیہ صفرا کو خارج کرنے کی کوشش کریں جو گھٹیا مرکب قسم کے مواد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی مرکب اصولوں پر کرنا چاہیئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گٹھیا کی تمام قسموں میں سورنجاں نہایت مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً وجع مفاصل بلغمی میں سورنجاں خواہ کھایا جائے یا لگایا جائے لیکن سورنجاں کے ہمراہ زیرہ اور سونٹھ ضرور شریک کیا جائے۔ تاکہ معدہ میں سورنجان سے کوئی نقصان پیدا نہ ہو۔ پھر دوران استعمال میں جوڑوں پر موم روغن لگایا جائے تاکہ جوڑوں کے عضلات میں کوئی تکلیف پیدا ہونے نہ پائے۔

حسب ذیل دوائیں درد میں سکون پیدا کرتی ہیں۔ سورنجان سفید اور نبات سفید دونوں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دس ماشہ سفوف ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کریں:

دیگر:۔ کشنیز خشک دس ماشہ باریک کرکے ہموزن شکر سفید شامل کرکے کھلائیں:

دیگر:۔ اسپغول کو گرم پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں اور روغن گل میں ملا کر مقام مرض پر لگائیں:

دیگر:۔ میتھی۔ سرکہ میں پیس کر طلا کریں۔ اگر درد نقرس وغیرہ کی موجودگی میں رواد ع اور مخدر دواؤں کے استعمال سے دماغ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ تو ان دواؤں کو فوراً چھوڑ دیا جائے۔ اور بابونہ وخطمی کے جوشاندے سے عضو پر ترڑے دئے جائیں۔ تاکہ مادہ دماغ سے ہٹ کر اپنی جگہ پر واپس آجائے۔ اگر وجع الورک (کولھے کے درد) اور عرق النسا میں دواؤں سے فائدہ نہ ہو۔ تو وجع الورک میں کولھے پر اور عرق النسا میں ٹخنے پر داغ دیا جائے۔ نیز مرض عرق النسا میں رگ عرق النسا کی فصد بھی مفید ہوتی ہے۔ رگ عرق النسا کی شناخت[2]

---

[1] عربی میں کانٹے کو شوک کہتے ہیں۔ چونکہ یہ درد مثل کانٹے چبھنے کے ہوتا ہے۔ اس لیے اس نام سے موسوم ہوا۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کا مادہ سرطان یا سلی ہوتا ہے:۔

[2] دیکھو فٹ نوٹ مندرجہ صفحہ ۲۹۵

یہ ہے کہ اس میں گرہ پائی جاتی ہیں۔ اس پر داغ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ لوہے کی سیخ کو گرم کر کے ٹخنہ سے آٹھ انگل اوپر اس رگ پر داغ دیا جائے۔ نیز بالکل اسی کی سیدھ میں پاؤں کی پشت پر خنصر و بنصر کی جڑ پر داغ لگایا جائے۔ اگر حفاظت و احتیاط کے ساتھ چوب چینی[1] کا استعمال کیا جائے تو جوڑوں کے جملہ امراض کو دفع کرنے کے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔

پاؤں کی رگوں کا پھول جانا

(دوالی اوردہ) اس مرض میں پنڈلی کی رگیں پھول کر موٹی و بڑی ہو جاتی ہیں۔ علاج:۔ سوداو بلغم کا تنقیہ کریں۔ فصد۔ اسہال اور قے کے بعد مقامی پھولی ہوئی رگوں میں فصد کی جائے۔ تاکہ مادہ مقامی رگوں سے خارج ہو جائے۔ جب مرض میں کسی قدر تخفیف و کمی محسوس ہو تو سفیدی بیضہ مرغ پنڈلی پر لگائیں۔ اور اوسط درجہ کی تنگ پٹی رگوں پر باندھ دیں۔ تاکہ مزید مادہ وہاں پر نہ آسکے۔ بہ زیادہ پھیلنے کی صورت میں عمل جراحی ضروری ہے۔ دیکھو جراحیات صغیرہ مصور

داء الفیل

(ہاتھی جیسا پیر۔ فیل پا) اس مرض میں انسان کا پیر بالکل ہاتھی کے پیر کی طرح موٹا ہو جاتا ہے۔ علاج:۔ بالکل وہی ہے جو دوالی اوردہ کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ اگر یہ مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہو تو اس میں شگاف نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ مرض کو اپنی حالت پر چھوڑ کر علاج سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے۔

ایڑی کا درد

(وجع العقب) (۱) اگر اس مرض کا سبب مقامی زخم ہو تو مناسب قسم کے مرہم لگائیں (۲) اور اگر چوٹ

---

[1] اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ چوب چینی کم گرہ اور اندر سے گلابی رنگ جو پانی میں بیٹھ جائے اور گھنی ہوئی بھی نہ ہوئے کر اس کے باریک ورق تراش کر کسی مناسب عرق میں بقدر ضرورت تر کریں۔ اور قلعی دار صاف پتیلی میں سرپوش ڈھک کر کناروں پر آٹا لگادیں تاکہ بھاپ نہ نکلنے پائے۔ پھر اس کو نرم آنچ پر اس قدر پکائیں کہ نصف پانی جل جائے پھر آگ سے اتار لیں۔ سرد ہونے پر سرپوش کھول کر صاف پانی نتھار لیں اور چھان کر پلائیں۔

ورگرم پڑتا ہو تو ماميثا۔ گلِ ارمنی پانی یا گلاب میں پیس کر نیم گرم درد کے مقام پر لگائیں سرد پانی کے تریڑے دیں۔ سینگھیاں لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (۳) اگر ایڑی میں جوتے کے دباؤ سے درد پیدا ہو رہا ہو تو اس وقت بھی مذکورہ علاج کریں اور چند دن کے لیے کاٹنے والا جوتا پہننا چھوڑ دیں۔ (۴) اگر مواد کے گرجانے سے درد ہو رہا ہو تو خون کی موجودگی میں فصد کی جائے۔ (۵) اور دیگر مواد کی صورت میں قے و دست کرائے جائیں۔ اگر مواد گرم قسم کے ہوں تو روغن گل اور اگر سرد قسم کے ہوں تو روغن بابونہ۔ روغن فرفیون اور روغن قسط کی مالش کریں۔

تلوے کا درد

(وجع کفّ الرجل) اس مرض میں پیر کے تلوے میں درد ہوتا ہے۔ اور زمین پر پیر مشکل سے رکھا جاتا ہے۔ علاج:۔ سرکہ میں مسور پکا کر تلوے پر لگائیں۔ اگر درد کا سبب خون کی زیادتی ہو تو فصد کی جائے۔

چوبیسواں باب

حُمیّات۔ بخار

بخار کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حُمّیٰ یوم جو صرف ایک دن رہ کر اتر جائے۔ (۲) حُمّیٰ خلطی جیسے جاڑا بخار (۳) حُمّیٰ دقیہ دق کا بخار۔

نوٹ:۔ بخاروں کے متعلق قدیم اطبّاء نے جو تقسیم تحریر کی ہے۔ وہ اصول اعتبار سے بہت ہی قابل غور ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ اکثر قسم کے بخاروں کے جراثیم معلوم ہو چکے ہیں۔ ان جراثیم کو بہت آسانی کے ساتھ رنگ کر خوردبین میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور یہی طریقہ ہے جس سے بخار ایک دوسرے سے متشخص ہوتے ہیں حُمیّات یوم کے بارے میں قدماء نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اور ہر شخص

ادنیٰ کوشش سے یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے اور اُن سے ایک خاص قسم کی عارضی و وقتی حرارت پیدا ہو جاتی ہے جو اسباب کے زائل ہونے پر فوراً دور ہو جایا کرتی ہے۔ مصنّف علیہ الرحمہ نے حمّیٰ نزلیہ اور حمّیٰ زحیریہ کو بھی حمّیات یوم ہی میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ قدماء اور شیخ علیہ الرحمہ نے ان بخاروں کو حمّیات یوم کی فہرست میں جگہ نہیں دی۔ بہر حال ہم ہر ایک بخار کے متعلق اُس کے مقام میں سبب مرض کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ (خواجہ)

حمّیٰ یوم

(ایک روزہ بخار) یہ بخار روح بدن سے تعلق رکھتا اور عموماً ایک دن میں اُتر جاتا ہے۔ اسی واسطے اس قسم کے بخار کو حمّیٰ یوم (ایک روزہ بخار) کہتے ہیں حمّیات یوم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ جن کا نام اسباب پیدائش کے لحاظ مختلف ہوتا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں:

(۱) حمّیٰ غمیہ غم سے پیدا شدہ بخار۔ (۲) حمّیٰ ہمیہ سوچ و فکر کا بخار۔ (۳) حمّیٰ فزعیہ خوف سے پیدا شدہ بخار۔ (۴) حمّیٰ فکریہ۔ فکر سے پیدا شدہ بخار (۵) حمّیٰ تعبیہ۔ تکان سے پیدا شدہ بخار (۶) حمّیٰ غضبیہ۔ غصّہ سے پیدا شدہ بخار۔ (۷) حمّیٰ فرحیہ۔ خوشی کا بخار۔ (۸) حمّیٰ سہریہ۔ جاگنے کی وجہ سے پیدا شدہ بخار۔ (۹) حمّیٰ قشفیہ۔ خشکی سے پیدا شدہ بخار۔ (۱۰) حمّیٰ استفراغیہ۔ زیادہ قے و دست کا بخار۔ (۱۱) حمّیٰ وجعیہ۔ زیادتی درد کا بخار۔ (۱۲) حمّیٰ غشیہ۔ غشی کی وجہ سے پیدا شدہ بخار (۱۳) حمّیٰ جوعیہ۔ بھوک کا بخار (۱۴) حمّیٰ عطشیہ۔ زیادتی پیاس کا بخار (۱۵) حمّیٰ سُدّیہ۔ بدن میں سُدّے پڑ جانے کا بخار۔ (۱۶) حمّیٰ استحصافیہ۔ مسامات بند ہو جانے کا بخار۔ (۱۷) حمّیٰ تخمیہ۔ بد ہضمی کا بخار۔ (۱۸) حمّیٰ ورمیہ۔ ورم کا بخار (۱۹) حمّیٰ شمسیہ۔ دھوپ کا بخار (۲۰) حمّیٰ ناریہ۔ آگ سے جل جانے کا بخار۔ (۲۱) حمّیٰ غذائیہ۔ غذا کا بخار (۲۲) حمّیٰ دوائیہ۔ گرم دواؤں کے پینے کا بخار۔ (۲۳) حمّیٰ نزلیہ۔ نزلہ کا بخار۔ (۲۴) حمّیٰ زکامیہ۔ زکام کا بخار (۲۵) حمّیٰ شرابیہ۔ شراب کا بخار (۲۶) حمّیٰ زحیریہ۔ پیچش کا بخار۔ مذکورہ بالا بخار کی جتنی قسمیں تحریر کی گئی ہیں اُن کے اسباب و معانی بالکل ظاہر ہیں اور اُن کی مزید تفصیل آئندہ اوراق میں ملے گی:

جب کسی انسان کو غم یا فکر یا سوچ وغیرہ لاحق ہوتے ہیں تو یہ حمّیٰ یوم پیدا کرنے کا سبب ہوتے اور اُن سے اولاً روح بدن گرم ہوتی ہے بعد ازاں بخار آنا شروع ہوتا ہے پھر بخار کو جس روح مثلاً روح نفسانی، روح طبعی یا روح حیوانی کے ساتھ زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ اُسی کی طرف بخار کو منسوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً حمّیٰ یوم نفسانی۔ حمّیٰ یوم طبعی۔ حمّیٰ یوم حیوانی۔ چنانچہ سوچ و فکر سے حمّیٰ یوم نفسانی غصہ و خوشی سے حمّیٰ یوم حیوانی۔ سُدّہ و بدہضمی سے حمّیٰ یوم طبعی پیدا ہوتا ہے پھر مذکورہ بالا تینوں روح میں سے جس روح کے اندر زیادہ نقصانات پائے جاتے ہیں اُسی سے بخار کا تعلق معلوم ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ حمّیٰ یوم میں بخار کی تیزی اور حرارت بالکل یکساں ہوتی اور ورزش وغیرہ کی حرارت سے مشابہ ہوا کرتی ہے۔ پھر اس بخار میں حمّیٰ خلطی و حمّیٰ دقی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ علاوہ ازیں اس قسم کا بخار صرف ایک دن میں زائل ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ دیگر اسباب سے وہ دوسرے بخار کی طرف منتقل نہ ہوا ہے۔

علاج:۔ موجودہ اسباب کو مناسب صورت سے زائل کریں۔ نیز اس بخار میں مریض کی غذا قطعاً بند نہ کریں۔ البتہ اس قسم کے حمّیٰ تخمیہ میں غذا ضرور بند کر دینی چاہیے۔ پھر حمّیٰ یوم میں ہر ایک قسم کا استفراغ ممنوع ہے۔ لیکن حمّیٰ سُدّیہ میں جب اس کا سبب امتلاء ہو یا حمّیٰ استحصافیہ میں جبکہ بدن مواد سے بھرا ہوا ہو۔ اور حمّیٰ تخمیہ میں جبکہ بدن کے اندر ثقل و گرانی موجود ہو تو اس وقت استفراغ مفید ہوتا ہے۔ حمّیٰ استحصافیہ میں مسامات بدن بند ہو جاتے اور بیرونی جلد کثیف ہو جاتی۔ اور حمّیٰ سُدّیہ میں بدن کی رگوں کے اندر سُدّے پڑ جایا کرتے ہیں۔ اگر سُدّے بجائے چھوٹی رگوں کے بڑی رگوں میں پڑیں تو اس سے حمّیٰ خلطیہ پیدا ہوگا۔ حمّیٰ قشفیہ کی پیدائش کا سبب ورزش و حمام کا ترک ہوتا ہے۔ کیونکہ ورزش و حمام سے جو رطوبات و فضلات تحلیل ہو جاتے ہیں۔ وہ ان چیزوں کے چھوڑ دینے پر بدن میں بند ہو جاتے اور بعض اوقات سُدّہ پیدا کرتے اور بعض اوقات سُدّے نہیں پیدا کرتے۔ پیچش جیسے اور بھی امراض ہیں جن میں درد یا استفراغ مزید ہو جانے سے بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن حمّیٰ زحیری کو بیان کرنے کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ اس قسم کے بخار بالعموم

اور بکثرت ہوتے ہیں یا حُمّیٰ زحیریہ قدما کے قلم سے اتفاقیہ نکل گیا۔

حُمّیٰ خلطی

(عفونت کا بخار) چونکہ بدن میں چار قسم کی خلطیں ہوتی ہیں لہٰذا حُمّیٰ خلطیہ بھی چار ہی ہوتے ہیں۔ ——— جو حسب ذیل ہیں:

(۱) حُمّیٰ دمویہ:۔ خونی بخار۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے:

اولاً:۔ خون حد سے زیادہ گرم ہو کر۔ یا مقدار میں زیادہ ہو کر بخار پیدا کرے لیکن اس میں کسی قسم کا تعفن و فساد پیدا نہ ہو۔ اس کو اصطلاح طب میں حُمّیٰ سونوخس کہتے ہیں۔ اس قسم کا بخار اُن ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں کی غذائیں زیادہ خون پیدا کرنے والی ہوں۔ یا پھر اُن اشخاص میں پیدا ہوتا ہے۔ جن کی غذائیں مولد خون بکثرت ہوں۔ اس قسم کا بخار فصد کے بعد فوراً زائل ہو جاتا ہے۔

ثانیاً:۔ خون متعفن و گندہ ہو کر بخار کی پیدائش کا سبب ہو اس کو اصطلاح طب میں حُمّیٰ مطبقہ کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہی وہ بخار ہیں جن کو آج کل خوردبین کے ایجاد ہونے سے حُمّیٰ جراثیمی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے زمانہ میں خوردبین نہ تھی لہٰذا وہ لوگ اس تعفن کو صحیح طور پر تمیز نہ کر سکے۔ اور آج کل چونکہ خوردبین کا رواج عام ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہر ایک بخار کے جراثیم علیحدہ علیحدہ معلوم کر لیے گئے۔ اگرچہ موجودہ دور میں بھی بعض ایسے بخار موجود ہیں جن کے جراثیم کا قطعاً پتہ نہیں چل سکا۔ ممکن ہے۔ کہ آئندہ چل جائے۔ (خواجہ)

علامات حُمّیٰ خلطیہ

نبض میں پہلی صورت کے اندر خون کا غلبہ ہوگا اور دوسری صورت میں تعفن موجود ہوں گی۔ نیز یہ نسبت سونوخس کے تمام علامات میں زیادتی موجود ہوگی۔ علاج:۔ ہر ممکن طریقہ پہ خون خارج کریں۔ اور حسب ضرورت خون کو ٹھنڈا کرنے اور صاف کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن سردی پہنچانے میں زیادتی نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے لثیرغس (دماغ کا بلغمی ورم) پیدا ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ قسم سونوخس میں جس قدر بھی خون نکالا جائے بہتر ہے۔ لیکن حُمّیٰ مطبقہ کی موجودگی میں بقدر ضرورت خون نکالا جائے۔ اگر خون میں رقت:

پتلاپن موجود ہو تو شربت عناب کے ذریعہ خون کو گاڑھا کیا جائے۔ اور اگر خون گاڑھا ہو تو سکنجبین سادہ پلا کر خون کو پتلا و لطیف بنایا جائے قبض رفع کرنے کے لیے ملین دوائیں کھلائیں۔ اگر بحران واقع ہونے کے بعد بھی رگوں میں مادہ باقی رہ جائے تو آب کاسنی سبز مروق چھ تولہ گرم کر کے جھاگ اُتار کر ساڑھے چار تولہ سکنجبین ملا کر پلائیں۔ لیکن اگر مریض کو کھانسی ہو تو ترش چیزیں نہ دی جائیں بلکہ لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول پلائیں۔ شربت بنفشہ چٹائیں۔ اگر ترشیوں کے بدلے ایسی چیزیں دی جائیں۔ جو بخار کو بھی دور کرتی اور کھانسی کے لیے بھی مضر نہیں ہوتیں تو زیادہ بہتر ہے۔ حمیٰ دمویہ میں اگر عناب کا جوشاندہ یا خیسا ندہ بار بار پلائیں تو بہت مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خون کو غلیظ کرنا مقصود ہو۔ نیز اس جوشاندہ یا خیساندہ کو متواتر پلایا جائے۔ کیونکہ عناب ہر ایک خلط کو گاڑھا و غلیظ کر دیتا ہے۔ تلطیف خون کے لیے اسپغول کافی ہوتا ہے۔ جوش خون رفع کرنے کے لیے آب آلو بخارا بھی مفید ہوتا ہے۔ پھر آلو بخارا کھانسی میں زیادہ نقصان رساں نہیں ہوتا۔

حمیٰ صفراویہ یہ مفرد و مرکب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ہم نے کتاب کے شروع صفحات میں صفرا کی علامت کو مفصلاً تحریر کر دیا ہے۔ چنانچہ اگر صفرا رگوں کے اندر متعفن ہو۔ تو بخار ہر وقت رہے گا لیکن تیسرے روز شدت کرتا ہے۔ یہ صفرا کے داخل عروق متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کو اصطلاح میں غب[1] لازم کہتے ہیں۔ اور اگر صفرا قلب و معدہ کے قرب و جوار کی رگوں میں متعفن ہو تو عوارضات۔ بخار نہایت شدید ہوتے ہیں۔ اس کو اصطلاح میں تپ محرقہ کہتے ہیں۔ اور اگر صفرا رگوں کے باہر متعفن ہو تو اس کو غب دائرہ کہتے ہیں لیکن اگر یہ متعفن ہونے والا مادہ خالص صفرا ہو تو غب دائرہ خالص اور اگر بلغم کے ساتھ مرکب ہو۔ نیز اس کی ترکیب بھی ایسی ہو کہ دونوں میں کوئی فرق[2] نہ کیا جا سکے تو غب دائرہ غیر خالص کہتے ہیں۔ برخلاف ازیں اگر ترکیب مادہ زیادہ شدید نہ ہو

---

[1] غب کے لغوی معنی ایک دن آنا اور ایک دن نہ آنا۔ اصطلاح طب میں وہ صفراوی بخار جو ایک روز آئے اور ایک روز نہ آئے۔ [2] یعنی دونوں باہم خوب مخلوط ہو گئے ہوں۔

شطر الغب کہتے ہیں۔

غب خالصہ دائرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا بخار ایک روز چڑھتا اور ایک روزہ نہیں چڑھتا۔ لیکن اگر دو غب ایک ساتھ جمع ہو جائیں۔ تو ایسی صورت میں بخار روزانہ آئے گا۔

نوٹ:۔ یہ بھی ایک قسم کا ملیریا بخار ہے۔ جس کی باریاں ۴۸ گھنٹہ کے بعد ہوا کرتی ہیں۔ جس قسم کے جراثیم سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے اس کو پلازموڈیم وائی ویکس یا ٹرشین پیراسائٹ کہتے ہیں۔ اس کے دورے ۴۸ گھنٹے بعد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جسم انسان میں ۴۸ گھنٹہ کے اندر اپنی نسل کو بڑھا کر مکمل کرتا ہے۔ گاہے مذکورہ بالا جراثیم دو متواتر دنوں میں داخل ہو کر اپنی نسلیں علیحدہ علیحدہ بڑھاتے ہیں۔ لہذا ہر روز بخار کی باریاں آیا کرتی ہیں۔ اسی لیے اس کو اصطلاح طب میں شطر الغب کہتے ہیں اور انگریزی میں ڈبل ٹرشین فیور کہتے ہیں۔ (خواجہ)

غب غیر خالصہ دائرہ کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس کا بخار ایک روز شدت کے ساتھ آتا ہے اور دوسرے روز بخار میں ہلکا سا تغیر پیدا ہوتا ہے۔ یہ صفرا و بلغم کے خارج عروق متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے

شطر الغب جس کے دونوں مادے (بلغم و صفرا) رگوں سے باہر متعفن ہوتے ہیں۔ اس کے بخار میں ایک روز بلغم کی علامات غالب ہوتی ہیں۔ اور دوسرے روز بلغم و صفرا کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ ایسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بلغمی بخار کی نوبت روزانہ ہوتی اور صفراوی بخار کی باری ایک دن درمیان میں چھوڑ کر آتی ہیں لہذا ایک روز بلغم و صفرا کی وجہ سے علامات زیادہ نمایاں ہوں گی۔ اور اگر شطر الغب کا مادہ رگوں کے اندر متعفن ہو تو دونوں مادوں کی علامات بخار میں موجود ہوں گی۔ لیکن ایک روز علامات میں زیادہ تبدیلیاں ہوں گی اور دوسرے روز کم۔ اور اگر شطر الغب کے مادوں میں سے صفرا رگوں کے اندر اور بلغم رگوں کے باہر متعفن ہو تو صفراوی بخار لازم ہوگا۔ اور بلغمی بخار کی باریاں روزانہ آئیں گی۔ اس لحاظ سے بھی تیسرے روز کی باری شدید ہو گی۔ مذکورہ بالا تینوں اقسام کو شطر الغب غیر خالصہ کہتے ہیں۔ اور اگر صفرا رگوں کے باہر اور بلغم رگوں کے اندر متعفن ہو تو بخار ہر وقت رہے گا۔ اور صفراوی بخار کی باری غیر روز آئے گی نیز اس روز عوارضات

Plusmodium vivax al

نہایت شدید ہوں گے ۔ اس قسم کو شطر الغب خالص کہتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ غب خالص لازمہ ایک ہفتہ تک اور غب خالص دائرہ دو ہفتہ سے زیادہ دنوں تک نہیں رہتا۔ بشرطیکہ علاج میں طبیب سے اور تیمارداری و پرہیز میں مریض سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو جائے۔

علاج شطر الغب

سردی تری پیدا کرنے کی کوشش کریں قبض کو دور کریں۔ لیکن اگر مادہ رگوں کے اندر متعفن ہو تو سردی پیدا کرنے میں مبالغہ سے کام نہ لیں۔ موجودہ مادہ میں نضج پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ صفرا محترقہ میں تبرید پیدا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ تاکہ مریض کو دق نہ ہو جائے۔ اگر تپ محرقہ میں مادہ بخار حرارت پر غالب ہو تو فوری تبرید کی رعایت رکھتے ہوئے نضج و تنقیہ مواد کا خیال رکھیں۔ نیز تنقیہ کے بعد تبرید مزید پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر صفراوی بخار میں خون کا غلبہ محسوس ہو اور پیشاب سرخ و غلیظ قسم کا آئے تو فصد کرنا بہتر ہے۔ خصوصاً جبکہ مادہ بخار رگوں کے اندر متعفن ہو۔ دموی بخار کی موجودگی میں جس حرارت کے ساتھ ہم فصد کرتے ہیں۔ صفراوی میں اس آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ نیز فصد میں خون بھی بہت کم نکالنا چاہیے۔ صفراوی بخار کے ماتحت نضج صفرا اور رکاوٹ فصد کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا ہے۔ یہ سب اس وقت کے لیے ہے جبکہ خالص صفرا موجود ہو اور خون کا قطعاً غلبہ نہ ہو۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھی جائے کہ باری کے بخاروں میں باری کے دن غذا نہیں دینی چاہیے اور جب مریض کو جاڑا آنا شروع ہو جائے تو سکنجبین گرم پانی میں حل کر کے پلایا جائے تاکہ صفرا قے کے ذریعہ بدن سے نکل جائے۔ اگر اس تدبیر سے مریض کو قے نہ آئے۔ تو سکنجبین و گرم پانی اُبکائیوں کے عمل سے تحلیل ہو جائے گا۔ اور لرزہ میں سکون پیدا ہو جائے گا۔ جب بخار کم ہو جائے تو پاشویہ کریں اور پیر شویہ کے پانی میں ڈال کر خوب ملیں۔ تاکہ بدن کی بقیہ حرارت اس طرح پر زائل ہو جائے۔ اس وقت خالص سکنجبین پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔ اخراج مادہ کے لیے مادہ کے میلان پر توجہ دی جائے چنانچہ جس طرف کو مادہ مائل ہو اسی کی طرف سے مادہ کو خارج کیا جائے۔ مثلاً اگر مریض کو متلی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو۔ تو ضرور قے کرائیں۔ اور اگر آنتوں میں گڑگڑاہٹ

موجود ہو تو دست لانے والی دوائیں پلائیں۔ اور اگر بار بار پیشاب کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو اور پیشاب مکمل کر نہ آرہا ہو تو پیشاب لانے والی دوائیں پلائیں۔ نیز اگر جلد میں تری و نمنا کی محسوس ہو مگر مکمل کر پسینہ نہ آرہا ہو تو پسینہ لانے کی کوشش کریں لیکن اگر مادہ کے میلان کا کوئی اظہار نہ ہو تو پھر دست لانے زیادہ بہتر ہیں۔ حمیات حادہ یعنی گرم بخاروں میں ترنجبین نہ دینا ہی بہتر ہے۔ لیکن املی و آلو بخارے کے ہمراہ کوئی حرج نہیں۔ حمیات حادہ میں جب تک میوہ جات کے پانی سے کام نکلتا رہے۔ تو ملین مبارک (مغز املتاس، املی اور آب کاسنی سبز) کے سوا کوئی چیز نہیں دینی چاہیے۔ اگر بخار کا مادہ خالص نہ ہو تو نضج سے پیشتر مسہل تو کجا ملین دوا بھی نہ دیں لیکن اگر مادہ میں جوش موجود ہو تو اس صورت میں مسہل یا ملین دے سکتے ہیں۔ بخار پیدا کرنے والے مادہ میں اگر بلغم کی زیادتی ہو۔ تو تبرید بہت کم پیدا کریں۔ مگر بلغم شور کی موجودگی میں سوائے تبرید کے اور کوئی عمل نہیں کرنا چاہیے۔ الغرض جب تک بخار کے مادہ کی تشخیص نہ ہو جائے علاج میں جراءت و دلیری نہیں کرنی چاہیے۔ مرکب قسم کے بخاروں میں قرص گل نہایت مفید ہوتے ہیں۔ نیز سکنجبین و گلقند کے ہمراہ قرص گل بہت ہی مفید ہوتے ہیں:

عوارضات تپ محرقہ

اس بخار میں بکثرت پسینہ آتا۔ نکسیر جاری ہوتی۔ سُبات کا غلبہ ہوتا۔ سانس تنگی سے آتا۔ شہوت کلبیہ موجود ہوتی۔ متواترہ چھینکیں آیا کرتیں۔ نیز غشی اور اسی قسم کے دیگر عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان عوارضات میں سے ہر ایک کا علاج اُن کے بیان میں مفصلاً تحریر کر دیا گیا ہے۔ مگر ان عوارضات کے علاج میں بخار کی بھی رعایت رکھی جائے۔ نیز علاج بخار کے ماتحت بیان کردہ دیگر قوانین کی بھی حفاظت و رعایت کریں:

لوٹ:۔ تپ محرقہ کے متعلق جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے۔ کہ اس بخار کا سبب بیسی لس ٹائی فوسس خوردبینی جرثومہ ہے۔ جو آنتوں میں بذریعہ غذا یا مشروب کے ذریعہ داخل ہو کر جگر، مرارہ اور ہڈیوں کے مغز میں قیام پذیر ہو جاتے اور اپنی سمیات تمام بدن میں پھیلا کر باعث بخار ہوا کرتے ہیں: (خواجہ)

لیفوریا:۔ یہ صفراوی بخار کی ایک قسم ہے۔ جس میں بدن کے اندر گرمی اور

باہر سردی ہوتی ہے۔ اس کو یونانی اصطلاح میں لیفوریا کہتے ہیں۔ یہ بخار ہر وقت رہتا اور غب کی نوبت کے مطابق تیسرے روز شدید ہوجایا کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ صفرا کی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں بدن کے اندر گرمی اور باہر سردی محسوس ہوتی ہے :: علاج :۔ غب غیر خالصہ کے طریقہ پر علاج کریں اور سکنجبین گلقند کے ہمراہ استعمال کریں ::

حمّیٰ غشیہ

یہ بھی صفراوی بخار کی ایک قسم ہے۔ جس میں زیادتی بخار کے ساتھ غشی بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کو حمّیٰ غشیہ کہتے ہیں

حمّیٰ غشیہ درحقیقت ہر ایک قسم کا بخار ہوسکتا ہے۔ جس کی دو وجہ ہوسکتی ہیں۔ (۱) یہ کہ جراثیم کا حملہ نہایت شدید ہو (۲) مریض انتہائی کمزور ہو۔ دونوں صورت میں مریض کے اندر غشی پیدا ہوسکتی ہے و علاج :۔ بالکل غشی کے طریقہ پہ کریں۔ اور باری کے وقت روٹی کو آب لیموں میں بھگو کر چند لقمے کھلائیں ::

حمّیٰ بلغمی

اگر اس بخار کا مادہ بلغمیہ رگوں کے اندر متعفن ہو تو اس کو اصطلاح میں لثقہ کہتے ہیں۔ اگر بخار کا مادہ شور بلغم ہو اور قلب و معدہ کی قرب و جوار کی رگوں میں متعفن ہو تو اس کو اصطلاح میں تپ محرقہ کہتے ہیں۔ تپ محرقہ صفراوی اور تپ محرقہ بلغمی میں ان علامات کے ذریعہ فرق کرسکتے ہیں جن کو صفرا و بلغم کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ اگر حمّیٰ بلغمیہ کا مادہ رگوں کے باہر متعفن ہو تو اس کو حمّیٰ نائبہ یا حمّیٰ مواظبہ کہتے ہیں۔ حمّیٰ لثقہ لازمی ہوتا اور بغیر لرزہ کے آیا کرتا ہے۔ اگرچہ اس قسم کا بخار کبھی نہ کسی وقت ضرور ہلکا ہوتا ہے۔ لیکن ہلکا محسوس نہیں ہوتا۔ تپ نائبہ کی حرارت روزانہ ایک یا دو مرتبہ ضرور کم ہوتی اور بلغم کی دوسری علامات پائی جاتی ہیں۔ اور اگر بخار کا مادہ بلغم شور ہو تو اس میں حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بلغمی بخار کی حرارت خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو صفراوی بخار سے ہر حال میں کم ہوتی ہے۔ بلغم شور کی موجودگی میں بخار پھریری سے شروع ہوگا۔ بعد ازاں سردی و لرزہ محسوس ہوگا۔ بلغم زجاجی کی موجودگی میں لرزہ شدید ہوتا اور بلغم حامض کی موجودگی میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح بلغم شیریں میں سردی کم ہوتی اور چند روز تک پھریری اور سردی اور لرزہ بالکل نہیں

پایا جاتا ۔ نوٹ :۔ اگر نفس مضمون پر غور کر کے دیکھا جائے تو حمّٰی بلغمیہ کو بھی حمّٰی محرقہ کی قسم میں شمار کرنا چاہیے ۔ چنانچہ موجودہ تحقیقات بھی تائید کرتی ہے کہ حمّٰی محرقہ مذکورہ بالا قسم کے ہوتے ہیں جن میں علامات کے اندر اسباب مرض کے شدید و خفیف ہونے کی صورت میں کم و بیش ہو جایا کرتے ہیں ۔ (خواجہ)

علاج :۔ ایک ہفتہ تک سکنجبین عسلی یا ماء العسل میں زوفا خشک جوش دے کر پلائیں ۔ یا آش جو تھوڑی سونف و چنے پکا کر استعمال کریں ۔ یا سونف و نخود کو گلقند و سکنجبین اور گلاب کے ہمراہ کھلائیں ۔ ایک ہفتہ کے بعد جب باری شروع ہو تو سکنجبین و گرم پانی کافی مقدار میں پلا کر قے کرائیں ۔ قے میں آسانی کے ساتھ جو کچھ بھی خارج ہو بہتر ہے ۔ وگرنہ سختی کے ساتھ قے نہیں لانا چاہیے ۔ اس مرض میں کبھی کبھی انیسون گلقند کے ہمراہ یا پودینہ مصطگی کے ساتھ کھلانا مفید ہوتا ہے ۔ جب مادہ میں مکمل طور پر نضج پیدا ہو جائے تو مسہل بلغم استعمال کرانا چاہیے ۔ اگر قبض موجود ہو تو روزانہ رات کو دوا تربد اور علی الصباح ڈیڑھ تولہ گلقند کھلا کر تین تولہ سکنجبین عسلی پلائی جائے تو نہایت مفید ہوتا ہے ۔ بشرطیکہ صرف قبض کو رفع کرنا مقصود ہو ۔ اگر پیشاب سرخ و غلیظ ہو تو فصد کرنا بہتر ہے ۔ اگر مریض کو ضعف دماغ کی شکایت موجود ہو تو سکنجبین استعمال نہ کی جائے ۔ استفراغ مواد کے بعد قرص گل کھلانا مفید ہوتا ہے ۔ اگر اجوائن نیم کوفتہ شہد میں ملا کر دس ماشہ کھلائیں تو تپ بلغمی میں لرزہ پیدا ہونے اور دیر میں گرمی پیدا ہونے کے لیے نہایت مفید ہوتی ہے ۔ غاریقون چار ماشہ شہد میں ملا کر کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ حمّٰی لثقہ میں منضجات و ملطفات کے دینے میں اس قدر جرأت و دلیری نہیں دکھلانی چاہیے جیسے کہ حمّٰی نائبہ میں دکھلائی جاتی ہے ۔ خصوصاً جبکہ حمّٰی لثقہ کے ہمراہ درد سر یا ضعف دماغ بھی موجود ہو ۔

اِنفیالوس

یہ بلغمی بخار کی اقسام میں سے ہے ۔ جس میں اندر سردی اور باہر گرمی ہوتی ہے ۔ اس کو اصطلاح طب میں حمّٰی انفیالوس[1] ...

[1] مخزن الجواہر میں اسے انفیالوس اور صاحب بحر الجواہر نے اِنقیالوس لکھا ہے ۔

کہتے ہیں۔ اسی کی دُوسری قسم وہ بھی ہے جس میں اندر گرمی اور باہر سردی ہوتی ہے۔ اسی کو اصطلاح میں حمّٰی لیفوریا کہتے ہیں۔ یہ قسم زیادہ تر حمّٰی نائبہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامات اور علاج کا طریقہ وہی ہے جو گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جاچکا۔ گاہے حمّٰی لیفوریا صفراوی قسم کا بھی ہوتا ہے۔ جیساکہ تپ صفراوی کے ماتحت تحریر کیا جاچکا ہے۔ تپ بلغمی کی ایک اور قسم ہوتی ہے۔ جس میں اندر و باہر یکساں طور پر گرمی و سردی محسوس ہوتی ہے اسی کی ایک قسم اور ہے۔ جس میں اندر تو سردی محسوس ہے۔ لیکن باہر کا جسم بالکل طبعی حالت میں ہوتا ہے۔ اس بخار میں عارضاً دوروں کے ساتھ بغیر حرارت کے آیا کرتا ہے۔ ان دونوں قسموں کا اطبا نے کوئی نام نہیں رکھا۔ تپ بلغمی کی ایک قسم اور ہے جس میں بخار دن کے وقت آتا ہے اور رات کو اُتر جاتا ہے۔ اس کو اصطلاح طب میں تپ نہاری کہتے ہیں۔ نیز اسی کے مطابق ایک اور بخار ہوتا ہے۔ جس میں رات کے وقت بخار آتا اور دن کو اُتر جاتا ہے اس کو اصطلاح طب میں تپ لیلی کہتے ہیں۔ علاج۔ خلط کو لطیف کریں اور وہ تمام تدابیر کام میں لائیں جن کو گذشتہ صفحات میں تحریر کیا جاچکا ہے۔

حمّٰی سوداوی

اس بخار کا مادہ اگر رگوں کے اندر متعفن ہو تو اس کو ربع لازم کہتے ہیں۔ اس میں بخار ہر وقت رہتا ہے لیکن درمیان میں دو دن ہلکا رہ کر تیسرے روز شدید ہوجاتا ہے۔ یعنی ہر چوتھے روز اور اگر اس بخار کا مادہ رگوں کے باہر متعفن ہو تو اس کو ربع دائرہ کہتے ہیں۔ اسی قسم کے بخار کی باریاں درمیان میں دو روز کا وقفہ دے کر آیا کرتی ہیں۔ چنانچہ جس روز بخار چڑھتا ہے اور جس روز اُترتا ہے دونوں زمانوں کو اگر دیکھا جائے تو چار روز ہوتے ہیں لہٰذا اسی تناسب کے خیال سے اس بخار کا نام حمّٰی ربع (چوتھیا بخار) رکھا گیا۔ اسی اصول کے مطابق اس بخار کی دیگر اقسام کے نام اُن کے چڑھنے واُترنے کے لحاظ سے جتنے دن لگتے ہیں اسی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن کا نام بھی رکھا جاتا ہے۔ جیسے حمّٰی خمس (پانچویں دن کا بخار) حمّٰی سدس (چھٹے دن کا بخار)۔ حمّٰی سبع (ساتویں دن کا بخار) حمّٰی ثمن (آٹھویں روز کا بخار)۔ حمّٰی تسع (نویں روز کا بخار)۔ حمّٰی عشر (دسویں روز کا بخار) اس بخار کی اگرچہ اور

بھی قسمیں ہیں۔ لیکن وہ بہت دیکھنے میں نہیں آتی ہیں۔ صرف چوتھیا بخار ہی زیادہ تر دیکھنے میں آتا ہے ؛

حُمّٰی ربع اگر چوتھیا بخار کی دو قسمیں ہیں۔ اولاً سودائے طبعی میں عفونت پیدا ہو کر بخار پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں بعض صغیر ہوگی اور مریض نے مرض پیدا ہونے سے پہلے سودا پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کی ہوں گی ؛ نوٹ :۔ حمّٰی ربع بھی حقیقت میں ملیریا بخار کی قسم میں سے ہے۔ جو ایک قسم کے خوردبینی جرثومہ پلازموڈیم ملیریا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جراثیم اپنی نسل کو ۷۲ گھنٹے کے اندر بڑھا کر مکمل کرتے ہیں۔ بعض وقت یہ جراثیم دو روز تک متواتر جسم میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا ایسی حالت میں مریض کو دو روز متواتر بخار آیا کرتا ہے۔ جس میں ایک روز کے بخار کی علامات شدید اور دوسرے روز کے بخار کی علامات کسی قدر خفیف ہوا کرتی ہیں۔ دو روز باری کے بعد تیسرے روز وقفہ ہوا کرتا ہے۔ (خواجہ)

ثانیاً۔ سودا غیر طبعی کے متعفن ہونے سے چوتھیا بخار پیدا ہو۔ اور یہ بات آپ کو گذشتہ صفحات میں معلوم ہو چکی ہے کہ جب کوئی خلط جل جاتی ہے تو اس سے سودا بن جاتا ہے۔ لہذا اس اعتبار سے چوتھیا بخار بھی گاہے دموی ہوتا ہے۔ اور گاہے بلغمی و صفراوی اور گاہے سوداوی ہوتا ہے۔ چنانچہ بخار پیدا ہونے کے بعد جس خلط کی علامات غالب صورت میں پائی جائیں گی اُسی کے ذریعہ بخار کو شناخت کیا جا سکے گا۔ لہذا صفراوی بخار میں حرارت تیز ہوتی اور جلدی زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ چوتھیا بخار امراض مُزمنہ میں سے ہے۔ لہذا وہ ایک عرصہ تک رہتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض وقت یہ صورت بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ بخار کی پانچ چھ باریاں آئیں اور ختم ہو گیا۔ بعد ازاں دوبارہ لوٹ آیا ؛

علاج :۔ چوتھیا بخار کی مشترک تدبیر جملہ اقسام میں یہ ہے۔ کہ باری کے دن خصوصاً پہلی باری میں غذا اور پانی بالکل بند کر دیں۔ خصوصاً ٹھنڈا پانی بالکل بند کر دیں۔ نیز تر قسم کے میوے۔ ریاح پیدا کرنے والی گرم و خشک اور جلد متعفن ہونے والی چیزیں مثلاً دودھ۔ دہی۔ انگور وغیرہ سے قطعاً پرہیز کریں اور مادہ

Plasmodium Malariae ے Quartan Malaria ے

میں نُضج پیدا کرنے کی کوشش کریں اور دوا و غذا میں ایسی چیزیں کھلائیں جن سے بدن میں تری پیدا ہوتی ہو۔ جب مادّہ میں نُضج پیدا ہو جائے تو خلط موجودہ کے مطابق بار بار تنقیہ کریں۔ اگر مریض کو ربع دموی ہو تو دو تین باریاں گذر جانے کے بعد فصد کی جائے۔ اسی طرح دیگر اخلاط میں بھی جب نُضج پیدا ہو جائے تو فصد کر سکتے ہیں مگر ربع صفراوی میں فصد کسی صورت سے بھی جائز نہیں۔ پھر اگر فصد سے صاف شفاف اور سُرخ رنگ کا خون خارج ہو۔ تو خون بند کر دینا چاہیے علاوہ ازیں چونکہ یہ بخار عرصہ دراز تک آتا رہتا ہے۔ لہٰذا قوت کو باقی رکھنے کا پورا خیال رکھیں۔ اسی لحاظ سے مریض کو انتہائی پرہیز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عرصہ تک پرہیز کرنے سے انسان دُبلا و کمزور ہو جاتا ہے۔ چوتھیا بخار کی موجودگی میں مہینہ کے شروع میں فصد اُسَیلم کے ذریعہ تھوڑا سا خون نکالنا اور باری کے روز باری آنے سے تین گھنٹہ پہلے طحال پر سینگھیاں لگا کر خوب چوسنا نہایت مفید ہوتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مرکب بخار بہت سی قسم کے ہوتے ہیں لیکن شطر الغب اور غب غیر خالصہ کے علاوہ کسی کا مخصوص نام نہیں ہے۔ مرکب بخاروں میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں کوئی ضبط و انتظام نہیں پایا جاتا۔ ان کو حمیٰ مختلطہ کہتے ہیں۔ مرکب بخاروں کی تین صورتیں ہیں۔ اولاً بخار بدن میں موجود ہو کہ دوسرا بخار چڑھ جائے۔ ایسے مرکب بخار کو حمیٰ مداخلہ کہتے ہیں۔

ثانیاً۔ پہلا بخار اُتر جائے۔ بعد ازاں دوسرا بخار شروع ہو۔ ایسے مرکب بخار کو حمیٰ مُبادلہ کہتے ہیں۔

ثالثاً۔ دونوں قسم کے بخار ایک ساتھ شروع ہوں اور ایک ساتھ ہی اُتر جائیں اس کو حمیٰ مُشابکہ یا حمیٰ مُشارکہ کہتے ہیں۔ ایسے بخاروں کا علاج نہایت غور و خوض کے ساتھ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان بخاروں میں جس خلط کا غلبہ ہو اُسی کو خارج کرنے اور دفع کرنے کی کوشش کریں۔

حمیٰ دق

یا تپ دِق میں حرارت غریبہ بدن کے اعضاء اصلیہ مثلاً دل میں پیدا ہوتی ہے اور طبعی رطوبات کو فنا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ بخار جب ابتدائی درجات میں ہوتا ہے تو اس کو دِق کہتے ہیں۔ لیکن جب

وہ دوسرے درجہ میں پہنچ کر اعضاء کو پگھلانا شروع کر دیتی ہے۔ تو اس کو ذبول (پگھلنا) کہتے ہیں۔ پھر جب بخار اس درجہ سے بھی گذر جاتا اور مریض کے بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت اس بخار کو مفتت و متشنف کہتے ہیں۔ اس درجہ میں بخار کا زائل ہونا ناممکن اور بغایت مشکل ہے:

نوٹ:۔ موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس بخار کا سبب ایک خوردبینی جرثومہ ہے۔ جس کو انگریزی میں ٹیوبر کل بیسی لس یا جرثومہ دق کہتے ہیں۔ یہ جسم کے جس مقام میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہاں پر اولاً ورم پیدا کرتا۔ بعد ازاں زخم اور خلائیں پیدا کرنا شروع کرتا ہے۔ جس سے مریض کو بخار کے علاوہ مقامی علامات بھی ہوا کرتی ہیں۔ چونکہ جراثیم سل جسم کے اکثر و بیشتر حصوں میں اپنا مسکن بنا سکتے ہیں۔ لہذا انہی مقامات اور مسکن کے اعتبار سے دق کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔ علاج تمام اقسام کا ایک ہی جیسا ہے۔ (خواجہ)

علامت:۔ دق مفرد کی مخصوص علامت یہ ہے۔ کہ ہلکے قسم کا بخار ہر وقت رہتا ہے۔ جس میں کھانا کھانے کے بعد زیادتی ہو جایا کرتی ہے۔ نبض صلب ضعیف اور متواتر چلتی ہے۔ لیکن کھانا کھانے کے بعد عظیم اور قوی ہو جاتی ہے۔ مریض کے پیشاب میں بھی کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔ **علاج:۔** مکان، ہوا اور غذا و دوا کو سامنے رکھتے ہوئے بدن میں سردی و تری پیدا کرنے کی کوشش کریں چنانچہ اس غرض کے لیے غذا میں گدھی کا دودھ اور گائے کی چھاچھ نہایت مفید ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ دق کے ساتھ دوسرے قسم کے بخار مرکب نہ ہوں۔ گدھی کے دودھ اور چھاچھ پینے کا طریقہ بڑی کتابوں میں مذکور ہے۔ (دیکھو ترجمہ شرح اسباب جلد چہارم۔ دق کا بیان) بدن میں تری پیدا کرنے کے ساتھ حتی الامکان اعضاء رئیسہ میں قوت پیدا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو پھر مریض کو حتی الامکان دہشت نہ آنے دیں۔ اگر مریض کو کمزوری پیدا ہونے لگے تو اس کو رفع کرنے کے لیے ماء اللحم سب سے بہتر چیز ہے:

یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ دق کے مشابہ ایک اور مرض ہوتا ہے جس کو اطباء دق الشیخوخت یا دق الہرم کہتے ہیں۔ اس مرض میں جوانوں کی

حالت بالکل بوڑھوں جیسی بلکہ اُن سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں حرارت قطعاً نہیں ہوتی اور مریض روزانہ دُبلا ہوتا جاتا اور سُوکھتا چلا جاتا ہے۔ اسی لیے اس مرض کو ہندوستان میں سُوکھے کا مرض یا مسان کہتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر بوڑھوں کو بعد ازاں جوانوں کو اور سب سے کم بچوں کو ہوتا ہے۔ اس مرض کا سبب قلب کی سردی ہے جو بخاروں میں تبرید کی زیادتی یا ورزش کے بعد ٹھنڈا پانی پینے یا کسی دوسرے اسباب بارد کے واقع ہو جانے سے پیدا ہُوا کرتی ہے۔

علاج:۔ گرم و تر چیزوں کو استعمال کر کے بدن میں تعدیل پیدا کریں لیکن تعدیل میں زیادتی نہ کریں۔ گاہے شہد کا چاٹنا بھی مفید ہوتا ہے۔ جب یہ مرض مستحکم و مزمن ہو جاتا ہے تو بغایت مشکل سے رفع ہوتا ہے۔ لیکن علاج برابر کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ مریض مرض کے شدید حملہ سے جلد تر ہلاک نہ ہو جائے۔ سونے کے ورق بھی اس مرض میں مفید ہوتے ہیں۔ خصوصاً شہد کے ہمراہ علاوہ ازیں شربت شہد۔ ماء اللحم اور زردی بیضۂ مُرغ بھی مفید ہوتی ہیں۔

چیچک وخسرہ کا بخار

(حُمّیٰ جدری و حصبہ) علامات مریض میں بے چینی زیادہ ہو گی۔ ناک میں خارش اور آنکھوں میں آنسو ہوں گے۔ مریض نیند میں چونک اُٹھے گا۔ آنکھیں سُرخ ہوں گی۔ اور سر میں درد و بوجھ معلوم ہو گا۔ نیز بدن بھاری ہو گا۔ مرض خسرہ کی موجودگی میں چیچک کی بہ نسبت بے چینی و بے قراری زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن کمر میں درد بہت کم ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ تحقیقات جدید نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ چیچک کا سبب ایک قسم کے خوردبینی اجسام ہیں۔ جن کو انگریزی میں بوری لئیوٹا ویری اولیٹی ہومینس کہتے ہیں۔ یہ ننھے اجسام انسان میں داخل ہو کر مرض چیچک پیدا کرتے ہیں جو عام طور پر وبائی صورت میں پھیلا کرتا ہے۔ اس کا علاج بطور حفظ ماتقدم چیچک کا ٹیکہ ہے جو عام طور پر ہسپتالوں میں لگایا جاتا ہے۔ (خواجہ)

علاج:۔ اگر چیچک و خسرہ نکلنے سے پہلے ان امراض کی پیدائش کا علم ہو جائے تو خون کم کر دیا جائے اور رفع قبض کے لیے ملیّن دوائیں کھلائی جائیں۔

Borreliatev Varialaehaminis ـــہ

شربت عناب بکثرت و متواتر پلایا جائے۔ لیکن جب چیچک یا خسرہ نکل آئے تو پھر کسی قسم کا تنقیہ نہ کیا جائے۔ بلکہ چیچک و خسرہ کے نکلنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے نرم و گرم کپڑا پہنائیں۔ ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں اور خاکسی مریض کے بستر پر پھیلادیں اور خاکسی ہی کو پانی میں جوش دے کر بار بار پلائیں۔ نیز مریض کو کپڑا اڑھا کر خاکسی کا بھپارہ دیں ؛

وبائی بخار (حمّی وبائی) یہ ایک قسم کا وبائی بخار ہے جو وبا کے زمانہ میں پیدا ہوتا ہے۔ علاج:۔ جب تک طاعون کی گلٹی نمودار نہ ہو تنقیہ مواد اور خون کے جوش کو بجھانے کی کوشش کریں۔ دل و دماغ میں قوت پیدا کریں۔ لیکن گلٹی نکلنے کے بعد اس کا علاج کیا جائے۔ جیسا کہ طاعون کے ماتحت تحریر کیا جائے گا ؛ نوٹ:۔ طاعون بھی ایک وبائی مرض ہے۔ جو ایک قسم کے جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی میں پیسٹیورٹیلا پیس ٹس کہتے ہیں یہ جراثیم چوہوں کے اندر پرورش پاتے اور وبا کے طور پر جسم انسان پر حملہ کرکے مرض طاعون پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ یہ جراثیم جسم کے مختلف حصوں پر حملہ آور ہو کر طاعون کا مرض پھیلاتے ہیں۔ لہٰذا طاعون بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے جس کی تفصیل دوسری کتابوں میں ملے گی۔ بہرحال یہ مرض شدید قسم کا مہلک و خطرناک ہوتا ہے لہٰذا اس سے حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔ (خواجہ)

پچیسواں باب

پھوڑے اور پھنسیاں

(اورام و بثور)

اگر ورم چھوٹے چھوٹے ہوں تو ان کو پھنسیاں (بثور) کہتے ہیں۔ اور اگر ورم بڑے بڑے ہوں تو ان کو اصطلاح میں اورام و دُنبل کہتے ہیں۔ اس کی بہت سی

Pasteurella pestis

قسمیں ہیں جن کو علیحدہ اُن کے ناموں کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

ورم دموی (فلغمونی) یہ ورم زیادتی خون کے باعث پیدا ہوتا اور بڑا پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں درد اور حرارت کی کیفیت نہایت سخت ہوتی ہے۔ مریض کو بخار بھی ہوتا ہے۔ علاج۔ فصد کی جائے اور ابتداء ورم میں مادہ کو لوٹانے والی دوائیں مثلاً صندل۔ سپاری۔ گل ارمنی۔ مامیثا اقاقیا گل سُرخ۔ کاسنی وغیرہ باریک کر کے ضماداً استعمال کی جائیں۔ جب مرض بڑا ہو جائے اور زمانہ تزائد میں قدم رکھے تو مادہ کو ڈھیلا کرنے والی دوائیں مثلاً آرد جو۔ کشنیز سبز۔ خطمی۔ خبازی وغیرہ رودعات کے ساتھ ملا دئے جائیں اور جب مرض کا زمانۂ انتہا آجائے تو مرخیات (مادہ کو ڈھیلا کرنے والی دوائیں) اور محللات (تحلیل کرنے والی دوائیں) استعمال کرائے جائیں۔ جیسے آرد باقلا خطمی خبازی بابونہ۔ کنوچہ وغیرہ کا ضماد۔ زمانہ انحطاط میں صرف محللات (مادہ کو تحلیل کرنے والی دوائیں) جیسے۔ بابونہ۔ ناخونہ۔ تخم کتاں۔ میتھی وغیرہ استعمال کی جائیں۔ اگر مادہ مرض بجائے تحلیل ہونے کے پیپ کی طرف منتقل ہونے لگے تو مادہ کو پگھلانے والی چیزیں مثلاً تخم کنوچہ۔ السی اور انجیر وغیرہ بطور ضماد کے استعمال کریں تاکہ ورم جلد تر پختہ ہو جائے۔ اب اگر ورم پکنے کے بعد خود بخود پھٹ جائے تو بہتر وگرنہ کبوتر کی بیٹ اور اُشق جیسی پھاڑنے والی چیزیں استعمال کریں۔ یا نشتر سے شگاف لگا دیں۔ پھر فصد کرنے کے بعد اگر رفع قبض کی ضرورت پیش آئے۔ تو آب فواکہ یا ملین مبارک کے ذریعہ قبض کو دور کریں۔ مذکورہ بالا سطور میں ورم کے علاج کے لیے جو قواعد و اصول تحریر کئے گئے ہیں۔ ان کو ورم کی ہر ایک قسم میں استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کان کے پیچھے اور کنج ران میں ورم پیدا ہو جائے۔ تو ان پر رودعات کا استعمال کسی صورت میں جائز نہیں۔ کیونکہ ان مقامات پر جو ورم پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اعضاء رئیسہ کے مواد کو دفع کرنے سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا رادعات سے مادہ پھر اعضاء رئیسہ ہی طرف لوٹ جاتا ہے جو خطرناک صورت ہے۔

شقاقلوس یہ ورم نہایت خبیث اور بری قسم کا ہوتا ہے جو اپنی خباثت سے عضو کو مُردہ کر دیتا اور فاسد کر کے خراب و گندہ

کر دیتا ہے ؛ علاج :- اگر عضو ابھی تک سیاہ نہ ہوا ہو تو عضو پر گہرے پچھنے لگائیں۔ اور مخصوص طور پر اسی عضو سے خون نکالیں۔ جب خون اچھی طرح سے نکل جائے تو منڈ کا آٹا سکنجبین میں ملا کر عضو پر لگائیں۔ لیکن اگر عضو سیاہ ہونا شروع ہو جائے تو بلا کسی تاخیر کے عضو کو کاٹ دیا جائے۔ تاکہ دوسرے اعضاء تک فساد نہ پہنچنے پائے ان ہی وجوہات کی بنا پر ایسے امراض میں فصد کرنا جائز نہیں۔ اگر عضو کاٹنے کے ناقابل ہو تو اس کے چاروں طرف داغ دیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ جب تک شُقَاقُلُوس ابتدائی حالت میں ہوتا ہے تو اس کو غَانغرایا کہتے ہیں۔

حُمرہ سُرخ بادہ[1]

یہ ایک قسم کا صفراوی ورم ہے۔ جس کو فارسی میں سُرخ بادہ کہتے ہیں۔ پس اگر اس ورم کا مادہ خالص صفراوی ہو تو اس کو حُمرہ خالصہ کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس ورم کا رنگ زرد چمک دار اور سوزش والا ہوتا ہے۔ نیز ایک عضو سے دوسرے عضو تک بہت جلد پھیل جاتا ہے۔ اور اگر صفرا خون سے آمیز ہو جائے تو اس وقت ورم کا رنگ سُرخ ہو گا۔ اس میں سوزش بھی زیادہ نہ ہو گی۔ نیز وہ ایک عضو سے دوسرے عضو تک جلدی نہیں پھیل سکے گا ؛ علاج :- اگر خالص صفرا موجود ہو تو صفرا کا تنقیہ کریں۔ اور سرد و تر دوائیں لگائیں۔ صفرا خالص کی موجودگی میں پہلے فصد کریں۔ بعد ازاں تنقیہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ اور فلغمونی کے اصول کے لحاظ سے اوقات اورام کا اعتبار کرتے ہوئے ضماد لگائیں ؛

حُمرہ ملتہبہ[2]

اس کو فارسی میں آتشک[3] بھی کہتے ہیں۔ یہ سُرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔ جن میں نہایت شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ ان میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ان دانوں میں آگ رکھی ہوئی ہے۔ چونکہ ان دانوں میں یہ کیفیت موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کا یہ نام جمرہ (انگارا) اور آتشک رکھا گیا ہے ؛ علاج :- صفرا کا تنقیہ کریں۔ اگر ان اورام میں خون کا غلبہ ہو۔ تو فصد کی جائے۔ بعض اطباء کی رائے اس وقت فصد کرنے کے متعلق یہ ہے۔ کہ خون فصد کے ذریعہ اتنا نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو جائے۔ فصد کے بعد سرکہ کی تلچھٹ زمین پر ڈالیں۔ جب زمین میں جوش پیدا

---

[1] ای سپلس [illegible] [2] [illegible] E ابن تھریکس [3] فارسی میں آبلۂ فرنگ (سفلس) کو آتشک نہیں کہتے۔

ہونے لگے تو اُٹھا کر کافور ملا کر مقام فصد پر لگائیں۔ جمرہ کے لیے یہ مخصوص قسم کا طلا ہے جو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ اگر اس میں گل ارمنی یا ملتانی مٹی شریک کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

نملہ یہ ایک یا چند پھنسیاں ہوتی ہیں۔ جن میں نہایت سخت قسم کی جلن وخارش ہوتی ہے۔ یہ مرض پھیلتا جاتا ہے اور نملہ یعنی چیونٹی کی طرح ایک جگہ سے رینگ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ اسی لحاظ سے اس کا نام نملہ رکھا گیا ہے۔ اگر ان پھنسیوں کے پیدا کرنے کا سبب خالص صفرا ہو تو اس کو نملہ شاذجیہ کہتے ہیں۔ یہ صرف جلد کے باہر کی طرف نمایاں ہوتی ہیں۔ اور اگر صفرا خون کے ساتھ شریک ہو کر ان پھنسیوں کو پیدا کرے تو اس کو نملہ آکلہ[1] کہتے ہیں۔ یہ پھنسیاں گوشت وجلد دونوں میں سرایت کیے ہوئے رہتی ہیں۔

علاج:- سبب کے مطابق علاج کیا جائے۔ اور جمرہ میں جو طلا مفید ہوتے ہیں۔ ان کو اس مقام پر بھی لگایا جائے مفید ہوتے ہیں۔ نملہ کے چاروں طرف دواء سرد لگائی جائے۔ اور اگر ان میں زخم پیدا ہو جائے۔ تو مرہم سفیدہ لگا کر زخم کو اچھا کیا جائے۔

جاورسیہ یہ باجرہ جیسی چھوٹی چھوٹی سفید پھنسیاں ہوتی ہیں۔ جن کی جڑ سُرخ رنگ کی ہوا کرتی ہے۔ یہ بدن پر متفرق طور سے پھیلی رہتی ہیں۔ **نوٹ**:- بعض اطبّاء اس کو نملہ کی قسم سے شمار کرتے ہیں۔ (خواجہ)

علاج:- صفراء و بلغم کو بدن سے خارج کریں۔ اور پوست انار۔ گلاب وسرکہ میں حل کر کے پھنسیوں پر لگائیں۔ اگر حالات اجازت دیں تو فصد کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

چھاجن۔ نار فارسی یہ ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔ جن میں پتلا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے ان دانوں میں جلن و خارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ان پر بہت جلدی سے کھرنڈ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جس جگہ پر اس قسم کا دانہ نکلنے والا ہوتا ہے۔ وہاں پر پہلے طاؤسی رنگ کی سُرخ سُرخ دھاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کو بعض اطباء آتشک کے

[1] ہرپیز ٹمپلیکر منٹ ہرپیز ڈاسٹر

نام سے بھی پکارتے ہیں اور بعض اس کو حمیرہ کہتے ہیں ۔ علاج :۔ فصد کھولیں اور صفرا کو بدن سے خارج کریں ۔ نیز مُردار سنگ کو گلاب میں یا مازو کو سرکہ میں پیس کر طلا کریں۔

نفاطات[1]

آبلے ۔ پھپھولے یا چھالے جن کے اندر بالعموم پتلا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے ۔ لیکن بعض میں پتلا خون اور بعض میں خالص ریاح بھری رہتی ہیں ۔ اگر محض ریاح ہی موجود ہوں تو ان کو نفاخات (بلبلے) کہتے ہیں ۔ علاج :۔ فصد کی جائے اور خون کو گاڑھا کیا جائے ۔ لیکن جب آبلے اپنی انتہا کو پہنچ جائیں ، تو سونے کی سوئی سے چھید کر ٹھنڈی دوائیں لگا دی جائیں ۔

شری پتی اچھلنا[2]

یہ جلد کی نہایت چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں جن میں سے بعض چپٹی اور چھوٹی اور بعض اُن میں سے بڑی ہیں ۔ نیز یہ بالعموم یکبارگی نکل آیا کرتی ہیں ۔ ان میں خارش و بے چینی بے انتہا ہوتی ہے ۔ اگر ان سے رطوبت خارج ہونی شروع ہو جائے تو اس کو اصطلاح میں دلم کہتے ہیں ۔ یہ بالعموم خونی ہوتی ہیں ۔ لیکن بعض وقت بلغم کی زیادتی سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں ۔ غرض کہ جس خلط سے بھی پیدا ہوں دونوں کی علامات بالکل نمایاں ہوتی ہیں ۔ اس کا سبب عموماً قبض اور ہضم کی خرابیاں ہوتی ہیں

علاج :۔ اگر خونی پتی ہو تو فصد کی جائے ۔ دست لائے جائیں اور سرکہ ۔ گلاب ۔ گیرو اور روغن گل باہم ملا کر طلا کیا جائے اور بلغمی پتی میں تنقیہ بلغم کے بعد مابقی بلغم کی تقطیع کی جائے بلغمی پتی کا نام بعض اطبا بنات اللیل رکھتے ہیں ۔ کیونکہ یہ رات میں پیدا ہوتی اور دن میں غائب ہو جایا کرتی ہے ۔

ماشرا[3]

یہ ایک قسم کا ورم ہے جو صفرا و خون کی موجودگی میں چہرہ کے اندر پیدا ہوتا ہے ۔ نوٹ :۔ یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے جو سٹرپٹو کاکس پایوجینس جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں فوراً افتیمون سرکہ میں پیس کر نیم گرم کر کے صبح و شام لگائیں ۔ مجرب ہے ۔ (خواجہ)

علامت :۔ چہرہ نہایت سرخ ہوتا اور اس میں درد ٹیس ہوا کرتی ہے نیز تمام سر ۔ کان ۔ ناک ۔ رخسارے اور پیشانی پھولے ہوئے ہوا کرتے ہیں۔

[1] بُلی Bullae [2] ارٹی کیریا Urticaria [3] فیشل اری سپیلس

علاج :۔ فصد کریں اور قبض رفع کرنے کے لئے ملین دوائیں پلائیں۔ نیز تلیین کے وقت حلق اور سینہ پر ٹھنڈی دواؤں کا لیپ[1] کریں۔ تاکہ مادہ چہرہ سے سینہ کی طرف نہ جانے پائے۔ پلانے کے لیے عناب میں عدد جوش دے کر اور سکنجبین ملا کر دیں۔ بہت مفید ہوتے ہیں :

طاعون

(پلیگ) یہ ایک قسم کا ورم غدودی ہے جو وبا کے زمانہ میں یا وبائی صورت میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سخت جلن ہوتی اور اس کا رنگ سرخ۔ زرد نیلگوں۔ سبز یا سیاہ ہوتا ہے۔ جو اپنی ترتیب کے لحاظ سے اُسی قدر بدتر و خبیث ہوتا ہے :: علاج :۔ دل و دماغ میں ٹھنڈک[2] اور قوت اچھی طرح پیدا کریں اور مقام ورم کو چھوڑ کر اس کے قرب و جوار میں ٹھنڈے لیپ لگائیں اور خاص ورم کے مقام پر گہرے گہرے پچھنے لگا کر خون نکالیں۔ نیز اس مقام کو گرم پانی سے دھاریں تاکہ بے کار و فاسد خون زیادہ سے زیادہ مقدار میں خارج ہو جائے۔ اگر طاعون کی موجودگی میں بدن کے اندر خون کی زیادتی ہو تو فصد کر دی جائے خصوصاً جبکہ فصد سے پہلے پچھنے لگا کر خون خارج کر دیا جائے۔ اور پھر بھی خون کی زیادتی ہو :

گلٹیوں کا ورم

(اورام مغابن) اس قسم کا ورم بالعموم بغل کان کے قرب و جوار اور کنج ران کی گلٹیوں میں پیدا ہوتا اور سمیت سے خالی ہوتا ہے۔ یہ ورم اگر کسی قریبی عضو کے ورم یا زخم کے باعث پیدا ہو جیسا کہ پاؤں کے زخم میں کنج ران کی گلٹیوں میں ہو جایا کرتا ہے۔ تو اس وقت صرف جدوار گھس کر لگانا کافی ہوا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں تنقیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر ان مقامات پر اعضاء رئیسہ کے فضلات دفع کرنے سے ورم پیدا ہوا ہے تو ورم کو ڈھیلا کرنے والی دوائیں لگائیں۔ ان مقامات کے ورموں کا علاج دیگر مقامات

---

[1] جیسے صندل۔ مامیثا۔ گیرو وغیرہ دواؤں کا ہرے دھنیے یا کاہو یا خرفہ یا مکوہ کے عرق میں لیپ کریں۔ [2] تبرید اور تقویت کے لیے خوشبودار ٹھنڈے شربت انار۔ سیب اور شربت لیموں وغیرہ کے دیں صندل۔ نیلوفر۔ کافور گلاب میں پیس کر چھینٹے پر لگائیں اور بنفشہ۔ نیلوفر۔ گلاب۔ صندل کافور سونگھائیں :

اورام کی طرح ابتدا میں رواد ع (مادہ کو لوٹانے والی دوا) اشیاء کا لیپ لگا کر بند کیا جائے۔ نیز جب ورم کا مادہ پختہ ہونے کی طرف مائل ہو۔ تو اس کو پکانے اور توڑنے کی کوشش کریں۔

آکلہ یا بادخورہ

اس مرض کا خاصہ یہ ہے۔ کہ اس کا زخم بڑی جلدی اپنے قرب و جوار کے گوشت میں پھیل جاتا ہے۔

مثلاً اگر اس قسم کا زخم کسی عضو میں صبح کے وقت نمودار ہو تو شام تک الماس کے پیسہ کے برابر (روپیہ کے برابر) پھیل جاتا ہے ؛ علاج :۔ جس مقام پر یہ زخم پیدا ہو تو فوراً اس مقام پر داغ دیں اور گلِ ارمنی سرکہ میں حل کر کے آکلہ کے چاروں طرف لگائیں بدن سے اخراج مواد میں زیادتی سے کام نہ لیں۔ نیز سرکہ ، پانی اور شراب کے محلول سے کو دھوئیں۔ اگر اس علاج سے آرام نہ ہو تو آکلہ پر تل کے تیل کا داغ دیں جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ تل کے تیل کو اچھی طرح گرم کر کے آکلے کے گرد آٹے کا حلقہ بنا کر اسی کے درمیان میں گرم تیل بھر دیں۔ (یہ طریقہ خطرناک ہے) ؛

دُبّل - دُنبل - بال توڑ

یہ ایک قسم کا مشہور ورم ہے جو بالوں کی جڑ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ خون اور دوسری اخلاط کا تنقیہ کیا جائے۔ اور خون کے جوش کو کم کرنے کے لیے سکنجبین پلائیں۔ مرض کے ابتدائی تین دن تک رواد عات اور چوتھے روز اسپغول انڈے کی سفیدی میں لت کر کے لیپ کریں۔ جب مادہ ایک جگہ اکٹھا ہونے لگے تو پکانے کی کوشش کی جائے۔ بعد ازاں اس میں نشتر سے شگاف لگا دیا جائے جب زخم پیپ و کچ لہو سے صاف ہو جائے تو زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے۔ ورم کو پکانے کے لیے انجیر اور علک الانباط کا ضماد نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر علک الانباط دستیاب نہ ہو تو گیہوں کے آٹے میں قدرے نمک السی کا تیل اور شہد ملا کر ورم پر باندھیں جب ورم پختہ ہو جائے تو اس کو توڑنے کے لیے خمیر ترش (آٹے کا خمیر) اس تخم کنوچہ، گبوتر کی بیٹ۔ بے بجھا چونہ۔ انڈے کی زردی اور شہد ملا کر لگائیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔ کہ دواؤں کے ذریعے پھوڑنے کی بجائے نشتر سے شگاف دے کر پیپ خارج کر دینا بہتر ہے۔ اگر دُنبل ظاہر ہوتے ہی اس پر اُبلا ہوا چونہ تل کے تیل یا انڈے کی سفیدی میں ملا کر لگا دیا جائے تو بڑھنے سے رُک جاتا اور بیٹھ جاتا ہے ؛

ـــــــ
ے درخت صنوبر کا گوند۔

دُبَیلہ باردہ یا ٹھنڈا پھوڑا

یہ ایک قسم کا ورم ہے جو دُنّل سے بڑا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں درد نہیں ہوتا۔ نیز یہ پھوڑا بدن کے اندر و باہر یکساں طور پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ اس ورم کا مادہ مختلف رنگوں سے رنگین ہوتا اور اس کا قوام بھی مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات اس پھوڑے کے اندر سے سیاہ رنگ کی مٹی اور چھوٹے چھوٹے ٹھیکرے۔ ناخن کے ریزے اور ہڑتال وچونہ کے مانند چیزیں خارج ہوتی ہیں

نوٹ:۔ یہ ایک بڑے قسم کا پھوڑا ہے جو عموماً ران میں پیدا ہوتا اور اس کی شکل کو مشک نما بنا دیتا ہے۔ اس میں درد و تکلیف قطعاً نہیں ہوتی۔ لیکن مریض روزانہ دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس میں شگاف لگانے پر بہت زیادہ پیپ برآمد ہوتی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ (خواجہ) علاج:۔ تنقیۂ مواد اور تلطیف مادہ کے بعد مرہم داخلیون کا طلا کریں اور نضج کے بعد شگاف لگائیں۔ ضرورت کے مطابق مادہ کو تھوڑا کر کے نکالیں۔ کیونکہ ایک دفعہ نکالنے میں بعض وقت مریض کو غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ شگاف دینے کے بعد جب پیپ وغیرہ صاف ہو جائے تو پرانی روئی بھر دیں تاکہ بقیہ پیپ روئی میں جذب ہو جائے۔ پھر زخم کو بھرنے کی کوشش کریں۔ اگر دُبیلہ اندرونی اعضاء میں پیدا ہوتا ہے تو اس کا تذکرہ اُن ہی اعضاء کی بیماریوں میں اگر دیا گیا ہے جن میں وہ پھوڑا پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا اس کو وہیں پر دیکھا جائے۔

خُراج۔ پھوڑا

خُراج بڑے قسم کا پھوڑا ہے جو پک جاتا ہے۔ اس کی تدبیر و علاج دُبیلہ کے ماتحت تحریر کی جا چکی۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جب تک پھوڑا پختہ نہ ہو اس میں شگاف نہ دیا جائے۔ پھر شگاف دینے کے لیئے وہ مقام سب سے بہتر ہوتا ہے۔ جو انتہائی بلند اور دبانے پر نرم محسوس ہو۔ نیز شگاف ایسے مقام پر دیں۔ جس کا رُخ نیچے کی طرف مائل ہو۔ تاکہ مادہ اچھی طرح سے خارج ہو جائے۔

اَوذِیما۔ پھُر پھُراہٹ

یہ ایک قسم کا سفید و ڈھیلا ورم ہے۔ جو بغیر حرارت اور درد کے ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں ورم رخو بھی کہتے ہیں۔ علاج:۔ مزاج کی اصلاح کریں۔ لیکن پہلے

بلغم خارج کردیں۔ نیز جواکھار۔ انگور کی لکڑی کی راکھ اور رباتی و سرکہ میں ملا کر ضماد کریں۔ اس کے ماسوا ایلوا۔ سرکہ اور گلاب گھول کر بھر بھراہٹ کی جگہ پر لگائیں ؛

نفخہ۔ ورم ریاحی یہ ورم ہلکی قسم کا ہوتا اور دبانے پر دب جاتا ہے۔ لیکن فوراً ہی سابقہ حالت پر واپس آجاتا ہے۔ یہ بھی اوڈیما ہی ہے ؛ علاج :۔ ریاح پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں اور ریاح کو خارج کرنے والی دوائیں کھلائیں۔ باجرہ کو ایک پوٹلی میں بھر کر ورم کو سینک دیں۔ نیز جن طلاؤں کا ذکر ہم نے اوڈیما کے ماتحت کیا ہے۔ ان کو یہاں پر بھی لگائیں۔

سلعہ۔ رسولی یہ ایک قسم کا غلیظ و نرم قسم کا ورم ہوتا ہے۔ جو ہاتھ سے حرکت دینے پر جلد کے نیچے اپنی جگہ سے ادھر اُدھر ہو جاتا ہے { سلعہ کی حقیقی تعریف یہ ہے کہ وہ جسم کے کسی حصہ کا غیر طبعی بڑھاؤ ہے۔ جس کا کوئی نمایاں سبب نہیں ہوتا۔ اور نہ اس سے کوئی بدنی فائدہ مقصود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے بڑھنے کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ وہ کبھی ساختوں سے چسپیدہ ہوتی اور ہلانے سے حرکت نہیں کرتی اور کبھی ساختوں سے چسپیدہ نہیں ہوتی اور حرکت دینے سے اِدھر اُدھر حرکت کرتی ہے۔ (خواجہ) } اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً سلعہ شحمیہ[1] (وہ رسولی جس کے اندر چربی بھری ہوئی ہو)۔ سلعہ عسلیہ[2] (وہ رسولی جس کے اندر حریرے جیسی رطوبت موجود ہو)۔ سلعہ شیرازیہ[3] (وہ رسولی جس کے اندر حریرے کے مانند گاڑھی رطوبت موجود ہو)۔

علاج :۔ بلغم کا تنقیہ کریں اور مرہم داخلیون کا طلا لگائیں۔ اگر اس سے رسولی تحلیل نہ ہو تو مادہ کو سڑانے والی دوائیں لگائی جائیں۔ تاکہ وہ دوائیں اس رسولی کے مادہ کو گلا کر خارج کردیں۔ یا پھر جلد پر شگاف لگا کر اندر سے رسولی کے تمام حصوں کو خارج کردیا جائے۔ یہی طریقہ سب سے بہتر ہے ؛

گلٹیاں اور گانٹھیں (غُدد و عُقد) یہ ایک قسم کے سخت گول گول اجسام ہوتے ہیں۔ جو بدن کے بیرونی حصوں پر نمایاں ہوتے ہیں۔ یعنی جلد کے زیریں جانب رہنے والی گلٹیاں

[1] لیپوما [2] میلی سیرس [3] ایتھرو ما

پھوٹ کر ظاہر بدن کی طرف نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ان میں اور رسولی میں یہ فرق ہے۔ کہ یہ بہ نسبت رسولی کے سخت ہوتے اور بڑے نہیں ہوتے۔ ہاں اگر مادہ کی زیادتی ہو تو ایک گلٹی کے پاس دوسری گلٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف رسولی بڑی ہوتی اور اس میں کسی وقت بھی گلٹیوں جیسی سختی نہیں ہوتی۔ علاج:- مرہم داخلیون لگائیں اور اس پر سیسے کا بھاری ٹکڑا رکھ کر باندھ دیں تاکہ یہ دب جائیں اور بیٹھ جائیں۔

فوجشلاً یہ ایک قسم کا ورم ہے جو گلٹیوں والے اعضاء میں پیدا ہوتا ہے اس کو عرف عام میں بدٗ بھی کہتے ہیں۔ یہ طاعون کی قسم نہیں ہوتا۔ اس کا علاج و تدبیر وہی ہے جو گلٹیوں کے ورم میں تحریر کیا گیا ہے۔ سمرقندی کے قول کے مطابق کان کی پچھلی گلٹیوں کے ورم گلسوئے یا کن پیڑے کو فوجشلاً کہتے ہیں۔ اس کی بہتر تدبیر یہ ہے۔ کہ ابتدا میں مینڈک زندہ حالت میں پیٹ کی طرف سے باندھ دیا جائے اور جب وہ مر جائے تو دوسرا بدل دیا جائے۔ ایک ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن جب ورم پکنے لگے تو پھر شگاف لگا دینا چاہیے۔

خنازیر یا گنٹھ مالا خنازیر بھی رسولی کے مانند ورم ہے جو دبانے سے دب جاتا ہے۔ مگر یہ رسولی کی نسبت سخت ہوتا ہے۔ نیز یہ ورم زیادہ تر نرم گوشت خصوصاً گردن اور بغل میں پیدا ہوتا ہے [تحقیقی واقعہ یہ ہے کہ گردن و بغل میں جو گلٹیاں ہوتی ہیں۔ اُن میں سلّی مادہ کے باعث ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ابتدا میں سخت ہوتا۔ بعد ازاں نرم ہو کر پھٹ جاتا اور اس سے ہمیشہ ایک قسم کی پیپ بہتی رہتی ہے۔ خنازیر حقیقت میں غُددی سل ہے۔ ان کا سل کے طریقہ پر علاج کیا جائے۔ اگر علاج سے آرام نہ ہو تو پھر گلٹیوں کو عمل جراحی کے ذریعہ نکال دیا جائے۔ (نخ۔ واجد)]۔

علاج:- بلغم کا تنقیہ کریں اور مرہم داخلیون بطور طلا گلٹیوں پر لگائیں۔ تنقیہ مواد کے لیے اس وقت سب سے بہتر دوا حب خیتر ران۔ حب اصلی اور اطریفل غددی وغیرہ ہیں۔

سقیروس (سخت ورم) یہ ورم اس قدر سخت ہوتا ہے۔ کہ دبانے پر نہیں دبتا — اس کی پیدائش

بالعموم سخت مواد سے ہوتی ہے۔ جیسے سوداو بلغم وغیرہ جیسا کہ آئندہ بیان کیا گیا ہے:۔ نوٹ:۔ یہ سخت قسم کا ورم یا ابھار ہوتا ہے۔ جو بدن کے مختلف حصّوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو عمل جراحی کے ذریعہ خارج کریں۔ (خواجہ):

علاج:۔ سودا کو خارج کریں۔ اور مرہم داخلیون لگائیں۔ یہ مرض جب بلغم و سودا کی آمیزش سے پیدا ہو تو اس وقت خالص سوداوی کی نسبت سختی کم ہوتی ہے۔ لہٰذا موجودہ خلط کے مطابق تنقیہ مواد کیا جائے۔ سقیروس کی بعض قسم میں احساسات ہوتے اور بعض میں نہیں ہوتے۔ چنانچہ جس میں درد ہوتا ہے۔ اس کو سقیروس غیر خالص کہتے ہیں۔ اس کا علاج ممکن ہے۔ لیکن جس سقیروس میں احساس نہیں ہوتا وہ لا علاج ہے:

سرطان یہ سوداوی قسم کا ورم ہے جو بہت سخت و سیاہ اور گول شکل کا ہوتا ہے۔ یہ درمیان میں موٹا اور عضو کی گہرائی تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ نیز اس کے چاروں طرف سُرخ و سبز رنگ کی رگیں اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ورم کی صورت بالکل کیکڑے (سرطان) کے مشابہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اسی تناسب کے باعث یہ نام رکھا گیا ہے: نوٹ:۔ سرطان ایک خبیث قسم کا بشری بڑھاؤ ہے۔ جو عام طور پر ان مقامات میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں پہ ہمیشہ خراش یا رگڑ موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ بوجھ اُٹھانے والوں کے شانوں پہ۔ پان کھانے والوں کے مسوڑوں میں۔ عورتوں کے پستان: رحم و مہبل میں اکثر پیدا ہوتا ہے۔ یہ بڑھاؤ زیادہ ہو کر تمام عضو میں کیکڑے کی طرح پھیل جاتا اور آخر میں اس قدر درد ناک ہو جاتا ہے۔ کہ مریض موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔ (خواجہ)

علاج:۔ چند بار سودا کا تنقیہ کریں اور جگر کے مزاج کی اصلاح کریں۔ جب سرطان ابتدائی حالت میں ہو تو ورم کو لوٹانے والی دوائیں استعمال کریں لیکن جب سرطان پھٹ جائے تو زخم کو بھرنے والی اور درد میں سکون پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ نیز ایسی دوائیں استعمال میں لائیں جن سے زخم میں زیادتی نہ ہونے پائے۔ جیسے سفیدہ کاشغری۔ توتیا دُھلا ہوا۔ مردار سنگ۔ گِل ارمنی۔ نشاستہ وغیرہ روغن گُل میں مثل مرہم بنا کر لگائیں:

رشتہ۔ نارو۔ عرق مدنی

اس مرض میں اطراف کے اندر پہلے ایک آبلہ پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں سوراخ دار ہو کر اس میں سے ایک تنے مثل تاگا سُرخ مائل بسیاہی نکلتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ایک بالشت تک باہر آجاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے درمیان میں ٹوٹ جائے تو عوارضات مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جو تالابوں اور کیچڑ میں رہتا ہے۔ جو لوگ ایسے مقامات میں رہتے اور تالابوں کا پانی پیتے ہیں۔ اُن میں یہ کیڑے جسم میں پہنچ کر پرورش پانے لگتے اور آخر میں جسم سے باہر آنے کے لیے مقام مرض پر ایک آبلہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ آبلہ پھوٹ جاتا اور بعد میں سفید رنگ کا کیڑا نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اس کیڑے کی تمام احتیاطیں وہی کریں جو مصنّف نے تحریر کی ہیں۔ (مترجم)

علاج:۔ ابتدا مرض میں فصد کھولی جائے اور مقام ورم پر جونک لگائی جائے۔ نیز سودا کا تنقیہ کیا جائے۔ تری پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایلوا، سبز دھنیئے اور کاسنی سبز کے پانی میں پیس کر ورم کی جگہ لگائی جائے۔ ایلوا اس مرض کو دفع کرنے کے لیے نہایت بہترین ہے۔ چنانچہ پہلے دن پونے دو ماشہ ایلوا شب کے وقت ہری کاسنی کے پانی میں بھگوئیں۔ صبح اس کا پانی اُوپر سے نتھار کر اور شکر سفید مل کر استعمال کریں۔ یا بغیر شکر کے پلائیں۔ دوسرے روز ایلوا ساڑھے تین ماشہ تیسرے روز سوا پانچ ماشہ ایلوا مذکورہ بالا طریقہ پر پلائیں۔ جب نارو ا نکلنے لگے تو اس کے نکلے ہوئے سرے کو ایک سیسہ کی سلائی پر لپیٹ کر چھوڑ دیں۔ تاکہ اس کے بھاری پن سے بقیہ نارو ا بھی باہر آجائے۔ ورم کے چاروں طرف تیل لگائیں اور گرم پانی بکری یا گائے کے مثانہ میں بھر کر ورم کو سینک ڈالیں اور حتی الامکان نارو ے کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھیں۔ لیکن اگر ٹوٹ جائے تو ورم پر لمبا شگاف دیں تاکہ پورا مادہ فاسدہ خارج ہو جائے۔ بعد ازاں زخم کو بھرنے کی کوشش کریں۔ معجون کمیلہ اس مرض کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

جذام۔ کوڑھ

اس مرض میں اعضار کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ چنانچہ کوڑھیلا کی ناک چپٹی ہو جاتی اور بیٹھ جاتی ہے۔ اس مرض میں مخصوص طور پر مریض کا چہرہ شیر کے مانند ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو داء الاسد

(شیر کی بیماری) بھی کہتے ہیں۔ نوٹ :- جذام ایک متعدی بیماری ہے۔ جو عُصَیَّہ جذامیہ (بیسی لس لپرسی) کے باعث ان اشخاص میں زیادہ پیدا ہوتی ہے جو سڑی ہوئی مچھلی یا سوکھی مچھلی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ مرض ایسے مقامات پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے جراثیم جلد اور اعصاب کی آخری شاخوں پر سِل کے ابھاروں جیسے ابھار پیدا کرتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں مقامی اعصاب سے حس زائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے مریض جب آگ کے سامنے ہاتھوں یا پیروں کی سردی کم کرنے کے لیے بیٹھتے اور دوستوں سے باتیں کرتے کرتے اعضاء کو آگ میں رکھ دیتے ہیں تو وہ جل جاتے اور زخمی ہو جاتے ہیں جو کبھی بھی اچھے نہیں ہوتے۔ اس مرض کا ابھی تک کوئی شافی علاج برآمد نہیں ہوا۔ اگرچہ چال موگرا کا تیل کسی قدر مرض میں تخفیف کر دیتا ہے لیکن صحت کلّی نہیں بخشتا۔ (خواجہ) علاج :- فصد کھولیں اور بار بار دوا مسہل پلا کر بدن کا تنقیہ کریں۔ حمام کرائیں۔ غذا۔ سعوط اور مالش وغیرہ کے ذریعہ تری پیدا کریں۔ اس مرض میں بہترین غذا بکری کا دودھ ہے۔ اگر صرف ایسی چیز پر قناعت کی تو سب سے بہتر ہے۔ ورنہ روٹی بھی دودھ کے ہمراہ استعمال کر سکتے ہیں۔ سودا پیدا کرنے والی چیزوں سے قطعاً پرہیز کیا جائے۔ جس شخص کو یہ مرض ہو تو اُس کو رنجیدہ اور شکستہ خاطر نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ عرصہ میں زائل ہوتا ہے۔

گنج یا سعفہ

یہ ایک قسم کے زخم ہوتے ہیں۔ جو زیادہ تر سر میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر یہ تر ہوں تو اُس کو سَعفہ رطبہ (تر گنج) اور شیرینج کہتے ہیں۔ اور اگر خشک ہوں اور اس سے سفید چھلکے اُترتے ہوں تو اس کو سعفہ یابسہ (خشک گنج) کہتے ہیں۔ علاج :- اگر گنج تر قسم کا ہو تو فصد کریں۔ بعد ازاں ہلیلہ شاہترہ کے جوشاندے سے تنقیہ کریں۔ خون کو صاف کرنے کی کوشش کی جائے اور ہلدی۔ پوست انار۔ مردار سنگ۔ مہندی کو باریک کر کے سرکہ و روغن گل میں ملا کر طلا کریں۔ اور اگر گنج خشک قسم کا ہو تو سودا کا تنقیہ کیا جائے۔ اور مزاج میں تری پیدا کی جائے۔ خواہ اس غرض کے لیے کھانے یا لگانے کی چیزیں استعمال کی جائیں یا سعوط کرائے جائیں۔ تر گنج کی ایک اور قسم ہے۔ جس کو شہدیہ (شہد کے چھتے جیسا) کہتے ہیں۔ اسی کو رُدس الابرہ بھی کہتے ہیں

اس میں سر کے بال بالکل سوئی کی طرح سخت اور کھڑے رہتے ہیں۔ گنج کی ایک اور قسم ہے جس کو عجر کہتے ہیں۔ یہ دُنبل و گانٹھ کے مشابہ ہوتا اور ابتدا میں سخت ہوا کرتا ہے۔ اس میں پیپ نہیں پڑتی۔ تر گنج کی ایک اور قسم ہے جس کو تینی کہتے ہیں۔ اس میں اندر کی جانب سے انجیر کے دانوں جیسی پیپ خارج ہوتی اور اوپر جلد سرخ ہوتی ہے:: نوٹ:۔ یہ بھی ایک چھوت دار بیماری ہے جو نباتی مادّے یعنی مخصوص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیت عموماً تو سر ہی میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن کبھی ران۔ خصیہ۔ شانے اور ہاتھوں پر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج بالکل مصنف کے تحریر کردہ اصول پر کریں۔ (خواجہ)

گنج کی ایک اور قسم کا نام سعفہ حمرا[1] ہے۔ اس گنج کی موجودگی میں جب سر کو مونڈا جاتا ہے تو سر کی جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا گنج کی تمام قسموں کا علاج فاسد خلط کو نکالنا اور خون کی اصلاح کرنا ہے:

خارش۔ جرب

خارش کو فارسی میں کَڈ کہتے ہیں۔ اس خارش میں پھنسیاں ہوتی ہیں۔ پس اگر خشک قسم کی خارش ہو تو جرب یابس (خشک خارش) اور اگر تر قسم کی خارش ہو تو اس کو جرب رطب (تر خارش) کہتے ہیں۔ خشک خارش کی موجودگی میں پلانے کھلانے کے طریقہ پر تری پیدا کریں۔ جب بدن میں تری پیدا ہو جائے تو خلط کا بار بار تنقیہ کریں۔ گرم پانی سے غسل کریں۔ سرکہ و روغن گل خارش کے مقام پر لگائیں۔ مجرب ہے۔ تر خارش کی موجودگی میں پہلے فصد کی جائے۔ بعد ازاں موجودہ خلط کے مطابق مسہل دیا جائے اور گرم دوائیں بالکل نہ لگائی جائیں۔ نوٹ:۔ گندھک کے مرکبات خارش میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ خواہ ان کو لگایا جائے یا کھلایا جائے۔ یہ مرض عموماً عدم صفائی اعضاء کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا صفائی کے بعد یہ مرض عموماً جاتا رہتا ہے۔ اور اگر باقی رہے تو گندھک کے مرکبات لگانے اور کھلانے سے زائل ہو جاتا ہے۔ (خواجہ)

سادہ خارش (حکہ)

حکہ یا سادہ خارش میں جلد پر پھنسیاں نہیں پائی جاتیں۔ اس کا علاج بالکل وہی

[1] فیلن فرفیورنیس۔ ڈاکٹر اس کو ایک قسم کی قوبا (داد) قرار دیتے ہیں (خواجہ)

ہے۔ جو خشک خارش میں بیان کیا گیا ہے۔ اعضاء مخصوصہ مردان و زنان کی خارش کو اُن اعضاء کے امراض میں تحریر کیا جائے گا۔ لیکن اگر فرج و مقعد میں خارش موجود ہو تو اسی کو شہد میں پکا کر اور اس میں کپڑا تر کر کے فرج یا مقعد میں اس کی بتی و فتیلہ استعمال کریں۔ بچوں میں جو جرب و حکہ اور پتی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سینگھیوں یا جونکوں کے ذریعہ خون خارج کرنے کے بعد گل سُرخ۔ بنفشہ۔ جو مقشر اور نیلوفر کے جوشاندے سے بدن کو دھویا جائے۔ اور بدن پر تیل کی مالش کی جائے نیز بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کی اصلاح کی جائے۔

گرمی دانے (حصف)

یہ ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں جن میں شدید خارش کے ساتھ چبھن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ان کو اصطلاح میں بثور شوکی (خاردار پھنسیاں) بھی کہتے ہیں تو اس قسم کے دانے شدید گرمی کے وقت پسینہ آنے کے بعد نہا لینے سے عموماً پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ برف رگڑ دینے یا گرم پانی سے نہا لینے اور بعد میں بورک ایسڈ اور نشاستہ کا سفوف چھڑک دینے سے زائل ہو جاتے ہیں۔ علاج:۔ نقشوع اسہال کے ذریعہ صفرا کو خارج کیا جائے۔ بعد ازاں نمک و مہندی سرکہ میں پیس کر لگایا جائے۔

داد (قوبا)

قوبا عربی لفظ ہے۔ اس کو فارسی میں کر لون اور اردو میں داد کہتے ہیں۔ یہ جلد پر پھیلی ہوئی خشونت (کھردراپن) ہے۔ جس میں شدید قسم کی خارش پیدا ہوتی ہے۔ نوٹ:۔ یہ مرض مخصوص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے جو نہایت ہٹیلا ہوتا ہے۔ اس مرض میں بجلی کی شعاعیں اور ایکسریز کی شعاعوں سے علاج کرنے پر فائدہ ہوتا ہے۔ ابتداء میں تخم ستیاناسی کا لیپ بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ (خواجہ)

علاج:۔ اگر داد تازہ پیدا ہوا ہے۔ اور اس نے ابھی تک گوشت میں کوئی اثر نہیں کیا ہے۔ تو رسوت یا ہلیلہ زرد کو سرکہ میں پیس کر لگائیں اور اگر گوشت میں سرایت کر گیا ہو تو اس پر جونکیں لگائیں اور اشق یا مرمکی سرکہ میں پیس کر طلا کریں اور اگر گوشت میں خوب اچھی طرح گھس گیا اور سرایت کر چکا ہو۔ نیز جلد موٹی بھی ہو گئی ہو تو پہلے فصد کی جائے۔ بعد ازاں سودا کو نکالنے والی دواء مسہل

پلائی جائے۔ حمام کرایا جائے اور داد کے مقام سے خون نکالا جائے۔ پھر ایسے داد پر تیز قسم کی دوائیں مثلاً ہڑتال۔ اشق۔ رائی۔ گوگل اور پھٹکری۔ روغن گندم[1] اور سرکہ میں حل کر کے لگائے جائیں؛

جب داد دور ہو جائے تو کچھ عرصہ تک مادہ کو لوٹانے والی دوائیں لگائیں۔ تاکہ دوبارہ پیدا نہ ہونے پائے۔ اگر داد بچوں میں پیدا ہو جائے تو اس پر نہار منہ نکلا ہوا لعاب دہن لگائیں۔ اگر دوا داد پر کوئی اثر نہ کرے تو اس میں شگاف دیا جائے۔ بعد ازاں تیز قسم کی دوائیں لگائی جائیں تاکہ خراب و گندہ قسم کا گوشت دفع ہو جائے۔ پھر اس زخم کو بھرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں؛

مہاسے (بثور لبنی) یہ ایک قسم کی سفید پھنسیاں ہیں جو پیشانی اور پورے چہرہ پر نکل آتی ہیں۔ ان پھنسیوں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ دودھ کا بھرا ہوا قطرہ ہیں۔ اسی مشابہت کی وجہ سے اس کو بثور لبنیہ (دودھ دار پھنسیاں) کہتے ہیں (یہ پھنسیاں جوانی میں زیادہ تر مردوں کو اور کمتر عورتوں کو نکلا کرتی ہیں۔ اس مرض میں اگر حسن یوسف باریک کر کے رات کے وقت لگایا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے) علاج۔ بلغم خارج کیا جائے۔ اور انگور کی لکڑی کی راکھ سرکہ میں حل کر کے لگائی جائے؛

بنات اللیل یہ چھوٹی چھوٹی سخت پھنسیاں عام طور پر سردیوں میں رات کے وقت نکلتی ہیں۔ جن میں شدید قسم کی خارش ہوا کرتی ہے۔ علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد مسامات کو کھولنے کے لیے وہ طریقے اختیار کیے جائیں جن کو جرب و حکہ کے ماتحت تحریر کیا گیا ہے۔ آب کرفس اور سرکہ کی تلچھٹ دونوں ملا کر ملنا نہایت مفید ہوتا ہے؛

مسے (ثالیل) یہ سخت قسم کی پھنسیاں (ابھار) ہیں۔ جن کو اردو

---

[1] روغن گندم دو طرح سے نکلتا ہے۔ ایک یہ کہ بطریق معروف آتشی شیشی سے نکالیں۔ دوسری یہ کہ گیہوں کسی پتھر پر رکھ کر اوپر سے کوئی چیز لوہے کی جو بھاری ہو اور دبانے کے قابل خوب گرم کر کے اس سے گیہوں کو دبائیں اور جو تیل نکلے وہ لیں؛

ہیں مسّے کہتے ہیں۔ اگر مسّے کا سر موٹا اور جڑ باریک ہو تو ثالیل مسماری (مثل گلِ میخ) کہتے ہیں اور اگر سینگ کی مانند لمبا و خمیدہ ہو تو قرون کہتے ہیں۔ اور اگر اس مسّہ میں سے میل اور پیپ خارج ہو رہی ہو تو طرثیوس کہتے ہیں۔ اسی طرح جو مسے پیشانی اور چہرہ پر برآمد ہوتے ہیں۔ وہ اگر چوڑے اور زرد ہوں تو عدسیہ (مسور جیسے) اور اگر لمبے و سُرخی مائل ہوں تو حِنطیہ[1] (گیہوں جیسے) کہتے ہیں۔ مسّوں کو اگر بال سے باندھ کر روزانہ گرہ کو مضبوط کرتے جائیں۔ تو کچھ دنوں میں عدم تغذیہ کی بنا پر زائل ہو جاتے ہیں۔ علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد سرکہ میں نمک ملا کر لگائیں اور روغن گل میں مرغ کی چربی حل کر کے بار بار لگاتے رہیں۔

لاہوری پھوڑا یا اورنگزیبی

(قروح بلخیہ[2]) یہ ایک قسم کا زخم ہے جس پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی اور کھرنڈ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے اکثر اوقات پیپ و زرد آب نکلتی اور مریض پر خفقانی و غشی کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد گیرو سرکہ میں حل کر کے عرصہ تک لگاتے رہیں۔ تاکہ زخم خشک ہو جائے۔ اور اچھا گوشت آنے لگے۔

مجرب مترجم

اس مرض میں السی و کوئلہ کی پلٹس پکا کر اولاً باندھیں جب زخم بالکل صاف ہو جائے اور اس پر چھیچھڑے وغیرہ نہ رہیں تو پوست ریٹھ کا سفوف پانی میں حل کر کے کپڑے پر چپکا کر لگائیں۔ بس ایک ہی پھایہ کافی ہے۔ اس کو لگا رہنے دیں۔ اگر پیپ کی زیادتی سے پھایہ اُتر جائے تو دوسرا پھایہ کاٹ کر لگا دیں۔ پانی نہ لگنے دیں۔ مجرب ہے۔ مترجم۔

بُطم[3]

یہ ایک قسم کی سیاہ پھنسیاں ہیں۔ جو پنڈلیوں پر پیدا ہوتی ہیں اور ان سے سیاہی مائل پانی پھوٹ جانے کے بعد رسا کرتا ہے۔

---

[1] حنطہ عربی میں گیہوں کو کہتے ہیں۔ اور یہ دانے گیہوں کی صورت ہوتے ہیں۔

[2] یہ مرض شہر بلخ میں بہت پایا جاتا ہے۔ اسی لیے اس نام سے مشہور ہے۔

[3] چونکہ یہ دانہ مثل حب البطم کے ہوتا ہے۔ لہٰذا اسی نام سے مشہور ہے۔

علاج:۔ باسلیق کی فصد کی جائے اور بار بار قے لائی جائے۔ بعد ازاں مقام مرض پر جونک یا پچھنے لگا کر خون نکالیں۔ پھر مہندی سوختہ اور مامیران کوٹ چھان کر سرکہ و روغن زیتون میں ملا کر استعمال کریں:

توثہ یہ ایک قسم کی ریم دار پھنسی ہے۔ جس میں زخم پیدا ہو جاتا ہے یہ مثل شاہتوت رخسارے کی جلد کے گہرے حصہ یا مقعد و فرج میں پیدا ہوتی ہے:: علاج:۔ تنقیہ مواد کے بعد مرہم زنگار لگائیں۔ اور فاسد گوشت گر جانے کے بعد مرہم احمر لگائیں۔ تاکہ زخم بھر جائے:

انگل بیڑا (داخس) یہ ورم نہایت گرم ہوتا اور ناخن کی جڑ میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس میں شدید قسم کا درد اور ضربان ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ان علامات کے اس میں تمدد و تعاؤ ہوتا اور بخار بھی رہا کرتا ہے اور آخر میں ناخن علیحدہ ہو کر خراب قسم کا زخم چھوڑ دیتا ہے:

علاج:۔ فصد کریں اور بذریعہ مسہل مواد خارج کرنے کے بعد مزاج کی تعدیل کریں۔ ورم کی ابتدا میں اسپغول سرکہ میں حل کر کے برف سے ٹھنڈا کر کے ملا کریں اور شدت درد کے وقت اجوائن خراسانی اور افیون سرکہ میں حل کر کے لگائیں۔ اگر اس تدبیر سے درد میں سکون پیدا ہو جائے تو بہتر ورنہ روغن زیتون گرم کر کے انگلی اس میں رکھیں تاکہ مادہ بالکل تحلیل ہو جائے۔ اگر اس کے بعد مادہ باقی رہے۔ تو السی و کنوچہ کا ضماد لگائیں۔ تاکہ ورم پختہ ہو جائے۔ بعد ازاں نشتر سے شگاف لگائیں اور صاف کر کے زخم کو بھرنے والی دوائیں لگائیں:

جلد کے نیچے خون کا جمع ہونا (ابورسما) اس کو اُم الدم بھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں چوٹ لگ جانے یا گر پڑنے سے جلد کے نیچے شریان پھٹ جانے سے خون و ریاح جمع ہو جاتی ہیں۔ جو شریان کے اندر ہوا کرتی ہیں۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ جب شریان پھیلتی ہے تو ورم کم ہو جاتا اور شریان کے سکڑ جانے پر ورم ابھر آتا ہے (جدید تحقیقات سے معلوم

سلہ بعضوں نے اس لفظ کو بے کی جگہ نون سے لکھا ہے یعنی انورسما۔ جدید اطبا اس کو شریانی رسولی قرار دیتے ہیں:

ہوا ہے اس مرض میں شریان ایک مقام سے پھیل کر تھیلی کے مانند ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب انقباض قلب کے وقت خون کی لہر یہاں پہنچتی ہے تو اس ورم میں بجائے کمی ہونے کے زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب خون کی لہر میں کمی پیدا ہو جاتی ہے تو شریان کے سکڑنے کے وقت ورم میں بھی کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز خون کی رنگت کے مطابق ورم کا رنگ بھی بنفشی اور بیلگنی ہو جاتا ہے ؛ علاج :۔ شاہ بلوط اور مازو جیسی قابض چیزوں کا لیپ لگائیں اور خون میں تحریک پیدا کرنے والی چیزوں سے قطعی پرہیز کریں۔

بثورِ غربیہ

اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک ذات الاصل ہے۔ یہ چھوٹی و سفید رنگ کی پھنسیاں ہیں۔ جن کی جڑ سخت ہوتی اور وہ مشکل سے پکتی ہے۔ اُن کے مُنہ سے تھوڑی تھوڑی پیپ نکلتی رہتی ہے بثورِ غربیہ کی ایک اور قسم کو بثورِ شیلمیہ[1] کہتے ہیں۔ یہ سخت ہوتی اور چہرہ پہ نکلا کرتی ہے ان کے چاروں طرف ورم دار حلقہ ہوتا اور اس کے مرکز میں سُرخی ہوتی ہے ؛

ان کی ایک اور قسم کا نام بثور الاصداغ ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے دُنبل کے مانند بڑی بڑی پھنسیاں ہیں جو کنپٹی پر نکلتی ہیں۔ اِن پھنسیوں میں اگر شگاف دیا جائے تو سوائے گاڑھے خون کے کچھ برآمد نہیں ہوتا۔

ان ہی کی ایک اور قسم بثورِ قفا بھی ہے جو بالکل بثور الاصداغ کے مشابہ ہوتیں اور سر و گردن کے پچھلے حصّہ یعنی گدی پہ نکلا کرتی ہیں۔ ان میں کافی درد ہوتا اور تعداد میں بکثرت ہوتی ہیں

ان ہی پھنسیوں کی ایک اور قسم ہے۔ جو چھوٹی چھوٹی سخت اور سُرخ قسم کی ہوتی ہیں۔ ان میں درد نہیں ہوتا۔ نیز وہ نکلنے کے بعد کافی عرصہ تک باقی رہتی ہیں بعد ازاں غائب ہو کر دوبارہ دوسری جگہ نکلتی ہیں ؛ علاج :۔ موجودہ مادّہ کے مطابق تنقیہ مواد کیا جائے۔ اور مناسب قسم کے لیپ لگائے جائیں۔ بثورِ قفا میں روغن بنفشہ میں عورت کا دُودھ ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اور سر پہ بھی ملیں ؛

آتشک۔ آبلہ فرنگ

آبلہ فرنگ بھی بثورِ غربیہ کی اقسام میں سے ہے ؛ نوٹ :۔ یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے۔ جو جراثیم حلزونیہ آتشک کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اگر فوری و شافی

[1] شیلم یعنی گندم دیوانہ یا منمنہ کے برابر سخت دانے

Lupus Vulgaris

علاج نہ کیا جائے تو یقیناً تمام جسم کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ نسل کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ (خواجہ) علاج:۔ خلط کے مطابق علاج کریں۔ اگر آپ کو آتشک کے متعلق مفصل حالات معلوم کرنے ہوں تو ہوم ڈاکٹر یا گھر کا حکیم باتصویر ملاحظہ فرمائیں جس میں نہایت تفصیل سے اس مرض پر بحث کی گئی ہے۔

خسرہ و چیچک (حصبہ و جُدری) حصبہ یعنی خسرہ باجرہ کے دانے کے برابر سرخ رنگ کی پھنسیاں ہیں جو جلد پر پیدا ہوتیں اور ان کے ساتھ ہمیشہ بخار ہوا کرتا ہے۔ یہ نہایت مشہور مرض ہے جو بالعموم بچوں میں ہوا کرتا ہے۔ اس کے متعلق پہلے تحریر کیا جا چکا ہے۔

جُدری یعنی چیچک مسور کے دانے جیسی بڑی بڑی پھنسیاں ہیں۔ جن کے ساتھ بخار بھی ضرور ہوتا ہے۔ ان کو فارسی میں آبلہ نغزکان کہتے ہیں۔

حُمیقا بڑی بڑی سفید پھنسیاں ہیں جو جسم کے مختلف حصوں پر پیدا ہوتی ہیں لیکن ان کے ہمراہ بخار نہیں ہوتا۔ اس میں ہوش و حواس بالکل صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ یہ چیچک کی اقسام میں سے ہے۔ جو بالکل خطرناک نہیں ہوتی۔ اس کو خارک خشخشک اور باد آبلہ بھی کہتے ہیں۔ علاج:۔ اس کا مکمل علاج بخاروں کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔ ان آبلوں کو پکانے، خشک کرنے، کھرنڈ اُتارنے اور ان کے نشانات زائل کرنے کے لیے طب اکبر یا ترجمہ شرح اسباب پڑھیں۔

چھبیسواں باب

رنگ اور جلد کی بیماریاں

(امراض رنگ و جلد)

سفید داغ۔ برص۔ پھلبہری اس قسم کی سفیدی جلد پر پیدا ہوتی اور گہرے قسم کی ہوتی ہے۔

اگر یہ سفیدی تمام بدن پر پھیلی ہوتی ہے تو اس کو برص منتشر (پھیلا ہوا برص) کہتے ہیں ۔

بہق ابیض (چھیپ)

یہ ہلکی سی سفیدی ہے۔ جو جلد پر نمایاں ہوتی ہے۔ اس میں اور برص میں یہ فرق ہے۔ کہ برص چمکدار و بالکل سفید ہوتا اور جتنا زیادہ عرصہ رہتا ہے۔ جلد کے اندر سرایت کرتا جاتا ہے۔ چنانچہ جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو سوئی چبھونے پر بجائے خون کے سفید پانی برآمد ہوتا ہے۔ لیکن بہق ابیض گول ہوتا اور دفعتاً پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض خواہ کتنا ہی پرانا ہو جائے سوئی چبھونے پر خون ہی برآمد ہوتا ہے۔ کچلہ کو سرکہ میں پیس کر مقام مرض پر لگائیں۔

بہق اسود (کالے داغ)

اس کو اصطلاح میں سیاہ چھیپ برص اسود قوباء متقشر بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ پوست چھلکا (بھوسی) ان دونوں سے علیحدہ ہوتا ہے۔ لیکن بہق اسود کا پوست نہایت باریک ہوتا اور بہق ابیض کا پوست مچھلی کے چھلکوں کی طرح موٹا اور غلیظ ہوتا ہے۔ علاج:۔ سفید برص اور بہق ابیض میں بلغم کو خارج کریں اور سیاہ برص اور بہق اسود میں سودا کا تنقیہ کیا جائے۔ تنقیہ مواد کے بعد تری پیدا کی جائے۔ اور زرمس۔ تخم مولی۔ سرکہ میں پیس کر سفید چھیپ میں لگانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح سیاہ کٹکی سرکہ میں حل کر کے سیاہ برص اور سیاہ چھیپ پر لگانا ہوتی ہے۔ اگر سفید برص میں سیاہ سانپ کا طلا لگایا جائے تو بالخاصہ نافع ہے۔

کلف۔ نمش۔ برش

کلف یعنی جھائیں مشہور چیز ہے جو چہرہ میں خاص طور سے پیدا ہوتی ہے۔ کلف اور بہق اسود میں یہ فرق ہے۔ کہ کلف یعنی جھائیں بالکل صاف ہوتی اور بہق اسود کھردرا ہوتا ہے۔

نمش۔ یعنی لہسن سرخی مائل سیاہ داغ ہوتے ہیں۔ جو بدن کے مختلف حصوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر چہرہ پر ہوتے ہیں۔

برش۔ یہ سیاہی مائل چھوٹے چھوٹے نقطے ہوتے ہیں جو زیادہ تر چہرہ میں

ہی پیدا ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا معلومات وہ تھے جن کو جمہور اطباء نے تحریر کیا ہے:۔
علاج:۔ ریوند چینی شہد میں حل کر کے مقام مرض پر لگائیں۔ یا ہڑتال ورقی سبز و جنٹیئے کے پانی میں حل کر کے لگائیں۔ اگر اس تدبیر سے آرام نہ ہو تو پھر تنقیہ مواد کرنے کے بعد طلا لگائیں۔ لیکن طلا لگانے سے پہلے مقام مرض پر گرم پانی سے اچھی طرح ٹکور کر لیں۔ نیز طلا بھی گرم کر کے لگائیں۔

تل (خیلان)

خیلان خال کی جمع ہے۔ جس کو اردو میں تل کہتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے یا نیلے رنگ کے نقطے ہیں جو بدن کے ہر ایک حصے میں ابھرے ہوئے رہتے ہیں:۔ علاج:۔ ان کا علاج کلف کے طریقہ پر کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ بعض مقامات خصوصاً رخساروں پر تل کی موجودگی باعث زینت و ازدیاد حسن ہوا کرتی ہے۔ جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ

رخ روشن پہ جاناں کے یہ کالا سا نہیں تل ہے
کسی عاشق کا جل بھن کر سمٹ کر رہ گیا دل ہے

ایسی صورت میں اس کا کوئی علاج نہ کیا جائے۔

جلد کی سبزی

خضرت۔ جب کسی مقام پر چوٹ لگ جاتی ہے۔ تو خون وہاں جم جاتا ہے اور اس میں سبزی و نیلاہٹ پیدا ہو جاتی ہے:۔ علاج:۔ چوٹ کے باعث جو درد پیدا ہو اس میں سکون پیدا کرنے کے بعد برگ کرم کلہ یا پودینہ پیس کر لگائیں:۔

گدوانا

(وشم) بعض انسان اپنے ہاتھ یا پیر پر اپنا نام یا کوئی خاص نشان روشنائی سے کندہ کرا لیتے ہیں۔ جس کو اصطلاح میں گدوانا کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کسی عضو کی جلد میں سوئی چبھو کر سُرمہ یا نیل بھروا دیتے ہیں جس سے جلد کی رنگت سیاہ یا نیلی ہو جاتی ہے اسی کو وشم یا گدوانا کہتے ہیں۔ یہ طریقہ گاؤں کی عورتوں اور پہاڑی افراد میں بہت زیادہ رائج ہے۔ اس طریقہ سے جو نشانات پیدا ہوتے ہیں ان کو زائل و باطل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس مقام پر پہلے نطرون و گرم پانی ملیں۔ بعد ازاں علک البطم (بن کا گوند) شہد میں حل کر کے لگائیں چند مرتبہ یہ صورت اختیار

کرنے سے نشانات زائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اس تدبیر سے دور نہ ہوں تو آدؔگا بھلانوے کا شیرہ لگا کر مقام مرض کو زخمی کر دیا جائے۔ بعد ازاں زخم کا علاج کر لیا جائے ؛

باد شنام[1]

(زباد وشرنام) یہ ایک قسم کی میلاپن لیے ہوئے سرخی ہے۔ جو یا ہمیشہ سردیوں میں ہاتھ، پاؤں۔ ناک یا چہرہ پر نمودار ہوتی ہے۔

علاج :۔ فصد کی جائے اور جوشاندہ ہلیلہ پلا کر دست لائے جائیں۔ اگر زخم موجود ہو تو مرہم کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ صابن پانی میں حل کر کے لگایا جائے اور خشک ہو جانے پر گرم پانی سے دھو دیا جائے۔ اور پھر صابن لگایا جائے۔ اور دھو دیا جائے۔ یہ طریقہ نہایت مفید ہوتا ہے۔ بشرط ضرورت عضو پر پچھنے یا جونکیں لگا کر خون خارج کیا جائے۔

نوٹ :۔ سردیوں میں جلد خراب ہونے پر موم۔ روغن باہم پگھلا کر رات کو لگا کر سو جائیں یا کولڈ کریم لگا کر سو جائیں۔ کثرت میخواری سے عادی شرابیوں کو بھی یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ (خواجہ)

بدن کا رنگ خراب ہو جانا

(فساد لون) بعض اوقات دھوپ میں پھرنے یا کمزوری پیدا ہو جانے یا زیرہ و اجوائن کھانے یا کسی خلط فاسد کے غالب آجانے سے بدن کی رنگت تبدیل و خراب ہو جاتی ہے ؛ علاج : سبب کو دور کریں۔ اور تنقیہ مواد کے بعد ضرورت کے مطابق مزاج کی اصلاح کریں۔ کمزوری موجود ہونے کی صورت میں قوت پہنچائیں۔ اور جلد پر پہلے آردِ باقلا لگا کر تھوڑی دیر چھوڑ دیں۔ بعد ازاں جلد یا منہ کو دھو ڈالیں ؛

ابقا (حزاز)

سر سے بھوسی جھڑنا۔ اس کو عربی میں اِبرِیہ بھی کہتے ہیں ؛ علاج :۔ روغن بنفشہ و روغن کدو سر پر لگائیں۔ اور چقندر کے جوشاندے میں نمک ڈال کر سر کو دھوئیں۔ اگر اس تدبیر سے مرض دور نہ ہو تو بلغم خون یا سوداجو بھی موجود ہو تنقیہ کریں۔ نوٹ :۔ اس مرض میں نہانے کے بعد فوراً سر میں تیل لگائیں اور کنگھے سے میل وغیرہ نکال دیں (خواجہ)

ہاتھ۔ پاؤں۔ چہرہ اور ہونٹ کا پھٹنا

(شقوق الاطراف والوجہ والشفت)

اگر مذکورہ مقامات بیرونی سردی یا گرمی کی وجہ سے پھٹ گئے ہوں۔ تو قیروطی لگائی جائے

[1] لہ سرخ باد Rosacia

اور اگر اندرونی اسباب سے پیدا ہو تو تری پیدا کریں اور سبب موجودہ کے مطابق تنقیہ مواد کیا جائے۔ نوٹ:۔ اس مرض میں آم کا گوند لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (خواجہ)

جلد پر خشکی آجانا اور بھوسی اُترنا جب جلد پر خشکی پیدا ہو جاتی ہے تو وہ کھردری ہو جاتی ہے اور بھوسی اُترنے کی صورت میں بدن سے چھوٹے چھوٹے گول گول چھلکے اُترا کرتے ہیں

علاج:۔ بدن کا تنقیہ کر کے تری پیدا کرنے والے روغنوں کے ذریعہ بدن میں تری پیدا کریں۔

جلد کا چھل جانا (سحوج جلد) اس کیفیت کی موجودگی میں مردارسنگ گلاب میں حل کر کے لگائیں۔ لیکن اگر خراش زیادہ ہو اور اس سے ورم پیدا ہو جانے کا خطرہ ہو تو فصد کھولیں اور مناسب اشیاء میں کپڑا بھگو کر زخم کے مقام پر رکھ دیں۔ بشرطیکہ خراش و زخم کی کیفیت عضلات کے کناروں میں نہ ہو۔ ورنہ کپڑا نہ بھگویا جائے۔

ستائیسواں باب

بالوں کی بیماریاں

داء الثعلب[1]۔ داء الحیۃ۔ بالخر داء الثعلب میں صرف بدن کے بال گر جاتے ہیں لیکن داء الحیۃ میں بال و جلد دونوں گر جاتے ہیں۔ دونوں امراض کی موجودگی میں حلیہ کا خراب ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ علاج:۔ جس خلط کے غلبہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اس کو بدن سے خارج کریں۔

بالوں کا گر جانا (انتشار و تساقط شعر) اس مرض میں صرف بال گر جاتے

[1] لغوی معنی لومڑی کی بیماری۔ چونکہ یہ بیماری اکثر لومڑی کو لاحق ہوتی ہے۔ اس لیے یہ مرض اس نام سے موسوم ہے

ہیں - لیکن جلد میں کسی قسم کی تبدیلی وخرابی نہیں پیدا ہوتی ؛ علاج :- موجودہ سبب کے مطابق علاج کریں - اگر سر کے بال گر جانے پر سر کی جلد نرم و پلپلی ہو جائے تو اس کو علّت الثعامہ (شتر مرغ کی بیماری) کہتے ہیں - کیونکہ یہ مرض زیادہ تر شتر مرغ کو ہوا کرتا ہے ؛ علاج :- سر کو جلد جلد استرے سے صاف کرائیں اور ایک عرصہ تک روغن حب الآس اور روغن آملہ لگاتے رہیں ؛

چندلا - صَلَع

جب سر کے درمیانی حصے کے بال گر جاتے ہیں تو اس کو صَلَعْ یا چندلا کہتے ہیں - علاج :- تخم بھلانوہ ۵ عدد روغن کنجد ایک سیر میں پکائیں - جب وہ جل جائیں تو اس تیل کو استعمال کریں - بال نہیں گریں گے اور سفید بھی نہیں ہوں گے - خواجہ بالکل بالوں کے گر جانے کے اصول پر علاج کریں - لیکن اگر یہ مرض بڑھاپے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو وہ لا علاج ہے ؛

بالوں کا چِر جانا

روغن بنفشہ و روغن کدو لگا کر بالوں میں تری پیدا کریں ؛

سر کی چکناہٹ

(دُہْنِیّت) اس مرض میں سر ایسا چکنا رہتا ہے گویا اس میں خراب و بگڑا ہوا تیل لگا دیا گیا ہے

علاج :- مناسب قسم کے اطریفل کھلا کر مواد کو خارج کیا جائے ؛

بالوں کا سفید ہو جانا

(شیب) اس مرض میں وقت سے پہلے کم عمری میں بال سفید ہو جاتے ہیں - کیونکہ بالوں کے سفید ہونے کا اصلی وقت بوڑھاپا اور ادھیڑ عمر ہے - علاج :- روزانہ علی الصباح ایک عدد ہرڑ کا مربّہ کھلائیں اور مہینہ میں ایک مرتبہ اطریفل صغیر کھلائیں دو ماہ گذر جانے پر بلغم کا مسہل دیں - اور ترشی - جماع اور فصد وغیرہ سے قطعاً پرہیز کریں ؛

بالوں کو خوبصورت بنانے کی تدبیر

بالوں کو محفوظ کرنے کے لیے روغن لادن اور روغن حب الآس ملیں اور بالوں کو لمبا کرنے کے لیے روزانہ آملہ کے پانی سے بالوں کو دھویا کریں - اور برگ حب الآس و گلِ سُرخ کوٹ کر آملہ کے پانی میں ملا کر سر پر یا دیگر

مقامات کے بالوں میں لگائیں۔ اگر بال اُگانے مقصود ہوں تو قیصوم کی راکھ اور سمندر جھاگ۔ پُرانے روغن زیتون میں ملا کر ملیں۔ نہایت مفید ہوگا۔ علاوہ ازیں داء الثعلب دواء الحیۃ میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان کو یہاں پر بھی استعمال کریں مفید ہوں گی۔ اگر بال مونڈنے مقصود ہوں تو چونہ و ہڑتال ملا کر لگائیں۔ مشہور چیز ہے۔ لیکن مردوں کو اپنے پیڑو کے بال استرے سے صاف کرنا بہتر ہے۔ چونے و ہڑتال سے نہ صاف کئے جائیں۔ کیونکہ اس سے نقصان پیدا ہوتا ہے۔ اگر بالوں کی پیدائش روکنی مقصود ہے تو اجوائن خراسانی۔ افیون و شوکران۔ سرکہ میں پیس کر لگائیں۔ علاوہ ازیں مازو۔ کچھوے کا خون اور چیونٹی کے انڈوں کا طلا بھی بالوں کی پیدائش کو بند کر دیتا ہے۔ بالوں کو گھونگھریالا بنانے کے لیے بیری کے پتے۔ مازو اور میتھی پانی میں جوش دے کر بالوں کو دھوئیں۔ بالوں کو باریک کرنے کے لیے ہلدی جلا کر چونہ میں ملائیں اور اس کی گیند بنا کر بالوں پر پھرائیں۔ دن میں چند بار یہ عمل کریں۔ اس گیند کو ایک مقام پر نہ رکھ دیں۔ کیونکہ اس سے بال اڑ جاتے ہیں۔ بالوں کو سیدھا کرنے کے لیے تیل و پانی باہم ملا کر نیم گرم لگائیں۔ اگر بال سیاہ کرنے مقصود ہوں تو گرم پانی سے دھو کر مُردار سنگ۔ چونا بجھا ہوا اور مُلتانی مٹی ہموزن لے کر پانی میں خوب پیس کر بالوں پر لگائیں اور اُوپر سے ارنڈ کے پتے باندھ دیں۔ تین گھنٹے کے بعد کھول ڈالیں اور سر کو گرم پانی سے دھو دیں۔ سر صاف ہو جانے کے بعد روغن لاڈن ۱؎ یا اور کوئی روغن (سوائے روغن گل کے) جو موقع پر میسر آ سکے بالوں پر لگائیں۔ بالوں کو سنہرا اور سُرخ کرنے کے لیے مہندی شراب۔ راتینج میں پھٹکری و ہڑتال ملا کر لگائیں۔ سنہرا رنگ سُرخی و زردی کے درمیان ہوتا ہے۔ بالوں کو سُرخ کرنے کے لیے ناگرموتھ و نک چھکنی کے جوشاندے سے بالوں کو سفید کرنے کے لیے مونگ باریک کر کے سرکہ میں ملا کر ملائیں۔

۱؎ ترکیب یہ ہے کہ لاڈن ½ ۲ تولہ کو تلوں یا زیتون کے تیل ۲۰ تولہ میں گھول کر آگ پر پکائیں۔ جب چھٹا حصہ تیل کا پہنچ جائے تو آگ پر سے اتار لیں۔ یہ تیل بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔

اٹھائیسواں باب

امراض اظفار

ناخنوں کی بیماریاں

ناخنوں کا سفید ہو جانا

(برصُ الاَظفار) جب ناخن سفید ہو جائیں تو بیٹھی دالسی شہد میں پیس کر لگائیں۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو تنقیۂ مواد کیا جائے۔

ناخنوں کا زرد ہو جانا

(صُفرۃ الاَظفار) اس حالت میں ناخنوں پر تخم جرجیر سرکہ میں پیس کر لگائیں۔ اور مواد صفراویہ کو بدن سے کم کریں۔

ناخنوں میں درد پیدا ہو جانا

(وجعُ الاَظفار) درد کی موجودگی میں برگ حب الآس اور برگِ سرو باریک کر کے طلا کریں۔

ناخنوں کا ٹیڑھا ہو جانا

(تَعقُّف اظفار) اِس مرض کی موجودگی میں ناخنوں کی جڑ موٹی ہو جاتی ہے۔ اس کو جُذامُ الاظفار یعنی ناخنوں کا کوڑھ بھی کہتے ہیں۔ علاج:۔ سوداکو بدن سے خارج کریں۔ اور مرہم داخلیوں اور موم روغن وغیرہ ملا کر ناخنوں کو نرم و پتلا کیا جائے۔

ناخنوں کا پھٹ جانا

(تَشقُّق اَظفار) اگر ناخن لمبائی میں مثل دندانوں کے پھٹ جائیں تو ان کو اسنان اظفار (ناخن کے دانت) کہتے ہیں۔ علاج:۔ سودا کا تنقیہ کرنے کے بعد بدن میں تری پیدا کریں۔ بطخ اور مرغ کی چربی اور میتھی کا لعاب لگائیں۔

ناخنوں کا اُکھڑ جانا

(تَقلُّعُ الاَظفار) اگر اس کا سبب بلغم کی زیادتی سے استرخا ہو تو ان میں درد نہ ہوگا۔ علاج: بلغم کا تنقیہ

ئے تیرو نیزک۔ تارا میرا

کریں۔ اور اگر اس کا سبب خون کی حدت و تیزی ہو تو درد ضرور موجود ہو گا۔ ایسی صورت میں صافن کی فصد کھولیں۔ اور پنڈلیوں پر سینگھیاں لگائیں۔ اگر مرض ہاتھ کے ناخنوں میں ہو تو فصد باسلیق کھولیں۔ اور اگر مرض پیر کے ناخن میں ہو تو شربت عناب خون کی تسکین کے لیے پلائیں ؛

ناخنوں کی خارش اور اُن کا پھُول جانا

(انتفاخ وحکۃ الاظفار) اگر ناخنوں میں خارش پیدا ہو گئی ہو یا وہ پھُول گئے ہوں تو اُن کو دریا کے پانی سے دھویا جائے۔ اور انجیر کوٹ کر لگائے جائیں ؛

ناخنوں کا گُھل جانا

(رَضُّ الاظفار) شروع میں درد کو ساکن کرنے کے لیے برگ حب الآس اور برگ انار کوٹ کر لگائیں۔ بعد ازاں گیہوں کا آٹا اور روغن زیتون باہم ملا کر لگائیں ؛

ناخن کا ابرک جیسا ہو جانا

(طلقیۃ) جب ناخن ابرک جیسے سفید و چمکدار ہو جاتے ہیں تو وہ بہت جلد ٹوٹ جایا کرتے ہیں ؛ علاج :۔ ماء الاصول۔ گلقند۔ سکنجبین۔ روغن بادام شریک کر کے پلائیں۔ اور مادہ کو پختہ کرنے کے لیے جوشاندہ افتیمون پلائیں۔ نیز زوفا تازہ کے پانی میں بادام شیریں اور بکری کی چربی حل کر کے لگائیں ؛

ناخنوں کے نیچے خون جمع ہو جانا

(موت الدم تحت الظفر) جب چوٹ وغیرہ کے صدمے سے ناخنوں کے نیچے خون نکل کر جمع ہو جائے اور سیاہ ہو جائے تو گیہوں کا آٹا اور زفت کا ضماد کریں۔ شراب مثلث کے ذریعہ بار بار ناخنوں کو دھوئیں اور کبھی کبھی تخم جرجیر مہر کہ میں پیس کر لگائیں۔ دن میں چند بار انگلی مُنہ میں ڈال کر چوسیں۔ یہ طریقہ جمے ہوئے خون کو زائل کرنے کے لیے نہایت مفید ہے ؛

ناخنوں کو اُکھاڑنا

اگر کسی ضرورت سے ناخن کو اکھاڑنا چاہیں تو ہرتال۔ جاوشیر اور روغن بادام میں پیس کر لگائیں لیکن اگر اس ضماد سے پہلے مرہم داخلیون لگا لیا جائے تو ضماد کا اثر بہت جلد ہوتا ہے ؛

متفرق قسم کی بیماریاں

(امراض متفرق)

جوئیں اور لیکھیں

(قمل وصیبان) بعض وقت بدن میں بکثرت جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں بدن کا تنقیہ کیا جائے۔ کھاری پانی سے نہایا جائے اور جلد جلد کپڑے تبدیل کئے جائیں۔ اور تبدیل شدہ کپڑوں کو بالکل علیحدہ رکھا جائے۔ جوؤں کی ایک مخصوص قسم جرم جوں (قمقام) بہت چھوٹی سی ہوتی ہے جو جلدی مسامات میں اس طرح گھسی رہتی ہیں کہ وہ بالوں کی جڑ معلوم ہوتی ہیں لیکن جب اس کو گرمی پہنچتی ہے تو حرکت کرتی ہے۔ یہ دوا دونوں قسم کے جوؤں کے لیے مفید ہے۔

نسخہ:۔ گوہ کی مینگنی اور نوشادر سرکے میں پیس کر لگائیں۔

دیگر:۔ قسط تلخ۔ زراوند طویل۔ ہڑتال سب کو سرکہ میں پیس کر لگائیں۔

پسینے کی زیادتی

(کثرت عرق) اگر امتلاء اخلاط اس کا سبب ہو تو بدن کا تنقیہ کیا جائے اور اگر غذا کی زیادتی سے امتلاء بدن پیدا ہوا ہو تو غذا کم دی جائے اور مریض کو بھوکا رکھا جائے۔ اگر اس کا سبب کمزوری ہو تو عضو میں قوت پہنچائیں اور باریک کر کے اعضاء پر ملیں۔ سبز برگ حب الآس جلا کر دھونی دیں۔ غلیظ قسم کی دوائیں کھلائیں۔ زیادہ روئی دار کپڑے نہ پہنائیں۔ معتدل قسم کی ہوا میں سکونت اختیار کریں۔ پسینہ قطعاً نہ پونچھیں مذکورہ تدابیر کے اختیار کرنے سے پسینہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ تیل پسینہ کو بند کرتا اور اعضاء میں قوت پیدا کرتا ہے۔ نیز غشی کو بھی روکتا ہے۔

نسخہ:۔ آب سیب۔ گلاب۔ روغن گل یا روغن کنجد ہم وزن ملا کر آگ پر رکھیں۔ جب پانی کے حصے جل کر تیل باقی رہ جائے تو ٹھنڈا ہونے پر کام میں لائیں اگر بحران کے روز پسینہ کی زیادتی ہو تو اس کو بند کرنا نہیں چاہیے۔ لیکن اگر ضعف پیدا

ہونے کا خوف ہو تو بند کر دیا جائے۔

خون کا پسینہ آنا

(عرقُ الدم) اس مرض کی موجودگی میں فصد کھولیں دست لائیں اور خون کی تیزی و حدت میں سکون پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ بعد ازاں سکیڑ پیدا کرنے والی دواؤں کا لیپ لگائیں۔ تاکہ مسامات بند ہو جائیں۔

دُبلا ہو جانا اور موٹاپا

(ہُزال و سمن مُفرطین) جب انسان حد سے زیادہ دُبلا یا موٹا ہو جاتا ہے تو مرض میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر انسان حد سے زیادہ دُبلا ہو جائے تو موٹا کرنے کے لیے سبب کو دُور کریں۔ بعد ازاں موٹا کرنے والی دوائیں اور غذائیں کھلائیں۔ بدن کو فربہ کرنے میں یہ دوا بھی نہایت عجیب و غریب ہے۔

نسخہ:۔ تودری سُرخ۔ تودری سفید۔ تخم خشخاش سفید۔ مغز چلغوزہ۔ مغز چرونجی مغز فندق۔ حلبۃ الخضر اد تمام دواؤں کا سفوف کر کے روغن میں چرب کریں۔ اور شکر کا قوام ملا کر معجون بنائیں۔ وقت ضرورت طبیب کی رائے کے مطابق صبح و شام استعمال کریں۔ علاوہ ازیں بدن میں تری پیدا کرنے والی خون کو غلیظ کرنے والی اور جلید الکیموس غذائیں کھلائیں۔ اگر انسان حد سے زیادہ موٹا ہو گیا ہو تو دُبلا کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ دست لائیں اور پیشاب جاری کریں۔ غذا کم مقدار میں دیں۔ بدن پر روغن سویہ اور روغن قسط کی مالش کریں۔ بدن کو دُبلا کرنے والے اطریفل و معجون کھلائیں۔ پانی بہت کم پلائیں پیاسا رکھیں۔ زمین پر سُلائیں۔ دُبلا کرنے کے لیے یہ دوا بھی بہت مفید ہوتی ہے۔ موٹاپے کے لیے فاقہ اور دُبلے پن کے لیے بہترین غذا اور آرام اچھی تدابیر ہیں:

نسخہ:۔ لاکھ دُھلی ہوئی ساڑھے تین ماشہ نہار منہ سرکہ کے ساتھ کھلائیں اس دوا کے ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ استعمال سے بدن یقیناً دُبلا ہو جاتا ہے۔

سر اور پیشانی کی جلد کا سُکڑ جانا

(تشنج جلد سر و جبہت) اگر اس مقام پر عارضی طور سے تشنج پیدا ہوا ہو تو تیل ملنے سے بآسانی رفع ہو جاتا ہے۔ ورنہ تنقیہ مواد کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

سر کا حد سے زیادہ بڑا ہو جانا

(تعظم الرأس) اس مرض میں کھوپڑی بڑی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دماغی جھلیوں کی فضاء میں رطوبت بکثرت جمع ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عموماً زمانہ حمل کے اندر بچوں میں ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات پیدائش کے بعد بھی لاحق ہوا کرتا ہے۔ تفصیل مڈوائفری میں ملاحظہ ہو ‡ علاج :- سر پہ بالکل چست آنے والی چمڑے کی ٹوپی پہنائیں۔ اور اکثر پنڈلیوں اور پیروں پہ مالش کریں۔ غذا کم مقدار میں دیں۔ نیز پیشاب و پسینہ اور دستوں کے ذریعہ رطوبات کو خارج کریں ‡

انگلیوں کا پھول جانا اور ان میں خارش ہونا

(انتفاخ و حکۃ الاصابع)

بعض اوقات سردیوں میں انگلیاں پھول جاتیں اور ان میں خارش ہونے لگتی ہے۔

علاج :- انگلیوں کو آب شور سے دھویا جائے۔ یا چقندر و شلجم کے جوشاندے سے دھویا جائے ‡

سرین میں زخم پیدا ہو جانا

(التقرح قطاۃ) عام طور سے جب مریض ایک عرصہ تک پڑا رہتا ہے تو زخم کی سختی و کھردرے پن سے سرین و کمر پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں جو بمشکل اچھے ہوتے ہیں [ ] جس مقام پر زخم ہوں اس کو پہلے اسپرٹ لگا کر صاف کیا جائے بعد ازاں کوئی مرہم لگا دیا جائے۔ احتیاط رکھنے اور مقام مرض کو خشک رکھنے پر اس قسم کے زخم جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ خواجہ ؟ لاج :- جب کمر و سرین میں سرخی نمودار ہو تو مریض کو چت سونے اور اکڑوں بیٹھنے سے منع کیا جائے۔ مادہ کو لوٹانے والی دوائیں لگائی جائیں۔ گلاب و سرکہ باہم ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے مقام مرض پر لگا دیا جائے۔ لیکن اگر مقام ورم پر خراش پیدا ہو جائے تو سفیدہ کاشغری لگایا جائے مریض کو نرم بستر پر سلایا جائے ‡

بدن سے بدبو آنا

(صُنان) تنقیہ مواد کے بعد مردار سنگ گلاب میں حل کر کے بدن پر لگایا جائے اور نوشادر و

کھلائیں۔

سردی سے ہاتھ پاؤں گل جانا

(فساد الاطراف بالبرد) بعض اوقات سردی کی زیادتی سے ہاتھ پاؤں سیاہ اور موٹے ہو جاتے ہیں۔ علاج:- ورم پیدا ہونے سے پہلے اور سیاہی ظاہر ہونے کے بعد روغن زیتون لگائیں۔ اگر روغن زیتون موجود نہ ہو تو پھر جو بھی گرم روغن موجود ہو تو استعمال کریں۔ اور جب ورم پیدا ہو جائے تو بابونہ ناخونہ۔ سویہ۔ میتھی اور السی وغیرہ کے جوشاندے میں ہاتھ پاؤں ڈالیں۔ اگر دوائیں موجود نہ ہوں اور صرف گرم پانی ہی میں ہاتھ پیر ڈالے جائیں تو بہتر ہے۔ جب اس قسم کے گرم پانی یا جوشاندوں میں سے ہاتھ پیر نکالے جائیں تو فوراً روغن گل مل دیا جائے اور مسور کو باریک کر کے شراب میں پکا کر لگا دیا جائے۔ لیکن ورم میں سیاہی پیدا ہونے کے بعد گہرے گہرے پچھنے لگائے جائیں اور ہاتھ پاؤں کو گرم پانی میں ڈالا جائے تاکہ نکلتا ہوا خون بند نہ ہو جائے۔ لیکن جب خون گرم پانی میں رکھے رکھے از خود بند ہو جائے تو پانی سے نکال کر گل ارمنی کو پانی شہد اور سرکہ میں حل کر کے لگائیں۔ بعد ازاں نیم گرم شراب یا پانی و سرکہ سے دن میں چند بار دھوئیں۔

آگ سے جل جانا

(حرق النار) علاج:- جب تک آبلہ نہ پڑے تو کپڑا برف سے ٹھنڈا کر کے آبلہ پر رکھا جائے اور گرم ہونے پر جلد جلد بدل دیا جائے۔ گل ارمنی۔ پانی و سرکہ میں حل کر کے لگائیں۔ مسور کا آٹا پانی میں پکا کر لگائیں۔ کاجل اور گوند کو پانی میں پیس کر لگائیں بہت مفید ہوتا ہے خالص سفیدی بیضہ مرغ کا لگانا یا اس کو دہی و دودھ میں حل کر کے لگانا بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جب آبلہ پڑ جائے تو فصد کھولیں۔ بشرطیکہ بدن میں اخلاط بھرے ہوئے ہوں۔ مرہم سفیدہ کاشغری یا مرہم نورہ (چونے کا مرہم) لگائیں۔

گرم تیل سے جل جانا

(حرق الدہن الحار) اس کا علاج بھی بالکل وہی ہے جو آگ سے جل جانے کا ہے لیکن اس وقت سفیدی بیضہ مرغ میں تھوڑا سا روغن زیتون اور سفیدہ ملا کر لگانا بہت مفید

ہے اور اس وقت کے لیے مخصوص دوا ہے۔

گرم پانی سے جل جانا (حرق بالماء السخن) جو کی راکھ زردی بیضہ مرغ میں حل کر کے لگائیں۔ لیکن اگر گرم تیل یا پانی کے پڑنے سے آبلہ نہ پیدا ہوا ہو تو فوراً اسپرٹ کی چند بار پھریری لگائیں فوراً سکون پیدا ہو جائے گا۔

بجلی سے جل جانا (حرق الصاعقہ) اس کا علاج بالکل آگ سے جل جانے کے مطابق ہے۔ جو تحریر کیا جا چکا ہے۔

لُو لگ جانا گاہے تیز دھوپ میں سفر کرنے سے بدن جھلس جاتا اور اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مرہم کافوری اور مرہم سرکہ لگائیں۔

بھلانوے کے شہد سے جلنا (احتراق الجلد من عسل بلادر) اگر کوئی شخص بھلانوے کا شیرہ لگ جانے سے جل جائے تو اُس مقام پر پچھنے لگائیں۔ سینگھیاں کھچوائیں اور مرہم خلؔ لگائیں۔ لیکن اس کے لیے بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ روغن اخروٹ لگائیں فوراً آرام ہو جائے گا۔

چونہ سے زبان و منہ کا کٹ جانا (احتراق اللسان من النورہ) بعض نو آموز جب زیادہ چونہ لگا ہوا پان کھا لیتے ہیں تو اُن کے منہ کا اندرونی حصہ کٹ جاتا ہے۔ علاج: لعاب اسپغول سے کُلّیاں کی جائیں۔ روغن اخروٹ یا روغن بادام (یا روغن ناریل) کٹی ہوئی جگہ پر لگایا جائے (مغز نارجیل چبایا جائے) کتھ لگالیا جائے یا لونگ چبالی جائے۔

کٹ پھٹ جانا جراحت سے وہ تفرق اتصال مراد ہوتا ہے جو گوشت میں واقع ہوتا ہے لیکن جب اس تفرق اتصال

ل خل عربی میں سرکہ کو کہتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں سرکہ کے اندر موم اور روغن ملا کر مرہم خل بنا لیتے تھے آج کل متروک ہے۔ لیکن زخموں کی صفائی کے لیے بہترین چیز ہے۔

میں پیپ پڑجاتی ہے تو اس کو اصطلاح میں قرحہ کہتے ہیں۔ اس جراحت کی بہت سی قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جراحت کبیر (بڑا زخم)۔ جراحت صغیر (چھوٹا زخم)۔ جراحت بسیط (معمولی و سادہ زخم)۔ جراحت مستوی الشفت (وہ زخم جس کے دونوں کنارے برابر کٹے ہوئے ہوں اور آپس میں بخوبی مل جاتے ہوں) جراحت غائر (گہرا زخم جس کے اندر کا گوشت غائب ہو گیا ہو) جراحت مرکب (جس زخم کے ساتھ ہڈی وغیرہ بھی ٹوٹ گئی ہو)۔ جراحت نافذ (وہ زخم جو دور تک نفوذ کر گئی ہو)۔ جراحت غیر نافذ (وہ زخم جو دور تک نہ پھیلا ہو) چونکہ مذکور بالا تمام اقسام کے زخم فن جراحت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے ان تمام قسموں کو یہاں پر تفصیل سے بیان کرنا کتاب کو طویل و ضخیم کرنا ہے۔ لیکن اس مقام پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قلب ہلکے سے زخم و چوٹ کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ لہذا فوری طور پر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دماغ بھی جراحت و چوٹ کو بہت کم برداشت کرتا ہے:۔

اگر جراحت و زخم دماغ میں واقع ہو تو عقل و ہوش خراب ہو جاتے ہیں۔ گردہ مثانہ اور امعا کے زخم بھی یہی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اگر پیشاب کے اندر خون ملا ہوا آئے تو وہ زخم مثانہ پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح پاخانہ کے ہمراہ خون آنا آنتوں کے زخم کو ظاہر کرتا ہے۔ جگر کی جراحت اگرچہ خطرناک ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اچھے ہونے کی بغایت امید ہوتی ہے۔ اعصاب کی جراحت اور عضلات کے کناروں کا کٹ پھٹ جانا بھی خطرناک صورت ہے جس کا اظہار بدن کے رنگ کی تبدیلی اور غشی و تشنج کے پیدا ہونے سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اگر زانو کے سامنے کی طرف سے زخم پیدا ہو تو وہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ پیٹ کا گہرا زخم بھی خوفناک ہوا کرتا ہے۔ نیز اس زخم کی موجودگی میں ابکائی و ہچکی کا آنا لازمی امر ہے۔ سینہ کا زخم بھی اگر گہرائی تک چلا جائے تو خطرناک ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے۔ کہ زخم کے ذریعہ ہوا خارج ہوا کرے گی سینہ کے اندر کے پردوں کا زخم بھی بڑا ہوا کرتا ہے۔ اس وقت سانس کے اندر تنگی پیدا ہونا لازمی چیز ہے۔ معدہ کا زخم بھی خطرناک ہوا کرتا ہے۔ اور اس میں غذا بذریعہ جراحت خارج ہوا کرتی ہے۔ مذکورہ بالا اعضاء کے علاوہ جسم کے دیگر

اعضاء کے اندر اگر زخم پیدا ہوں تو اس کے عموماً درست و اچھا ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ غرضکہ اگر جراحت سادہ و معمولی قسم کی ہو تو اس کو سوئی سے سی دینا چاہیے۔ اگر ہڈی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگئی ہو تو اس کو نکال دینا چاہیے۔ اور علاج معالجہ کرتے وقت کسی ہوشیار تجربہ کار جرّاح سے رجوع کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس معاملہ میں کارکردہ جرّاح بہ نسبت ایک عالم طبیب کے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ تفصیلات کے لیے جراحیات صغیرہ مصوّر پڑھیں:

تیر۔ بھالے اور کانٹے وغیرہ کا چبھنا

(نشوب النصل والشوک وغیرہما) جس مقام پر تیر یا بھالا چبھا ہوا ہو تو اس کو مناسب طریقہ پر نکالا جائے۔ بعد ازاں مرکی اور کندر باریک پیس کر لگا دیا جائے:

زخم

قرحہ یعنی زخم کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً قرحہ بسیط (سادہ زخم) قرحہ مرکّب (پیچیدہ زخم) قرحہ عَسِیرُ الاندمال (مشکل سے اچھا ہونے والا زخم)۔ ناصُور (پُرانا زخم) قرحہ ساعِیَہ (پھیلنے والا زخم) قرحہ متاکلہ (گوشت کو کھا جانے والا زخم) چنانچہ

قرحہ بسیط

(سادہ قرحہ) وہ زخم ہے جس کے ساتھ اس قسم کے عوارض موجود نہ ہوں جو اس کو اچھا ہونے نہ دیں۔ قرحہ مُرکّب مذکورہ قرحہ کے خلاف ہوتا ہے۔ قرحہ عَسِیرُ الاندمال وہ زخم ہے جس میں فساد و خرابیاں بہت زیادہ پیدا ہوگئی ہوں اور وہ بہت ہی مشکل سے اچھا ہو رہا ہو۔ ناصور وہ زخم ہے جس کو پیدا ہوئے چالیس روز سے زیادہ دن گذر گئے ہوں۔ یہ زخم بھی مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ قرحہ ساعِیَہ اس زخم کی رطوبت کا خاصّہ ہے۔ کہ جس مقام پر لگ جاتی ہے زخم پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس طرح پر ایک زخم دُور دُور تک پھیل جاتا ہے۔ قرحہ متاکلہ۔ وہ زخم ہے جو قرب و جوار کے گوشت کو فنا کرتا چلا جائے۔ مذکورہ تمام زخموں کا علاج بھی مشہور و تجربہ کار جرّاح سے کرایا جائے۔ تم کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جو زخم معمولی و سادہ قسم کا ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن جو زخم قوی و گہرا ہوتا ہے اس کا علاج و دفعیہ قوی

قسم کے مرہموں کے ذریعہ کیا جائے۔ جو قرابادین میں مذکور ہیں۔ نیم کے پتے اگر کوٹ کر شہد میں ملا کر زخم پر باندھے جائیں تو زخم کے لیے بہترین چیز ہے۔ نیز مناسب قسم کا پرہیز کرنا اور موزوں قسم کی دوائیں لگانا اور تنقیہ مواد کرنا بھی بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔

ناصور کے لیے حسب ذیل تدبیر نہایت بہتر ہوتی ہے۔ اوّلاً دریائے شور کے پانی یا گرم پانی وصابن سے جس میں تھوڑی سی ہڑتال و نوشادر بھی ڈالی گئی ہو زخم کو خوب دھوئیں۔ اور پرانی روئی کی بتی شراب میں بھگو کر اس پر انزروت۔ ایلوا۔ مرکی دم الاخوین۔ افیون اور زعفران کا سفوف چھڑک کر ناصور پر رکھ دیں۔ اور جب تک مرض اچھا نہ ہو جائے اس عمل کو برابر جاری رکھیں۔ اگر اس تدبیر سے بھی اچھا نہ ہو تو پھر مقامی خراب گوشت کو تیز نشتر یا کھا جانے والی دواؤں کے ذریعہ صاف کریں۔ بشرطیکہ یہ صورت ممکن ہو سکے۔ بعد ازاں زخم کو بھرنے اور اس پر گوشت پیدا کرنے کی کوشش کریں؛

چوٹ لگ جانا اور گر پڑنا

(ضربہ و سقطہ) اگر چوٹ لگ جانے کے بعد ورم اور بخار پیدا نہ ہو تو گل ارمنی سفیدی بیضہ مرغ میں حل کر کے لگائیں۔ اور اگر اس کے ساتھ بخار اور ورم بھی موجود ہو تو فصد کی جائے سینگھیاں لگوائی جائیں۔ بعد ازاں مادہ کو لوٹانے والی دواؤں کا لیپ لگایا جائے۔ اور اگر کسی عضو رئیس میں چوٹ وغیرہ پیدا ہو جائے تو مادہ کو دوسری جانب مائل کرنے کے ساتھ ساتھ تقویت عضو کا بھی خیال رکھیں۔ اور اگر عضلہ میں چوٹ لگی ہو تو پھر سکون درد کی بھی کوشش کرنی چاہیے

کوڑے کی چوٹ

(اثر ضرب مسوط) جس شخص کے خوب کس کس کر کوڑے یا بیت لگائے جاتے ہیں۔ اس کا گوشت جلد کے نیچے پھٹ جاتا اور پاش پاش ہو جاتا ہے علاج:۔ چوٹ کے مقام کو اس طرح ہاتھ سے اِدھر اُدھر دبائیں کہ پھٹا ہوا گوشت آپس میں مل جائے۔ بعد ازاں بکری کو ذبح کر کے گرم گرم کھال پہنا دیں اور جب تک وہ خشک نہ ہو جائے پہنائے رکھیں۔ اس تدبیر سے ایک دن و رات میں مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ اور اگر چوٹ کے لگ جانے سے جلد کے نیچے خون جمع ہو جائے تو روٹی کا گودا اور مولی کو پیس کر لیپ کریں؛

ے جیسے کوڑے سے مار گیا ہو؛

کسر (ہڈی ٹوٹنا) خلع (جوڑ اکھڑنا) وثی (موچ آنا) وہن (گوشت کچل جانا)

جب ہڈی ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو اصطلاح میں کسر کہتے ہیں ۔ اور جب بدن کا کوئی جوڑ اکھڑ جاتا ہے اس کو خلع کہتے ہیں ۔ اگر جوڑ اکھڑنے کی بجائے اپنی جگہ سے تھوڑا بہت سرک جائے تو اُس کو وثی کہتے ہیں ۔ اور اگر ہڈی کے قرب وجوار میں چوٹ لگ جانے سے تکلیف پیدا ہو جائے ۔ لیکن ہڈی اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ ہو تو اس کو اصطلاح میں وہن یا وہی کہتے ہیں ۔ اگر بدن میں کسر یا خلع پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج تیر گرو گمان گر خوب کر سکتے ہیں ۔ علاوہ ازیں دُوسری تدابیر مثلاً اعضاء کو کھینچنا اور اس کو اِدھر اُدھر حرکت دینا بھی تیر گر ہی خوب جانتے ہیں ۔ لیکن موچ یا دہن کی موجودگی میں اعضا پر تیل ملا جائے اور برگ حب الآس کو کوٹ کر لگائیں ۔ نیز میدہ لکڑی اور خطمی باریک کر کے زردی بیضۂ مرغ میں ملا کر طلا کرنا اور نرمی کے ساتھ عضو کو باندھنا چاہیے ۔ ؎

زہر خوردہ شخص کی تدابیر

(تدبیر مسموم) جس شخص نے کوئی زہر کھا لیا ہو اس کو فوراً نیمگرم پانی میں تل کا تیل یا مکھن ملا کر خوب پلایا جائے ۔ اور قے کرائی جائے ۔ اگر اس تدبیر سے بخوبی قے نہ آئے تو پھر سویہ و نمک پانی میں جوش دے کر اور بہت سا روغن ملا کر پلائیں مطلب یہ ہے کہ قے لانے کے لیے جو چیزیں دی جائیں وہ کافی مقدار میں دی جائیں ۔ جب حسب ضرورت قے ہو جائے تو گائے کا تازہ دُودھ جتنا پی سکے پلا دیا جائے ۔ اگر اس کے پینے پر بھی قے ہو جائے تو بہت بہتر ہے ۔ مکھن اور گھی گرم کر کے پلانا بھی تازہ دُودھ کے برابر فوائد رکھتا ہے ۔ زہر کا اثر دُور کرنے کے لیے تریاق کبیر بہت عمدہ چیز ہے لیکن زہر خوردہ شخص کو بالکل سونے نہ دیا جائے ۔ اگر کھانا مانگے تو بھوک کے مطابق کھانا کھلایا جائے ۔ اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں قسم کا زہر کھایا گیا ہے تو جو کچھ اُس کے لیے مخصوص تدبیر ہو اختیار کریں ۔ اگر زہر کھائے ہوئے شخص میں غشی پیدا ہو جائے اور پتلیاں چڑھ

ؔ جب زہر کی نوعیت معلوم ہو جائے تو وہ خاص دعا جو اس زہر کے مزاج کے خلاف ہو استعمال کریں مثلاً اگر وہ زہر مخدر ہو تو ہینگ شراب میں حل کر کے استعمال کریں ۔ ؎ موچ اور وہن میں جوڑ ہر طرف حرکت کر سکتا ہے لیکن وثی میں بمشکل کسی قدر حرکت ہوتی ہے اور خلع میں بالکل حرکت نہیں ہوتی ۔

جائیں۔ نیز آنکھ کی پتلیوں کی سیاہی بالکل بالائی پوٹے کے نیچے دب جائے۔ یا آنکھ بالکل سُرخ ہو جائے۔ نبض ساقط ہو جائے۔ زبان باہر نکل آئے۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آنے لگیں تو ایسے شخص کی صحت واپس ہو گی۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ زہر کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل۔ معدنی جیسے سنکھیا۔ ہڑتال وغیرہ۔ دوئم۔ نباتی جیسے بچھناگ بلد یا وغیرہ۔ سوئم۔ حیوانی جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ کا زہر۔

زہریلے جانوروں کا کاٹنا

زہریلے جانور کے کاٹنے سے جو زہر کی مقدار بدن میں پھیل جاتی ہے۔ اُس کو خارج کرنے اور رفع کرنے کی کچھ تدبیریں ہیں۔ ان میں سے جو تدبیر موقع و وقت کے لحاظ سے ضروری و کارآمد ہو اس کو کام میں لائیں۔ وہ تدابیر حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ حرارت غریزی میں اضافہ کرنے والی۔ احشا کو قوی کرنے والی اور زہر کو خارج کرنے والی اشیاء کھلائی جائیں۔ جیسے تریاق کبیر۔ لُعْبت بربری (مورنجان کی طرح ایک جڑ ہے۔ مگر اتنی موٹی نہیں ہوتی۔ اور اسی جیسی دوسری دوائیں۔

دوئم:۔ ترو ستیال چیزیں بکثرت پلا کر بدن سے قے اور دستوں کے ذریعہ زہر آلود رطوبات کو خارج کیا جائے۔ لیکن فصد کسی صورت میں بھی نہیں کرنی چاہیے۔ مگر بعض قسم کے بچھو جیسے جرارہ (یہ ایک قسم کا بچھو ہے جو دُم گھسیٹ کر چلتا ہے) اور بعض قسم کے سانپ کے کاٹنے کی صورت میں فصد کرنے میں ہرج نہیں۔

سوئم:۔ ایسے فاوزہر اور آزمودہ تریاق جو اس جانور کے زہر کے لیے مخصوص ہوں مریض کو کھلایا جائے۔ مثلاً گھڑیال (مگرمچھ) کے کاٹنے میں گھڑیال کا گوشت کھلایا جائے۔ اور افعی سانپ کے کاٹنے پر افعی کا گوشت کھلایا جائے۔ یہ دونوں چیزیں ان کے لیے تریاق ہیں۔

چہارم:۔ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جو زہر دار جانور کے مزاج کے مخالف ہوں جیسے کہ ہینگ بچھو کے مزاج سے مخالف ہے۔

پنجم:۔ اس قسم کی دوائیں اور تدابیر کام میں لائیں۔ جو طبیعت میں تحریک پیدا کر کے زہر کو بیرون جلد دفع کر دیں۔ جیسے پسینہ لانے والی دوائیں پسینہ لا کر زہر کو جلد کی طرف دفع کر دیتی ہیں۔ یا مریض کو زیادہ دوڑا دینے سے پسینہ آجاتا اور زہر

جلد کی طرف دفع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ زہر خوردہ شخص کو دوڑانے کی تدبیر خوفناک وخطرناک ہے۔ کیونکہ بعض وقت اس عمل سے زہر اعضاء رئیسہ کی طرف گر جاتا اور مریض فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے :۔

ششم :۔ اس قسم کی تدبیر زہر داخل ہونے کے بعد اختیار کریں۔ جس سے زہر بہت کم مقدار میں جسم کے اندر پھیل سکے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس عضو کے اندر جانور نے کاٹا ہو۔ اس کو چاقو یا نشتر سے کاٹ دیا جائے۔ بشرطیکہ وہاں پر ایسا کرنا ممکن ہو۔ نیز کسی بڑی اذیت و تکلیف کے پیدا ہونے کا امکان نہ ہو یا جس مقام پر کاٹا گیا ہے۔ وہاں پر داغ لگا دیا جائے۔ یا کاٹے ہوئے مقام سے اوپر مضبوط بندش لگا دی جائے۔ یا وہاں پر تخدیر پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ تاکہ زہر جلد سے جلد نہ پھیل سکے نیز کاٹی ہوئی جگہ پر پچھنے لگانا اور منہ سے چوسنا بھی مفید ہوتا ہے۔ لیکن چوسنے والا شخص بھوکا نہ ہو اور نہ اس کے منہ دانت اور زبان میں کوئی زخم موجود ہو۔ (مترجم) چوسنے والے کو چاہیے کہ اپنا منہ روغن گل سے چرب کرے یعنی منہ کے اندر خوب روغن گل لگا لیا جائے۔ تاکہ اس کو نقصان پیدا نہ ہونے پائے :۔

زہر کو دفع کرنے والی دوائیں

لاغیہ (ایک قسم کی شیردار بوٹی) کا دودھ افعی سانپ کے کاٹنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ تخم ترنج بقدر نو ماشہ تمام جانوروں کے زہر کو دفع کرنے کے لیے مفید ہے۔ درخت چنار[1] کا تازہ پھل کھلانا بھی یہی فائدہ کرتا ہے۔ نیولہ کا شکم چاک کر کے تمام آلائش نکال دی جائے۔ اور دھنیا شریک کر کے بھون لیا جائے۔ بعد ازاں خشک کر لیا جائے۔ یہ بھی ہر قسم کے زہر کو فائدہ دیتا ہے۔ بکری کی مینگنیاں ہر قسم کے زہر کو دفع کرتی ہیں۔ ان کو جلا کر کھلایا بھی جائے۔ اور لگایا بھی جائے پودینہ کا ضماد کرنا اور کھلانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔ شیر پختہ وخام [غالباً یہ لفظ بجائے شیر (ش کے ساتھ) کے سیر (س کے ساتھ) ہے جس کے معنی لہسن کے ہیں کیونکہ

[1] چنار بہت بڑا پہاڑی درخت ہے۔ اس کا تازہ پھل شراب میں حل کر کے پلانا زہر دار جانوروں کی گزندگی کے لیے نہایت مفید ہے۔

کیونکہ لہسن بہت سے زہروں کے لیے مفید ہے، گھی میں حل کر کے لگانا فائدہ مند ہے۔ دھنیا تقریباً نو ماشہ کھلانا۔ چیونٹی۔ بھڑ اور شہد کی مکھی کے کاٹنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ مذکورہ بالا دوائیں چونکہ مشترکہ طور پر ہر ایک جانور کے زہر کو دفع کر دیتی ہیں۔ لہٰذا ان کو ایک ہی جگہ تحریر کر دیا۔ علیحدہ علیحدہ بیان نہیں کیا گیا۔

باؤلے کتے کے کاٹنے پر عضو میں جو زخم پیدا ہو تو اس کو چالیس دن تک اچھا نہ ہونے دیا جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے اچھا ہونے لگے تو اس کو دوبارہ تازہ کر دیا جائے۔ تاکہ اس مدت میں زہریلا مادہ بدن سے بخوبی خارج ہو جائے۔ نیز اس وقت سوداء کو بذریعہ اسہال خارج کرنے میں مبالغہ سے کام لیں۔ کیونکہ باؤلے کتے کا زہر سالہا سال کے بعد روز کرتا ہے۔ اور باؤلے کتے اور جس کو باؤلے کتے نے کاٹا ہے دونوں سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ باؤلے کتے کے کاٹنے پر جو بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ وہی بیماری باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کے کاٹنے پر بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ باؤلے کتے کا کاٹا ہوا آدمی چونکہ پانی سے ڈرتا ہے۔ لہٰذا وہ پانی سے بہت نفرت کرتا ہے۔ پس اس قسم کا شخص پیاس کی وجہ سے مر جایا کرتا ہے۔ ایسے شخص کو پانی پلانے کی تدبیر یہ ہے کہ لمبا اور پتلا بانس کا ٹکڑا (نرکل) درمیان سے خالی کر کے ایک سرا مریض کے منہ میں داخل کریں اور دوسرے سرے پر پانی ڈالتے رہیں تاکہ مریض اس تدبیر سے پانی کو دیکھے بغیر پی لے۔ بعض ماہرین اور تجربہ کاروں نے یہ بھی ہدایت کی ہے۔ کہ جس وقت کسی شخص کو باؤلا کتا کاٹ لے تو فوراً اس کتے کا تھوڑا سا خون پانی میں ملا کر مریض کو پلا دیا جائے۔ کتے کا زہر قطعاً اثر نہ کرے گا۔ بعض اطباء کہتے ہیں۔ کہ باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کو چھ ماہ تک روزانہ ایک ماشہ مشک کھلائی جائے۔ اور تین مہینہ تک زخم کو اچھا نہ ہونے دیا جائے۔ بعض اطباء تحریر کرتے ہیں کہ جس باؤلے کتے نے کاٹا ہو اس کا جگر بھون کر اس شخص کو کھلا دیا جائے تو زہر قطعاً اثر نہ کرے گا۔ نوٹ:۔ آج کل سگ گزیدہ کو اینٹی ریبک ویکسین کے ۱۴ انجکشن دئے جاتے ہیں۔ یہ انجکشن علامہ پاسچر نے ایجاد کئے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں مفت دئے جاتے ہیں یہی اس کا بہترین علاج ہے۔ لیکن جب مرض حقیقتاً شروع ہو جائے تو لاعلاج ہے۔ (خواجہ)

تمت بالخیر

لے ہائیڈروفوبیا Hydrophobia

فہرست مضامین ترجمہ میزان الطب

شاہراہ طب میں سنگِ میل

میٹریا میڈیکا اُردو یعنی علم الادویہ ڈاکٹری

طبع سیزدہم مع مفید اضافات بابت سال ۱۹۶۶ء

مرتبہ حکیم مظفر حسین اعوان و ڈاکٹر اختر حسین اعوان ایم ڈی

ڈاکٹری ادویات کے افعال و خواص پر آج تک اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی جو انگریزی میٹریا میڈیکا کی ہم پلہ کہلا سکے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اپ ٹو ڈیٹ اور قابل فہم ہونے کے لحاظ سے کوئی اردو یا ہندی میٹریا میڈیکا اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ اس سے نہ صرف اطباء بلکہ ڈاکٹر صاحبان بھی بطریق احسن مستفید ہو سکتے ہیں۔ چند خصوصیات ملاحظہ ہوں

(۱) تمام ڈاکٹری ادویات کی ماہیت افعال خواص، استعمالات و مقدار خوراک بہ ترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں (۲) اکثر ادویہ کے تحت میں ان کے مجربات بھی درج ہیں۔

(۳) اس کتاب میں ان تمام دواؤں آفیشل اور نان آفیشل کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جو آج کل ڈاکٹر صاحبان استعمال کر رہے ہیں۔ اور جن کے ذکر سے تمام ضخیم اُردو میٹریا میڈیکا بھی خالی نظر آتی ہیں

(۴) تمام ادویہ کے ڈاکٹری نام اردو میں لکھنے کے علاوہ خوبصورت انگریزی ٹائپ میں چھپوائے گئے ہیں۔ تاکہ نسخہ بحروف انگریزی لکھنے میں آسانی ہو۔

(۵) آخر میں لغاتچہ موجود ہے۔ جس میں مشکل الفاظ اور اصطلاحات مندرجہ کتب کی تشریح درج ہے۔ علم الادویہ ڈاکٹری کی قدر و قیمت کا اندازہ کتاب کو بخوبی مطالعہ کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

اس کتاب میں برٹش فارماکوپیا سال ۶۳ء کے مطابق رد و بدل کیا گیا ہے

الغرض: یہ ایک معتبر جامع اور مکمل کتاب ہے۔ جسے ہر ایک اردو دان وید، حکیم یا ڈاکٹر کو اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ کتاب مفردات اور مرکبات ڈاکٹری کی جدید ترین اور معتبر گائیڈ ہے اور اس کا ہر ایڈیشن تازہ ترین معلومات پر حاوی ہوتا ہے۔ اور بلحاظ قیمت انگریزی کتابوں کی نسبت ارزاں ہے

اس کتاب کی مقبولیت کے سبب کئی لالچی اور حاسد کتب فروشوں نے ملتے جلتے نام سے خرافات کا پلندہ شائع کیا ہے۔ اس لیے آپ بازار سے کتاب خریدتے وقت مصنفین کا نام ضرور دیکھ لیا کریں اور ملتے جلتے ناموں سے دھوکا نہ کھائیں۔ ضخامت ..۶ صفحات لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ سفید چکنا دبیز

قیمت بلا جلد تیرہ روپے مجلد سنہری چودہ روپے

ملنے کا پتہ:- **اعوان پبلی کیشنز ۲۲ لارنس روڈ لاہور ۳**

پیٹنٹ ادویات کا انسائیکلوپیڈیا

پریسکرپشن بک

یعنی، ڈاکٹری بیاض، نیا ایڈیشن

مصنفہ ڈاکٹر اختر حسین اعوان ایم ڈی، ڈی ٹی، ڈی ایچ، پی ایچ ایل ایس

اس کتاب میں تمام معالجات ترتیب وار لکھے گئے ہیں اور ہر مرض کے معالجات کے ساتھ درج کیا گیا ہے کہ اس مرض میں کونسی دوائیں انجکشن یا خوردنی یا مقامی استعمال کے لیے مقبول و مروج ہیں۔ ناکارہ پیٹنٹ ادویہ جن کی غرض محض اشتہار بازی پر موقوف ہے نظر انداز کر کے مشہور معتبر پیٹنٹ دواؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ کسی بیماری میں جتنی پیٹنٹ دوائیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ان کا مفصل بیان درج ہے اس کے علاوہ دواؤں کی مقدار خوراک و استعمال پیٹنٹ ادویہ کے راز غذاؤں کی کمزوری طاقت، حالت مرض میں غذا اور آفیشل مرکبات کے مشہور تجارتی نام وغیرہ قیمتی معلومات سے بھرپور ہے جس کی وجہ سے اس کتاب میں پیٹنٹ ادویات کی تعداد ایک ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ آخر میں فہرست امراض مع نمبر صفحات لغات میں اور قریباً ۵۰۰ پیٹنٹ ادویہ مندرجہ کتاب کی فہرست انگریزی ٹائپ میں بہ ترتیب حروف تہجی دیدی گئی ہے تاکہ کسی مرض کی دوا کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے۔

قیمت بلاجلد ۹ روپے مجلد سنہری ۱۰ روپے

کتب خانہ لطف زندگی

اعوان پبلیکیشنز ۲۲ لارنس روڈ لاہور

علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام شیخ نیاز احمد طبع کروا کر
نجم احسن اعوان مالک اعوان پبلیکیشنز نے ۲۲ لارنس روڈ لاہور سے شائع کیا